الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین وازواجہ ہن امہات المؤمنین واصحابہ ہم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المؤمنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین یعسوب المسلمین [illegible] البررۃ قاتل الفجرۃ مظہر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ وعلی اہل بیتہ السلام الی یوم القیام اما بعد الراجی الی رحمۃ ربہ المتعال اصغر العباد عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ مین مین ریاست رامپور کے کتب خانہ کی خدمت رجسٹراری پر مامور تہا مجھہ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام کے مناقب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھہ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے ہین۔ نہ یہ کتابین عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہین اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہین۔ ماسوا اسکے ان کتابون مین ہر ایک حدیث کا سلسلۂ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے۔ اسقدر طول وطویل ہے کہ نا آشنائے فن کی طبیعت اسکو پڑھکر اکثر الجھتی ہے۔ اگر اسناد کو حذف کر کے صرف متون احادیث کا اردو زبان مین ترجمہ کیا جائے تو زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے اُلجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہین +

مجھے اُسوقت کتب خانہ کے آئے دن کی پیچیدگیون سے دم بھر کی مہلت نہین ملتی تہی تاہم مین نے اپنے ہم مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی مجال نہ دیکھی۔ گو چھوٹا منہ اور بڑی بات تہی لیکن بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا کہکر میں نے اپنی ٹوٹی پہوٹی کشتی کو اس بحر مواج کی منجدہار مین چھوڑ دیا اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سے موانع پیش آئے اور اس کار خیر مین مزاحمت کرنیوالون نے اپنی طینت کی خوبی کو ظاہر کیا مگر مین لگاتار اپنے کام مین مصروف

رہا۔ بجا سکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہو کر میرا ہاتھ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دست اپنی مخالفت سے
میرے دلکو دکھاتا تھا۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام تھا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تھی اور نہ اپنی کم استعدادی کا خیال
تھا جس وقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چکتا اس گورکھ دہندے کو اپنے سامنے لے بیٹھتا انہین دنون
میں مجھے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا پھر
لکھنو آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کی سیر کرتا پھرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچھ کہ بھیکھ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے
کشکول گدائی کو بھر لیا نہ اسمین متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہین اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہین۔ نہ کسی مذہب
پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچھ ہے تو خدائے بے نیاز کی مقدس کتاب
کی چند آیتین یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثین یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث
رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہین۔ احادیث کی سندون کو
بنظر اختصار حذف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جاوے اور پڑھنے والے کی طبیعت بھی بہلی رہے ہر ایک حدیث
کے ابتدا مین صحابہ یا تابعین مین سے اسحدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث مین اسکے تخریج کرنے والے
محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے اور اردو زبان مین اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث
کے نقل کرنے مین صحت کے خیال کو مد نظر رکھا ہے لیکن اکثر کتابین قلمی تھین جنکے حروف بہت جگہہ سے مشکوک
اور محکوک تھے اسوجہ سے اگر نقل کرنے مین غلطی واقع ہو گئی ہو تو مین خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہون اور
ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہون ❊

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار مین شمار ہونیکی نہین۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی
جناب مین اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے
عفو تقصیرات کا صلہ چاہتا ہون اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہون کی شفاعت کا انعام مانگتا ہون۔
ہان اگر احباب میری لغزشون سے قطع نظر کرکے دعائے خیر سے یاد فرماوین تو ان کی قدر دانی ہے ؎
اعینونی اذا احسنت امرا + فان اخطات ابتوی صلاحا + خواہ مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ
ہے ؎ با بن ادہم بہر جہارست ❊ لیکن بعلی ہزار کارست ❊ مین اپنے مولی کی محبت مین مست ہون شیعہ و
سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہین کر سکتا ❊

مین نے سوانح عمری کے پیرایہ مین جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگون کو اس مظہر العجائب
کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کھینچکر دکھایا ہے ❊
اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کرکے تھوڑی دیر کے لیئے نظر انصاف سے بھی دیکھا جائے تو ناظرین کو رائے

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں
بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے دنیا مین جتنے مشاہیر گذرے ہین اور جنکی سوانح عمریان آب زر سے
لکھی گئی ہین ان مین سے جناب امیر ایسے فرد الافراد ہین کہ ہر طبقہ کے مشاہیر مین سر آمد نظر آتے ہین ؛
مجمع سلاطین مین آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہین کہ جنکے دربار
مین قیصر وکسریٰ کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہین۔
معرکہ کارزار مین آپ ایسے یکہ تاز شہسوار ہین کہ آستین چڑہا کر عمرو و مرحب جیسے عرب کے رستم نژادونکو بچھاڑ
کر انکے سینہ پر چڑہے ہوئے نظر آتے ہین +
منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہین کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش
مین آکر کچھ پوچھنے کے لیے اٹھتے ہین اور پھر بیخود بت بنکر کٹہرے کے کٹہرے رہجاتے ہین +
علم وفضل کے درسگاہ مین آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہین کہ انبیائے بنی اسرائیل کی شریعت کی
رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھہ بنی اسمٰعیل کی زبان مین بیان فرما رہے ہین +
غرضنکہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہین اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہین
اگر عدالت مین آپ نوشیروان ہین تو شجاعت مین رستم دستان ہین اگر سخاوت مین آپ حاتم نوال
ہین تو شہامت مین کیخسرو مثال ہین +
ایسے صفات متضادہ کا بشر ابو البشر کی اولاد مین پیدا نہین ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی
جناب آدم کی ذریت مین ہویدا نہین ہوا +
انہین صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی
کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے + یا نبی جانے یا خدا جانے ؛
میری بساط ہی کیا تھی کہ مین ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کر دیا
ہر چند کہ مین اس دریا مین تیرنے کے لائق نہین تہا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤن مارنے لگا
مین اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہون کہ مین اس تالیف مین انکی کتابون سے اخذ مطالب مین قاصر
رہا ہون اور حضرات اہل سنت وجماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔
اسلیئے اہل سنت وجماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ
وفات کے دیباچہ مین درج کر دی ہے +

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن شہاب الزہریؒ امام مالکؒ کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	سنہ ۱۲۵ھ
ابن اسحاقؒ صاحب السیرۃ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہریؒ کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاقؒ	سنہ ۱۵۱ھ
الکلبیؒ صاحب التفاسیر وعلم النسب استاد سفیان ثوریؒ	سنہ ۱۴۶ھ
امام مالکؒ صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارکؒ شاگرد امام مالکؒ رح	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراحؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہبؒ آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۷ھ
سفیان بن عیینہؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابوداود الطیالسی رح صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدی رح صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاق رح استاد امام احمد ابن حنبل رح صاحب المصنف والتفسیر	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابی رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۳ھ
الحمیدی رح صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاس رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۴ھ
ابوعبید رح صاحب غریب الحدیث وشواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصور رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۷ھ

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن سعد رح صاحب الطبقات	سنہ ۲۲۳ھ
ابن ابی شیبہ استاد امام بخاری صاحب کتاب مصنف ومسند وتفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہؒ صاحب مسند وتفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمد بن حنبلؒ صاحب مسند وزہد والمناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنی رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیع رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاری رح صاحب جامع الصحیح والتاریخ والادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکارؒ صاحب اخبار المدینہ والموضعیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلم رح صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابوداودؒ صاحب السنن والناسخ والمنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابوعیسیٰ الترمذیؒ صاحب الجامع والشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیا رح صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۸۱ھ
الحارث بن ابی اسامہ رح صاحب المسند	سنہ ۲۸۲ھ
القاضی اسمٰعیل صاحب کتاب فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۸۲ھ
ابن ابی عاصم رح صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذی رح صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۰ھ

وفات سنہ	اسماء محدثین
سنہ ۲۹۲ھ	البزار رح شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند
سنہ ۳۰۳ھ	النسائی رح صاحب السنن والخصائص
سنہ ۳۰۷ھ	ابو یعلی رح صاحب المسند والمعجم
سنہ ۳۰۱ھ سنہ ۳۱۰ھ	ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر والتاریخ
سنہ ۳۱۰ھ	ابو بشر الدولابی رح صاحب الکنی
سنہ ۳۱۱ھ	ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح
سنہ ۳۱۷ھ	ابو القاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ
سنہ ۳۱۷ھ	ابن المنذر رح صاحب التفسیر والاوسط
سنہ ۳۲۱ھ	الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار
سنہ ۳۲۲ھ	العقیلی رح صاحب الضعفاء
سنہ ۳۲۲ھ	ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف
سنہ ۳۲۸ھ	ابو بکر الانباری رح
سنہ ۳۲۷ھ	ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر
سنہ ۳۳۵ھ	المحاملی رح صاحب الامالی
سنہ ۳۵۱ھ	ابن قانع رح صاحب معجم
سنہ ۳۵۴ھ	ابو بکر الشافعی رح صاحب غیلانیات
سنہ ۳۵۴ھ	ابن حبان رح صاحب الصحیح والثقات والضعفا
سنہ ۳۵۳ھ	ابن السکن رح صاحب معرفۃ الصحابہ
سنہ ۳۶۰ھ	الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ
سنہ ۳۵۹ھ	الآجری رح صاحب الشریعہ والاربعین
سنہ ۳۶۴ھ	ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم واللیلہ والطب النبوی
سنہ ۳۶۵ھ	ابن عدی رح صاحب الکامل
سنہ ۳۶۹ھ	ابو الشیخ رح صاحب التفسیر والعظمۃ والوصایا

وفات سنہ	اسماء محدثین
سنہ ۳۷۱ھ	ابو بکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح والمعجم
سنہ ۳۸۵ھ	ابن شاہین رح صاحب السنن والترغیب
سنہ ۳۸۵ھ	الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ
سنہ ۳۸۸ھ	الخطابی رح صاحب غریب الحدیث
سنہ ۳۹۵ھ	ابن مندہ رح صاحب معرفۃ الصحابہ
سنہ ۴۰۵ھ	الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ
سنہ ۴۱۵ھ	ابن مردویہ المشہور بطراز المحدثین رح صاحب التفسیر والمناقب والمستخرج علی البخاری
سنہ ۴۱۴ھ	تمام رح صاحب الفوائد رح
سنہ ۴۱۸ھ	اللالکائی رح صاحب السنہ
سنہ ۴۳۰ھ	ابو نعیم استاد خطیب بغدادی صاحب الحلیہ ومعرفۃ الصحابہ وغیرہ
سنہ ۴۲۷ھ	الثعلبی رح صاحب التفسیر
سنہ ۴۵۸ھ	البیہقی رح صاحب السنن وشعب الایمان وغیرہ
سنہ ۴۶۳ھ	الخطیب البغدادی رح صاحب التاریخ والجامع
سنہ ۴۶۳ھ	ابن عبد البر رح صاحب کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الصحابہ
سنہ ۴۶۸ھ	الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ
سنہ ۵۱۶ھ	البغوی رح صاحب معالم التنزیل وشرح السنۃ
سنہ ۵۰۹ھ	الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار
سنہ ۵۷۶ھ	السلفی رح صاحب التاریخ
سنہ ۵۷۱ھ	ابن عساکر رح صاحب التاریخ
سنہ ۶۳۰ھ	ابن الاثیر الجزری رح صاحب کامل التواریخ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
	الخوارزمی وہو ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورہ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمة الله علیہ	ینابیع المودہ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
الخصائص	للامام النسائی رحمة الله علیہ	جزو فضائل اہل البیت	للحافظ البزار رح
منقبة المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمة الله علیہ	المناقب	للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمة الله علیہ	شرف النبوة	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	لطراز المحدثین ابی بکر ابن مردویہ رحمة الله علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرة المصطفیٰ وفضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی والنسب العلی	السید نور الدین ابی الحسن علی ابن عبد الله السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الائمة فی احوال الائمہ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علیؑ	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترة	للحافظ ابی الحسن الجنابذی رح	الروضة الندیہ شرح التحفة العلویہ	لمحمد اسمٰعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ	مناقب ائمہ اثنا عشر	للشیخ عبد الحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علیؓ ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	لاخطب خطباء خوارزم شافعی	فضائل فاطمة الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السؤول	للعلامہ کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی		
الفصول المہمہ فی معرفة الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للامام ابی اسحاق الاسفرائنی رح للشیخ الشبلنجی المومن الشافعی رح
مودة القربیٰ	السید علی الہمدانی رح	الثغور الباسمہ فی مناقب سیدة النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبد العزیز المحدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کفایۃ الطالب فی مناقب الامام علی ابن ابی طالب رض	للعلامہ محمد ابن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المیت بفضل اہل بیت ع	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
		المناقب	الحافظ الدین محمد بن احمد العجمی رح
نزال الابرار	للعلامہ بدخشی رح	رسالۃ فضائل اہل بیت	للسید عبد الرحمن الاجہوری الشافعی رح
معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	للعلامہ محمد بن یوسف الزرندی المدنی	عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب	لجمال الدین احمد المعروف بابن عنبہ رح
		ریاض الفضائل	للشیخ محمد الواعظ الہروی
صراط السوی فی مناقب آل النبی	للعلامہ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری	وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل	للشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی
معارج العلی فی مناقب المرتضی	محمد صدر عالم	کتاب الصفوۃ بمناقب بیت آل النبوۃ	لعبد الرؤف المناوی رح
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	شہاب الدین احمد	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	للعلامہ رشید الدین خان الدہلوی رح
الخصائص العلویہ علی سائر البریہ	لابی الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی		
فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب	للحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رح	ذخیرۃ المآل فی شرح عقد جواہر اللآل	للشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی رح
		سعادت الکونین	لم اقف علی اسم مؤلفہ
مرۃ المؤمنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	للمولوی ولی اللہ لکھنوی رح	تنضید العقود السنیہ بتمہید الدولۃ الحسینیہ	رضی الدین محمد بن علی بن حیدر رح
درر السمطین فی فضل المصطفی والمرتضی والسبطین	لجمال الدین محمد یوسف الزرندی رح	القول الجلی فی فضائل علی	للسیوطی رح
عرف الوردی فی اخبار المہدی	للسیوطی رح	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	لعبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی رح
مناقب حیدریہ	للشیخ احمد بن علی بن ابراہیم الانصاری الیمنی الشیخانی رح	اسنی المطالب فی فضل علی بن ابی طالب	للشیخ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی رح
عقد اللآل فی فضائل الآل	للشیخ عبد اللہ العیدروس رح		

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے اچھی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے

پہلے باب میں جناب امیر کے اسماء اور القاب درج کرکے کفایۃ المہمہ ببرکت اسماء ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے

دوسرے باب میں۔ آپکے شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے۔

تیسرے باب میں۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام [illegible] الکواکب المضیہ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے ✤

چوتھے باب مین - آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سروش آسمانی نے العرفۃ الوثقی فی خصائص المرتضیٰ کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا ہے ✤

کوئی صاحب خیال نکرے کہ اس کتاب کو صرف کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہے نہین بلکہ کتب صحاح مین جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہلبیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے ✤

اور کتب رجال مین - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ ✤

اور تفاسیر مین تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ مین تاریخ طبری اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرآۃ الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر مین سیرت ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے ✤

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل مین درج کر دیا ہے اب مین اپنے لیئے اور ناظرین کتاب کے لیے دعا خیر مانگتا ہون اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہون ✤

واللہ تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبیٰ

باب اوّل

جناب امیر علیہ السّلام کی اسمارِ مبارک ہین

موسُوم

بکفایت المہمہ ببرکت اسمار ابی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمۃ بنت اسد ام علی حاملا بعلی و ابوطالب غائب فوضعتہ فسمتہ اسدا لتحیی بہ ذکرابیھا فلما قدم ابوطالب سماہ علیا (الیواقیت لابی عمر الزاہدی)

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تہین اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر انکا نام اسد رکہا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابوطالب تشریف لائے تو انکا نام علیؑ رکہا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمتہ امہ حیدرۃ بدلیل قولہ یوم خیبر ع انا الذی سمتنی امی حیدرۃ (تذکرہ خواص الامۃ)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکہا تہا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپنے اپنے رجز مین فرمایا ہے۔ مین وہ ہون کہ میری ماں نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکہا ہے

وقال علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ ویقال ان ذلک کان کشفا من علی فان مرحبا کان رای فی تلک اللیلۃ فی المنام اسدا افترسہ فذکرہ علی لیخیفہ

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے باپ کو حیدر کہنا یہ ایک کشفی امر تہا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ اسکو ایک شیر نے پہاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانے کے لئیے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تونے خواب مین دیکہا ہے۔

وقال بعضہم لان اباطالب کان غائبا حین ولد فسمتہ امہ حیدرۃ وقیل فی حکایۃ انما سمتہ حیدرۃ لان علیا کان رضیعا وھو فی البیت وحدہ وکانت امہ خارجۃ فی بعض الحاجات وکان منزلھم بجنب جبل مکۃ فنزلت حیۃ وھمت لقتل علی فمد یدہ واخذ الحیۃ وامسکھا فماتت فی یدہ فدخلت امہ ورأت الحیۃ مقتولۃ فی یدہ فقالت خیاک اللہ یاحیدرۃ لذالک سمی حیدرۃ نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین ... فی مناقب الاصحاب بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابوطالب گہر مین نہین تہے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکھا ایک حکایت مین بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابھی دودہ پیتے بچہ ہی تہے اور گہر مین تنہا تہے آپکی والدہ ماجدہ گہر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تہین اور انکا گہر مکہ مین ایک پہاڑ کے پہلو مین تہا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اسنے جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیرؑ نے ہاتہہ بڑہا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی مین مر گیا اتنے مین آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائین اور سانپ کو انکے ہاتہہ مین مرا ہوا دیکہکر کہنے لگین اے میرے شیر خدا تجہی زندہ رکہے اسلیئے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا ؛

علی

جناب امیرؑ کے علیؑ نام ہونیکی وجہ تسمیہ مین علماء کا اختلاف ہے ۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ھو اسم سمتہ بہ امہ عند ولادتہ (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کی وقت ہی انکا نام نامی علی رکہا تہا ؛

وقیل فلما علا علی علی کتف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعۃ والشرف (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑہے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا ؛

عن ابن عباسؓ قال کانت امہ اذا دخلت علی ھبل لتسجد لہ وھی حامل بہ علا علی بطنھا فیمنعھا من السجود فسمی علیا (تذکرۃ خواص الامہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ اپنے ایام حمل مین جسوقت کہ ہبل کے پوجنے کیلیے جاتین اور سجدہ کا ارادہ کرتین تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑہ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکہتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکہا گیا ؛

بعض کے نزدیک خود ابو طالب نے جناب امیرؑ کا نام علیؑ رکہا تہا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی بہی اسی بات کے قائل ہین اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب مین انکی تائید مین جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہین ؎ سمیتہ بعلی کی یدوم لہ ؛ عز العلو فخر العز ادومہ ؛ یعنے مینے انکا نام علی اسلیے رکہا ہے تاکہ سربلندی کی عزت انکے لیئے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتھ لیے رہے ؛

عنؓ ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلالہ یا محمد من خلفت فی امتک قلت خیرھا قال علی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اھل الارض اطلاعۃ فاخترتک منھا فشققت لک اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منھا علیا وشققت لہ اسما من اسمائی فانا الاعلی وھو علیؑ یا محمد انی خلقتک وعلیا من سنخ نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اھل السموات والارض فمن قبلھا کان عندی من المؤمنین ومن جحدھا کان من الکفرین (اخرجہ الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیر ؑ نے اس سے فرمایا اے عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا اے ابوالحسن چھوڑ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کیطرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے چلا گیا اور اپنے دوستون سے کہنے لگا تمنے دیکھا مینے ان کے ساتھ کیا کیا ہے سب نے اسکی تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی ✣

{نہ ۵} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہین بہتان اور گناہ ظاہر ✣

عن مقاتل بن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکران نفرا من المنافقین کانو یؤذونہ ویکذبون علیہ (اخرجہ ابن مردویۃ) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی چند لوگ منافقون مین سے انکو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو جھٹلایا کرتے تھے ✣

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے سچی بیٹھک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے ✣

عن ابا دجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتے تدخلھا وعلی الامم حتی یدخلھا امتک قال بلی یا ابا دجانۃ اما علمت ان للہ لواء من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علے ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء امام یوم القیمہ وضرب بیدہ علے علیؑ قال فسّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ البشریا علی ما من عبد ینتحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (اخرجہ ابن مردویۃ) ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمین خبر دی ہے کہ جب تک آپ جنت مین تشریف نہین لے جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیا پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس مین داخل نہو اسوقت تک دوسری امتین اسمین نہین جائینگی آپنے فرمایا ٹھیک ہے اے ابادجانہ کیا

تونہین جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پہر آپنے جناب امیر کے کندہے پر ہاتھ مارکر اس کی تفسیر کی۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہمین کرامت اور شرف دیا ہے پہر ارشاد کیا خوش ہو یا علی جو بندہ کہ تیری محبت کو رکہے گا اللہ تعالے قیامت کے روز اسے ہمارے ساتھ اٹھائیگا پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا +

{۵۶} وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون (سورۂ اعراف) ترجمہ اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتھ ہدایت پاتے ہین اور اسی کی طرف پہرتے ہین +

عن زاذان عن علیؑ قال ستفترق هذه الامة علی ثلث وسبعین فرقة اثنتان و سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهم الذین قال الله تعالی وممن خلقنا امة الخ وهم انا وشیعتی (اخرجه ابن مردویه) زاذان جناب امیر علیه السلام سے نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے تہے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقون مین منقسم ہوگی بہتر دوزخ مین جاوینگے اور ایک جنت مین جائیگا اور وہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پہرتا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا وہ مین ہون اور میرا گروہ ہے +

{۵۷} طوبی لهم وحسن مآب (سورۂ الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیے اور بازگشت کا اچہا پن +

عن محمد بن سیرینؒ قال هی شجرة فی الجنة اصلها فی حجرة علی ولیس فی الجنة حجرة الا وفیها غصن من اغصانها (اخرجه ابن مردویه) محمد بن سیرین رحمة الله علیه سے روایت ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گہر مین ہے اور جنت کا کوئی ایسا گہر نہین کہ اس مین اسکی شاخ نہ ہو +

{۵۸} اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورۂ النساء)
ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم مین صاحب امر ہو +

عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال کان علی والله منهم (اخرجه الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہے کہ مینے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علیؑ انہیں مین سے تھے۔

{۵۹} واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله من المؤمنین والمهاجرین (سورۂ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے ✣

عن ابن عباس رضی الله عنه قال ذلك علی لانه کان مؤمنا مهاجرا ذا رحم (اخرجه ابوبکر ابن مردویة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیرؑ ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے ✣

{۶۰} وبشر الذین اٰمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (سورۂ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس ✣

عن جابر بن عبد الله رض قال نزلت هذه الاٰیة فی ولایة علی بن ابی طالب (اخرجه ابن مردویة) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے ✣

{۶۱} من جاء بالحسنة فله خیر منها وهم من فزع یومئذ اٰمنون و من جاء بالسیئة فکبت وجوههم فی النار (سورۂ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین ✣

عن علی قال الحسنة حبنا والسیئة بغضنا (اخرجه ابن مردویة) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ نیکی ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے ✣

{۶۲} وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم (سورۂ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے ✣

اشار صلی الله علیه وسلم الی وجود ذلك المعنی فی اهل بیته وانهم امان لاهل الارض کما کان هو صلی الله علیه وسلم امان لهم ومنها النجوم امان لاهل السموٰت واهل بیتی امان لامتی (صواعق محرقه) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تہے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہین +

{۶۳} **وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم** (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو اسکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) **عن علی** قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تہے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) **عن** ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباسؓ والحمزۃؓ و علی وجعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہ ہے صراط پر اسپر عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؑ اور جعفر ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونہہ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۶۴} **ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون** (سورۃ الزخرف) ترجمہ جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تب ہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ المنافقون اما یرضون ان لہ مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی تجہ مین بعینہٖ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے انسے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے انسے بغض کیا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئی پہر آپنے فرمایا کیا منافق رضی نہین کہ اسکے لئے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۶۵} **ولتعرفنھم فی لحن القول** (سورۃ محمد) ترجمہ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈہب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پھیرانے مین علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ +

{۶۶} ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹھیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہین گے +

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاھا وقال انا منھم (اخرجہ ابن مردویہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا مین انہین مین سے ہون +

{۶۷} فاما من اوتی کتابہ بیمینہ (سورۃ الحاقہ) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکھا داہنے ہاتھ مین +

عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی واما من اوتی کتابہ بیمینہ ھو علی ابن ابیطالب (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہین +

قال الواحدی نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوی ہے +

{۶۸} فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورۃ النحل) ترجمہ پس پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو +

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال علی بن ابی طالب نحن اھل الذکر (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہین +

{۶۹} اھدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدۃ رضی اللہ عنہ یقول صراط محمد وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حیان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے +

{۷۰} واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن +

ھو علی حین اذان وذکرھا احمد بن حنبل فی مسندہ حین ارسل ابابکر مع البراۃ ثم اتبعہ بعلی وقد امرت ان لا یبلغھا الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جبکہ انھون لوگون کو مکہ مین جاکر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے جبکہ حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر بھیجا پھر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور انھون نے سورہ برات ان سے لی اور مکہ والون کو حج مین جاکر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تھا یا وہ آدمی جو میرا ہو +

{۷۱} ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدی (سورۂ محمدؐ) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی راہ کی بات +

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرتؑ سے علیؑ کے امر مین تنازع کرتے تھے +

{۷۲} ویؤت کل ذی فضل فضلہ (سورۂ یونس) ترجمہ اور دیجائیگی ہر ایک زیادتی والے کو اسکی زیادتی +

عن ابی جعفر قال ھو علی (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین +

{۷۳} ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پھر ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا +

عن علی قال نحن اولئک (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر سے روایت ہو کہ وہ لوگ ہم ہین +

{۷۴} ام حسب الذین ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ترجمہ کیا یہ سمجھتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چھوڑ دیجائین گے اور وہ آزمائے نہین جائینگے +

عن علی قال قلت یا رسول اللہ ما ھذہ الفتنۃ قال یا علی بک فانک تخاصم فاعد للخصومۃ (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمائیش

ہے حضرت نے فرمایا لوگ تیری جہت سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑے کیلئے تیار رہو جا

{۷۵} وتواصوا بالصبر (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس میں وصیت کرتے ہیں سہارنے کی۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال انہا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے +

{۷۶} محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل

(سورہ حم) ترجمہ محمد خدا کے رسول ہیں اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر اور آپسمیں نرم دل ہیں دیکھے تو انکو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے چاہتے ہیں اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے مونہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی توریت میں اور کہاوت ہے انکی انجیل میں +

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام انہا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویہ)

جناب امام موسے الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ وعلے آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی +

{۷۷} وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی مہدی (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کے حق میں نازل ہوئی ہے +

{۷۸} کفی اللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورۂ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی +

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنظیری) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں ومن عندہ علم الکتاب جناب امیرؑ مراد ہیں +

{۷۹} حتی تاتیہم البینۃ (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہونچے انکو کھلی بات +

عن ابن جریج فی قولہ تعالےٰ حتی تاتیہم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالےٰ من بعد ما جاءتہم

البینة وال محمد (اخرجہ ابن المنذر و السیوطی فی الدر المنثور) ابن جریج حتی تاتیہم البینہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور من بعد ما جاءتہم البینہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے +

{۸۰} ان اللہ اصطفی ادم و نوحا و ال ابراھیم و ال عمران علی العالمین (سورہ عمران) ترجمہ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر

عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی ادم ونوحا و ال ابراھیم و ال عمران و ال محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ مینے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو اس طرح پر پڑھا تھا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو ساری جہان پر +

{۸۱} الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل +

عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما نزلت ھذہ الایۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین بغیر کسی جھوٹ کے +

{۸۲} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (سورۃ احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین

عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن خالد وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی ابن ابی طالب وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی الدرر السمطین) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجھ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تھے کہ مجھ سے زید بن خالد نے اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجھ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجھے بال بھر بھی تکلیف دیگا تو وہ مجھے تکلیف دیگا اور جو مجھے تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پھٹکار ڈالے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا۔ جو لوگ ستاتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت میں +

﴿۸۳﴾ یٰایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (سورۃ الانفال) ترجمہ اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے +

عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ تعالیٰ یٰایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال نزل فی علی علیہ السلام (اخرجہ النظیری فی خصائص العلویہ) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر میں (کہ اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے) ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے +

۸۴ فاستویٰ علےٰ سوقہ (سورۃ الفتح) ترجمہ پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر +

عن الحسن علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فاستویٰ علےٰ سوقہ قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجہ النظیری فی خصائص العلویہ) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول میں فرماتے ہیں کہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کھڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے +

۸۵ والشفع والوتر (سورۃ الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی +

عن الحسین بن علی علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ والشفع والوتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجہ النظیری) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہیں +

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورۃ التکاثر) ترجمہ پھر پوچھینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن من النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ؛

{۸۷} ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض (سورہ ص) ترجمہ کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر ہیں انکے جو خرابی ڈالیں زمین میں ؛

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدون فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کیا ہم کریں گے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ایمان والے جو نیکیاں کرتے ہیں اسنے علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہیں۔ اور زمین میں خرابی ڈالنے والوں سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہیں جنھوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتا حضرت جناب امیر کے کندھونپر ہاتھ مارکر فرماتے۔ یہ اور اسکا گروہ ہے رستگار ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ویلیہ الباب الثالث ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے مجہسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت ہین اپنی جگہہ پر کس کو چہوڑ آئے ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی بن ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان اسی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچہی طرح سے دیکہکر تمکو برگزیدہ کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہارے لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پہر مینے دوبارہ زمین کے لوگون کو دیکہا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بہی ایک نام اپنے نامون سے مشتق کیا پس مین اعلے ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹہرا۔ اور جسنے اس سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے ہنگیا۔

روضۃ الشہدا مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب مہد کے پاس دیکہنے کو تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتہ بڑہاکر انکے چہرہ کو خراشیدہ کیا۔ انہون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچہا تم نے انکا کیا نام رکہا ہے انہون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکہا ہے ابوطالب نے کہا ان کا نام ہمارے جد اعلے جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکہنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچہا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکہا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکہنا چاہیے۔ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف سے یہی نام سنا تہا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکہنے کی نسبت جناب ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگے آخر کار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹہاکر یہ شعر کہا ؎ یبین لنا بحکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذی الصبی + یعنی اے پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچہ کہ تیری رضا ہو مجہے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ؎ فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی + یعنی اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے اسماء الحسنی مین سے ہے +

قیل لما قربت ولادتہ علی حضر ابوہ ابوطالب الکعبۃ وتعلق باستارہا وقال ؎ ادعوک یاذا الغسق الدجی والفلق المنبلج المضی + بین لنا عن حکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذا الصبی + فہتف بہ ہاتف ؎ خاطبتنا بالولد السوی + الطیب المہذب المرضی + ان اسمہ فی شامخ العلی + علی اشتق من العلی (ذکرہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابۃ) روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب نے کعبہ کا پردہ پکڑکر یہ شعر پڑہا۔ مین تجہے پکارتا ہون اے صاحب اندہیری رات اور مالک صبح

اور دوسرے لوگون کے دکھانے کے لیے

تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین

المسمّٰی

بالکواکب المضیئۃ

فی

فضائل العلویۃ

مفضیلت کی بحث مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت کے معنے مین ترجیح شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات مین رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت مین کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ بھاری نکلا ہے بعض فضلا نے افضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والخلال الحمیدۃ یعنے افضل وہ ہے جو ہر طرح فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان اور اسیطرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجہ پیراستہ ہو اور کم صفات کے باہم موازنہ کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت مین افضل ہونا مراد ہو یعنے اور صفات مین عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت مین زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

نثر ثوابا من عند الله بما کسب من خیر کے لفظون سے کی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل
حاصل کرنے نیکی کے ۔ یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب کا حاصل ہو وہی
افضل ہے الخ دوسرے امور
دوسرون سے گھٹکر ہو۔

(۱) اب جاننا چاہیے کہ فضیلت ... ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ
حضرت حق سبحانہ وتعالی محض اپنے کرم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے
عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہم جنسون پر بخشے جیسکہ ناقہ صالح کو تمام اونٹنیون پر اور کعبۃ اللہ کو تمام
روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے۔

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی عقل مین آتی ہے اور کبھی نہین آتی چنانچہ دوسرے مقامات پر مسجد کی
زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کر[illegible] ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایت الٰہی ہی معلوم
ہوتی ہے جیسے کہ حجر الاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر [illegible] دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے
اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک اصلی جیسے حجر الاسود کی فضیلت۔ دوسری طفیلی جیسے
وہ مینڈھا جو جناب اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمعیل کے فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈھون
سے افضل ہے۔

لیکن اس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈھا بہ نسبت اور مینڈھون کے کیا اس فضل سے مخصوص ہوا ہے
محض عنایت الٰہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین [illegible] کی گنجائش نہین اسکے ثبوت
کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے۔

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا [illegible]
اسکی کئی قسمین ہین۔ اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازع ہوا کرتی ہے لیکن کسی فضیلت دینے مین
اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیے۔ اور جو جانب کہ متنازعین مین حق اور [illegible] ہو اسکو افضل
سمجھنا چاہیے۔

(تنبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکے ہم جنسون
پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین۔
(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو
جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے۔
(ب) لمیت عمل یعنے دو شخصون کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونون کے باہم اغراض مختلف ہون

(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالائے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے مین کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونون شخص ایک ہی عمل مین شریک ہین لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے ✤ چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضاے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگون کے دکھانے کے لیے ✤

(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیئے ہون اور دوسرے نے صرف ایک ہی حج کیا ہو ✤

(ہ) کبھی فضیلت بباعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتدائے اسلام مین یا ایام قحط سالی مین مسلمانون کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص ... سے افضل سمجھا جاتا ہے جسنے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید مین خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

اسوجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و السابقون ✤

(و) کبھی بمکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی مین پڑہنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدون مین پڑہی جائین ✤

(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسے ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑہنے سے۔ اسی وجہ سے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع مین آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔

(۳) خواہ فضیلت اختصاصی ہو یا فضیلت جزئی نتیجہ ان دونون کا دو حال سے خالی نہین۔

(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔

(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت مین بہ نسبت مفضول کے درجے کے بلند ہونا

(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونون نتیجہ نہ پیدا ہون تو فضل محض لفظ مجرد ہوگا جسکے کچھ معنے نہین

(اعتراض) یہان پر ایک اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بہی واجب التعظیم ہین اسوجہ سے وہ بہی افضل سمجھے جانے چاہیئں اور یہ برخلاف شریعت ہو کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع میں تعظیم نہیں کہلاتی ایسی تعظیم کو شرع کی اصطلاح میں بر اور احسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع میں جائز نہیں بلکہ ان سے مبارت واجب ہے تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت سے ہر مبنی ہو *

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہیں ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس یہ دو قسم پر ہے *

(الف) فضیلت صلی یعنے ایک شخص میں وجہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسے ایک عالم ہو اور ایک جاہل *

(ب) فضیلت زائدہ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وجہ فضیلت زائد رکھتا ہو۔ مثلاً ایک عالم ہو۔ اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہیں *

(۵) مفاضلہ سوقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزیں ایک ہی امر میں ایک ہی وجہ سے شریک ہوں اور اگر وجہیں مختلف ہوں تو مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا۔ غرضکہ مفاضلہ میں شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونوں میں سے کون افضل ہے) تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر اوصافا فیما اشترکا (یعنے جس وصف میں کہ یہ دونو شریک ہیں ان میں سے کون فضیلت سوا رکھتا ہے) پس جہاں وجہیں مختلف ہوں وہاں مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ناقہ صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہیں *
بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؑ افضل ہیں یا حضرت ابی بکر کیونکہ وجہ مفاضلہ میں دونوں شریک ہیں اگر وجہ مفاضلہ میں شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیوں ہوتا *

(۶) جب وجوہ ہفت گانہ مفاضلت میں تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے *
یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ میں چنداں اعتبار نہیں اور زمان عمل کے سامنے ان دونوں کے وقعت نہیں لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کیے ہیں اسیوجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی۔ عبداللہ بن بشر۔ وعبداللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی - جابر بن عبد اللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالحہ مین مشغول رہے - لیکن خلفاء راشدین کے اعمال کے ہم پلہ نہین ہو سکتے +

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہی کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی وقت افضل و اعلے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلے تھے +

صحابہ کرام کے درمیان شرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار اور السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے پس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہین وہ سب سے افضل اور اعلے ہین وہ چار نفوس متبرکہ ہین حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری حضرت علی مرتضی حضرت ابوبکر الصدیق - حضرت زید بن الحارث - رضی اللہ تعالی عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہین - انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر - انکے بعد شاہد احد سے صلح حدیبیہ تک کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے - انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہین جو مدار فضل سمجھا جائے کیونکہ پہر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بھی شریک اسلام ہو گئے تھے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق +

تنبیہ ان پچھلے لوگون کی فضیلت قابل بحث نہین - اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت مین ہے کیونکہ یہی لوگ بالاتفاق سابق الاسلام تھے +

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہین جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے - اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہین اول نص شارع - دوم تتبع احوال -

(الف) اس امر مین کہ فضیلت منصوص ہے یا نہین باہم علمای اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ انہ ثبت بالاجماع ولم یتعین الافضل ولم یوجد النص بعض کہتے ہین کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ظنی ہے امام ابوالحسن اشعری اسکے قائل ہین کہ قطعی ہے - اور ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہین کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین التفضیل من الاجتہادیات لا قاطع فیہا یعنے تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہین امام غزالی بھی اسی بات کے قائل ہین کہ حقیقۃ الفضل ما ھو عند اللہ و

ذلک مما لا یطلع علیہ الا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہیں ✤

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلۃ الافضلیۃ لا مطمع فیہا فی الجزم و الیقین اذ لا دلالۃ للعقل بطریق الاستدلال علی الافضلیۃ بمعنے الاکثریۃ فی الثواب بل مستندھا النقل ولیست ھذہ المسئلۃ مسئلۃ متعلق بہا عمل فیکتفی بہا بالظن ھو کاف فی الاحکام العملیۃ بل ھی مسئلۃ علمیۃ یطلب فیہا الیقین۔ والنصوص المذکورۃ من الطرفین بعد تعارضہا لا یفید القطع علی ما لا یخفی علی منصف لانہا اما احاد وظنیۃ الدلالۃ مع کونہا معارضۃ ایضا ولیس الاختصاص بکثرت اسباب الثواب موجبا لزیادتہ قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من اللہ تعالی کما عرفتہ فیما سلف فلہ ان لا یثیب المطیع ویثیب غیرہ ثبوت الامامۃ وان کان قطعیا لا یفید القطع بالافضلیۃ بل غلبۃ الظن کیف ولا قطع بان امامۃ المفضول یصح مع وجود الفاضل لکنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ وحسن ظننا بہم لو لم یعرفوا ذلک لما اطبقوا علیہ فوجب علینا اتباعہم فی ذلک القول نفوض ما ھو الحق فیہ الی اللہ تعالی۔ قال الآمدی وقد یراد بالتفضیل اختصاص من احد الشخصین من الاخر اما باصل فضیلۃ لا وجود لہا فی الاخر کالجاھل اما بزیادۃ فیہا ککونہ اعلم مثلا وذلک غیر مقطوع فیما بین الصحابۃ اذ ما من فضیلۃ بین اختصاصہما بواحد منہم الا ویمکن بیان مشارکۃ غیرہ لہ فیہا وبتقدیر عدم المشارکۃ فقد یمکن بیان اختصاص الاخر فضیلۃ اخری ولا سبیل الی الترجیح بکثرت الفضائل لاحتمال ان یکون الفضیلۃ الواحدۃ ارجح من فضائل کثیرۃ یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جائے۔ عقل کو فضیلت (بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہیں۔ بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے۔ اور یہ مسئلہ وہ مسئلہ نہیں کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہوتا کہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس میں جزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہیں بخشتی قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہیں ✤

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن کثرت ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعی کثرت ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا۔ صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے۔

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہین خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت افضلیت کا نہین ہو سکتا۔ کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی ہوتی ہے ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔ اور ناجائز ہونا اُسکا قطعی نہین۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہین پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ ہمارا اسلاف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہمپر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین +

آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی فضیلت ہو (یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت علم کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو (یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو) جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے پس اسوجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی ان مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت اس دوسرے کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے +

اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجاسکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت بباعث شرف کے بہت سی فضیلتون پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتون والے سے منجانب اللہ ثواب زیادہ حاصل ہوا ہو۔ پس افضلیت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جاسکتا۔ اسلئے سلف مین خلفاء اربعہ کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔

(۱) اکثر لوگ فضلہم علے ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت مرتضی علیؓ کو +

(۲) بعض لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو برابر جانتے تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے لا افضلیۃ بھذا الترتیب

عند الجمہور ونقل عن مالک التوقف بین عثمانؓ وعلیؓ وقال امام الحرمین الغالب علی الظن ان ابابکرؓ افضل من عمرؓ ثم تتعارض الظنون فی عثمانؓ وعلیؓ یعنے جمہور کے نزدیک فضیلت ترتیب خلافت پر ہے اور امام مالکؒ سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمین کہتا ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں حضرت عمرؓ سے اور پھر حضرت عمرؓ افضل ہیں اور پھر ظنون باہم متعارض ہیں درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت والجماعت ان دونوں صاحبوں کو برابر سمجھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنے وہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں قال ابو عمر وقف من اہل السنۃ فی علیؓ وعثمانؓ فلم یفضلوا احدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انسؒ ویحیی بن سعید القطانؒ ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں سیوطی لکھتے ہیں وجزم الکوفیون و منہم سفیان الثوریؒ بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنے کوفے کے لوگ کہ ان میں سے سفیان ثوری بھی ہیں بالجزم یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں اور شرح عقاید جلالی میں لکھا ہے کہ ابوبکر خزیمہ بھی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تھے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا بعد میں توقف کیطرف مائل ہوگئے تھے وقال بعض اہل السنۃ تقدیم علیؓ علی عثمانؓ وبہ قال مالکؒ اولا ثم وقف امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ مجاوی الاظعان فی تفضیل علیؓ علی عثمانؓ میں لکھتے ہیں ؎ من بعد تفضیلنا الشیخین معتقدی ÷ تفضیلہ قبل ذی النورین فی بالی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر محدثین مثل حاکم وغیرہ بھی اسیکے قائل تھے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بھی زیادہ ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا بھی یہی مسلک تھا چنانچہ الخصائص میں امام نسائی لکھتے ہیں عن علاء بن عرار قال سألت ابن عمر رضی اللہ عنہما وہو فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن علیؓ وعثمانؓ فقال اما علی فلا تسألنی عنہ انظر الی قرب منزلہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما فی المسجد بیت غیر بیتہ فاما عثمانؓ فانہ اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقا الجمعان فعفی اللہ عنہ وغفر واذنب فیکم دون ذلک فقتلتموہ

(۴) علامہ عبد البر استیعاب مین لکھتا ہے کہ حضرت علیؑ اور حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت مین بھی سلف کا مذہب مختلف تھا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضا فی تفضیل علیؑ و ابی بکرؓ اسی کے ذیل مین لکھتے ہین عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب و جابر وحذیفۃ وابی سعید الخدری وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالبؑ ول من اسلم وفضلہ ھؤلاء علی غیرہ یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد و عمار بن یاسر و خباب و خذیفہ و ابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ اصحاب حضرت علیؑ کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہین ✣

علامہ عبد البر استیعاب مین عبد الرزاق سے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمرؓ کو ابوبکرؓ پر فضیلت دے تو مین اسکو منع نہین کرتا اور اگر علیؑ کو ابوبکرؓ سے افضل سمجھے تو بھی مین اسکو منع نہین کرتا اگر وہ ان دونون سے محبت رکھے پس عبد الرزاق کہتا ہے کہ مین نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی ✣

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علمار شافعیہ مین بڑے مستند شمار کیے جاتے ہین طبقات الکبری مین نقل کرتے ہین کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تھا کہ حضرت حسنین علیہم السلام کو باعث جزئیت بضعۃ الرسول کے خلفار رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص مین امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہین کہ حضرت سیدہ اور انکے بھائی ابراہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہین امام مالک کا قول ہے ما تفضل علی بضعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین علامہ جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہین ۔ حکی الخطابی عن بعض مشائخہ انہ قال ابوبکرؓ خیر ۔ وعلیؑ افضل غرضکہ ان سب تقریرون کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلھم علی ترتیب الخلافۃ قطعی نہین اور ہمارے اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکھنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہین کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے ✣

بعض لوگون نے اس جگہہ ایک اعتراض کیا ہے کہ فضیلت کے ظنی سمجھنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بارہ مین نقل ہوئے ہین شاذ ہین ۔ انکی طرف چندان التفات نہین کیا جاسکتا ۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر اجماع ہو چکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ مین سے ہے پس افضلیت کو بھی قطعی سمجھنا چاہیئے ✣

خوش کیجے ہمسے اپنی رضا کا حکم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف نے پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچہا ہے اسکا نام آسمان کی بلندیون مین علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کی اسماء الحسنیٰ مین سے ہے

(کنیت)

ابوالحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مداد او الاشجار اقلاما والانس کتابا والجن حسابا ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تہے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنجائیں تاہم اے ابوالحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکین گے۔

ابوالحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباحسین والحسین یدعونی اباحسن ولایدعیان ابا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی اباهما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسینؑ اباحسن کہا کرتے تہے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہین سمجھتے تہے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرتؐ رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونون نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابومحمد

خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بہی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تہا جنکی پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تہی۔

ابوالریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیك یا ابا الریحانتین اوصیك بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینهد ركناك واللہ خلیفتی علیك فلما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی هذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمۃ قال هذا الرکن الاخر (اخرجہ احمد وابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوے سنا تہا کہ اے ابا الریحانتین تجہپر سلام ہو مین تجہے اپنے دونو پہول کے پودون کے لیے دنیا مین وصیت کرتا ہون عنقریب تیرے دونون رکن جاتے رہینگے اور پروردگار میرا خلیفہ اور نگہبان تجہپر رہیگا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دو نور کنون مین سے پہلا رکن تہا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئین جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تہا۔

ابوتراب

(۱) عن سهل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سهل بن سعد فامرہ ان یشتم علیا قال فابی سهل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہیں چنانچہ کتب اصول فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس میں اصلا اختلاف نہ ہو اور جس میں اختلاف ہو (اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو) ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف چندان قابل اعتماد بھی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے گھٹا رہتا ہے ❊

علاوہ برین اگر اجماع ہوا بھی ہے تو اسی فضلیت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم نہین لگایا۔ چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابوبکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ کے اقوال نقل کر چکے ہین انکے بیانون سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین فضلیت انکے نزدیک صفت ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ عارض حکم بعد از اجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت ملتا ہے نہ فضلھم علی ترتیب الخلافۃ کا چنانچہ بپایۂ ثبوت ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے پس ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے افضلیت ہرگز لازم نہین آتی ❊

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تھے داؤد اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اسکے عہد مین موجود تھے اور اسکے تابع حکم تھے ❊

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تھا ❊

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک فضیلت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی کو اسپر پوری اطلاع نہین ❊

خلفاء اربعہ کی مدح و ثنا مین حدیثین وارد ہین۔ اور باہم متعارض ہین اور سلف کا افضلیت کی بارہ مین اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہین ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل اور اعلے ہے ❊

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث مین تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب اولے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکھنا چاہیے ❊

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب نے معرفۃ الاصحاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین۔ قال احمد بن حنبل و اسمٰعیل بن اسحاق القاضی و احمد بن علی بن شعیب النسائی و ابو علی النیساپوری لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ

بالاسانید الجیاد ماروی فی فضائل علی بن ابی طالب یعنی امام احمد بن حنبل اور قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی۔ اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ جس قدر جید سندوں کے ساتھ حدیثیں جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں روایت ہوئی ہیں ویسے کسی ایک صحابی کے حق میں نہیں ہوئیں +

اسکے ماسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکھا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس بعد خیر البشرؐ نظر آتے ہیں +

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع بمزایا الفضل والخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہیں جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہو جاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھوں میں چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کی اقسام بیان کرتے ہیں ظاہر ہے کہ افضلیت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسموں میں منحصر ہے۔ فضیلت نفسانی۔ اور فضیلت جسمانی۔ اور فضیلت خارجی +

ہم اس تیسرے باب میں اقسام ثلثہ فضیلت میں جناب امیرؑ کی افضلیت لوگوں کو دکھائیں گے۔ پھر چوتھے باب میں ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگوں کی تشفی کے لیے نقل کرینگے +

اس باب میں ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا۔ اور انکی شان میں جس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ انکی نسبت محدثین کی رائے۔ اور جناب امیرؑ کی مثل کسینے اکتساب فضائل نہیں کیا۔ اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کا لا تحصے ہونا۔ اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ۔ اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر پھر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے +

جناب امیر کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ و خیر اعمامی حمزہؑ و ذکر علیؑ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والمتقی فی کنز العمال) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے تمام بھائیوں میں سے بہتر علیؑ ہیں اور تمام چچوں سے بہتر حمزہؑ ہیں۔ اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے +

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادة اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے

جناب امیر کی شان میں جو احادیث کہ وارد ہوئی ہیں انکی نسبت محدثین کی رائے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی وکذلک قال اسمعیل بن اسحاق القاضی وابو علی النیسابوری واحمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابة بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علی (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر وصواعق محرقہ للعلامہ ابن حجر والخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب والثعلبی فی تفسیرہ وابن طلحہ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسیکے لیے اسقدر فضائل نہین وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہین ۔ اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہین اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمة اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ مین سے کسی کی شان مین جناب امیرؑ کی شان سے زیادہ حدیثین جید اسانید کے ساتھ روایت نہین ہوئین ✤

قال عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة فی کتاب الامامة والسیاسة ان رجلا من ھمدان یقال لہ برد قدم علی معاویة فسمع عمرو بن العاص یقع فی علی فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ ا فحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا ازیدک انہ لیس احد من صحابة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علی الا انہ شارک فی قتل عثمان رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن قتیبہ کتاب الامامة والسیاسة مین لکھتے ہین کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا اور کسیکام کو گیا اس نے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہے ہے برد کہنے لگا اے عمرو ہمارے بزرگون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا مین تجھے اس سے بھی بڑھکر سناؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہین ہین جسقدر کہ جناب امیرؑ کے مناقب ہین ۔ مگر کیا کرین وہ حضرت عثمانؓ کے قتل مین شریک ہوئے ہین ✤

جناب امیر کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہین کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یہدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکہاتا ہے اور برائی سے پہیرتا ہے ؛

جناب امیرؑ سے فضائل میں نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہیں نہ پچہلے لوگ ان کو پہونچ سکین گے

عن الحسنؑ انہ قال حین قتل علیؑ لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر وابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ مین کہڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات مین بڑہے ہوئے نہیں تہے اور پچہلے ان تک نہ پہونچ سکین گے ؛

جناب امیرؑ کے فضائل کا لا تحصیٰ ہونا

عن مجاهد سال رجل من ابن عباسؓ سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنہا ثلثۃ الاف فقال لہ ابن عباسؓ هی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مداد والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے ہین ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہین میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہون گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کیا تیس ہزار کے قریب ہونگے پہر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجائیں اور سمندر سیاہی ہو جائین اور انسان لکہنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہون تو بہی علیؑ کے فضائل کو احصی نہین کر سکین گے ؛

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علیؑ فضائل لا تحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ عن اعدائہ (اخرجہ الخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی

الشافعی والحافظ الصمدانی فی مناقبہ جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسین ؑ سے اور وہ انکے جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علی کے فضائل اسقدر بنائے ہین جنکی کثرت کا احصی نہین ہوسکتا پس جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہوکر لکھے اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا۔ اور جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اوس کے گناہون کے لیے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہین اور جو شخص کہ اُسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو سُنتا ہے خداتعالی اُسکے وہ گناہ جوکہ اوسنے اپنی کانون سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کے کئے ہین بخشدیتا ہے۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے توخداتعالی اوسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی آنکھون سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کیئے ہین بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علی ابی طالب کیطرف دیکھنا عبادت ہے اور اُسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خداتعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہین کرتا مگر علی کی دوستی اور اُسکے دشمنون کی بیزار ہونیکے وجہ سے **تنبیہ** علے العموم فضائل تین قسم پر ہین۔ فضائل نفسانی۔ فضائل جسمانی۔ فضائل خارجی۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور صل اصول فضائل وہی ہین انہین کی وجہ سے انسان مرتبہ بہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جسم کا سڈول ہونا جسکو حسن اور خوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ *

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے جسم وجان سے الگ ایسی اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسون سے افضل سمجھا جاتا ہے جیسے حسب ونسب کا کھرا پن۔ قرابت کا اچھا ہونا۔ اولاد کا صالح ہونا۔ بیوی کا نیک ملنا۔

قبل اسکے کہ ہم جناب علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بھی کہا جاسکتا ہے لوگون کی نگاہون مین جلوہ کرین آپکا جسمانی حلیہ فضائل جسمانیہ مین لکھا جائیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل ان معاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیا فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنہ قال اما اذ لابد من وصفہ کان واللہ بعید المدی۔ شدید القوی۔ یقول فضلا ویحکم عدلا۔ یتفجر العلم من جوانبہ وینطق الحکمۃ عن لسانہ یستوحش من الدنیا وزھرتھا ویانس اللیل ووحشتہ

وکان غزیز العبرۃ ـ طویل الفکرۃ ـ تعجبہ من اللباس ما قصر ومن الطعام ماخشن ـ کان فینا کا حدنا
یجیبنا اذا سألناہ ـ ویأتینا اذا دعوناہ ـ ونحن واللہ مع تقربیہ ایانا وقربہ منا ـ لانکاد نکلمہ ھیبۃ
لہ ـ یعظم اھل الدین ویقرب المساکین ـ لا یطمع القوی فی باطلہ ـ ولا ییئس الضعیف عن عدلہ ـ
ولقد رأیتہ فی بعض مواقفہ ـ وقد ارخی اللیل سدولہ ـ وغارت نجومہ ـ قابضا علی لحیتہ یتململ
تململ السلیم ـ ویبکی بکاء الحزین ـ ویقول یا دنیا غری غیری ـ الی تعرضت ـ ام الی تشوقت ھیہات
ھیہات ـ قد باینتک ثلاثا لا رجعۃ فیہا فعمرک قصیر ـ وخطرک کثیر ـ آہ آہ ـ من قلۃ الزاد ـ وبعد
السفر ـ فبکی معاویۃ فقال رحم اللہ اباحسن کان واللہ کذلک فکیف حزنک علیہ یا ضرار ـ قال
حزن من ذبح ولدہا فی حجرہا (اخرجہ الدولابی وابو عمر وابن عبد البر فی الاستیعاب والمتقی
فی کنز العمال وابن حجر فی صواعق المحرقۃ) کہتے ہین کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا اے ضرار
مجہسے علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کر ضرار نے کہا اے امیر مجہے اس سے معاف رکہہ ـ معاویہ نے کہا تجہے
ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے ـ ضرار نے کہا جبکہ مجہے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہی
تو واسرہ دور کے کام والے اور بڑی قوتون والے تہے بزرگی سے بات کرتے تہے اور عدل سے حکم دیتے تہے
علم کا دریا انکے دل سے موج زن تہا حکمت انکی زبان سے بولتی تہی ـ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیون سے گریز کرتے
تہے ـ وہ اندہیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تہے ـ وہ رونے کو پسند کرتے تہے ـ اور دور و دراز فکر مین
ڈوبے رہتے تہے ـ انکو کپڑا چہوٹا اچہا لگتا تہا ـ اور انکو کہانے مین کرخت چیز بہلی معلوم ہوتی تہی ـ وہ
ہم مین ہمارے جیسے تہے ـ وہ ہمکو جواب دیتے تہے جبکہ ہم انسے پوچہتے تہے ـ وہ ہمارے پاس آتے تہے
جب ہم انکو بلاتے تہے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قرب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہین
کرسکتے تہے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تہے مسکینون کو اپنے پاس بٹہاتے تہے ـ انکے خوف سے کوئی زبر
دست اپنی بیہودگی کی خواہش دل مین نہین لاسکتا تہا ـ ضعیف انکے عدل سے ناامیدی کا مونہہ نہین
دیکہتا تہا ـ مینے انکو بعض مقامات پر دیکہا جبکہ رات کا گہٹا ٹوپ اندہیرا چہایا ہوا تہا ـ اور ستارے سیاہی
مین ڈوبے ہوئے تہے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوے آہستہ آہستہ ہل رہے تہے ـ اور نرم آواز سے رو
رہے تہے ـ اور فرما رہے تہے ـ اے دنیا! میرے سوا کسی اور کو فریب دے ـ میرے کیون سامنے آئی ہے یا
مجہے شوق رکہتی ہے ـ افسوس افسوس مینے تجہے تین طلاقین دی ہین جن مین ہرگز رجعت کی گنجایش
نہین ـ تیری عمر بہت تہوڑی ہے ـ اور تیرے دکہہ بہت بڑے ہین ـ آہ آہ ـ تہوڑا زاد ہے ـ اور دور کا
سفر ہے ـ امیر معاویہ سنکر رونے لگا ـ اور کہنے لگا خدا ابوالحسن پر رحم کرے ـ واللہ وہ ایسے ہی تہے

ای حضرار انکے مرنے سے تجھو کیسا رنج ہوا ہے ۔ ضرار کہنے لگا۔ ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود میں اسکا بیٹا ذبح کیا جائے ۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد بن عیاش بن ابی ربیعة الاتخیرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم ان الناس صاغیه الی علی فقال ای ابن اخی کان له والله ماشئت من ضرس قاطع ۔ البسطة فی النسب وقرابة من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه احمد والذهبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجھ سے علیؑ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حال بیان کر کہ باوجود اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں سبقت بھی رکھتے تھے ۔ پھر لوگ جناب علیؑ کے کیوں زیادہ مشتاق تھے عبداللہ بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی میں علیؑ کے بڑھنے تھے ۔ نسب کا کہنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ۔ حضرت کی دامادی سے مشرف ہونے اسلام میں سبقت ۔ قرآن کا علم ۔ سنت میں تفقہ ۔ حرب میں بہادری بخشش میں جود ۔

(۳) عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه وقد ساله الناس ای رجل کان علیا قال کان قد ملاء جوفه علما وحکما وباسا ونجدة مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرة ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے ان سے پوچھا جناب علیؑ کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بھرا ہوا تھا ۔

(۴) عن ابن عباسؓ فی علی بن ابی طالب کان والله یشبه القمر الباهر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکر (الربیع الابرار من الباب لتاسع والسبعین) ابن عباسؓ سے جنابؑ کی شان کے متعلق روایت ہے کہ واللہ حضرت علی علیہ السلام چودہویں رات کی چاند اور بن کے شیر اور موج مارتے دریا اور صبح کے برستے مینہ ابر کے مشابہ تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے متعین کرنے میں لوگوں نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنکا ذکر کیا ہے حقیقۃً وہی مدارج فضل ہیں ۔ انسانی قیاس سے ایسے مدارج کا مقرر کرنا صرف

امر اعتباری ہے ✣

جب ہم خدائے عزوجل ذوالجلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولٰئک انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہداء والصالحین سے ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقۃً مدارج فضل چار ہین اور بس۔ مرتبہ انبیا علیہم السلام۔ مرتبہ صدیقین۔ مرتبہ شہدا۔ مرتبہ صالحین ✣

اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین۔ صدیقین اور شہداء۔ اور صالحین انبیا سے مغایر ہین۔ لیکن ان صفات ثلٰثہ مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سے موصوف واحد مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت سے موصوف جداگانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید اور ہین۔ اور صالحین اور ہین ✣

اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندے کو یہ تینون اوصاف عطا فرمائے تو کیا کہنا ہے جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات مین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بعنوان نور علے نور۔ موجود تھے۔

(اول) صدیق۔ یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو۔ صدق مومنون کی صفات فاضلہ مین سے ایک ممتاز صفت ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہو سکتی ✣

بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کی کسی امر مین شک نہ لائے چنانچہ آیۂ والذین اٰمنوا باللہ و رسلہ اولٰئک ہم الصدیقون سے یہی معنے ثابت ہوتے ہین ✣

مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین ✣

بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکھتا ہو اور سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرے ✣

جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین۔ سرگروہ افاضل اصحاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تھے ✣

(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فی قولہ تعالے یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء وابن عساکر و ابوبکر بن مردویہ والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین کہ (اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہو جاؤ) یعنے جناب علی کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام سچون کے سردار تھے +

(۲) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اول من امن بی وصدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم والدیلمی والطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علیؑ انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والمعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میںنے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے +

(۴) عن ابن عباسؓ و ابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین وحزقیل مومن آل فرعون وعلیؑ ابن ابی طالب ہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما کو مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب النجار جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لانیوالا اور خرقیل آل فرعون میں جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے +

(۲) شہید اسکے معنی میں اختلاف ہی بعض کہتے ہیں کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہیں یعنی رسالت پر شہادت دینے والا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہیں +

شہید بمعنے شاہد +

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول ہو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ہل تقرء سورۃ ہود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاہد منہ (اخرجہ ابن مردویہ وفقیہ ابن مغازلی

وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول و ابن جریر الطبری وابن منذر ابو الشیخ وابن مردویہ وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبداللہ الاسدی کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ قریش میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکی حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہ ہوئی ہوں ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان میں کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر نے غضبناک ہو کر فرمایا اگر تونے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے کیا تو نے سورہ ہود کو نہیں پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہیں اور یتلوہ شاہد منہ میں ہوں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی ابن ابیطالب ہیں خاصۃ +

شہید بمعنے مقتول فی سبیل اللہ +

عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں اور انہیں چومتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرتؐ نے بہت سی پیشن گوئیاں فرمائی ہیں وہ سب حدیثیں اپنے مقام پر درج ہیں +

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحا فی اعتقادہ وفی عملہ یعنے صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد اور اعمال میں صالح ہو۔ کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے۔ اور معصیت سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تھے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ تھے۔ اور دنس معصیت سے طاہر تھے اسلیے فساد فی العمل سے معصوم تھے کیوں نہ ہو جسکو خدای پاک اپنی کلام مجید میں صالح المومنین کا لقب عطا فرمائے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کسطرح سے ظاہر ہو سکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ

فقال سهل ما كان لعلى اسم احب اليه من ابى تراب وان كان ليفرح اذا دعى به فقال له اخبرنا عن قصته لم سمى ابا تراب فقال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا فقال اين ابن عمك فقالت كان بينى و بينه شئ فغاضبنى فخرج ولم يقل عندى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانسان انظر اين هو فقال يا رسول الله هو فى المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم يا ابا تراب (اخرجه البخارى والمسلم) سهل بن سعد کہتے ہیں ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ میں عامل ہو کر آیا اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو گالیان دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو تراب پر . . . . ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نہ تھا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمیں یہ بتا کہ جناب امیر کا نام ابو تراب کیوں رکھا گیا۔ سہل نے کہا ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہؑ کے گھر میں تشریف لیگئے۔ علی علیہ السلام کو وہاں موجود نپا کر جناب سیدہ سے پوچھا تیرا چچازاد بھائی کہاں ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا۔ ہم دونوں میں باہم کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی وہ غصہ ہو کر چلے گئے ہیں اور آج گھر میں قیلولہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ وہ اسوقت کہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد میں سو رہے ہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا . . . . اور دیکھا کہ کندھے سے ردا اتری ہوئی ہے اور پہلو مٹی سے آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن کی مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب اٹھ اے ابو تراب ۞

(۲) عن ابن عباس قال لما اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين و الانصار وهو انه صلى الله عليه وسلم اخى بين ابى بكر و عمر رضى الله عنهما و بين عثمانؓ و عبد الرحمن بن عوفؓ و اخى بين طلحةؓ و الزبيرؓ و اخى بين ابى ذر الغفارىؓ و المقداد رضوان الله عليهم اجمعين ولم يواخ بين على بن ابى طالب و بين احد منهم خرج على مغضبا حتى اتى جدولا من الارض و توسد ذراعيه و نام فيهما فسفى عليه الريح التراب فطلبه النبى صلى الله عليه وسلم فوجده على تلك الصفة فوكزه برجله و قال له قم فما صلحت الا ان تكون ابا تراب اغضبت حين اخيت بين المهاجرين والانصار ولما اواخ بينك و بين احد منهم۔ اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى۔ الا من احبك فقد حف بالامن و الايمان و من ابغضك اماته الله ميتة جاهلية (اخرجه ابو بكر الخوارزمى) ابن عباسؓ کہتے ہیں جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبد الرحمنؓ

صلی اللہ علیہ وآلہ اعطیت فی علی خمسا ھو احب الیّ من الدنیا وما فیھا فاما الخامسۃ فلست اخشے علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا وما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہے کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاے ؀

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکوکار) مومنون کے نکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین ؀

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المؤمنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیرؑ کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنے کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بمجوائے یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی خداوند تعالی وتقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا اجمالا ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلی درجہ کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکما وعقلا اور انبیا کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتدا سن تمیز بلکہ بروز ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل دوسری اطفال کی لہو لعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوی کہ جس مین تمام عقلاء زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم وفضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تھی۔ اور دوسرے اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تھے کبھی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تھی اور کبھی اس سعادت سے محروم رہتی تھی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہو سکتے تھے ✣

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح وبسط کے ساتھ لکھتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے اور بفحوای آیہ وافی ہدایہ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہین ✣

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما و الحاکم عن علیؑ وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظان العلائی وابن حجر العسقلانی)

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علیؑ سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علیؑ سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علیؑ اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علیؑ سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہونچنا چاہتا ہو اسکو

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اسحدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونوں حافظان حدیث نے اسحدیث کے حسن ہونیکی بابت کہا ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ و علیؑ بابہا (اخرجہ الترمذی و ابو نعیم) جناب امیرؑ سے روایت ہو کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین حکمت کا گھر ہون اور علی اسکا دروازہ ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علی بن ابی طالب ہے +

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علیؑ اعشار علم ایم اللہ لقد شارککم فی عشر العاشر (استیعاب ابن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیان دی گئی ہین اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو سووین حصہ مین شریک کیا ہے +

(۵) عن ابن عباس قسم علم الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء و لسائر الناس جزء شارکھم علیؑ فیہ فکان اعلمھم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہین کہ لوگون کا علم پانچ حصون پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگون کو ایک حصہ دیا گیا اور اس مین بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ مین بھی زیادہ علم والے تھے +

(۶) عن الحسن بن علیؑ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیؑ بن ابی طالب اعلم الناس باللہ و اعظم الناس حبا و تعظیما لاھل لا الہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہو کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالب تمام لوگون سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہین اور سب لا الہ الا اللہ کہنے والون سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہین +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علیؑ فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ بن ابی طالب تسعۃ اجزاء و الناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا

ہوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچھا گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے سکے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا +

(۸) عن عبدالملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبدالملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تھا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے کہ میں نہیں جانتا +

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهی الی عمر و عبداللہ ابن مسعود و ابی الدرداء و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و علی بن ابی طالب ثم شاممت هولاء فوجدت علمهم انتهی الی الرجلین علی و عبداللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علی علی عبداللہ (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتہے ہوتا ہے پھر میں نے ان سب بزرگواروں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف یعنے جناب امیر اور عبداللہ بن مسعود کیطرف منتہے ہوتا ہے پھر میں نے ان دونو صاحبوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکھتے ہیں +

(۱۰) عن عبداللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثة عالم بالشام و عالم بالحجاز و عالم بالعراق فاما عالم اهل الشام فهو ابوالدرداء و اما عالم اهل الحجاز فعلی بن ابی طالب و اما عالم اهل العراق فاخ لکم و عالم اهل الشام و عالم اهل الشام و عالم اهل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز و عالم الحجاز لا یحتاج الیهما (اخرجه الحضرمی) نقل ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہیں ایک عالم شام میں ہے اور ایک عالم حجاز میں اور ایک عالم عراق میں پس اہل شام کا عالم ابودردا رضی اللہ عنہ ہیں اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہیں اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بھائی ہے (یعنی اپنی ذات بابرکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونوں حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہیں اور اہل حجاز کا عالم ان دونوں کیطرف احتیاج نہیں رکھتا +

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثة رجل بالشام یعنے نفسه و رجل بالکوفة هو عبداللہ بن مسعود و رجل بالمدینة هو علی بن ابی طالب و هو اعلم بالسنة منا (اخرجه الحضرمی) ابی الدرداء سے نقل ہے کہ تین

عالم میں ایک آدمی شام میں ہو (یعنے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ میں ہے اور وہ عبداللہ بن مسعود ہے اور ایک آدمی مدینہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے اور وہ ہم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے۔

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہیں پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے۔

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتها وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیهنئک العلم یا ابا الحسن لقد شربت شربا ونهلته نهلا (اخرجہ احمد) جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماویں حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے پھر اسی پر استقامت کرو میں نے جناب کے فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہیں مجھ میں توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہوں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ابو الحسن تجھے علم گوارا ہو تو نے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تھا اور نوش کیا تو نے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنے کا تھا۔

(۱۴) عن ابن عباس قد سالہ الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملأ جوفہ حکما وعلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تھے ابن عباسؓ نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بھرا ہوا تھا مع ذلک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکھتے تھے۔

(۱۵) عن ابی حازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسالہ عن مسئلۃ فقال سل عنها علی بن ابی طالب فهو اعلم فقال یا امیر جوابک فیها احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا لقد قال لہ انت منی بمنزلۃ هارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شئ اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جاکر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہیں اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب انکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بری بات تیرے مونہہ سے نکلی ہے تو نے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ انکے پیمانے کو پر کیا ہے اور بیشک انکے لیے کہا ہے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پہ ہے موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے پوچھا کرتے تھے۔

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سلونی الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار میں کوئی صاحب سوا جناب علی کے نہیں تھا جو یہ کہتا مجھ سے پوچھو۔

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی) ابی عمر کہتے ہیں کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن مغفل بن یسار قال وضات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل لک فی فاطمۃ تعودھا قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمۃ فقال کیف تجدنک قالت واللہ طال حزنی واشتد فاقتی حدثنا عبد اللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی ھذا الحدیث قال او ما ترضین انی زوجتک اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر) مغفل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ مینے ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے مینے عرض کیا ہاں میں حضور کی معیت میں چلتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب ہم جناب سیدہ علیہما السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے ایسا کمزور کیوں دیکھتے ہیں حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقوں کے مجھ پر شدت ہے عبد اللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ مینے اپنے والد ماجد کی کتاب میں انکی دستخطی اسحدیث میں یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔ کہ کیا تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہمنے تمہیں ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو ازروی اسلام سب میری امت سے سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔

(۱۹) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمۃ فلما ان دخلنا علیھا ابصرت ابا ھا دمعت عینا ھا قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلۃ الطعم وکثرۃ الھم وشدۃ السقم قال لھا اما واللہ ما عند اللہ خیر مما ترغبین الیہ یا فاطمۃ اما ترضین ان زوجتک خیر امتی اقدمھم سلما واکثرھم علما وافضلھم حلما واللہ ان ابنیک سید شباب اھل الجنۃ (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ ہمارے ساتھ چل کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کرین جب ہم انکے پاس گئے اور انھون نے ہم کو دیکھا تو بے اختیار رونے لگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے عرض کرنے لگین کھانے کے نہ ہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماریون کی شدت نے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہین اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ رغبت کرتی ہو۔ تم راضی نہین ہوتین کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے اور اسلام لانے مین ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور از روی حلم سب سے افضل ہے واللہ بیشک تیری دونون بیٹے جوانان جنت کے سردار ہین ❊

(۲۰) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ہل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتے بدت دموعہا علی خدہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ بعدک یا رسول فقال یا فاطمۃ ان اللہ اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامت اللہ ایاک زوجتک اعلمہم علما واکثرہم حلما واقدمہم سلما اخرجہ الدارقطنی) ابوہارون العبدی کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گیا مینے ان سے کہا آپ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین وہ کہنے لگے ہان مین شریک ہوا ہون مینے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنائین جو آپنے جناب علیؑ کی شان مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کر دیا حضرت سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کو تشریف لائین مین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو دکھ سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو رخسار مبارک پر ظاہر ہوگئے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای فاطمہ تمکو کس بات نے رلایا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالی نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انسے برگزیدہ کیا پہر دوبارہ دیکھکر ان مین سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرے ساتھ اس کا نکاح کردیا اور مینے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہین جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین سے زیادہ علم والا ہے اور ان سے زیادہ حلم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے مین مقدم ہے ✣

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی عیبة علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ علی میرے علم کا خزانہ ہے ✣

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و دمہ دمی وھو منی بمنزلة ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وقال یا ام سلمة اشھدی واسمع ھذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبة علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من اھل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الاخرة ومعی فی السنام الاعلی (اخرجہ ابو نعیم فی منقبة المطھرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہی اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہو سکتے ہین اور میرے اہل بیت کے مردون کا وصی ہے اور دنیا مین میرا بہائی اور آخرت مین میرا ہم صحبت ہی اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہہ مین ہوگا ✣

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کرلیا تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تہا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین ان علیا احد من جمع القرآن وعرضہ علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے علی وہ شخص ہین کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب مین اسے پیش کیا ✣

(روی محمد بن سیرین عن عکرمة قال لما کان بیعة ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا الصلوۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ھذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداؤد) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگوں نے بیعت کی اور علی اپنے گھر میں بیٹھ رہے تو لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپ نے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں پھر پوچھا کہ پھر آپکی گھر میں بیٹھ رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ رائے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ میں کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل میں آیا کہ میں اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو جمع کر لوں حضرت ابوبکر نے کہا آپکی رائے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسیطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تھا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس و جن جمع ہو کر ویسے تالیف کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکیں گے ✤

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا میں سیوطی لکھتے ہیں کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سے کراہت کرتے ہیں جناب امیر نے جواب دیا نہیں لیکن میں نے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑھوں گا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کر لوں پس لوگوں کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تھے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچھ علم حاصل ہو سکتا ✤

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی آخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابو عمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قرآن میں سب سے پہلے سورہ اقرأ پھر مدثر پھر سورہ مزمل پھر تبت یدا پھر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین ٭

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری
حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی)
عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما
گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوؤنگا جب تک کہ قرآن
کو جمع کرلون جو کچہ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام
قرآن کو جمع کردیا ٭

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی
لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ
تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے
ساتھ مین اور قرآن علی کے ساتھ ہو اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر
دونون نہ وارد ہون ٭

عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین
سورۃ وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی
فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) زاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے
بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا ٭

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا
واعلمهم بایات اللہ واوفاهم بعهد اللہ وارأفهم بالرعیۃ واقسمهم بالسویۃ واعظمهم
عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتہ ایمان لانیوالے
ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتہ زیادہ تر علم رکہنے والے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد
کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتہ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے
اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو ٭

عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش ابن ابی ربیعۃ الا تخبرنی

ابن عوفؓ کا اور طلحہؓ کو زبیرؓ کا اور ابوذر غفاریؓ کو مقدادؓ کا بھائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہگئے اُن سے کسیکا رشتہ اخوت نہ ملایا جناب امیرؑ نہایت غصہ مین جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بناکر زمین پر سو گئے ہوا نے مٹی اڑاکر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈہونڈنے لگے اور انکو اس حالت مین پایا اور اپنے پاؤن سے ٹہکر اکر فرمایا۔ تو نے ابوتراب بننے مین اپنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب مینے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا اور سب تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا تو تو خفا ہوگیا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسیٰ سے تھے لیکن میرے بعد نبی نہین ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین چھپا رہیگا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھیگا خدا اسکو کافرون کی موت سے مارے گا ✤

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام بها رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لهم فی نخل قال علی یا ابا الیقظان هل لك ان ناتی هؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناهم فنظرنا الی عملهم ساعة ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فی صور[1] من النخل فی دقع[2] من التراب فنمنا فواللہ ما انتبهنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجله وقد تتربنا من تلك الرقعاء[3] فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما رای علیه من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر[4] ثمود الذی عقر الناقة والذی یضربك فی هذه یعنی قرنه حتی یبل منه هذه یعنی لحیته (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہین کہ مین اور جناب امیرؑ غزوہ ذی العشیرہ مین باہم رفیق تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیون کو نخلستان مین ایک چشمہ پر کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیرؑ نے مجھ سے کہا یا ابا الیقظان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھین کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ ہم دونون انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہمپر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان مین جاکر زمین پر سو گئے۔ واللہ کسی نے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نکیا۔ حضرتؐ نے ہمکو پاؤن سے ٹہکر اکر جگایا۔ ہم بالکل گرد مین اٹے ہوئے تھے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو گرد آلود دیکھکر اباتراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ مین تمکو دو سخت بدبختون کی خبر دون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکھنے والا جس نے ناقہ صالح کے پاؤن کاٹ ڈالے تھے اور ایک وہ شخص ہے جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یعنے تیری ریش مبارک تر کرے گا ✤

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال ابن علی

[1] صور بضم نخل خوردہ ۱۲ منہ [2] دقع بفتحتین بے گیاہ زمین ۱۲ [3] رقعاء خاک ۱۲ [4] احیمر تصغیر احمر لقب قدار بن سالف جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے ۱۲

عن ابی بکر و علی رضی اللہ تعالی عنہما فان ابابکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیۃ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ ما شئت من ضرس قاطع البسطۃ بالنسب والقرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسابقۃ فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمر بن سعید عاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سو کہا کہ آپ مجھے ابوبکر اور علی کے مرتبون سے خبردار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پھر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان سے گہتے تہے عبداللہ بن عیاش نے کہا اے میرے بہتیجے انکے پاس یعنی علی کے پاس جو کچھ کاٹنے والے دانت چاہیے تہے موجود تھے نسب کی فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتھ *

عن عبداللہ بن عیاش الزرقی وقد قیل لہ اخبرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطارًا واحسابًا ونحن نکرہ ان نقول فیہ ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعابہ یعنی مزاحا وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأۃ القرآن وفقہ فی الدین وشجاعتہ وسماحتہ (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عیاش الزرقی سے روایت ہی کہ ان سو کہا گیا کہ اس آدمی یعنے علی سے ہمین خبر دو عبداللہ نے کہا ہمکو ممانعت اور بازپرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہہ رہے ہین علی ایسے آدمی تہے جو مزاح بہی کرتے تہے اور جب ڈراتے تہے تو لوہے کے دانتون سو ڈراتے تہے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبداللہ نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور اُن کی شجاعت اور انکی جوانمردی *

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال من عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین *

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادۃ وجلست علیہا لحکمت بین اہل التوراۃ بتوراتہم

وبین اهل الانجیل بانجیلهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل القرآن بقرآنهم (اربعین امام فخر الدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور میں اسپر بیٹھون تو اہل توراۃ کے لیے انکی توراۃ سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون۔ اسپر ابو ہاشم نے اعتراض کیا ہی کہ توراۃ منسوخ ہو چکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہو سکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر عمل کیا جا سکتا ہے اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جا سکتا ہے +

(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اهل التوراۃ بفحوای واما بنعمة ربك فحدث اپنی کمال علمی کی شرح ہے +

(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو توراۃ مین ہین اور احکام ناسخ جو قرآن شریف میں ہیں ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے +

(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات کسے مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان اسلام ہوئے ہین۔ کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجرا احکام انکے دین کے موافق ہوتے ہین۔ اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین +

(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین توراۃ و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت پر دال ہین۔ اور توراۃ ہی کے ذریعہ سے توراۃ والون پر حجت قائم کر سکتا ہون اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لا سکتا ہون +

(۲) عن الاصبغ بن نباتة قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاہ یهودی فقال یا امیر المومنین متی کان ربنا فلهزناہ حتی کد نا نأتی علی نفسه فقال علی خلوا عنه ثم قال علی یا اخا الیهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن کتابك الذی جاء به موسی ابن عمران فان کنت قد قرأت کتابك وحفظته فانك ستجده کما اقول انما یقال متی کان ربنا الرکین ثم کان فاما من لم یزل بلا کیف یکون بلا کینونة کائن کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد لا یزال بلا کیف ولا غایة ولا منتهی الیه انقطعت دونه الغایات فهو غایة کل غایة فبکی الیهودی وقال والله یا امیر المؤمنین انها لفی التوراۃ هکذا حرفا حرفا وانی اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله (اخرجه ابن عساکر والمتقی فی کنز العمال وکتاب الحجة للامام اصبهانی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہی کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھی ہوئی

تھی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچھا یا امیر المومنین ہمارا رب کب سے تھا ہم اٹھہ کھڑے ہوئے تاکہ اس کو ماریں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ پھر ارشاد کیا۔ ای یہودی بھائی جو کچھ کہ میں تیرے کان میں کہوں تو اسکو اپنے دل میں یاد رکھہ کیونکہ میں تجھ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران علیہ السلام لائے ہیں بیان کرونگا۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑہے گا اور تو اسکو یاد رکھے گا تو جسطرح سے میں کہتا ہوں ویسا ہی پائیگا۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تھا۔ کیا وہ نہیں تھا کہ پھر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہونا نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے تھا پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہیں اور نہیں ہو انتہا ہر کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہی ہر نہایت کی نہایت ہے یہ سنکر یہودی رونے لگا۔ اور کہا واللہ یا امیر المومنین بتحقیق توراۃ میں حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور اسکے بندے ہیں +

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین وازدادو تسعا ونحن نقرؤ فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لا مخالفۃ لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و تسعا فتعجب النصرانی۔ ولھذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلے اللہ علیہ وسلم لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ (طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیر المومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب میں تین سو نو برس پڑہتے ہیں اور ہماری کتاب میں پورے تین سو برس ہیں پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچھ مخالفت نہیں ہے تمہاری کتاب میں پورے تین سو برس یونانیوں کے حساب کے مطابق ہیں جو عرب کے حساب کے مطابق تین سو نو ہوتے ہیں یہ سنکر نصرانی متعجب ہوگیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے کیونکہ باوجود علم میں انکے اسقدر تبحر کے اور لڑائی میں انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار اور حضور کی نبوت کے مقر تھے اسی جہت سے وہ حضرت کے معجزات میں سے شمار کیے جاتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیئے جاتے ہین اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوی بات ثابت ہوجاتی ہے۔ تو پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہین رہتی ❊

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشئ عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبدالبر) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جب ہمکو کوئی بات علیؓ سے ثابت ہوجاتی ہے توہم انکے غیر کیطرف نہین رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرأیت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعجر (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات جناب علیؑ با بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوی مجھے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلہ مین ❊

(۳) عن ابی الطفیل قال شهدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابوالطفیل کہتے ہین کہ مین جناب علی رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ کو کوئی بات نہین پوچھوگے کہ مین تمکو اس سے خبر نہین دونگا۔ مجھ سے کتاب اللہ کی نسبت پوچھو خدا کی قسم ہے کوی آیت ایسی نہین کہ مین اسکو جانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی ہے یا دن مین یا زمین ہموار مین یا پہاڑ پر ❊

(۴) عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وهب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہین کہ مین اسکو جانتا ہون کہ کس امر مین نازل ہوئی ہے اور کہان پر نازل ہوی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجھکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے ❊

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منها حرف الا ولہ ظهر و

بطن وان علیاً عندہ من الظاھر والباطن (نقلت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہتے تھے بتحقیق قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہین جسکے لیئے ظاہر و باطن نہ ہو اور بتحقیق علیؑ کے پاس اُسکا ظاہر و باطن ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا علم القراءت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تمام قرآن شریف حفظ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا +

تمام ائمہ قرارت مثل ابوعمر ابن العلار اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہما ابوعبدالرحمٰن السلمی القاری کے شاگرد ہین اور انہین سے سند حاصل کرتے ہین اور ابوعبدالرحمٰن السلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہین وعن ابی عبدالرحمٰن السلمی قال ما رأینا احداً اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخا فاسقط حرفا فرجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اھل اللغۃ البرزخ ھھنا بانہ کان بین الموضع الذی یقرأ فیہ وبین الموضع الذی کان اسقط منہ الحرف ورجع الیہ قران کثیر قال والبرزخ بین الشک والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو سب قرا کے استاد مانے گئے ہین کہتے ہین کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑہی انکو ایک متشابہ پڑ گیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن شریف پڑھتے پڑھتے دور نکل گئے تو وہان سے پھر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑھا۔ اور پھر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قرارت کا نہ ٹوٹا۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے مین لکھا ہے کہ یہان برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑھ رہے تھے اور اُس مقام سے کہ جہان انکو حرف کی ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہون رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شی کے درمیان کے معنون مین آیا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی مرویات بہ نسبت دیگر صحابہ خصوصاً خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے کم ہین جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثون کے قریب ہے جن مین سے بیس حدیثون پر بخاری اور مسلم

نی اتفاق کیا ہی اور نو حدیثین بخاری علیحدہ لایا ہے اور بندرہ مسلم علیحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہین اور اس قدر قلیل حدیثین روایت کی ہون جو تعداد مین چھہ سو سے بھی کم ہون +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وھم ثلاث طبقات اھل دین یحبون علیا واھل دنیا یحبون معاویة وخوارج (استیعاب) ابن عبد البر ثوری سے اور وہ ابو القیس ازدی سے ناقل ہین کہ مین نے لوگون کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تھے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکھتے تھے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین مسلمانون کی جماعت چار گروہون پر منقسم ہوگئی تھی اول گروہ بنی امیہ کا تہا جو ابتداء خلافت سے حضرت کا مخالف ہوگیا تھا جسکی بڑی جماعت شام مین تھی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہین کرتا تہا۔ بلکہ بر سر محراب و منبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیرؑ کے نام پر سب و شتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تھا جو حضرت امیرؑ کے برخلاف تو نہین تہا لیکن بظاہر طرفدار بھی نہین تہا یہ بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیرؑ کے نام کو زبان پر نہین لا سکتا تہا چہ جائیکہ حضرت امیرؑ سے علی الاعلان احادیث کی روایت کرنا +

تیسرا گروہ خود جناب امیرؑ کے متبعین سے تہا۔ لیکن جنگ صفین مین اس گروہ کے دو فریق ہوگئے تھے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہوگیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کی بھی زیادہ تر خصومت جناب امیرؑ کے ساتھ رکھنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہوگیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتھ سے حضرت شہید بھی ہوگئے۔ یہ لوگ بوجہ خصومت حضرت سے حدیث روایت نہین کرتے تھے +

چوتھا گروہ وہ تہا جو دل و جان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تہا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تھی دوم یہ گروہ بھی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیر سے روایت کو بیان کرتے تھے اور ظاہر طور سے حضرت امیر کا نام زبان پر نہین لاتے تھے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علیؑ مین لکھتے ہین انکر جماعة من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بھذا بعض المتاخرین مخدش بہ فی طریق لبس الخرقة واثبتہ جماعة وھو الراجح عندی وقد رجح

الحافظ ضياء الدين المقدسي في المختارة انه قال سمع الحسن بن ابي الحسن البصري عن علي ع و
قيل لم يسمع منه وتبعه على هذه العبارة الحافظ ابن حجر في اطراف المختارة - الوجه الاول
ان العلماء ذكروا في الاصول في وجوه الترجيح ان المثبت مقدم على النافي لان معه زيادة علم
الوجه الثاني ان الحسن ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر باتفاق وكانت امه خيرة مولاة
ام سلمة فكانت ام سلمة تخرجه الى الصحابة يباركون عليه واخرجته الى عمر فدعا له اللهم
فقهه الدين وحببه الى الناس ذكره الحافظ جمال المزي في التهذيب واخرجه العسكري ــ
في كتاب المواعظ بسنده وذكر المزي انه حضر يوم الدار وله اربع عشرة ومن المعلوم انه من
ميز وبلغ سبع سنين امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة ويصلي خلف عثمان الى ان قتل عثمان
وعلي اذ ذاك بالمدينة فانه لم يخرج منها الى الكوفة الا بعد قتل عثمان فكيف يستنكر سماعه
منه وهو كل يوم يجتمع به في المسجد حين ميز الى ان بلغ اربعة عشر سنة وزيادة على ذلك
ان عليا كان يزور امهات المؤمنين ومنهن ام سلمة والحسن في بيتها هو وامه - الوجه
الثالث انه ورد عن الحسن ما يدل على سماعه منه اورده المزي في التهذيب من طريق
ابي نعيم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا ثنا ابو حنيفة
محمد بن الحنفية الواسطي ثنا محمد بن موسى الحرشي ثنا ثمامة بن عبيدة ثنا عطية بن محارب
عن يونس بن عبيد قال سالت الحسن يا ابا سعيد انك تقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانك لم تدركه قال يا ابن اخي سالتني عن شي ما سالني عنه احد قبلك ولولا
منزلتك عندي ما اخبرتك اني في زمان كما ترى وكان في عمل الحجاج كل شي سمعتني
اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو عن علي غير اني في زمان لا استطيع ان اذكر
عليا وذكر ما وقع لنا من رواية الحسن عن علي قال احمد في مسنده حدثنا هشيم اخبرنا
يونس عن الحسن البصري عن علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رفع
القلم عن ثلث عن الصغير حتى يبلغ وعن النائم حتى استيقظ وعن المصاب حتى يكشف
عنه اي يزول عنه اخرجه الترمذي وحسنه النسائي وصححه الحاكم و الضياء المقدسي في
المختارة قال الحافظ زين الدين العراقي في شرح الترمذي في الكلام على هذا الحديث
عن علي المديني الحسن راى عليا بالمدينة وهو غلام وقال ابو زرعة كان الحسن البصري
يوم بويع لعلي ابن اربع عشرة وراى عليا بالمدينة ثم خرج الى الكوفة والبصرة ولم يلقه

الحسن بعد ذلك وقال الحسن رأیت الزبیر بایع علیا انتہی وھذا القدر کفایۃ ومجمل قول الناس فی علی ما بعد خروج علی من المدینۃ یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کرکے خرقہ پوشی کے طریق میں خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو ۔۔۔ ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک یہی راجح ہے ۔ اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے بھی مختارہ میں اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا ہے اور حافظ ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ میں اسیکا اتباع کیا ہے ۔ وجہ اول یہ ہے ۔ کہ علماء فن اصول نے جس جگہہ ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے ۔ وہان لکھا ہو کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے *

دوسری وجہ یہ ہے کہ اِپر سبکا اتفاق ہو کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت میں دو برس باقی تھے کہ حسن بصری کا تولد ہوا ۔ انکی والدہ خیرہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار تھین اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بہیجا کرتی تھین تاکہ انکے حق مین صحابہ کرام برکت کی دعا کرین حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت مین بھی بہیجا تھا ۔ اور حضرت عمر نے انکے حق مین دعا فرمائی تھی کہ اے خدا اسکو دین سکھا اور لوگون مین محبوب کر ۔ حافظ جمال الدین مزی نے اس حدیث کو تہذیب مین روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ مین اسکی سند کو بیان کیا ہے ۔ حافظ مزی لکھتے ہین کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کا لوگون نے محاصرہ کیا تھا حسن بصری بھی وہان موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تھا ۔ اور یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص مین سے تھے جو سات برس کے سن مین صاحب تمیز اور بالغ ہوگئے تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تھا ۔ اور وہ جماعت مین حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچہے نماز ادا کرتے تھے ۔ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک حضرت علیؓ مدینہ سے باہر تشریف نہین لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لے گئے تھے پس کسطرح سے کہا جاسکتا ہے کہ حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہین سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب امیر کے ساتھ مسجد مین حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ امہات المومنین کے پاس جایا کرتے تھے اور جناب ام سلمہ بھی انھین مین رہا کرتی تھین حسن بصری اپنی مان کے ساتھ ام سلمہ کے بیت الشرف مین رہا کرتے تھے *

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو حدیثیں حسن بصری سے منقول ہین وہ دلالت کرتی ہین انکی سماعت پر۔ حافظ مزی نے تہذیب مین ابونعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن العباس ابن زکریا کہتے ہین کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے موسی الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے تمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے مینے حسن بصری سے کہا کہ ای اباسعید تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا حسن بصری نے کہا ای میرے بھتیجے تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے پہلے مجھ سے کسینے نہین پوچھی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو مین ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا۔ تو دیکھتا ہے کہ مین جس زمانہ مین ہون (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتون پر حجاج کا عمل درآمد تھا) تو کوئی جو مجھ سے قال رسول اللہ سُنا ہو اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو مینے جناب علیؓ سے سُنا ہے چونکہ مین ایسے وقت مین ہون کہ جناب علی کا ذکر نہین کرسکتا اسلیئے قال رسول اللہ کہتا ہون۔ اور جو حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند مین کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امیرؑ فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تین آدمیون سے قلم اٹھایا گیا ہے لڑکے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جب تک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جبتک کہ اسکا جنون جاتا رہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات مین اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی ترمذی کی شرح مین اس حدیث کی شرح مین یہ بات لکھتے ہین کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا اور اسوقت حسن بصری لڑکے تھے۔ اور ابو زرعہ کہتے ہین جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیعت کی تھی اس دن حسن بصری کی عمر چودہ برس کی تھی اور انھون جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا۔ بعد ازان جناب امیر کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہین کی اور حسن بصری کہتے ہین کہ مینے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پس اسیقدر اس مقام مین کافی ہے اور زناقی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن بصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہین دیکھا ۔

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی مرویات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کر کے بیان کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہین لیتے تھے۔ پس اس سے خیال کر لینا چاہیئے کہ دوسرے راویون کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جسکی سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہین بیان کر سکتے تھے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہین کسی صحابی سے نہین ہوئین چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال مین لکھتے ہین۔

اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک اکثر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہین جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب مین چپ رہتا تھا تو حضرت ابتدا فرماتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار مین اور سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وروی عنہ من الصحابۃ عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن الزبیر وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ وجریر بن عبد اللہ البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصہیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید وطارق بن اشیم وعمارۃ بن رویبۃ وبشر بن سحیم وعمرو بن حریث وسفینۃ وابو رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابو جحیفۃ وابو ہریرۃ وابو امامۃ وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناہ الحسن والحسین وغیرہم +

ومن التابعین ابناہ محمد بن الحنفیۃ وابنتہ فاطمۃ وکاتبہ عبد اللہ بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم ومالک بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وہب وزر بن حبیش وعبید بن عمیر والحارث بن سوید وسعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد اللہ بن شداد بن الہاد ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن ہانی وشریح القاضی وعبیدۃ السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمۃ الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدؤلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرہم

جناب امیر علیہ السلام کا علم بفقہ

ابن ابی طالب فوثب علیؑ قائما علی قدمیه فقال ها انا یا رسول الله فقال ادن منی فدنا منه وضمه الی صدره و
قبل بین عینیه ثم بکا حتی سالت دموعه علی خده فقال یا علی صوته یا معشر المسلمین هذا علی بن ابی طالب
هذا شیخ المهاجرین والانصار هذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی۔ هذا ابو السبطین الحسن والحسین
سید شباب اهل الجنة هذا مفرج الکرب عنی هذا اسد الله فی ارضه وسیفه المسلول علی اعدائه فعلی مبغضیه
لعنة الله ولعنة اللاعنین والله منه بری وانا منه بریٔ فمن احب ان یبرأ من الله ومنی فلیتبرأ منه فلیبلغ
الشاهد منکم الغائب (اخرجه ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف
النبوة) ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر
چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی
سے ڈرایا اور پھر رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچھلکر اپنے دونو پاؤن پر
کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرتؐ نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک
گئے تو آپنے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر
اشک جاری ہوگئے پھر آواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار
ہے یہ میرا بھائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور
حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین۔ یہ مجھسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے۔ یہ خدا کی زمین
پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے
ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون۔ پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس
سے بیزاری اختیار کرے۔ تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیئے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے۔

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صحن الدار
نائما واذا رأسه فی حجر دحیة الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف
اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بخیر قال دحیة انی لاحبک وان لک مدحة ازفها الیک
انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک
یوم القیمة تزف انت وحزبک مع محمد صلی الله علیه وسلم وحزبه الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک
وخسر من تخلاک محبو محمد صلی الله علیه وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالهم شفاعة

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزہری وابوحنیفۃ یعنے جناب محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول ہے لولا السنتان لهلك النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نہ رہتا تو ہلاک ہو جاتا ✤

امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلہ ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا ہے اسوجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل امام شافعی کے شاگرد ہیں اسلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے ✤

اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ اسکے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهى الى عمر وعبد الله بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت هؤلاء الخمسة فوجدت علمهم انتهى الى الرجلین علی وعبد الله بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت علیا یفضل علی عبد الله (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدردا اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف منتہی ہوتا ہے پھر میں نے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر میں نے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ پر فضیلت رکھتے ہیں ✤ حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ✤

(۱) عن حمید بن عبد الله بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی الله علیه وسلم قضاء قضی به علی فاعجب النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت (اخرجه

احمد) حمید بن عبد اللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال اقضی امتی علی بن ابی طالب (المصابیح) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت مین زیادہ قضا والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت مین علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یارسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلک (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبزار وابویعلی وابن حبان والحاکم) باختلاف یسیر) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کر کے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کر کے بھیجتے ہین ان مین جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے قضا کا علم حاصل نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا۔ جناب امیر کہتے ہین اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیون کے فیصلہ کرنے مین شک نہین پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویۃ واعدلہم فی الرعیۃ وابصرہم بالقضیۃ واعظمہم عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الحاکم والدیلمی) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتون مین لوگون سے جھگڑوگے اور قریش مین سے کوئی ایک تجھسے نہین مخاصمت کرسکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا تعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اولا فتعلق باخر وتعلق الاخر باخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحھم الاسد وما توا من جراحتہ فتنازع اولیائھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فھو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البیر ربع الدیۃ والثلث ونصفھا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اھلک من فوقہ وللثانی ثلثھا لانہ اھلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اھلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقوہ عند مقام ابراھیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضا بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ (اخرجہ احمد فی المناقب)

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکو یمن کی طرف بھیجا وہاں پر چار آدمی ایک گڑھے میں گر پڑے تھے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کھودا گیا تھا اور پہلے سے اس میں شیر گرا ہوا تھا جب ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بھی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑا اسیطرح سے چاروں اسمیں گر گئے شیر نے ان چاروں کو زخمی کر کے مار ڈالا۔ انکے وارثوں میں تنازع پیدا ہوا قریب تھا کہ ان میں جنگ کی نوبت پہنچ جاتی جناب امیر نے فرمایا میں اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہوں اگر تم باہم راضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم میں سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چلے جائیں آپ تمہارا جھگڑا فیصل کر دینگے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے یہ گڑھا کھودا ہے ان سے دیت اسطرح پر جمع کرو کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہو اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتھائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتھے شخص کے لیے پوری دیت ہی۔ ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور راضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم میں اسطرح پر فیصلہ کیا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز رکھا۔

(۷) قیل سبب قوله صلی الله علیہ اقضاکم علی ان رسول الله صلی الله علیہ کان جالسا مع جماعۃ من الناس فجاءہ خصمان فقال احدھما یا رسول الله ان لی حمارا وان لھذا البقرۃ قتلت حماری فبادر رجل عن الحاضرین فقال لاضمان علی لبھا ئم فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اقض بینھما یا علی فقال علی لھما اکانا مرسلین ام مشدودین ام احدھما مشدود والآخر مرسل فقال کان الحمار مشدودا والبقرۃ مرسلۃ وصاحبھا معھا فقال علی صاحب البقرۃ ضامن الحمار فاقر رسول الله صلی الله علیہ وسلم وامضاہ قضاءہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) روایت ہو کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے حضور میں آئے ایک نے ان میں سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدہا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اس گائے نے میرے گدہے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا کہ جانورون کے فعل کا کوئی ذمہ وار نہین ہو سکتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ان دونون کا فیصلہ کرو حضرت علی نے ان دونو آدمیون سے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندہے تہے یا کہلے تہے یا ایک ان مین سے بندہا تہا اور دوسرا کہلا تہا جواب دیا کہ گدہا بندہا تہا۔ اور گائے کہلی تہی۔ اور اسکا مالک اسکے ساتھ تہا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ وار ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا ۞

(۸) عن زید بن ارقم قال کنت عند النبی صلی الله علیہ اذ جاءہ کتاب من علی فیہ ان ثلثۃ نفر اتوہ یختصمون فی غلام وطئوا امہ فی الجاھلیۃ فی طھر واحد کلھم یدعیہ انہ ابنہ فقضیت بینھم ان اقرعت بینھم وجعلتہ للقارع منھم علی ان یغرم للآخرین ثلثی الدیۃ فضحک النبی صلی الله وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال ما اعلم فیھا الا ما قضی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہو کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تہا کہ خدمت عالی مین جناب امیرؑ کا خط پہونچا اس مین لکہا ہوا تہا کہ میرے پاس تین شخص اپنا جہگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تہے کہ زمانہ جاہلیت مین اس لڑکے کی مان کے ساتھ ان تینون نے ایک ہی طہر مین جماع کیا تہا ان تینون مین سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تہا مینے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا مینے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہ شرط لگادی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخصون کو دیت کی دو تہائیان ادا کردے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پہر آپنے ارشاد کیا کہ علی کے

فیصلہ کے بغیر ہمین اسکا کوئی اور فیصلہ نہیں معلوم ہوتا +

(تنبیہ) سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تھے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنتہ مانتے تھے از انجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلوجات کے درج ذیل ہین +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشوراء کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جانتے والے ہین +

(۲) سئل شریح ابن ھانی عن عائشۃ ام المومنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچھ +

(۳) عن عبد الرحمن بن الاذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسالہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینہ بن مسلمۃ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمر رض نے مجھے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچھ +

(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لھا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تھے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسن ع نہ ہون +

(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الجندی) یحیے بن عقیل کہتے ہین

کو جب جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کو جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد میں ہوتے ہوں تو کوئی شخص فتوے نہ بیان کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس میں کہا کہ ہم میں بڑے قاضی علیؑ ہیں +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبۃ فجہزت بہ جیوش المسلمین وما تصنع الکعبۃ بالحلی فھم بذلک عمر فسال علیا فقال ان القران انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال اربعۃ اموال المسلمین فقسمھا بین الورثۃ وذوی الفرائض والفی فقسمہ علی مستحقیہ والخمس فوضعہ اللہ حیث وضعہ والصدقات فجعلھا حیث جعلھا وکان حلی الکعبۃ یومئذ فترکہ علی حالہ ولم یترکہ نسیانا فاقرہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانوں کے لشکر میں صرف کردیں تو یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہیں عمر رضے اللہ عنہ نے جناب امیرؑ سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانوں کا مال ہے جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ میں تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے اسکو اسکے مستحقوں پر بانٹا ہے اور ایک مال خمس ہے وہ خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا حکم دیا پس ان دنوں میں بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے بھولکر نہیں چھوڑا پس تم بھی اس کو اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما قبلتک ثم قبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذالک قال بکتاب اللہ قال قال اللہ تبارک وتعالی واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم الخ لما خلق اللہ آدم مسح علی ظھرہ فقرروا نہ انہ الرب وانھم العباد واخذ اللہ عھودھم ومواثیقھم وکتب ذلک فی رق وکان لھذا الحجر عینان ولسان فقال افتح فقتح فاہ فالقمہ ذلک الرق فقال اشھد بمن وافاک بالموافاۃ یوم القیامۃ واشھد انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول یؤتی یوم القیمۃ بالحجر الاسود لسان ذلق تشھد لمن یستلمہ بالتوحید فھو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمرؓ اعوذ باللہ من ان اعیش فی قوم لست فیھم یا ابا الحسن (اخرجہ الجندی فی فضائل المکۃ و ابو الحسن القطانی فی المطولات والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان) والسیوطی فی البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لئے کھڑے ہوئے تو کہنے لگے مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو مین تجھے نہ چومتا یہ حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہان سے کہتے ہین جناب علی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جب تیرے ربنے بنی آدم سے انکی پشتون مین عہد لیا الخ پس جب خدای پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت پر ہاتھ پھیرا پھر ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہین اور خدا نے انسے عہد و میثاق لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھین تھین پس خدا نے فرمایا اپنے مونہ کو کھول اس نے مونہ کو کھولدیا اور اس ورق کو نگل لیا اللہ تعالے نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجھ سے عہد پورا کرنے کی وجہ سے ملے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید کے ساتھ اسکو چومے گا پس اے امیر المومنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے۔ جناب عمر نے فرمایا خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہون کہ مین زندہ رہون ایسی قوم مین کہ جس مین اے ابو الحسن آپ نہون +

(۱۰) وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأۃ مجنونۃ حبلی قد زنت فاراد ان یرجمھا فقال لہ علی یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال وما قال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلہا

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کیطرف مرفوع کر کے لکھتے ہین کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تھا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علیؑ نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہین معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہو جاوے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہو اور سوے ہوے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو۔ پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا ✦

(۱۱) عن ابی حرب بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأة التی ولدت بستة اشہر فقال علی ان اللہ تعالی یقول وحملہ وفصالہ ثلاثون شہرا وقال اللہ تعالی وفصالہ فی عامین فالحمل ستة اشہر والفصال فی عامین فترک عمر رجمہا وقال لولا علی لھلک عمر (اخرجہ ابن السمان و الخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرة) ابی حرب بن ابی الاسود روایت کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو لڑکا چھ مہینے بعد جنی تھی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینون کے بعد ہے اور دوسری جگہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودھ چھوڑانا دو برس کے بعد ہے۔ پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودھ چھوڑانیکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا ✦

(۱۲) عن علی قال لما کان ولایة عمر رضی اللہ عنہ اتی بامرأة حامل فسالہا عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بہا عمر ان ترجم فلقیہا علی بن ابی طالب فقال امرت بہا ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال ھذا سلطانک علیہا فما سلطانک علی ما فی بطنہا۔ ثم قال لہ علی فلعلک انتہرتہا واخفتہا فقال قد کان ذلک قال اوما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حد علی معترف بعد بلاء انہ من قید او حبس او تہدد فلا اقرار لہ فخلی عمر سبیلہا ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچھا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ مین اسے جناب علی نے دیکھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمنے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہان اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے او جو اسکے پیٹ میں جو کچھ کہ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پھر جناب علی نے فرمایا شاید تم نے اسکو جھڑکا اور دھمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے کہا ہاں میں نے دھمکایا تھا حضرت علیؓ نے کہا شاید آپنے نہیں سنا ہے جو کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے پر حد نہیں ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دھمکایا پس اسکا اقرار نہیں پس حضرت عمر نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ عورتیں علی بن ابیطالب جیسے کے جننے میں عاجز ہیں +

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرأۃ قد نکحت فی عدتہا ففرق بینہما وجعل مہرھا فی بیت المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علی قال ان کان جہلا فلہا المہر بما استحل من فرجہا ویفرق بینہما واذا انقضت عدتہا فہو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردوا الجہالات الی السنۃ فرجع الی قول علی (اخرجہ احمد) ابن مسروق کہتے ہیں کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لائے جسنے اپنی عدت میں نکاح کیا تھا۔ پس حضرت عمر نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم دیا اور اسکے مہر کو بیت المال میں جمع کر لیا۔ اور کہا کہ یہ میاں بیوی ہرگز کبھی اکٹھے نہیں ہونگے یہ بات حضرت علیؑ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے رو سے ہوا ہے تو اس عورت کو بدلے اس حظ کے کہ اسکے فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہو جاوے تو یہ مرد اسکے ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کر دیا اور کہا جہالتوں کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا +

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأۃ قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تہواہ ولم تقدر علیہ فاحتالت فذھبت واخذت البیض واخرجت منہا الصفرۃ وصبت البیاض علی اثوابہا وبین فخذیہا ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان ھذا الرجل اخذنی فی موضع کذا وفضحنی فہم عمر ان یعاقبہ وکان علی جالسا عندہ فجعل الانصاری یحلف باللہ انہا تکذب علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امرہ تبین لک براءۃ ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرھا فقال علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأۃ فاتہمہا ان تکون احتالت بذلک فقال ائتونی بماء حار قد غلی غلیانا شدیدا ففعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأۃ فاستوی ذلک البیاض حتی صار مثل بیاض البیض المشوی ثم شمہ فاذا ھو بیاض البیض فاقبل علی المرأۃ فہددھا حتی اقرت بذلک ودفع اللہ العقوبۃ عن الانصاری ببرکۃ علی بن ابی طالب نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السنبلی المرندی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ مین ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تہی مگر اسے اس انصاری کا وصال میسر نہین ہوتا تہا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑکر زردی کو پہینکدیا اور اسکی سفیدی کو اپنے کپڑے اور جہنگاسون پر چہڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیر المومنین مجھے اس انصاری نے فلان مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹھے ہوئے تہے انصاری خدا کی قسم کہا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جہوٹ بکتی ہے اے امیر المومنین آپ میری بات مین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائیگی حضرت عمر نے جناب مرتضے سے کہا آپ اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکہا ہے مین سمجہتا ہون کہ اسنے مکر گانٹہا ہے تم میرے پاس کہولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اوٹہالائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دہبے پر ڈلوا یا کپڑے سے انڈے کی سفیدی پہولکر اُٹھ آئی پہر آپنے اسے سونگہا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دہمکایا اس نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹہا تہا خدای تبارک نے برکت جناب امیر علیہ السلام کی برکت سے اس انصاری سے اس عقوبت کو دفع کیا۔

(۱۵) قیل ان رجلین اتیا امرأۃ من قریش فاستودعاھا مائۃ دینار وقالا لا تدفعیھا الی احد منا دون صاحبہ فلبثا حولا ثم جاء احدھما الیھا وقال ان صاحبی قد مات فادفعی الی الدینار فدفعتھا الیہ ثم لبثت حولا اخر فجاء الاخر فقال دفعی لی الدینار فقالت ان صاحبک جاءنی وزعم انک قد مت فدفعتھا الیہ فاختصما الی عمر ان یقضی علیھما ورفع الی علی بن ابی طالب وعرف علی انھما قد مکرا بھما فقال الیس قلتما لا تدفعیھا الی واحد منا دون صاحبہ قال بلی قال فان مالک عندنا فاذھب فجئ بصاحبک حتی ندفعھا الیک (اخرجہ الخوارزمی) روایت ہے کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھہ گئے اور کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹہے تیرے پاس نہ آئین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پہر ایک سال گذر گیا ان مین سے ایکنے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پہر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تہا اسکا خیال تہا کہ تو مر گیا ہے وہ مجھ سے امانت لیگیا ہے اسنے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تہا کہ جبتک اکٹہے ہم دونون نہ آئین تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت اور مرد مین جھگڑا شروع ہوا اور وہ دونون جناب عمر کے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی لقی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکہے ہوئے اپنے دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تہے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کہکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون آپکے چند مناقب مجہے معلوم ہین جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر۔ اور تمام سفید ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ والون کے پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لوار الحمد آپکے ہاتہہ مین ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور انکے گروہ کے ساتہہ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ سے تولا رکہا اور نقصان اٹہایا اس نے جو آپسے علیحدہ ہوگیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور ان کے دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہون گے اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لا جب جناب امیرؑ اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش سے لیکر انکے آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچہا یہ کیسا شور تہا جناب امیرؑ نے دحیہ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تہے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تہے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے ✤

(۲) **عن** انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوءً وماءً فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علیؓ فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجہکو فرمایا کہ اے انس پانی لاکر ہمین وضو کرا مین پانی لایا اور حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجہے ارشاد کیا اے انسؓ جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا خاتم اور سفید ہاتہہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے پوچہا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کہولدے مینے دروازہ کہولدیا جناب امیرؑ حضرتؐ کے پاس تشریف لے آئے ✤

پاس فیصلے کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت مین بہیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجہ گئے
کہ ان دونون آدمیون نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونون نے یہ نہین کہا
تہا کہ جب تک ہم دونون اکٹہے تیرے پاس نہ آئین تو تو نے اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال
ہمارے پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ ہم تجہے دیدینگے ۔

(۱۶۱) عن قبل ان سبعة انفس خرجوا من الكوفة مسافرين فغابوا مدة ثم عادوا وقد فقد
منهم واحد فجاءت امرأته الى علي فقالت يا امير المؤمنين ان زوجي سافر هو وجماعة وقد
عادوا دونه فاتيتهم وسالتهم عنه فلم يخبروني بحالة وقد اتهمتهم بقتله واسالك باحضارهم
واستكشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام كل واحد منهم الى سارية من سواري المسجد و
وكل بهر جلا يمنع ان يتقدم منه احد ليحادثه ثم استدعا واحدا فحادثه وساله عن حال الرجل
فانكر فلما انكر رفع علي صوته بالتكبير وقال الله اكبر فلما سمع الباقون صوت علي مرتفعا بالتكبير
اعتقدوا ان رفيقهم قد اقر وحكى لعلي صورة الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا
بقتله بناءا على ان صاحبهم قد اخبر عليا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول يا امير المؤمنين
هؤلاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال له هؤلاء رفقائك قد شهدوا عليك فما ينفعك
انكارك بعد شهادتهم فاعترف انه شاركهم في امر قتله فلما تكمل اعترافهم بقتله اقام عليهم
حكم الله تعالى (مطالب السؤل لطلحة الشافعي) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت
تک غائب رہے پہر جب لوٹ کر آئے ایک ان مین سے مفقود ہو گیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس
آکر کہنے لگی یا امیر المومنین میرا خاوند ایک جماعت کی ساتھ سفر کو گیا تہا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہین
اور وہ نہین آیا مینے انسے اسکا حال پوچہا تہا وہ اسکا حال کچہ نہین بیان کرتے اور مین انپر اسکے
قتل کا دعوی رکہتی ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائین اور ان سے انکشاف
حال کرین جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان مین سے جدا جدا مسجد کے گوشون مین بٹہادیا اور ایک ایک
آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تاکہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پہر ایک آدمی کو ان مین سے بلاکر اس آدمی
کے حال سے پوچہا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگون
نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب امیر سے صورت
حال کو بیان کردیا ہے پہر ہر ایک کو ان مین سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہون نے اس بنا پر اسکو قتل کا اقرار
کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کردیا ہے جب ان لوگون نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیر المومنین ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا مجھ سے تو اقرار نہیں کیا جناب امیر نے فرمایا یہ لوگ تیرے رفیق ہیں تجھپر گواہی دیتے ہیں انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہیں بخشتا پس اسنے بھی انکے شریک ہونے کا اقرار کیا حب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہو گیا - تو جناب امیر علیہ السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا ❖

(۱۷) عن محمد بن یحیی بن حبان ان حبان ابن منقذ کان تحتہ امراتان ھاشمیہ والانصاریہ نطلق الانصاریۃ ثم مات علی راس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ عنہ فقال ھذا لیس لی بعلم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لم تحیض ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث اخرجہ بن الحرب الطائی محمد بن یحیے بن حبان کہتے ہیں کہ حبان بن منقذ کی دو جوروین تھین ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تھا پھر اسی برس مین حبان مر گیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابھی تک پوری نہین ہوئی پس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجھے اس فیصلہ کا علم نہین وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹھا لے کہ تجھے تین حیض نہین گذرے تو تجھے میراث مین شریک کیا جائیگا - پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث مین شریک کی گئی ❖

(۱۸) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطاء کما یوطاء المراۃ فاستشار ابوبکر اصحابہ فقال بعضھم یقتل وقال بعضھم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقوہ رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحمید الستیلانی المرندی فی مناقبہ الاصحاب خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کیطرف لکھہ بھیجا کہ یہان ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہین آپکی اس مین کیا راے ہے جناب امیر نے فرمایا میری راے مین اسے آگ کے اندر دھکیلنا چاہیے پس وہ آگ مین ڈالا گیا ❖

(۱۹) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الاخر ثلاثۃ ارغفۃ فلما وضع الغداء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغداء فجلس واکل معھما فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراھم وقال لھما خذا

خذ دراهم هذا عوضا مما اكلت من طعامكما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لي خمسة دراهم ولك
ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا
الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك
ما عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضيت الا بمر الحق فقال له ليس لك
في مر الحق الا درهم فقال له عرض عليك صاحبك صلحا فقلت لا ارضى الا بمر الحق ولا يجب لك في
مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفني الوجه في مر الحق حتى اقبله فقال علي اليس الثمانية الارغفة
الاربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا اقل فتحملون في اكلكم على السواء
فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلاثا
اكل منها ثمانية وبقي له سبعة اكل صاحب الدراهم واكل لك واحد من تسعة فلك واحد بواحد
وله سبعة بسبعة فقال رضيت الآن يا علي (الاستيعاب في معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھین اتنے مین تیسرا آدمی آگیا اندونون نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے کو بیٹھ گیا وہ تینون آٹھون روٹیان کھا چکے وہ تیسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور ان دونون کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو مینے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیون والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین اور تین روٹیون والے نے کہا جب تک کہ درہم نصفا نصف نہون مین نہین راضی ہونگا۔ تصفیہ کے لیے دونون جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیرؑ نے تین روٹیون والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روٹیان تیری روٹیون سے زیادہ تھین وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہوجائے مین راضی نہین ہونیکا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہین۔ تیرا دوست صلح کے درپے ہے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا مین نہین راضی ہونگا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایے تاکہ مین قبول کرون جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روٹیان کی چوبیس تہائیان نہین ہین اور تم تین آدمی کھانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ کھانیوالا تھا اور کون کم اسلیے احتمال کیا جاتا ہے کہ بس تم تینون نے برابر کھایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیان کھائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان تہین اور اسنے آٹھ تہائیان

کھائیں اور اسکی سات تہائیاں باقی رہیں جو درہم والے نے کھائیں اور تیری نو تہائیوں میں سے ایک تہائی کھائی پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکی سات ٹکڑوں کے بدلے سات درہم ہیں وہ کہنے لگا یا علی اب میں ایک درہم کے لینے پر راضی ہوں +

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننہ باسنادہ سمعت علیا یقول الحمد للہ الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل بہ من امر دینہ ان معاویۃ کتب الی یسالنی عن خنثی المشکل فکتبت الیہ ان یورثہ من قبل مبالہ (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن میں باسنادہ بیان کرتے ہیں کہ مینے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے دشمن کو ایسا کر دیا کہ جب اوسکو امور دینیہ میں سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ نے مجھے لکھکر خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے مینے اسکو جواب میں لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا۔ اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا +

(۲۱) تنازعت امرأتان فی ایام عمر فی ولد کلو احدۃ منہما تدعی ابنہا فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حین یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیہا وقالت الاجنبیۃ اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیۃ علمت انہا ام الصبی و فی روایۃ ولدتا فی لیلۃ واحدۃ فجاءت ابن واحدۃ منہما فکل واحدۃ منہما تدعی الی الحی لہا (نقلہ ابوبکر نجم الدین محمد بن الحسین السیتلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ میں ایک لڑکے کی نسبت دو عورتوں میں جھگڑا ہوا ہر ایک ان میں سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو انکے فیصلے میں دشواری پیش آئی ان دونوں کو حضرت امیر کی خدمت میں فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑھئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصوں میں کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونوں کو دیدیا جائے لڑکے کی چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدیں دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی ماں کو دیدیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک شب میں دو عورتوں کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مرگیا اس زندہ لڑکے کیواسطے تنازع ہوا +

(۲۲) روی ان رجلا تزوج بخنثی ولہا فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصدقہا

جاریۃ کانت لہ ودخل بالخنثی واصابہا فحملت منہ وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ التی اصدقہا لہا الرجل فحملت منہ الجاریۃ بولد فاشتہرت قصتہما ورفع امرہما الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انہا تحیض وتطاء وتوطاء وتمنی من الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیر الافہام فی جوابہا وکیف السبیل الی فضائہا وفصل خطابہا فاستدعی علی غلامیہ وامرہما ان یذہبا الی الخنثی ویعدا اضلاعہا من الجانبین ان کانت متساویۃ فہی امراۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فہو الرجل فجاءا واخبراہ بذلک وشہدا عندہ فحکم علی الخنثی بانہا رجل وفرق بینہا وبین زوجہا ودلیل علی ذلک ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علیہ السلام وحیدا فاراد سبحانہ وتعالی اتمام احسانہ الیہ ولخفی حکمتہ فیہ ان یجعل لہ زوجا من جنسہ لیسکن کلو احد منہما الی صاحبہ فلما نام آدم خلق اللہ عزوجل من ضلعہ القصری من جانبہ الایسر حواء فانتبہ فوجدہا جالسۃ الی جانبہ کاحسن ما یکون من الصور فلذلک صار الرجل ناقصا من جنبہ الایسر عن المراۃ والمراۃ کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا ھذا فی المراۃ فاما الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار ھذہ الحالۃ قیل للمراۃ ضلع اعوج (فصول المہمہ ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پھر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا۔ بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو اس مرد نے اسکے مہر مین دیا تھا۔ پس اس لونڈی کو بھی حمل رہگیا اور اسکے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا۔ یہ خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بھی لوگون نے بیان کیا۔ آپنے مخنث کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ مثل عورتون کے اسکو حیض بھی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے اور خود بھی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جائیگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے دو غلامون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

کیا پس بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سے شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی اور اسبات پر دونون نے گواہی ادا کی جناب امیرؑ نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے علیحدہ کر دیا دلیل اسبات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک زوجہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالی نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدم بیدار ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت خوبصورت تھین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑھی پسلی کہلائی جاتی ہے +

(۲۳) قال ابن طلحة الشافعی فی مطالب السئول کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامه ابوبکر کذلک فی ولایته ثم اقامه عمر صدرا فی ولایته فلما انهمك الناس فی شربها واستحقروا ضرب الاربعین شاور عمر اصحابه فی ذلك فقال علی نرده اذا شرب سکر واذا سکر هذا واذا هذا افتری وعلی المفتری ثمانون فبلغوا به حد المفتری فاخذ عمر هذا القول من علی ابن طلحہ شافعی علیہ الرحمہ مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تھی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی اپنی ابتدا خلافت مین اسی کو قائم رکھا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسّی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علیؑ سے اخذ کر لیا ؛

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاه من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابة قال عمر رضی الله عنه قلت فما غزوت قال الیرموك قلت حدثنی لشیء سمعته قال خرجت مع فتیة حجاجا فاصبنا ببیض نعام وقد احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلك لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الی حجر رسول الله صلی الله علیه وآله فضرب حجرة فاجابت منها امرأة فقال اثم ابو الحسن قالم

لا فرقی القنات فادبر وقال اتبعونی حتی انتہی الیہ وہو یسوی التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المومنین فقال ان ہولاء اصابوا ببیض نعام وہم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانک قال یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منہا اہدوہ قال عمر فان الابل تخدج قال والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللہم لا تنزل بی شدیدۃ الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجہ ج البخری نقلہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) محمد بن زبیر سے روایت ہی کہ میں مسجد دمشق میں گیا اور ایک بوڑہے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑہاپے کیوجہ سے اٹھی ہوئی تھی مینے کہا یا شیخ تونے صحابہ میں سے کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مینے کہا تو کس غزوہ میں شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک میں مینے کہا مجھے کوئی بات سُنا کہ تو نے سنی ہو ۔ کہنے لگا میں چند نوجوانوں کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شتر مرغ کے انڈے کہا لیے حالانکہ ہمنے احرام باندہا ہوا تھا جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہانسے لوٹے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہان تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گہرون کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کہٹکہٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابو الحسن گہر میں تشریف رکہتے ہیں اس بی بی نے جواب دیا نہیں پس جناب عمر کہ یوی کی کیاری کیطرف تشریف لیگئے اور ہمیں فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی کو برابر کر رہے تھے اور جناب عمر کو دیکہکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب عمر نے کہا ان لوگون نے بحالت احرام شتر مرغ کے انڈے کہائے ہیں آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیون نہ بلا لیا حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت میں آنے کے حقدار تہے فرمایا ان کو چاہیے انڈون کی تعداد کے موافق نوجوان نر اونٹنیون کے ساتھ نر اونٹون کو ملائیں جب ان سے بچے پیدا ہون تو انکو قربانی کریں جناب عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبھی فاسد بھی ہوجاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹہیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے فرمایا کبھی انڈا بھی گندا ہوجاتا ہے جب جناب عمر وہان سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی سختی نازل نہ فرمانا مگر کہ ابو الحسن میری دہنی طرف موجود ہون ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال اعلم اہل المدینۃ بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی استیعاب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگون

ہیں علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہیں +

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منھم اقوی قولاً فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہیں اور مغیرہ خود صاحب فرائض تھے +

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار او قد دفعوا الی من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الی فقال لھا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لھما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف اما قالت نعم قال لھا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لھا الثمن خمس و سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرف روایت ہے کہ ایک عورت حضرت امیرؑ کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گھر سے نکلکر سوار ہو رہے تھے ایک پاؤں رکاب میں رکھا تھا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بھائی چھ سو دینار چھوڑ مرا ہے مگر لوگوں نے مجھکو ایک دینار دیا ہے میں آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہوں حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بھائی کی دو بیٹیاں رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہاں فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بھائی کی ماں بھی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچی اور زوجہ بھی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچھتر دینار ملے حضرت نے پوچھا کیا تیرے بارہ بھائی ہیں عورت نے تسلیم کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ دو دو دینار بھائیوں کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے جا لوٹ جا یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول میں لکھتے ہیں +

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المؤمنین ان ابنتی قد مات زوجھا ولھا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوھا التسع فاسألک الانصاف منھم فقال خلف صھرک بنتین قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنھا تسعا فلا تطلب سواہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا امیر المومنین میری لڑکی کا خاوند مر گیا ہے اور اسکا ترکہ میں آٹھواں حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نواں حصہ دیتے ہیں میں آپ سے انصاف کا خواہاں ہوں جناب امیرؑ نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیاں

حضور کا ایک دیناری فیصلہ

چھوڑ مرا ہے اوسنے کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکی ماں باپ بھی زندہ ہیں اوس نے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھواں حصہ اب نواں حصہ ہوگیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر +

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر واستوثقت له الامور اتی بمولود له رأسان وبطنان واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شیٔ لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه اثنان واسفله واحد فلم یدر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظروا اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الرأسان جمیعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الاخر فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدک یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رض کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤں اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انسان کا بچہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہیں دیکھا تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمر اسکو ورثہ دینے میں حیران ہوگئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثوں کا حقدار سمجھا جاوے پس اسکو جناب امیر کیخدمت فیصلہ کے لیے بھیجدیا آپ نے دیکھکر فرمایا جب یہ سوجائے تو تم لوگ چلاؤ اگر اسکے دونوں سر ایک ہی دفعہ ہلیں تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہے اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ دو ہیں پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو الحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے +

جناب امیر علیہ السلام کا علم باصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح میں علم کلام کہتے ہیں بعد تفسیر و حدیث کے اسکا مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس میں توحید اور نبوت اور احوال معاد سے بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہیں اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات میں موجود ہیں وہ کسی صحابی کی کلام میں نہیں چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں کہ متکلمین

لہ اما علم الاصول فقد جاء فی خطب امیر المومنین علی بن ابیطالب من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم یات فی کلام سائر الصحابۃ وجمیع فرق المتکلمین ینتہی آخر نسبتہم فی ھذا العلم الیہ اما المعتزلۃ فہم ینسبون انفسہم الیہ واما الاشعریۃ فکلہم منتسبون الی الاشعری وھو کان تلمیذ ابی علی الجبائی المعتزلی وھو منتسب الی امیر المومنین علی واما الشیعۃ فانتسابہم الیہ ظاھر واما الخوارج فہم مع غایۃ بعدھم عنہ کلہم ینتسبون الی اکابرھم واولئک الاکابر کانوا تلامذۃ علی فثبت ان جمہور المتکلمین من فرق الاسلام کلہم تلامذۃ علی (اربعین فی اصول الدین)

کہ جتنے فرقے ہیں وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہیں سب سے پہلا فرقہ جسنے سب سے پہلے اس علم میں شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جسنے ابو ہاشم بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبداللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکھا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جسنے معتزلہ کے بعد اس علم میں کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابو الحسن علی بن ابی بشیر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے امام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں جو مشائخ فرقہ معتزلہ میں سے تھے پس یہ فرقہ بھی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے +

متکلمین میں سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے +

چوتھا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہیں۔ تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے جو ابتدا میں حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہیں +

ہم تیمناً چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اسقدر علم و فضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتھہ نہیں بیان کیا +

(۱) قال لہ بعض من حضرلدیہ من الواردین متی کان ربنا فقال لہ لم یکن ھو کائن بلا کیف یکون بلا کینونۃ کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد بلا غایت ولا منتہی لیہ انقطعت دونہ الغایات فھو غایت کل غایت وسع کل شئ حلما (اخرجہ ابن عساکر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب تہارا رب ہمارا افرمایا کیا وہ نہیں تھا کہ پھر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تہا اور وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تہا اور ہوتا نہیں تہا وہ ہمیشہ سے تہا سب پہلوں سے پہلا اور سب پچھلوں سے پچھلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہیں اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے +

(۲) قال فی تمجید اللہ وتحمیدہ وتوحیدہ وھو اللہ الذی لا یبلغ مدحتہ القائلون ولا یحصی نعمائہ العادون ولا یؤدی حقہ المجتہدون الذی لا یدرکہ بعد الھمم ولا ینالہ غوص الفطن مطالب المسئول) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالیٰ کی تمجید اور تحمید اور توحید میں بیان فرماتے ہیں کہ

(۳) عن بریدة قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نسلم علی علی بیا امیر المؤمنین (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المومنین کہکر سلام کیا کرین +

(۴) عن سالم مولیٰ علی قال کنت مع علی فی ارض لہ وھو یحرثھا حتے جاء ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما فقالا السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیل کنتم تقولون فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فقالہ عمر ھو امرنا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ انکی زمین مین تھا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تھے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین بھی اسیطرح سے کہا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تھا +

(۵) عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المؤمنین وادم بین الروح والجسد فقال اللہ تبارک وتعالیٰ انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر لوگونکو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المومنین کہا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علیؑ کا نام اسوقت سے امیر المومنین ہوا ہے کہ ابھی آدم روح اور جسد کے درمیان تھے اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ مین تمہارا خدا ہون اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علیؑ تمہارا امیر ہے +

(۶) عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا فجلس بین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبین عائشةؓ فقالت ما کان لک ان تجلس بین فخذی فضرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ظھرھا وقال مہلا لا تؤذینی فی اخی فانہ امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامة یقعد علی الصراط فیدخل اولیاءہ فی الجنة ویدخل اعداءہ فی النار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف رکھتے تھے اتنے مین جناب امیرؑ تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنینؓ کے درمیان مین بیٹھ گئے بی بی عائشہ جھنجلا کر بولین کیا میری ران پر بیٹھنے کے سوا آپکے لیے کوئی جگہ نہین تھی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کہ چھوڑ میرے بھائی کے بارے مین تو مجھے ایذا نہ دے۔ یہ مومنون کا امیر و مسلمانون کا سردار اور سفید ہاتھ اور مونہہ والون کا پیشوا ہے۔ قیامت کے روز یہ پلصراط پر بیٹھیگا اور اپنے دوستونکو جنت مین اور دشمنون کو دوزخ مین داخل کرے گا +

وہ وہ ذات ہی کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتون کو سرگشتہ لوگ گن سکتے ہین اور کوشش کرنیوالے اسکی حق کو ادا نہیں کر سکتے نہ ہمتون کی دوری اس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی ہے جسکو زیادہ تر جناب امیر کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر مین حضرت کے چند خطبات کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغۃ کو مطالعہ کرے یہہ رسالہ انکی تحریر کا متحمل نہین ہو سکتا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہین چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین تحریر فرماتے ہین۔ قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ھذا الامر الذی اشار الی ما تضمنہ القلوب و اومی الی حقائقہ بعد نبینا صلعم علی ابن ابیطالب یعنے جنید بغدادی فرماتے ہین کہ ہمارا پیشرو اس امر تصوف مین کہ جسنے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلون مین آکے متضمن ہوتی ہے اور جسنے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف ایما کیا ہے وہ علی ابن ابیطالب ہین اور خواجہ پارسا پھر اسی رسالہ کے دوسرے مقام مین لکھتے ہین ان امیر المومنین علی ابن ابی طالب لو تفرغ علینا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ھذا العلم یعنی علم الحقائق والتصوف مالا تقوم لہ القلوب یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنی غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیئے اس علم یعنی علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتین نقل کیجاتین کہ دل جنکی متحمل نہو سکتے +

اور کشف المحجوب مین مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضی یعنی اماما منا فی علم الطریقۃ ومعاملاتھا ھو علی المرتضی ۔ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ ہمارے پیر اصول اور بلا مین علی مرتضے ہین یعنے ہمارا امام علم طریقت مین اور اسکی معاملات مین علی مرتضی ہین +

تمام سلسلے مثل قادریہ۔ وچشتیہ وقشریہ وسہرویہ واحمدیہ الغزالیہ ومحمدیہ الغزالیہ وشطاریہ ورفاعیہ وسہروردیہ وکبرویہ وشاذلیہ ونقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہین +

اگرچہ اس زمانہ مین ہر ایک سلسلے سے ہزارہا شاخین نکلی ہین لیکن متقدمین کے نزدیک انکے اصل دو طریقے تھے جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہین۔ اور حضرت معروف کرخی نے حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیض یاب ہوئے ہین اور حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہین اور حضرت حسن بصری نے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے پہنا ہے +

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی پس جستقدر طرق ہین سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے۔
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فے اصول الدین مین لکہتے ہین ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان انسب جمیع الصوفیۃ ینتھی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین عن ابی الاسود الدوئلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت کتابا فی اصول العربیہ فقلت ان فعلت ھذا احییتنا وبقیت فینا ھذا اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبا عن المسمی والفعل ما انبا عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبا عن معنے لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاھر ومضمر وشی لیس بظاھر ولا مضمر وانما یتفاضل العلما فی معرفۃ ما لیس بظاھر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتھا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منھا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتھا فقلت لم احسبھا منھا فقال بل ھی منھا فزدھا فیھا ابو الاسود الدوئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ مین ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا مینے دیکھا آپ گردن مبارک جہکایے کسی فکر مین ہین مینے استفسار کیا یا امیر المومنین آپ کس باب مین فکر فرما رہے ہین ارشاد کیا مینے تمہارے اس شہر مین لوگون کو اپنی زبان مین غلطی کرتے ہوے سنا ہی اسلیے مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین ایسی کتاب لکہون کہ اس مین عربی زبان کے قاعدے ہون مینے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگون کو زندہ فرما دینگے اور ہم مین یہ زبان عربی باقی رہجایگی پہر مین تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس مین گیا آپنے مجھے ایک کاغذ دیا اس مین لکہا ہوا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کل کلام تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سی خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد ہذا ارشاد کیا اسکا تتبع کر اور جو کچہ مناسب معلوم ہو اس مین بڑہا اور آگاہ ہواے ابو الاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہین ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی ہی کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شے کے دریافت کرنے مین معلوم ہوتی ہے کہ جو نظاہر ہے نہ مضمر۔ ابوالاسود کہتا ہے کہ مینے اس قاعدے سے بہت سی چیزین نکالکے جمع کین اور جناب امیر کو سنائین اس مین حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا ان مین سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیتَ اور لعلَّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون چھوڑ دیا۔ مینے عرض کیا کہ مین اسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تھا فرمایا کہ وہ بھی انھین مین سے ہے اس کو بھی زیادہ کردے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم مین جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحاء تھے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل مبعوث ہوئے تھے اسیطرح سے جناب امیرؑ خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا و علی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصیرنی فی صلب عبد اللہ و صار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ و اختار علیا بالشجاعۃ والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود و انا محمد واللہ الاعلی وھذا علی راخوجہ ابن السبع الاندلسی فی کتاب الشفا) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہماری باپ آدم پیدا ہون مین اور علی دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب آدم مخلوق ہوے تو ہم انکی صلب مین جاگزین ہوے پھر ہم بزرگ پشتون سے پاک رحمون کیطرف انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت مین منتقل ہوے پھر ہم منقسم ہوگئے دو حصون مین پس مین جناب عبد اللہ کی پشت اقدس مین منتقل ہوگیا اور علی ابوطالب کی پشت مین پس خدا نے مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے پاک نامون سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے اور یہ علی ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام مین ایجاد فرمائے ہین جن سے شعرا جاہلیت کو مطلق اطلاع نہ تھی عبد الحمید بن یحیے کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنے مینے ستر خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہین اور ابن نباتہ جو زبردست خطیب مشہور ہوا ہے اور حافظ ابن تیمیہ الحرانی خطبا ہین جسکی تقلید کرتے ہین کہتا ہے کہ مینے مواعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت و بلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہی کہ جب محقن بن ابی محقن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتک من عند اعی الناس فقال فی جوابہ ویحک تقول اعی الناس فھو واللہ ما سن الفصاحۃ لقریش غیرہ یعنے مین تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون جو بات کرنے مین فرو ماندہ ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو ایسے شخص کو بات کرنے مین عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت مین کوئی اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہین ہے ؎

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اخرج الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص وعام ہے ؎

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور اسکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات مین دوسرے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل الناس من الیھود علی علی فقالوا لہ ما صبرتم بعد نبیکم الا خمس و عشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صبر خیرا ولا کنکم ما جفت اقدامکم من البحر حتی قلتم یا موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ (اخرجہ احمد) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ چند یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگون نے اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی صبر نہین کیا حتے کہ تم مین سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا فی الحقیقت صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہین ہوئے تھے کہ تمنے کہا یا موسی جیسے مصریون کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنا دے ؎

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط میں مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانہ من مفاتیح الرزق یعنے بہتر وخوب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیوں میں سے ہی ہے۔ دوسرے مقام پر حضرت فرماتے ہیں علموا اولادکم الکتابۃ فان فی الکتابۃ ھمم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت میں بادشاہوں کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شھدت وغبنا وربما شھدنا وغبت ثلاث اسالک عنھن ھل عندک منھن علم قال علی وما ھن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منہ خیرا ویبغض الرجل ولم یر منہ شرا قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح فی الھوی جنود مجندۃ تلتقی فتشام فما تعارف منھا ایتلف وما تناکر منھا اختلف فقال عمر واحدۃ والرجل یحدث الحدیث انسیہ اذ ذکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من القلوب قلب الا ولہ سحابۃ کسحابۃ القمر بین القمر یضیئ اذا علیہ سحابۃ فاظلم اذا انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منھا ما یصدق ومنھا ما یکذب قال علی نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد ولا امۃ ینام فیستثقل نوما الا یعرج بروحہ الی العرش فالتی لا تستیقظ الا عند العرش فتلک الرؤیا التی تصدق والتی تستیقظ دون العرش فھی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبھن فالحمد للہ الذی اصبتھن قبل الموت اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہم نہیں تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے اور آپ غائب تھے تین باتیں ہیں آپ سے پوچھتا ہوں اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتاویں حضرت علی نے فرمایا وہ کیا ہیں حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحیں ہوا میں لشکر صف بستہ باہم ملتے ہیں اور بو سونگھتے ہیں پس جسکو ان میں سے پہچانتے ہیں محبت کرتے ہیں اور جس سے نفرت کہاتے ہیں اختلاف کرتے ہیں حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیشک سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہیں کہ اوسپر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب ابر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے۔ اور جب اسپر سے وہ بادل کھلجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ دوسری بات ہے اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب جھوٹا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین باتیں تھیں جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے پہلے ان تک پہونچا دیا ✤

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انہ اتی برجل فقیل لہ زعم ھذا انہ احتلم بامی فقال اذھب فاقمہ بالشمس فاضرب ظلہ (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف میں لکھتے کہ ہم سے ثوری بیان کرتے تھے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی نسبت جناب علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے۔ جناب امیر نے فرمایا جا اور اسکو دہوپ میں کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعۃ

قال طائفۃ ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیۃ والعشرین علی طریق البسطۃ الاعظم فی حلبد الجفر یستخرج منہا بطریق مخصوصۃ وشرائط معینۃ ما فی لوح القضاء والقدر وھذا علم توارثہ اھل البیت (کشف الظنون للعلامۃ کاتب الچلپی) ایک گروہ کہتا ہو کہ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اٹھائیس حرفوں کو جفر کی جلد میں بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا اس سے بطریق مخصوص و شرائط معینہ اسرار لوح اور قضا و قدر معلوم ہوسکتی تھی اور یہ ایسا علم ہے کہ جسے اہل بیت ہی کو ورثہ پہونچا ہے ✤

قال ابن قتیبۃ فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوۃ الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیہ الامام جعفر الصادق لاھل البیت کلما تحتاجون الی علمہ وکلما یکون الی یوم القیمۃ کذا حکاہ ابن خلکان عنہ ایضا وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المومنین علی وھو وھم والصواب ان الذی وضعہ جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب میں اور دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ کتاب جفر ایک ایسی کتاب ہے جسمیں امام جعفر صادق علیہ السلام اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے۔ چنانچہ ابن خلکان بھی ان سے اس امر کو روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہیں لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

یہی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدهما خمسة ارغفة ومع الآخر ثلثة ارغفة فلما وضع الغذاء بین ایدیهما مر بهما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس فاستوفوا فی اکلهم الارغفة الثمانیة فقام الرجل وطرح الیهما ثمانیة دراهم وقال لهما خذا هذا عوضا مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لی خمسة دراهم ولک ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضی الا ان تکون الدراهم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المومنین علی فقصا علیه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لک صاحبک ما عرض وخبزه اکثر من خبزک فارض بالثلاثة قال لا واللہ لا رضیت الا بمر الحق فقال له لیس لک فی مر الحق الا درهم فقال له عرض علیک صاحبک صلحا فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لک فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجه فی مر الحق حتی اقبله فقال علی الیس الثمانیة الارغفة اربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا یعلم الاکثر منکما اکلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لک تسعة اثلاث واکل صاحبک ثمانیة اثلاث وله خمسة عشر اثلاث وبقی له سبعة اکل صاحب الدراهم واکل لک واحدة من تسعة فلک واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضیت الآن یا علی (استیعاب)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسکی شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا وہ تینوں جب آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا ہو گیا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو مینے تمہارے کھانے میں سے کھایا ہے پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییں اور تجھے تین تین روٹیوں والے نے کہا میں نصف لونگا۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے۔ حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے میں نہیں راضی ہوتا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے تو اسپر یہ کہتا ہے جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہو جائے میں نہیں راضی ہوتا۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اس نے کہا یا امیر المؤمنین مجھ سے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھ روٹیون کے چوبیس تہائیان نہین ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیان کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان تہین۔ اور اسنے بہی آٹھ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون +

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأة جاءت عند علی و قد خرج من داره لیرکب فترا برجله فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائة دینار وقد دفعوا الیّ دینارا واحدا واسالک ایصال حقی الیّ فقال لها خلف اخوک ابنتین فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة وقال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار وخلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانهی

محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے گہر سے نکلکر سوار ہو رہے تہے ایک پاؤن رکاب مین ڈالا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المؤمنین میرا بہائی چہ سو دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجھکو ایک دینار دیا ہے مین آپسے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا دو ثلث یعنے چار سو دینار انکے لیے ہوئے۔ اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرت نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پا چکی ہے جا لوٹ جا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہیئت

عن یونس بن عبد الرحمن قال قلت لابی عبد الله اخبرنی عن علم النجوم ما هو قال علم من الانبیاء قلت علی بن ابی طالب کان یعلمه فقال کان اعلم الناس به (اخرجه ابن طاوس) یونس بن عبد الرحمن سے منقول ہے کہ مینے ابو عبد اللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی بن ابیطالب اس علم کو جانتے تہے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

کو جاننے والے تھے ۔

تنبیہ اگرچہ حدیث میں علم نجوم کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت و نحوست و اخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہیں جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے چنانچہ محقق شیخ علی جناب امیرؑ سے روایت کرتے ہیں ایاکم وتعلم النجوم الا فیما یھتدی فی بر او بحر فانھا تدعو الی الکھانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اس میں سے وہ امر کہ تمکو صحرا اور دریا میں رہنمائی کرسکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی پس ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت الافلاک مراد ہے اور وہ تحت بما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالی وعظم قدرتہ روایت ہے کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیرؑ کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنیاد کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور کوئی ٹھیک وقت بیان نہیں کر سکتا تھا آپنے پوچھا کیا انپر کوئی تصویر بھی نہی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ انپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ میں خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا فنی الھرمان النسر فی السرطان یعنے مصر کے مثلث نما مینار اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان میں تھا اور نسر دو ہزار برس میں ایک برج کو طی کرتا ہے اور آجکل جدی میں ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئے ہیں ۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیرؑ کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع میں مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابو الدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم یہ سب بزرگوار ترک و تجرید میں جناب مولی علی علیہ السلام کے مقلد تھے ۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رایت ازھد فی الناس من علی بن ابی طالب (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے لوگوں میں علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہیں دیکھا ۔

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزھاد عند عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فقال عمر ازھد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن اثیر فی تاریخیھما) حسن بن صالح کہتے ہیں کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس زاہدوں کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگوں میں علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے ۔

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم تزین العباد

بزینۃ احب منہا ھی زینۃ الابرار عند اللہ الزھد فی الدنیا فجعلک لاتنال من الدنیا ولاتنال الدنیا منک شیئاً ووھب لک حب المساکین فجعلک ترضی بھم اتباعا ویرضون بک اماما اخرجہ ابو الخیر الحاکمی و ابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجھ کو اے علی خدا تعالی نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ بندوں کو اس سے بہتر زینت نہیں دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالے کے نزدیک نیک بندوں کی زینت ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہ ملی تجھ کو مسکینوں کی محبت دیگئی اور تجھ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ÷

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الآخرۃ ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دغلا ومال اللہ دولا قلت اترکھم واترک ما اختاروا واختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واصبر علی مصیبات الدنیا وبلواھا حتی الحق بک انشاء اللہ قال صدقت اللھم افعل (اخرجہ الحافظ الثقفی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا والدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا مین رغبت کرینگے اور آخرت کو چھوڑ دینگے اور لوگون کی میراث کہا جاینگے اور دین کو خرابی مین ڈالینگے اور اللہ کا مال لوٹینگے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ مینے عرض کیا مین انکو چھوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے مین اسکو ترک کردونگا اور اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون اور سختیون پر صبر کرونگا یہانتک کہ مین انشاء اللہ آپ سے ملاقات کرون فرمایا تو نے سچ کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ÷

(۵) عن علی بن ربیعۃ ان علی بن ابی طالب جاءہ ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال من صفراء وبیضاء قال اللہ اکبر فقام متوکئا علی ابن النباح حتی قام علی بیت المال وامر فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال للمسلمین وقال یا صفراء ویا بیضاء غری غیری حتی ما بقی منہ دینار ولا درھم ثم امر بنضحہ وصلی فیہ رکعتین (اخرجہ احمد فی المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور روپیے سے بہرا رکہیں جناب امیر اللہ اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندھے پر تکیہ رکھکر اٹھے اور بیت المال مین آکر کہڑے ہوگئے اور لوگون کے بلانیکا حکم دیا جو کچھ بیت المال مین موجود تھا سب مسلمانون کو بخشدیا پہر فرمایا اے اشرفی اور اے روپے میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال مین نہ اشرفی

(۷) عن انس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بیت ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبۃ اعتزلینی فانا علی حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء۔ ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب خیر الوصیین واولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر مین رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا اے ام حبیبہ تم ہم سے تھوڑی دیر کے لیئے علیحدہ ہوجاؤ۔ کیونکہ ہمین ایک ضروری امر درپیش ہے پھر آپنے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنون کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگون سے برتر ہوگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین اپنے دل مین دعا کرنے لگا یا الٰہی وہ شخص جسکے لیے حضرتؐ نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار مین سے ہو۔ ناگہان جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ❊

(۸) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلے اللہ علیہ وسلم اللھم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح العرق من جبھتہ ووجھہ ویمسح بہ وجہ علی ویمسح العرق من وجہ علی ویمسح بہ وجہہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شئ قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی انت اخی ووزیری وخیر من اخلف بعدی تقضی دینی وتنجز وعدی وتبین لھم ما اختلفوا من بعدی وتعلمھم تاویل القرآن مالم یعلموا وتجاھدھم علی التاویل کما جاھدتھم علی التنزیل۔ (اخرجہ الدیلمی و ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی اس وقت مسلمانون کا سردار اور مومنونکا امیر اور اوصیا کا بہتر یہان آئیگا۔ ناگہان جناب امیر تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان۔ انس کہتے ہین کہ جناب امیر حضرتؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق مین کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ موسی سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہین ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ مین اپنے بعد مین چھوڑ جاؤنگا ان سب سے تو افضل ہے میری قرض کا ادا کرنے والا اور میری وعدی کو پورا کرنیوالا جن امور مین کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو انکو قرآن کے معنے بیان کریگا اور لوگون کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ مینے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ❊

(۹) عن رافع مولی عائشہؓ قال کنت غلاما اخدمھا فکنت اذا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عندھا

رہی نہ روپیہ پہر اس مین پانی چہڑ کنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا ÷

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھا ھنا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشھد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہی مجمع تیمی سے کہ مینے جناب امیر کو بیت المال مین جاتے ہوئے دیکھا اس مین مال بہرا تہا پس فرمایا مین اسکو اسجگہہ نہین دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگون کو اسکی ضرورت ہی پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہوچکا اس گہر مین جہاڑو دینے کا حکم کیا پہر اس مین پانی چہڑکوایا اور اس مین نماز پڑہی اس امید پر کہ قیامت کے روز اسکی گواہی دے کہ مینے مسلمانون سے بچا کر اس مین مال کو بند نہین کیا ÷

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا ستمائۃ درھم ارصد بھا الخادم (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تہے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے نہ مال کو جمع کیا اور نہ کچہہ چہوڑا بجز چہ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تہے ÷

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی آجرۃ (آجرا) ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ) ابو نعیم سے مروی ہے کہ مینے سفیان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دہرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آبادی بڑہا دیتے ÷

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تہے ہم اس امت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ابن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہین پاتے کہ انہون نے نہ کبہی اینٹ پر اینٹ رکہی اور نہ بانس پر بانس دہرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزاکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجه احمد فی المناقب ابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق مین گیا موسم سرما تھا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تھے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑھے تھے مینے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے آپکے لیے اور آپکے اہل وعیال کے لیے اس بیت المال مین سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہین آپ نے فرمایا واللہ مین تمہارے مالون مین سے کسی چیز کو پسند نہین کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو مین مدینہ سے لایا ہون

(۲) عن زید بن ابی وھب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال ما لک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجدر ان تقتدی بہ المسلم (اخرجه احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گھر سے باہر لوگون مین تشریف لائے لنگ تہ بند مین جابجا پیوند لگے ہوئے تھے ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس مین دیکھکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہے یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب ویقتدی بہ المومن (اخرجه المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیون پیوند لگایا کرتے ہین آپ نے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے +

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیھا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانی (اخرجه المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچھا گیا جس مین انکا انتقال ہوا تھا وہ کہنے لگین کہ آپ کا لباس سنبلان کا ٹاٹ تھا

(۵) عن ابی ملیکۃ قال لما ارسلہ عثمان الی علی فی العاقیب وجدہ موتزرا بعباءۃ محتجزا بعقال وھو یھنأ بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان نے انکو یعاقیب مین جناب علی علیہ السلام کی خدمت مین بھیجا تو اس نے جناب علی کو دیکھا کہ آپ عبا کا تہ بند باندھے اور اس پر رسی لپیٹے ہوئے ہین اور وہ اپنے اونٹ کو بدبودار روغن مل رہے ہین +

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقد اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورأیت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجه احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہین کہ مینے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندھے ہوئے دیکھا جسکی قیمت پانچ درہم تھی اور پانچ درہم انکے پاس ہمیان مین بندھے ہوئے تھے کہنے لگے یہ ہمارا باقی نفقہ ہے +

(۷) عن ابی البحر عن شیخ له قال رأیت علی علی ازاراً غلیظا قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهما بعته ایاه قال وکان یاتزر بعبائه ویشد وسطه بعقال ویهنا بعیره وهو یومئذ خلیفة (اخرجه احمد نقلت من اسد الغابه) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ مینے جناب امیر کو دیکھا موٹا تہ بند باندھے ہوے فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دی تو مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے۔ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چادر کا تہ بند باندھے تھے اور ایک رسی سے سخت کستے تھے اور اپنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تھے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصا بثلاثة دراهم وهو خلیفة وقطع کمه من موضع الرسغین[1] وقال الحمد لله الذی هذا من ریاشه[2] (اخرجه الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جبکہ وہ خلیفہ تھے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینوں کو ہاتھ کے جوڑ کے پاس سے کتر دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے۔

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیا فی السوق وهو یقول من عنده قمیص صالح بثلاثة دراهم فقال رجل عندی فجاء به فاعجبه فاعطاه ثم لبسه فاذا هو یفضل عن اطراف اصابعه فامر به فقطع ما فضل عن اطراف اصابعه (اخرجه احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے آیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بھلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتھ کی اونگلیون سے بڑہتا تھا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا۔

(۱۰) عن عبد الله بن ابی الهذیل قال رأیت علیا خرج وعلیه قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصه بلغ الظفر واذا ارسله صار الی نصف الساعد (ریاض النضره) عبد اللہ بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گھر سے باہر تشریف لاتے ہوے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوے تھے کہ جب اسکی آستینیں کھینچتے تو وہ ہاتھ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چھوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر رہجاتی۔

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیه قال رأیت علیا یخرج من مسجد الکوفة وعلیه قطریتان مؤتزرا بواحدة مرتدیا بالاخری وازاره الی نصف ساق وهو یطوف بالاسواق ومعه درة یامرهم بتقوی الله عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفاء فی الکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب)

[1] بضم وبفتحتین پہونچ دست ۱۲ [2] ریاش بالکسر جامہای فاخرہ

فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ انپر دو قطریہ ہین ایک سے تہ بند باندھے ہوئے ہین اور ایک اوڑھے ہوئے ہین انکا تہ بند نصف ساق تک ہے اور وہ بازارون مین پھر رہے ہین اور انکے پاس درہ ہے لوگون کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کھرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکھنے کا حکم کر رہے ہین *

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فخیر قنبر احدھما واخذ علی الاخر فلبسہ (اخرجہ احمد) ابو النوار ٹھٹھوا بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتھ لیے ہوئے تشریف لائے اور مجھ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان مین سو جو تجھے پسند آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونون مین سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حبان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمرو علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حبان التیمی اپنے والد سے ناقل ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میری پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو ہرگز نہ بیچتا۔ عبد الرزاق مصنف مین تحریر فرماتے ہین جناب امیر کا یہ حال اسوقت تہا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتھ مین تھی *

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو مینے دیکھا ٹھٹھوے کا بن دہلا کرتا پہنے ہوئے ہین *

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وھو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری منی ھذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکرب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو بازار مین اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکھا کہ فرما رہے تہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پہاڑتا ہے بہت سی لڑائیاں مین نے اس تلوار کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتح کی ہین۔ اور اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو نہ بیچتا *

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وھو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت هذہ النعل التی تخصف فقال ھی واللہ احب الی من دنیا کم الا ان اقیم بہ حقا وادافع باطلا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ (اخرجہ احمد) عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں ایکدن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کا جوتا کس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ اگر جس کی وجہ سے میں حق کو قائم اور باطل کو دور کر سکوں۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے اور گدھے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھا لیتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی ولیس فی دار مغیر حصیر رث وھو جالس علیہ فقلت یا امیر المؤمنین انت ملک المسلمین والحاکم علیھم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی ھذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لا یتاثث فی دار النقلۃ واما بین ایدینا دار المقامۃ قد نقلنا الیھا متاعنا ونحن منتقلون الیھا عن قریب قال فابکانی واللہ کلامہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مسلمانوں کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہیں قوموں کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ کے گھر میں اس ٹوٹے بوریے کے سوا کچھ نہیں۔ فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہیں کرتا جس سے نقل کرنا ہے ہمارے سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس میں نقل کر چکے ہیں اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف جانیوالے ہیں سوید کہتے ہیں بخدا آپ کے کلام نے مجھے رلا دیا +

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال وما کان یاکل الا من شئی یاتی من المدینۃ قال وقدم الیہ فالوذج فلم اکلہ فقلت احرام قال لا ولکنی اکرہ ان اعوّد نفسی بما لم تعوّد ما اکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے ایک دن آپکے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہوں جسکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منہ وقال شئی لم یاکل منہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا احب ان اکل منہ (الریاض النضرہ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے فالودہ رکھا گیا آپنے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جس کو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۳) عن حبۃ العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامہ فقال واللہ انک لطیب الرائحۃ حسن اللون طیب الطعم ولکن اکرہ ان اعود نفسی مالم تعتد (الریاض النضرہ) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپنے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بھاتا ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شے کی عادت ڈالوں جس کا کہ وہ خوگر نہیں ہے +

(۴) عن عبداللہ بن زریر قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الی حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین قد اکثر لنا الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلھا ھو واھلہ وعیالہ وقصعۃ یضعھا بین ایدی الناس (مطالب السئول) عبداللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے آگے رکھا مینے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپکے لیے مال و متاع کو وافر کیا ہے اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری دعوت کرتے تو بہتر ہوتا آپنے فرمایا اے ابن زریر مینے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیمانوں کے سوا خدا کے مال سے لینا حلال نہیں ایک پیمانہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اس کے مہمانوں کے لیے +

(۵) عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت لجاریۃ لہ یقال لھا فضۃ الا ترحمین ھذا الشیخ وتنخلین لہ ھذا الشعیر اما ترین نشارۃ علیہ وما یعانی منہ فقالت لای شئی یوجر ھو ونا نحن وانہ عھد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول لھا یا بن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ واھلہ من خبز بر ثلاثۃ حتی لقی اللہ تعالی وما نخل لہ طعام قط ولقد جعت بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامراۃ قد جمعت مدرا تریدان تبلہ فقاطعتھا علی کل دلو بتمرۃ فمددت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ یمل فاخبرتہ فاکل منہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں جناب امیر کے پاس وارالامارہ میں گیا آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی آپ اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنوں سے توڑتے تھے یہ حالت دیکھکر مجھے نہایت تاسف ہوا اور آپ کی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ پر ترس نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی اور یہ نہیں دیکھتی کہ بھسی اسپر لگی ہوئی ہے اور اس سخت روٹی کے توڑنے میں انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس میں انکو تو اجر ملے اور ہم گناہگار ٹھیریں کیونکہ انہوں نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبھی چھانکر نہ پکائیں یہ سنکر جناب امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے میں نے ساری تقریر بیان کی اور کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹھایئے آپ نے فرمایا اے سوید تجھ پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شکم سیر ہوکر نہیں کھائی۔ اور کبھی انکے لیے چھانکر آٹا نہیں پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ میں میں سخت بھوکا تھا مزدوری کرنے کو نکلا دیکھا ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کرکے اُن کو بھگونا چاہتی ہے میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کھینچکر اس مٹی کو بھگو یا حتے کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے میں وہ کھجوریں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کھجوروں کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظہر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظہر غدوت الیہ فلم اجد عندہ حاجبا یحبسنی دونہ فوجدتہ جالسا وعندہ کوز ماء قدح عابوعاء مشدد علیہ ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواھرا ولا ادری ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا فیہ سویق فاخرج منہ قبضۃ فی القدح وصب علیہ الماء وشرب سقانی فلم اصبر فقلت یا امیر المؤمنین اتصنع ھذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما واللہ ما اختم علیہ بخلا ولاکنی ابتاع قدر ما یکفینی واخاف ان یوضع فیہ من غیرہ وانا اکرہ ان ادخل بطنی الا الطیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجہ الملانی سیرتہ) زید سے نقل ہے کہ مجھے جناب امیر نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور کھانا کھائیو جب دوسرا دن ہوا۔ اور میں ظہر کی نماز پڑھ چکا انکی خدمت میں حاضر ہوا۔ کوئی حاجب انکا نہیں تھا کہ مجھ کو ان سے روکتا میں نے انکو بیٹھا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا دھرا ہوا تھا۔ پس وہ ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تھی میں نے اپنے دل میں کہا البتہ اس میں سے جواہر نکالکر مجھے عطا فرماوینگے یا کہ میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کھولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس مین ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بہر کر پیالہ مین ڈالی اور اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجہکو بھی پلایا مین صبر نہ کرسکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین رہکر یہ کہاتے ہین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واللہ مین بخل کیوجہ سے اسپر مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجہکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوی چیز سوا ستو کے اس مین نہ رکہی جاے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسلیے احتراز کرتا ہون جیسا کہ تونے دیکھا ہے ✣

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ھذین الولدین ان یلیتاہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے کا تہیلا رکہدیا مینے اسکو کہولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پاے پس جناب اس مین سے کہانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین ✣

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فبعض نبات الارض فان ارتفع ذلک فبقلیل من الیان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر الحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ سرکہ اور نمک سے کہانا کہایا کرتے تہے جب اسسے کبہی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے اور اگر اس سے بہی بڑہ جاتے تو کبہی تہوڑا سا اونٹ کا دودہ پی لیتے اور گوشت نہین کہایا کرتے تہے مگر بہت کم اور فرماتے تہے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ ✣

(۹) عن علی بن ربیعۃ الوالبی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف درھم واذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف اخر (الریاض النضرہ) علی بن ربیعۃ الوالبی سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تہین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدہے درہم کا گوشت خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے ✣

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ھی تمتشط فی ستر بینی وبینھا فجاء حسن وحسین فدخلا علیھا وھو جالسۃ تمتشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجوا الی قصعۃ

بینہا مرق بحبوب قال قلت تطعمون ھذا وانتم امراء فقالت یا ابا صالح کیف انت لو تری امیر المؤمنین علیا واتی باترج فذھب حسین ناخذ منہا اترجۃ فنزعہا من یدہ ثم امر بہ فقسم بین الناس (الریاض النضرہ) ابو صالح سے نقل ہے کہ مین ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی صاحب نادی کی خدمت مین گیا اور وہ کنگھی کر رہی تہین میری اور انکے درمیان صرف ایک پردہ تہا اتنے مین جناب حسن وحسین انکے پاس تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابو صالح کو تم کچہ نہین کہلاتے ابو صالح کہتے ہین کہ میرے لیئے ایک شوربے کا پیالہ لائے جس مین دال پڑی ہوئی تہی مینے کہا تم امیر ہوکر ایسا کہانا کہاتے ہو۔ ام کلثوم فرمانے لگین اے ابو صالح اگر تو امیر المؤمنین علی کو دیکھے تو شاید تیرا کیا حال ہو۔ ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نارنگیان آئین جناب حسین علیہ السلام نے انمین سے ایک نارنگی اٹھالی جناب امیر نے انکے ہاتھ سے چہین کر لوگون کو بانٹ دی ✤

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمۃ قالت جائت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی اثر الخدمۃ وتسالہ خادما قالت یا رسول اللہ لقد مجلت یدای من الرحا اطحن مرۃ واعجن مرۃ فقال لہا ان یرزقک اللہ شیئا سیاتیک وسادلک علی خیر من ذلک اذا الزمت مضجعک فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ اربعا وثلاثین فھو خیر لک من الخادم (اخرجہ الدولابی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گھر بار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت کرنے لگین کہ میرے ہاتھ مین چہالے پڑگئے ہین کبھی مین پیستی ہون اور کبھی گوندتی ہون مجھے ایک خادمہ عطا ہو جائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم مین کیا ہے وہ تمہارے پاس پہنچا رہیگا مین تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہون کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑہ لیا کرو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ✤

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما زوجہ فاطمۃ بعث معہا بخمیلۃ ووسادۃ من ادم حشوھا لیف ورحائین وسقا فقال علی لفاطمۃ ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء اللہ اباک بسبی فاذھبی فاستخدمیہ فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما جاء بک یا بنیۃ قالت جئت لاسلم علیک واستحییت ان تسالہ ورجعت فقال قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اسالہ فاتینا جمیعا فقال علی یا رسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای وقد جاء الله بسبی فاخدمنا فقال والله لا اعطیکما وادع
اهل الصفة تطوی بطونہم لا اجد ما انفق علیہم ولکنی ابیعہ وانفق علیہم اثمانہم فرجعا فاتاہما صلی اللہ علیہ وسلم وقد دخلا فی
قطیفتہما اذا غطت رؤسہما انکشفت اقدامہما واذا غطتا اقدامہما انکشفت رؤسہما فثارا فقال علی مکانکما قال الا
اخبرکما بما سالتمانی قالا بلی قال کلمات علمنیہن جبرئیل فقال تسبحان اللہ دبر کل صلوٰة عشرا وتحمدان عشرا وتکبران
عشرا واذا اتیتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتہن منذ
علمنیہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین (اخرجہ احمد) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکے ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو
چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک دن کہا واللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خداوند تعالے نے
آپکے والد کو غنیمت میں اسیر عطا کیے ہیں آپ جائیں اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں میں نے اسقدر پیسا ہے کہ میرے
ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی
تمہیں کوئی ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرنے سے حیا مانع آئی اور واپس تشریف لے آئیں
جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب
نبی صلعم کے حضور میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہو گیا ہے اور جناب
سیدہ نے کہا میں نے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دلائے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیں
آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل الصفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے
کہ انپر نفقہ کریں لیکن ان اسیروں کو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو
لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سونے لگے تھے جبکہ وہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے
پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب وہ اپنے پاؤنکو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھل جاتے تھے وہ تعظیم کے لیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہ پر لیٹے رہو اور فرمایا جو چیز کہ تم نے ہم سے طلب کی ہے ہم تمہیں اسکی نسبت آگاہ کریں
جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ وہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ دس دفعہ سبحان اللہ ہر ایک نماز کے بعد کہہ کر
دفعہ اور الحمد للہ پھر دس دفعہ اور اللہ اکبر پھر دس دفعہ اور جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور
چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے اسکو کبھی ترک نہیں کیا جب سے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی
ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلة الہریر میں بھی اسکو نہیں چھوڑا حضرت نے کہا لیلة الہریر میں بھی نہیں چھوڑا
عن علی ان فاطمة لما تلقی من اثر الرحا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ فوجدت عائشة رضی اللہ عنہا
فاخبرتہا فلما جاء النبی صلعم اخبرتہ عائشة بمجیئ فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذہبت لاقوم فقال علی مکانکما

اکون قربہا اعاطیہا شیئاً قال فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندہا ذات یوم اذ جاء جاء فدق الباب
قال فخرجت الیہ فاذا جاریۃ معہا اناء مغطی قال فرجعت الی عائشۃ فاخبرتہا۔ فقالت ادخلہا فدخلت
فوضعت بین یدی عائشۃ فوضعتہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل
معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیہ فاذا ہو علی قال فرجعت فقلت ہذا علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم
ادخلہ فلما دخل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا واہلا لقد تمنیتک مرتین حتی لو ابطات
علیّ لسالت اللہ عز وجل ان یاتی بک احلس فکل (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ میں ام المؤمنین کے پاس رہا کرتا تھا اور انکی خدمت کیا کرتا تھا جسوقت
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو میں قریب تر رہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو میں
حاضر کیا کرتا۔ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین کے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالے
نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خبر لینے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکھا کہ ڈھکا ہوا خوان لیے ہوئے ہے میں نے لوٹ
کر ام المؤمنین سے بیان کیا۔ انہوں نے اسکو گھر میں بلا لیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکھدیا۔ میں نے اٹھا کر سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکھدیا آپ اس میں سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپ نے فرمایا کاش اس
وقت امیر المؤمنین سید المسلمین امام المتقین بھی یہاں ہوتے تو ہمارے ساتھ کھانے میں شرکت کرتے اتنے میں ایک
شخص نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا میں دیکھنے کو نکلا اور جناب امیرؑ کو دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا لوٹ کر میں نے
عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکھتے ہیں حضور نے انکو گھر میں بلا لیا۔ جب جناب امیرؑ حاضر خدمت ہوئے
سرکار نے مرحبا اور اہلاً کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہمنے دو دفعہ تمہارے آنیکی آرزو کی تھی اگر تم دیر کرتے
تو میں تمہارے لیے پھر خدا سے دعا کرنیوالا تھا۔ آؤ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا نوش کرو۔

(۱۰) عن معاویۃ بن ثعلبۃ اللیثی قال مرض ابو ذر الغفاری مرضا شدیدا حتی اشرف علی الموت فوصی
الی علی بن ابی طالب فقیل لہ لو اوصیت الی امیر المومنین عمر بن الخطاب کان احمد لوصیتک من
علی فقال ابو ذر اوصیت واللہ الی امیر المؤمنین حقا حقا (اخرجہ ابن مردویہ) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی
بیان کرتا ہے کہ جب ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو کر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیرؑ سے اپنی وصیت
بیان کی۔ لوگوں نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سے بیان کرتے تو تمہارے لیے یہ بہتر ہوتا۔
ابو ذر کہنے لگے میں نے اپنی وصیت کو سچے امیر المؤمنین سے بیان کیا ہے۔

فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما فكبرا اربعا و ثلثين
وسبحا ثلاثا و ثلاثين و احمدا ثلاثا و ثلاثين فهو خير لكما من خادم مجمل مكرر اخرجه البخاري جناب علی کہتے ہیں کہ جب
چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے نزد تشریف لے گئیں اور حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آگئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو
لیٹے تھے میں گھبرا گیا کہ اٹھ بیٹھوں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں آ بیٹھے یہانتک کہ میرے سینہ کو آپکے
قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تم دونوں کو ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جسکی کہ تم نے خواہش کی
ہے جب تم سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے اس خادم سے بہتر ہے جو تمہاری خدمت
عن اسماء بنت عميس عن فاطمة ان رسول الله صلعم اتاها يوما فقال اين ابناي يعني حسنا و حسينا قالت اصبحنا وليس في بيتنا شيء يذوقه
ذائق فقال علي اذهب بهما فاني اتخوف ان يبكيا عليك وليس عندك شيء فذهب بهما الى فلان اليهودي فوجه رسول الله صلعم فوجدهما
يلعبان في مشربة بين ايديهما فضل من تمر فقال يا علي الا تقلب ابني قبل ان يشتد الحر عليهما قالت فقال علي اصبحنا وليس في
بيتنا شيء فلو جلست يا رسول الله حتى اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول الله صلعم و علي ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى
اجتمع له شيء من تمر فجعله في حجزته ثم اقبل فحمل رسول الله صلعم احدهما و علي الآخر اخرجه الدولابي۔ اسماء بنت عمیس
جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایکدن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونوں بیٹے یعنی حسن اور حسین کہاں
ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھ
سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈرتا ہوں کہ تمہارے پاس رو دینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے
پس انہوں دونوں کو ساتھ لیکر فلانے یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی وہیں کا قصد فرمایا اور جا کر دیکھا کہ وہ
کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں دھری ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دھوپ گرمی کی تیزی
ہو میرے بیٹوں کو لوٹا کر نہیں لیجاتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح کو جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی
اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلیے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو
بھرنے لگے ایک ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول یہانتک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہبند کے ڈبے میں دھر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحبزادے کو اٹھا لیا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو

جناب امیر علیہ السلام کا تقوی

(۱) پروردگار عالم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی معیت میں متقی
بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر درمنثور میں ذیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاهد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی بن ابیطالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ پروردگار عالم کے ارشاد مین والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہین اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراھیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو انکے علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکے تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکے خلیل ہونیکی لساتہ اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے ✦

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ✦

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین مجھکو علی کی نسبت تین باتون کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤن اور روشن والون کا پیشرو ہے ✦

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المومنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیون کے امام اور نورانی چہرہ والون کے پیشرو ہو ✦

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن جدہ قال رأیت علیا اشتری تمرا بدرھم فحملہ فی ملحفۃ فقیل یا امیر المومنین الا نحملہ عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح ٹھٹھوا بیچنے والا اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک درہم کی کھجورین خریدکین اور کپڑے مین باندہکر اٹھارہے ہین پس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المومنین ہم اٹھالین فرمایا بچون کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے ✦

(۲) عن زاذان قال رأيت عليا يمشي في الاسواق فيمسك الشسوع بيده فيناول الرجل الشسع ويرشد الضال ويعين الحمال على الحمول وهو يقرء هذه الاية تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ثم يقول هذه الاية نزلت في ذوي القدرة من الناس (اخرجه احمد في المناقب) زاذان سے مروی ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازاروں میں درہ ہاتھ میں لیے ہوئے ٹہل رہے ہیں اور لوگوں کو درہ سے ہٹاتے ہیں اور راہ بھولے ہوئے کو رستہ بتا رہے ہیں اور بوجھ اٹھانیوالوں کی مدد کر رہے ہیں اور یہ آیت پڑھ رہے ہیں (کہ یہ آخرت کا گھر ہمنے ان لوگوں کے لیے بنایا ہے جو زمین میں غرور اور فساد نہیں کرتے اور عاقبت ڈرنیوالوں کے لیے ہے پھر جناب امیر یہ فرماتے تھے کہ یہ آیت قدرت والے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے *

(۳) عن ابي المطر البصري انه شهد عليا الى اصحاب التمر وجارية تبكي عند التمار فقال ما شانك فقالت ما عني هذا تمرا بدرهم فرده مولاي فابا ان يقبله فقال يا صاحب التمر خذ تمرك واعطها درهما فانها خادم وليس لها امر فدفع عليا فقال المسلمون تدري من دفعت قال لا قالوا امير المؤمنين فصب تمرها واعطاها درهما وقال احب ان ترضي عني فقال ما ارضاني عنك اذا اوفيت الناس حقوقهم (اخرجه احمد في المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کھجور بیچنے والوں کے زمرہ میں دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تھی جناب امیر نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کھجوریں مجھکو دی تھیں میرے آقا نے وہ پھیر دی ہیں یہ لینے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بھائی کھجور بیچنے والے یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہیں اپنی کھجوریں لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دھکا دیا اور کہنا مانا مسلمان لوگوں نے کہا اری تو جانتا ہے کہ تو نے کس کو دھکا دیا ہے وہ بولا نہیں لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین ہیں اسنے وہ کھجوریں ڈال لیں اور اس لونڈی کو درہم واپس کر دیا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے خوش ہو جائیں آپنے فرمایا کہ مجھے تجھ سے کوئی چیز نہیں خوش کر سکتی مگر یہ کہ لوگوں کو انکا حق پورا دیا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تھے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہیں آتا تھا ہر وقت تبسم سے لب کھلے رہتے تھے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تہے روایت ہے قال معاویۃ لقیس بن سعد رحم اللہ ابا الحسن کان ہشاً بشاً ذا فکاہت قال قیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریض کیو جسے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ رو ہنسی والے اور خوش طبع تہے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی مزاح کرتے تہے اور صحابہ کے ساتہہ ہنستے تہے +

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہین ہوتین کہ مینے تمہارا اپنی امت سے از روی اسلام کے مقدم ترین اور از روی علم کے عالم ترین اور از روے حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے +

(۲) سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال لہ علی احببت علیا فقال علی ثلث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر معاویہ نے خالد بن یعمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب کہتے تہے وہ کہنے لگے انکی تین باتون پر انکے حلم پر جبکہ وہ خفہ ہوتے تہے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تہے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تہے +

(۳) روی ان علیا علیہ السلام دعا غلاما فلم یجبہ فدعا ثانیا وثالثا فلم یجبہ فقام الیہ فراٰہ مضطجعا فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملک علی ترک جوابی قال امنت عقوبتک فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالی (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب ندیا پہر آپنے دوبارہ سہ بارہ پکارا اسنے جواب ندیا آپنے اٹہکر دیکہا کہ وہ سو رہا ہے آپنے فرمایا اے لڑکے کیا تونے میری آواز کو نہین سُنا تہا وہ عرض کرنے لگا ہان مینے سنا تہا حضرت نے ارشاد کیا پہر تونے کیون نہین جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ مین آپکے عقوبت سے بیخوف تہا اسلیے الکسا گیا۔ آپنے فرمایا جا لوجہ اللہ مینے تجہے آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس لہ واشدھم بغضا فصفح عنہ۔ شرح نہج البلاغہ

نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت رکھتا تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا +

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہیں لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا بشریعۃ الفرات وقالت روساء الشام لہ اقتلھم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن اصحابہ ان یسوغوا لھم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظما کما مات ابن عفان فلما رای انہ الموت لامحالۃ قد تقدم باصحابہ حمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفۃ حتے ازالھم عن مراکزھم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب المعاویۃ فی الفلاۃ لاماء لھم فقال اصحابہ امنعھم الماء یا امیرالمومنین کما منعوک ولا تسقھم منہ قطرۃ واقتلھم بسیوف العطش وخذھم قبضا بالایدی فلا حاجۃ لک الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیھم بمثل فعلھم (مطالب السئول وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستوں کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاسا مار ڈالنا چاہیئے جسطرح سے کہ انہوں نے جناب عثمان کو پیاس سے مار ڈالا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم لوگوں نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا نہیں ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جائینگے۔ جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ انکے دوستوں کو موت پیش آ رہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کیساتھ جنگ کرنے سے شامیوں کے لوگوں کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کر انبار لگ گئے۔ جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور معاویہ کی فوج بیابان بے آب میں گھر گئی جناب امیر کے لشکر والوں نے کہا شامیوں پر آپ بھی پانی بند کر دیں جسطرح سے کہ انہوں نے آپ پر بند کیا تھا۔ اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیئے اور پیاس کی تلوار سے انکو مار ڈالنا چاہیئے معہ خود ہاتھ میں آ جائینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہیں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا واللہ میں انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہیں دونگا +

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغۃ میں لکھتے ہیں کہ حاربہ اہل البصرۃ وجھہ ووجوہ اولادہ بالسیف وشتموہ ولعنوہ فلما ظفر بھم رفع السیف عنھم ولم یاخذ اثقالھم ولا سبی ذراریھم ولا غنم شیئا من اموالھم۔ یعنی اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیاں دیں اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام انپر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور نہ انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ھذہ الایۃ یا یھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجویکم الصدقۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی صدقات الی اخر الایۃ وکان علی یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرھما) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسولؐ کو مشورت کے لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دیدو جناب علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر صدقہ کا حکم دوں آپنے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علیؓ نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا آدھا دینار جناب علیؓ نے عرض کیا اسقدر کی بھی ان میں طاقت نہیں آپنے فرمایا بس ایک جو بھر سونے کے لیے جناب علیؓ نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپنے فرمایا یا علی تم بہت ڈرنے والے ہو پس خداوند تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی (کہ ڈرتے ہو تم کہ مصلحت کہنے سے پہلے صدقہ دو) جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شیء من عمل الرجل ویسال عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سال صلے اللہ علیہ وسلم ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلی اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم وقال علی ھما علی وھو بری منھما فتقدم صلے اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدارقطنی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑھنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لے گئے جب تکبیر کے لیے بڑھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑھنے سے جھجک بیٹھ گئے اور اپنے اصحاب کو فرمایا۔ تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑھو جناب امیرؑ نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور میں بری الذمہ اس قرضے سے ہوں پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھکر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی پھر امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بھی چھڑائے جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کا قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال تجار

عن ابی الصہباء قال رأیت علیاً بشط الکلا یسئل عن الاسعار (ریاض النضرہ) ابو الصہبا سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودۃ بنت عمارۃ بن الاشتر الہمدانیۃ علی معاویۃ بن ابی سفیان فاستاذنت علیہ فاذن لہا فلما دخلت قال لہا کیف انت یا ابنۃ الاشتر فقالت بخیر فقال لہا انت القائلۃ یوم صفین لاخیک ؎ شمر کفعل ابیک یا ابن عمارۃ + یوم الطعان وملتقی الاقران وانصر علیاً والحسین ورہطہ واقصد لہند وابنہا بہوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الہدی ومنارۃ الایمان قالت یا امیر مات الراس وبتر الذنب فدع عنک تذکار ما قد نسی قال ہیہات لیس مثل مقام اخیک ینسی فقالت صدقت واللہ یا امیر ولکن اسالک باللہ اعفانی عما استعفیتہ قال قد فعلت فقال حاجتک قالت یا امیر انک صرت للناس سیداً ولامورہم مقلداً واللہ سائلک مما افترض علیک من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینہض بعزک ویبسط بسلطانک فیحصدنا حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر ہذا ابن ارطاۃ قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا الطاعۃ لکان فینا عز ومنعۃ فاما عزلتہ فشکرناک واما لا فعرفناک فقال معاویۃ ایای تہددنی بقومک واللہ لقد ہممت ان اردک الیہ فینفذ حکمہ فیک فسکت ثم قالت ؎ صلی الالہ علی روح تضمنہ + قبر فاصبح فیہ العدل مدفوناً + فقال من ذاک قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیک منہ اثراً قالت بلی اتیتہ یوماً فی رجل ولاہ صدقاتنا فوجدتہ قائماً یصلی فانفتل من الصلوۃ ثم قال برافۃ وتلطف الک حاجۃ فاخبرتہ خبر الرجل فبکی ثم رفع راسہ الی السماء فقال اللہم انت تعلم انی لم آمرہم بظلم خلقک وترک حقک ثم اخرج من جیبہ قطعۃ من جراب فکتب فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین اذا اتاک کتابی

لہ موضع ست در بصرہ کہ کشتی گاہ ست ۱۲

هذا نا حفظ بما فی یدیک حتی یاتی من یقبضہ منک والسلام فغرلہ فقال معاویۃ اکتبوا لہا بالانصاف
لہا والعدل علیہا فقالت الی خاصۃ ام لقومی عامۃ قال اما انت وغیرک قالت ھی واللہ اذا الفحشا
واللوم ان کان عدلا شاملا والا یسعنی ما یسع قومی قال ھیہات علمکم ابن ابی طالب الجرأۃ علی
السلطان (نقلہ الامام ابو عمرو احمد بن عبد ربہ الاندلسی فی کتابہ العقد الفرید) عامر شعبی ناقل
ہین کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایکدفعہ بطریق وفادت معاویہ بن سفیان کے دربار مین حاضر ہوئے اور اذن مانگا
معاویہ نے اپنے سامنے بلا لیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ
نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بھائی کیواسطے یہ اشعار کہے تہے۔
کہ ای ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادروں کے باہم ملنے کے روز تو بہی اپنے باپ کی مانند دہن اٹہا لے اور
علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہند اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
بہائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکہڑ
گئی جو بات ہو گئی ہو اسکا ذکر چہوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بہائی کا وہ مرتبہ نہین تہا کہ اسکا
ذکر بہولجائے سودہ نے کہا آپنے سچ کہا ہے لیکن جو کچہ کہ مجہسے ہو چکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرما دین
معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگون کے سردار رہ گئے ہین
اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہین۔ خدا نے جو امر کہ تمپر ہمارے حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت
تم سے پوچہنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بہیجتے ہین جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور
ہمکو کہیتی کیطرح سے کاٹتا ہے۔ اور گائے کیطرح سے دوہتا ہے۔ یہ ابن ارطاۃ ہمارے شہر پر حاکم بنا کر بہیجا گیا
ہے جسنے ہمارے مردون کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چہین لیا ہے اگر اطاعت ہمین مانع نہ آتی تو ہم بہی
عزت رکہتے تہے اور دفع کر سکتے تہے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم جان
جائین گے۔ معاویہ کہنے لگا کیا تو مجہے اپنی قوم سے ڈراتی ہے واللہ مین چاہتا ہون تو تجہے اسی کے پاس
بہیجدون تا کہ وہ اپنا حکم تجہپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑہے ؎ خدا کی رحمت ہو اُس
روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ وہ عدل ... کرتا ہوا اسمین دفن ہوا ہے۔ معاویہ کہنے لگا یہ کون
شخص ہے۔ سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا مین تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجہپر نہین
پاتا۔ سودہ بولی۔ ایک روز مین انکی خدمت مین ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ انہون نے
ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تہا مینے انکو نماز پڑہتے ہوئے پایا نماز سے منہ
پہیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجہے ارشاد کیا تجہے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض کیا آپ سنکر رونے لگے پہر آسمان کیطرف سر اٹہا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مینے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر ظلم کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چہوڑ دینے کو نہین کہا ہے پہر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اسپر لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کہلا نشان آیا ہے پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین بیت گہٹاؤ اور زمین میں اسکی سنواری کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اے جب میرا خط تمکو ملے تو جو کچہ کہ تیرے پاس ہے اسے خوب نگاہ رکہ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس پہونچ جاوے والسلام پہر جناب امیر نے اسکو معزول کر دیا سعادیہ اپنی کتاب سے کہنے لگا تم ہی سمجہو کہ یہ عدل اور انصاف کرنیکی نسبت لکہا ہے عمارہ کہنے لگی خاص میرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے سعادیہ نے کہا تجہے دوسرون سے کیا سروکار ہے عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا سعادیہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہون کے سامنے گستاخی کرنیکی جرات دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتہ

وکان یخرج اهل السجون فی کل یوم جمعۃ ... وکان لقیود علی مفاتیح یحل عنها فی مواقیت الصلوٰة وکان ینفق علیهم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیهم الاباق رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المزیدی فی مناقب الاصحاب جناب امیر قیدیونکی بیڑیان نہین کہلوا دیتے تہے جب ہی نماز کیوقت وہ قیدخانہ کہولے جاتے تہے اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تہے اور فرمایا کرتے تہے ہمارا کام انکو قید رکہنا ہے اور انکا کام بہاگنا ہے ٭

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبد اللہ بن زریر قال دخلت علی علی بن ابیطالب یوم الاضحیٰ فقرب الینا حریرة فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین لو قربت الینا من هذا البط یعنی الاوز فان اللہ قد اکثر الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یحل للخلیفة من مال اللہ الا قصعتان قصعة یاکلها هو واهله وقصعة یضعها بین ایدی الناس (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن زریر سے روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحیٰ کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا مینے کہا ای امیر المومنین خدا آپ کو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچہا ہوتا اللہ تعالیٰ نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن زریر مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے گہر کے لوگون کے لیے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ٭

عن ابی مطرف قال رأیت علیا موتزرا بازار مرتدیا برداء ومعه الدرة کانه اعرابی بدوی حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثة دراهم فلما عرفه لم یشتر منه شیئا فاتاه آخر فلما عرفه لم یشتر منه شیئا فاتی غلاما حدثا فاشتری منه قمیصا بثلاثة دراهم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابوه درهما ثم جاءبه فقال هذا الدرهم یا امیر المومنین قال ماشان هذا الدرهم قال کان القمیص ثمن درهمین قال باعنی رضای واخذت رضاه (اخرجه احمد)
ابی مطرف سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑہے ہوئے اور درہ ہاتھ میں لیے بازار میں پھر رہے ہیں بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تھے گاڑا بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمیں دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بھی شناخت کیا تو آپ وہاں سے بھی چلدیئے اور اس سے کوئی شے مول نہ لی پھر ایک بہت چھوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازاں اسکا والد آنکلا اس لڑکے نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیر کی خدمت میں پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دو ہی درہم کا تھا آپنے فرمایا اس لڑکے نے ہماری رضا حاصل کرلی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس نہ لیا *

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما وقد زینت ابنته فرای علیها لولوة کان عرفها لبیت المال فقال من این لها هذه لاقطعن ایدیها فلما رای ابو رافع جده فی ذلك فقال انا والله یا امیر المومنین زینتها بها فقال علی لقد تزوجت بفاطمة ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیه باللیل و نعلف علیه بالنهار ناضحنا مالی خادم غیرها (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کی بیت المال کا خازن تھا بیان کرتا ہے کہ ایک دن جناب امیر گھر میں تشریف لے گئے مینے آپکی صاحبزادی کے کان میں موتی ڈالدیے تھے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیوں کو بیت المال میں دیکھا تھا جب جناب امیر نے اپنی صاحبزادی کے کان میں وہ موتی دیکھی فرمایا اس نے یہ کہاں سے پائے میں ہم ضرور اسکے ہاتھ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس بارہ میں کد دیکھی عرض کیا یا امیر المومنین واللہ مینے انکو یہ موتی پہنائے تھے آپنے فرمایا جب ہمارا نکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈھے کی کھال کے سوا کچھ نہ تھا رات کو ہم اسپر سوتے تھے دنکو ہمارا اونٹ اسپر دانہ چرتا تھا ہمارا کوئی خادم انکے سوا یعنے جناب سیدہ

امام المتقین

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اوحی الی فی علی انہ امام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علی کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیوں کا امام ہے +

(۲) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضے اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام +

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانوں کے سردار اور مومنوں کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کے پیشوا ہو +

(۴) عن عبداللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عزوجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الحاکم وابونعیم وابن مردویہ وابن قانع) عبداللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہونچے تو پروردگار نے مجھے علی کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانوں کا سردار اور متقیوں کا امام اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلواللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانوں کا سردار اور متقیوں کا دوست اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کا پیشوا ہے +

سید الصادقین

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچوں کا سردار ہے +

سید المسلمین

(۱) عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءہ علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضرت

علیہا السلام کے سوا نہیں تھا*

عن یحیی بن سلمۃ استعمل علی عمرو بن سلمۃ علی اصبہان فقدم ومعہ ازقاق سمن وعسل فارسلت ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلب منہ سمنا وعسلا فارسل الیہا ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد خرج علی واحضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقاین فسالہ عنہما فقبل لہ بعثت ام کلثوم فاخذ تہ منہ فبعث الی مقومین فامرھم بتقویم ما نقص منہما فقوّمُوا خمسۃ دراھم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسۃ دراھم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرہ وکامل ابن اثیر) یحیے بن سلمہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل کر کے بھیجا جب وہ وہان سے آئے تو اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکین بھر کر لائے جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم نے عمر بن سلمہ سے قدرے گھی اور شہد طلب فرمایا عمر نے ایک برتن گھی کا اور ایک شہد کا ان کی خدمت مین بھیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لیے مال اور گھی اور شہد پیش کیا گیا حضرت نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکی بارے مین پوچھا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گھی اور شہد مانگا تھا مینے انکو بھیجدیا جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بھیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا انہون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو بھیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بھیجدو پھر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین*

قیل انہ وصل الیہ زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درھما فاشتری بہ خبزا واحتاج الی الادام فطلب من القنبر ان یفتح لہ زقا من تلک الزقاق ففتحہ واخذ منہ رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال القنبر قد حدث فی ھذا الزقاق حدث فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین واخبرہ الخبر فغضب فقال علیّ بہ. فلما حضر الحسن ھم بضربہ فاقسم علیہ بعمہ جعفر وکان اذا استُئل بحق جعفر یسکن فقال ما حملک علی ما فعلت واخذت منہ قبل القسمۃ قال ان لنا فیہ حقا فاذا اعطینا رددناہ. قال وان کان لک فیہ حق ولکن لیس لک ان تنتفع بحقک قبل الناس بحقوقھم ثم دفع الی قنبر درھما وقال اشتر بہ من اجود عسل تقدر علیہ قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیہ وھو یبکی ویقول اللھم اغفر للحسن فانہ لا یعلم (مطالب السئول) روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس یمن سے شہد کے بھری ہوئی مشکین آئین ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوئے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیان مول منگائین اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک کھولکر شہد دیدو انہون نے مشک کو کھولا اور اس مین سے ایک رطل شہد لیکر بہیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام مشکون کی تقسیم کرنے کے لیے بیٹھے قنبر سے کہا ان مشکون مین کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہین جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غصہ ہوکر فرمایا حسن کو میرے پاس بلا لاؤ جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تھی حضرت کا غصہ فرو ہوجاتا تھا پس آپ نے جناب حسن سے فرمایا تمکو اسبات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اس مین حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اس مین سے واپس کردینگے جناب امیر نے کہا اگر تمہارا اس مین حق ہے لیکن یہ حق تمہارا نہین ہے کہ تم اور لوگون سے پہلے اس حق سے نفع اٹھاؤ پہر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار پر مول لاؤ - راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہون مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا موہنہ کہولا ہوا ہے اور قنبر اس مین شہد ڈالرہا ہے اور جناب امیر رو رہے ہین اور فرماتے ہین اے بار خدایا حسن کو بخشدے کہ وہ نہین جانتا ہے ؀

(قیل ان عقیلا سال علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءک مع المسلمین فاعطیک معہم فالح علیہ فقال لرجل خذ بیدہ وانطلق بہ الی حوانیت اہل السوق فقل لہ دق ہذہ الاقفال وخذ ما فی ہذہ الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان تتخذنی سارقا اخذ اموال المسلمین فاعطیکہا دونہم قال انی اذہب الی معاویۃ قال انت وذاک اخرجہ ابن حجر فی الصواعق) روایت ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت مین عرض کیا آپ مجہکو کچھ عطا فرماوین مین بہت محتاج ہون جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چندے صبر کرین مین مسلمانون کے حصون کے ساتھ تمہارا حصہ بھی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا ہاتھ پکڑ کر انکو بازار مین لیجا اور کہدو کہ بازار کی دوکانون کے قفل توڑکر جو کچھ ان مین ہو لے لیوین جناب عقیل نے عرض کیا کیا آپ مجہسے چوری کرانا چاہتے ہین جناب امیر نے فرمایا کیا تم بھی مجھ سے چوری کرانا چاہتے ہو کہ مین مسلمانون کا مال تمکو دیدون وہ کہنے لگے مین معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا آپ نے فرمایا یہ تمہارا اختیار ہے ؀

جناب امیر علیہ السلام کا عدل

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لک سبع خصال لا یحاجک فیہن احد یوم القیامۃ انت اول المؤمنین ایمانا واوفاہم بعہد اللہ واقومہم بامر اللہ وارؤفہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعلمہم بالقضیۃ واعظمہم یوم القیامۃ عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تمسے جھگڑا نہیں کر سکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو۔ اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو۔

سال معاویۃ خالد بن نعیم فقال علی م احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن نعیم سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے ہو خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال قدم علی علی مال من اصبہان فقسمہ علی سبعۃ اسہم فوجد فیہ رغیفا فقسمہ علی سبعۃ کسر وجعل علی کل جزء کسرۃ ثم اقرع بینہم لینظر الیہم یعطی اولا (اخرجہ احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاے۔

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل بہ الی شریح وجلس الی جانبہ وقال لو کان خصمی مسلما لساویتہ وقال ہذہ درعی فقال النصرانی ما ہی الا درعی ولم یکذب امیر المؤمنین فقال شریح الک بینۃ قال لا وہو یضحک فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان ہذہ الا احکام الانبیاء امیر المؤمنین قدمنی الی قاضیہ وقاضیہ یقضی علیہ حکمہ ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیرہ فی صفین ففرح علی باسلامہ ووہب الدرع وفرسا وشہد معہ قتال الخوارج (طلحۃ الشافعی فی مطالب السؤول) ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعاعلیہ مسلمان ہوتا تو میں اسکے برابر کھڑا ہوتا اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہیں یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام نے جھوٹ نہیں کہا تھا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہیں۔ پھر نصرانی زرہ کو لیکر تھوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہوں میں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاے کرام علیہم السلام کے احکام ہیں کہ امیر المومنین مجھے قاضی کے سامنے لائیں اور قاضی ان پہ اپنی قضا کا حکم جاری کرے میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ میں گر پڑی تھی جناب امیر علیہ السلام اسکی مسلمان ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گھوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب امیر کے ساتھ خارجیوں کے جنگ تک حاضر رہا ✚

عن کریمة بنت همام الطائية قالت كان علي يقسم الورس فينا بالكوفة قال فضالة حملناه على العدل منه (اخرجه احمد في المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر ورس کو تقسیم فرمایا کرتے تھے فضالہ کہتا ہے کہ ہم اسے برابر ہی لیتے تھے ✚

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علي قال كنت رجلا مذاء فكنت استحيي ان اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكان ابنته مني فامرت مقداد بن الاسود ان يساله فقال صلى الله عليه وسلم يغسل ذكره ويتوضأ (اخرجه الشيخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مذی کثرت سے جاتی تھی اور حیا مانع تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے بارے میں پوچھوں میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں حضرت نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہ کو دھوکر وضو کر لیا کریں ✚

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علي قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم مالك تنوق في قريش وتدعنا قال وعندكم شيئا قلت نعم بنت حمزة فقال صلى الله عليه وسلم انها لا تحل لي انها ابنة اخي من الرضاعة (اخرجه المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمکو چھوڑکر قریش میں کیوں شادی کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

ؔ فی الصحاح الورس نبت سغر یکون بالیمن یتخذ منه الغمرة الوجه ۱۲

پاس کوئی شے ہے میںنے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں کیونکہ حمزہ میرے دودھ شریک تھے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بھتیجی ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اہل الکوفۃ ستقتل منکم سبعۃ نفر خیارکم مثلہم کمثل اصحاب الاخدود منہم حجر بن الحدی واصحابہ فقتلہم معاویۃ فی دمشق الشام کلہم من الکوفۃ (کنز العمال)

جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں سے فرمایا اے اہل کوفہ عنقریب تم میں سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ ہیں قتل کیے جائیں گے انکی مثل بعینہ گڑھے کے شہیدوں کی سی ہے ان میں سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام میں قتل کیا وہ سب کوفہ میں سے تھے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قولہ تعالیٰ وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعل اذنک یا علی نفعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الثعلبی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول میں کہ یاد رکھینگے اسکو یاد رکھنے والے کان روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میںنے خدا تعالےٰ سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو خدا ایسا کردے پس خدا نے ایسا ہی کردیا جناب علیؑ فرماتے ہیں کہ میںنے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر کہ میںنے اسکا دھیان رکھا اور اسکو یاد کرلیا اور بھولا نہیں ✤

عن ابن عباس لما نزلت ہذہ الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن المغازلی فی المناقب) ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان رکھیں گے اسکو دھیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میںنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان بنا جناب علی کہتے ہیں کہ اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی چیز نہیں بھولی ✤

وعن بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک تعی وحق علی اللہ ان تعی قال فانزلت وتعیہا اذن واعیۃ (اخرجہ المغازلی فی المناقب)

ابو نعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حضرت علی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں تاکہ تو دہیان میں رکھے اور خدا پر حق ہے کہ تجھ سے دہیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان میں رکھیں گے اسکو دہیان رکھنے والے کان ÷

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب وکان صدر امنہ انہ قال بجماعۃ من الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وامن بما لم اراہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالی وجاءت سکرت الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالی وقالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (نور الابصار)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر ہوئی تھی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچھا تھا تو نے آج کسطرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے اس نے جواب میں کہا کہ مینے اسطرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اور حق سے کراہت کرتا ہوں اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہوں اور جسکو نہیں دیکھا اسپر ایمان لاتا ہوں اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمر نے حضرت علی کو بلوایا جب آپ تشریف لائے تو اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے ۔ دوست رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ۔ کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں اور حق سے کراہت رکھتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہتے ہیں یہود کہ نہیں ہیں نصاری کسی شے پر اور کہتے ہیں نصاری نہیں ہیں یہود کسی شے پر اور جس چیز کو نہیں دیکھا ایمان لایا ہے جسکا مطلب ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے۔ حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ میں ایسی شکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لئے ابوالحسن نہ ہوں خدا سے پناہ مانگتا ہوں +

جناب امیر علیہ السّلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبداللہ قال علی انا عبداللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) عباد بن عبداللہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور صدیق اکبر ہوں اسکو میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر کاذب میں نے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے +

عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت الصدیق الاکبر (اخرجہ الدیلمی والطبرانی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودۃ القربی) جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ میں ولی ہوں پس اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ میں امام ہوں پس اسکا علی امام ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبداللہ بن مسعود قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد اصحر فتنفس الصعداء فقال رسول اللہ مالک تتنفس قال یا ابن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت ابابکر فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول اللہ فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذالک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنۃ

اجمعین اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ایک روز صبحکو جناب رسول اللہ صلعم ایک ٹھنڈا گہرا سانس بہرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے عنقریب انتقال کرجانیکی اطلاع دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپنے فرمایا کسکو بنا جاؤں میں نے عرض کیا ابوبکر کو آپ خاموش ہو گئے پھر آپنے ایک گہرا سانس بہرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کرجانیکی اطلاع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسکو خلیفہ مقرر کرتے ہیں آپنے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہو گئے پھر ایک ساعت کے بعد آپنے ایک ٹھنڈا گہرا سانس بہرا میں نے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپنے فرمایا ہمیں ہمارے انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسکو خلیفہ بنا جاتے ہیں آپنے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا علی بن ابیطالب کو آپنے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تم اسکی بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا ⁂

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختار لی وصیا واخترت ابن عمی فی ثلاثہ عضدی کما شد عضد موسی باخیہ ہارون وہو خلیفتی ووزیری ولو کان النبوۃ بعدی لکان نبیا (اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودۃ القربی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تمام انبیا سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانیکا اختیار دیا ہے پس میں نے اپنے ابن عم کو انتخاب کیا ہے اور انکی وجہ سے میرے بازو کو قوی کیا ہے جسطرح موسی کے بازو کو انکے بہائی ہارون سے قوی کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا

عن عبد الرزاق باسنادہ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا فتجدوہ ہادیا مہدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد الرزاق اپنی اسناد کے ساتھ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم اسکو ہادی اور مہدی پاؤگے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ احمد والطبرانی والجزری وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم (نقل الابرار) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ (نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گہر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی رائے پر حسن ہے اور بعض نے اسکو صحیح مانا ہے ⁂

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا اہل البیت قد اذہب اللہ عنا

الفواحش ما ظہر منھا وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیوں کو دور کر دیا ہے من خطب الحسن فی ایام مانہ قال نحن حزب المفلحون وعترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذہب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت میں خطبہ فرمایا کہ ہم رستگاروں کا گروہ ہیں اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہیں اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہیں اور ایک ان دو ہماری چیزوں میں سے ہیں جنکو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب دوسرے درجہ پر ہیں +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہیں کہ میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چوتھے یہ کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچواں یہ کہ مجھے مطلق خوف نہیں کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادائ حج میں جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

(۷) عن علی انه کان کلما دخل وقت الصلوٰة تغیر لونه فقیل له فی ذلک قال جاء وقت الامانة التی عرضها الله علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنها فقد حملتها مع ضعفی ولا ادری کیف اودیها (نقله شیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داود السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہے جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑجاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدانے آسمانون پر اور زمین اور پہاڑون پر پیش کیا انھون نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مینے اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھالیا +

(۸) عن علی قال ما اعرف احدا من هذه الامة عبد الله بعد نبی صلی الله علیه وسلم غیری عبدت الله تعالی قبل ان یعبده احد من هذه الامة تسع سنین (اخرجه النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ مین اپنے سوا اس امت کے کسی آدمی کو نہین جانتا جسنے مجھسے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز پڑھی ہو مینے نو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا +

(۹) عن عباد بن عبد الله قال قال علی انا عبد الله واخو رسوله وانا الصدیق الاکبر لا یقول ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبه وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے

قیل قد یبسط له نطع بین الصفین لیلة الهریر فیصلی علیه والسهام وقعت بین یدیه ومرت علی صماخیه یمینا وشمالا فلا یرتاع لذلک وما قام حتی فرغ من وظیفته (شرح نهج البلاغه) روایت ہو کہ صفین کی لیلة الہریر مین درمیان دونو صفون کے آپکے لیے نطع بچھائی گئی تھی آپ اسپر نماز پڑھتے تھے اور تیر انکے سامنے سے آتے تھے اور انکے کانون کے پاس ہوکر داہنے بائین نکلجاتے تھے اور جناب امیرؑ ان سے خوف نہین فرماتے تھے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہین ہوئے۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تھا کہ علامہ ابن الحدید لکھتے ہین وکانت جبهته کثفنة[۱] البعیر بطول سجوده یعنے جناب امیر علیه السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کے ثفنہ

---

[۱] بفتح ثا وکسر فا ثفنة زانوی شتر کہ وقت نشستن بر زمین رسد چون میان سینہ ذبحہ ران و مانند آن ثفنات جمع وذو الثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

انکو مرحبا ای مسلمانون کے سردار کہکر پکارتے ✤

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال صلے اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوگئے

(۳) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عزوجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ ابن مردویہ) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہے ✤

سید المومنین

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجہکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور مونہہ والونکا پیشوا ہے ✤

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیاً فقالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ قال ہذا سید العرب فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزوجل (قال ابو نعیم فی حلیۃ الابرار رواہ ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی اخر الحدیث جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلالاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین آپنے فرمایا مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون علی عرب کے سردار ہین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہوگئے آپنے ارشاد فرمایا یہ یعنے جناب علی ہتمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بتحقیق جبرئیل علیہ السلام نے خدا کا یہ پیغام مجھکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ✤

کی ہوگئی تھی نماز کیوقت انکو اسقدر استغراق ہوجاتا تھا کہ مطلق ماسوا کا ہوش نہیں رہتا تہا یہانتک کہ انکو اپنے جسد
عنصری سے بھی بے خبری ہوجاتی تھی چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین نماز کے وقت انکی محویت کے متعلق
ایک روایت بیان کرتے ہین +

	شیر خدا شاہ ولایت علی	صیقل شرک خفی و جلی
رفد احد چون صف ہیجا گرفت	تیر مخالف بہ تنش جا گرفت	غنچہ پیکان بگل او نہفت
صد گل محنت ز گل او شگفت	روی عبادت سوی محراب کرد	پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بیداختند	چاک بہ تن چون گلش انداختند	غرقہ بخون غنچہ زنگار گون
آمد از ان گلبن احسان برون	گلگل خونش بمصلا چکید	گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
کاین ہمہ گل چیست تہ پای من	ساختہ گلزار مصلای من	صورت حالش چو نمودند باز
گفت کہ سوگند بدانای راز	کز الم تیغ ندارم خبر	گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السّلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا
یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیک فنذر علی و فاطمۃ و فضہ جاریۃ لھما ان براءمما بھما ان یصوموا ثلثۃ
ایام فشفیا وما معھم شیٔ فاستقرض علی من شمعون الیہودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا
واختبزت خمسۃ اقراص علی عددھم فوضعت بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم السائل فقال السلام
علیکم اھل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ
وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم وقف علیھم
یتیم فاثروہ ووقف علیھم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن
والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدۃ
الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی محرابھا قد التصق ظھرھا
ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلک فنزل جبرائیل وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک
فقرء ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ ایک دفعہ امام حسنؑ و حسینؑ بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ انکی عیادت کو
تشریف لائے لوگون نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ نے ان دونون صاحبزادون کے لیئے کچھ نذر مانتے تو بہتر ہوتا
پس جناب علیؑ نے اور جناب سیدہؑ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

تو ہم تین دن کے روزے رکھینگے۔ خداوند تعالی نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانیکی کوئی چیز نہین تہی جناب علی ؑ نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد کے موافق پکائین اور افطار کے لیے انکے آگے رکہین اتنے مین ایک سائل آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچہ مجہے کہلاؤ خوان جنت سے خدا تمکو کہلائے انہون نے وہ روٹیان اٹہاکر اسکو دیدین اور سوائے پانی کے گہونٹ کے کوئی چیز نہ چکہی اور صبح کو روزہ رکہا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کہانیکو بیٹہے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بہی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتہ پکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہے ہین فرمایا کیا بری حالت تمہاری ہمکو دکہائی دے رہی ہے اور اٹہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکہا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکہین گڑہے مین پڑی ہوئی ہین حضرت کو یہ حالت بہت بری معلوم ہوئی اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیئے خدای پاک تہنیت دیتا ہے پہر یہ آیت پڑہی وہ لوگ کہ کہلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ٭

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی الیوم اربعون الفا وفی روایۃ ان صدقۃ مالی یبلغ لتبلغ اربعین الف دینار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکہتا کہ مینے پتہر اپنے شکم پر بہوک کیوجہ سے باندہا ہوا تہا حالانکہ اسدن میری زکوۃ چالیس ہزار تہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میری مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تہی ٭

محب طبری علیہ الرحمۃ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکہتے ہین ربما یتوہم المتوہم ان مالہ علی یبلغ زکوتہ ہذا القدر ولیس کذلک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ہذا الحدیث قال معناہ ان الذی تصدقت بہ منذ کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اکثر متوہم کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تہا کہ جسکی اسقدر زکوۃ نکلتی تہی حالانکہ یہ بات نہین ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سے زیادہ زاہد تھے چنانچہ سابقاً آپکا حال تحریر ہو چکا ہے ابوالحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ میننے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب سے میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوۃ اسقدر ہوتی۔ لے اسکے سوا ان اوقاف سے بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جنکو جناب امیرؑ نے جاری کیا تھا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تھے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جناب نے بیان فرمایا ہے ❖

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیه ان عمر اقطع علیا ثم اشترے علی ارضا الی جنب قطعته فحفر فیها عینا فبینما هم یعملون فیها اذا انفجر علیهم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلك فقال بشر والوارث ثم تصدق بها علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل الله (اخرجه ابن السمان) والریاض النضره فی فضائل العشرہ) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پھر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کھدوایا۔ لوگ تالاب کھود رہے تھے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہو گیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا یہ بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کر دیا ❖

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مهاجرین الی بلاد حبشة فاهدی لجعفر جاریة قیمتها اربعة الاف دراهم فلما قدمنا المدینة اهداها لعلی لتخدمه فجعلها علی فی بیت فاطمة فدخلت فاطمة یوما فنظر الی راس علی فی حجر الجاریة فقالت له یا ابا الحسن فعلتها قال لا والله یا بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فعلت شیئا قالت تاذن لی ان اسیر الی منزل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال قد اذنت لك فتجلببت بجلبابها وتبرقعت ببرقعها ترید النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال ان الله یقرأك السلام ویقول لك ان فاطمة ابنتك تشکو الیك علیا فلا تقبل منها فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمة فقال لها یا بنت جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الکعبة فقال ارجعی الیه فقولی رغم انفی لرضاك ثلاثا فقال علی و اسواتاه من رسول الله صلی الله علیه وسلم شکوتنی الی خلیلی وحبیبی اشهدی یا فاطمة ان الجاریة حرة والاربعة الاف درهم التی حملت من عطائی علی فقراء المهاجرین ثم لبس رداءه واراد النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال یا محمد ان الله یقرأك السلام ویقول لك قل لعلی انی قد

اعطیتک الجنۃ بعتق الجاریۃ واعطیتک ان یخرج من النار من شئت بالاربعۃ الاف الدراہم
التی تصدقت بہا فادخل الجنۃ من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی اخرجہ
ابن السبوع الاندلسی فی کتابہ الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین اور جعفر بن
ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کر گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی
جب ہم مدینہ مین واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کے لیئے جناب علیؑ کو دیدی۔ جناب علیؑ نے اسکو
جناب فاطمہؑ کے گھر مین رکھا ایک روز جناب فاطمہ باہر سے گھر مین تشریف لائین دیکھا کہ جناب علی
علیہ السلام اس لونڈی کے گود مین سر رکھکر لیٹے ہوئے ہین جناب سیدہ نے کہا یا ابا الحسن تم نے
تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؑ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واللہ مینے اس سے کچھ نہیں
[illegible] جناب سیدہ نے کہا آپ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دین آپ نے
اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑے پہنکر اور برقع اوڑھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف [illegible]
[illegible] مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بھیجکر کہا ہے
[illegible] کی بیٹی علیؑ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہین آپ انکا کہنا نہ مانیئے۔ اتنے مین جناب سیدہ
[illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئین آپنے فرمایا اے بیٹی تم علیؑ کی شکایت کرنے
[illegible] ہو۔ جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا رب کعبہ بیشک مین شکایت لیکر آئی ہون۔ آپنے فرمایا
[illegible] واپس چلی جاؤ اور علیؑ سے تین دفعہ جاکر کہو کہ میری علے الرغم آپ کو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے
[illegible] جناب علیؑ نے جناب سیدہ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری
[illegible] بڑی رسوائی ہوئی ہے۔ آپنے میرے محبوب اور میرے خلیل کی پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ
گواہ رہین مینے اس لونڈی کو آزاد کر دیا ہے۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تھے فقرا و مہاجرین
[illegible] کو تقسیم کر دیتا ہون۔ پھر آپ اپنی چادر کو اوڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
تشریف لائے اتنے مین جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے
آپکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیؑ سے کہدین کہ مینے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے
جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تونے خیرات کیے ہین تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ
جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دے اور میری رحمت کے ساتھ جسکو تو چاہے جنت مین داخل کر
اور میری مغفرت کے ساتھ جسکو تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دے +

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسال

عن شیء عن عمل الرجل ویسال عن دینه فان قیل علیه دین کف عن الصلوٰۃ وان قیل لیس علیه دین صلے علیه فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سئل هل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلی الله علیه وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی هما علی وهو بریٔ منهما فقدم صلی الله علیه وسلم ثم قال لعلی جزاک الله خیرا فک الله رهانک کما فککت رهان اخیک (اخرجه الدارقطنی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اسکے شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ خود اسکی نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دیناروں کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکر اسکے نماز جنازہ پڑھی اور جناب علیؑ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھٹائے جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے ✣

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعة دراهم لا یملک غیرها فتصدق بدرهم لیلا وبدرهم نهارا وبدرهم سرا وبدرهم علانیه فانزل الله تعالی الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیه فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (نقل الواحدی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا انکے پاس اور کچھ نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیئے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ✣

عن ابی ذر الغفاری قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما من الایام الظهر فسئل سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء فقال اللهم اشهد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوٰۃ راکعا فاومی الیه بخنصره الیمنی

فاعطاہ الخاتم فانزل اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون۔ (نقلہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسکو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہیو مینے تیرے نبی کی مسجد مین سوال کیا ہے اور کسینے مجھے کچھ نہین دیا جناب علی علیہ السلام نماز مین تھے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسے اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نماز ادا کرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ جھکے ہوئے ہین +

انس بن مالک ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع یقول بیدہ للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر وجبت قال بابی وامی یا رسول اللہ ما وجبت قال وجبت الجنۃ واللہ ما خلعہ من یدہ حتی خلعہ من کل ذنب وخطیئۃ (اخرجہ الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ مین بھرپور قرض دے جناب امیر رکوع مین تھے اپنے ہاتھ سے پیچھے کی طرف سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہمارے ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر واجب ہو گئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون کیا واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جنت واجب ہو گئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہین اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے + ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویۃ بن ابی سفیان لمحقن بن ابی محقن لما قال لہ جئتک من عند ابخل الناس فقال ویحک کیف تقول انہ من ابخل الناس وھو الذی لو ملک بیتا من تبر و بیتا من تبن لانفد تبرہ قبل تبنہ (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محقن بن ابی محقن نے معاویہ بن ابو سفیان سے کہا کہ مین بخیل ترین خلائق سے تیری پاس آیا ہون معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گھر اور ایک الجھیکے گھر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ الجھیر کا گھر تمام ہو سونیکا گھر تمام ہو جائے گا +

قال الشعبی وقد ذکر علیہ السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبہ اللہ السخاء الجود ما

قال لا لسائل قط وانه کان یستقی بیدہ لنخل قوم من یہود المدینۃ حتی مجلت یداہ ویتصدق بالاجرۃ ویشد علی بطنہ حجر (مطالب السئول) شعبی رحمۃ اللہ علیہ جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام تمام لوگون سے ایسے سخی ترین تھے اور سخاوت اور جود کو محبوب کہتے تھے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہین نہیں کہا تھا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیون کے نخلستان کو سیراب کرتے تھے یہانتک کہ انکے ہاتھون مین آبلے پڑجاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندہ لیتے تھے۔

قال الکفوی فی الطبقات کان علی یبارز کافرا وقد اصطف الفریقان وفی المسلمین قلۃ وفی الکفرین کثرۃ بلغ عدد الکفار اثنی عشر الف فارس فقال لہ الکافر فی المبارزۃ ارنی سیفک یا علی حتی انظر الیہ فدفع علی سیفہ الیہ فقال الکافر عجبالک یا بن ابی طالب بم امنت حیث دفعت السیف الی وانا اقاتلک قال انا مددت الید الی مددت بدل السائل ولم احسن من ان ارد ید السائل وان کان کافرا فاسلم الکافر علامہ کفوی طبقات مین لکھتے ہین کہ علی ایک کافر سے لڑ رہے تھے اور دونو طرف لشکر کے لوگ صف باندہے کھڑے تھے مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کفار کثرت سے تھے کفار کی جمعیت دس ہزار کی تھی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجھے دکھائیں جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتھ مین لیکر کہا اب کہ آپ تلوار مجھکو دیچکے ہین اب آپ مجھ سے کیونکر بچ سکینگے جناب امیر نے فرمایا جبکہ تو نے بھیک مانگنے والون کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتھ بڑہایا۔ تو مروت نے تقاضا نہ کیا کہ بھیک مانگنے والیکا ہاتھ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہوگیا۔

وکان علیہ السلام یقول لا عجب ممن یشتری الممالیک بمالہ ولا یشتری الاحرار بمعروفہ (نقلہ الفقیہ ابو بکر ابن محمد بن الحسین السنیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے عجب ہے ان لوگون سے جو اپنا مال غلامون کے مول لینے پر صرف کرتے ہین اور اپنے احسان سے آزاد لوگون کو مول لیکر غلام نہین بناتے۔

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بکا علی یوما فسئل فقال لم یاتنی ضیف منذ سبعۃ ایام اخاف ان یکون اللہ اہاننی (نقلہ ابن حجر المکی فی اسنی المطالب فی صلۃ الاقارب) ایکروز جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگون نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہوگئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہی کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کردیا ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا۔ اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہوجائین گے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

فلما ظفر علی العائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا اکرمہا وبعث معہا الی المدینۃ عشرین امرأۃ من نساء عبدالقیس عممھن بالعمائم وقلدھن بالسیف فلما وصلت المدینۃ القی النساء عمائمھن وقلن لہا انما نحن نسوۃ (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفریاب ہوئے تو انکی نہایت تعظیم وتکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبدالقیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوارین بندھائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انھون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کے لیئے ہمکو لباس مردانہ پہناکر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر پر سے اتار دیے +

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سالت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائل) ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہی کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سو زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تھا سبنے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبد اللہ بن شریک العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ھھنا قوما علی باب المسجد یزعمون انک ربھم فدعاھم فقال لھم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم انما انا عبد مثلکم اکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعتہ اثابنی انشاء اللہ وان عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردھم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالک الکلام فقال ادخلھم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لھم مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا مثل ذلک القول فقال لھم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلۃ فابوا الا ان یتموا علی قولھم فخد لھم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیھا او ترجعون فابوا فقذف بھم (اخرجہ الذھبی فی المخلص وتردیدھم محمول علی الاستتناء بدواحراقھم مع النھی عنہ محمول علی رجاء رجوعھم اور رجوع بعضھم) عبداللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام سے لوگوں نے بیان کیا کہ یہاں مسجد کے دروازے پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ انکے خدا ہیں جناب امیرؑ نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہیں اور آپ ہمارے خالق ہیں اور آپ ہمارے رازق ہیں۔ آپنے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ میں تو تمہاری مانند ایک بندہ ہوں میں بھی کھاتا پیتا ہوں جسطرح کہ تم کھاتے پیتے ہو۔ اگر میں خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاءاللہ وہ مجھے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر میں گناہ کرونگا تو ڈرتا ہوں کہ مجھے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انھوں نے انکار کیا جناب امیر علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آئے قنبر نے آکر عرض کیا [illegible] آج پھر آئے ہیں اور وہی بات کہتے ہیں آپنے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انھوں نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی اور آپنے بھی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گمراہ اور فتنہ انگیز ہو۔ انھوں نے پھر بھی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پھر وہی بات کہی تو میں تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انھوں نے پھر انکار کیا اور اپنی بات پر ثابت رہے آپنے انکے لیئے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کھدوا کر اس میں آگ جلوائی اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ میں تمکو اس گڑھے میں ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مخلص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لئیو اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنی سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈلوانا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی مروی ہے۔ محمول اس امر پر تھا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئین یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین ۔

قیل نضیر مولی علی لما قال لہ انت اللہ فحرقہ بالنار فقال وھو یحترق ولو لم یکن الٰھا لم یعذب بالنار (اخرجہ الملا علی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نضیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیر نے اسکو آگ مین ڈلوا دیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجھ پر وارد نہ کرتا ✤

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجھا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین ۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسکو شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے مشتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقوی اسکے آلات ہین۔ جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقوی اور نفس کشی کا حال کتاب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہو چکا ہے اور ہم ثابت کر چکے ہین کہ آپ بمحوای مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سر آمد اتقیا تھے جنکے تقوی کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالی۔ الذین جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون یعنے وہ جو سچائی کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجہ ابن عساکر عن مجاھد فی قولہ تعالی والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصدق بہ علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین ✤

(۲) عن ام المؤمنین عائشہؓ قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ہذا سید العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سید العالمین وھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے مینے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ عرب کے سردار ہین فرمایا مین تمام عالم کا سردار ہون یہ عرب کا سردار ہے +

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشہؓ یا عائشہؓ ان اسرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علیؑ قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین وسید العالمین وھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلمہ بن نفیل سے مرسلاً روایت ہے کہ بتحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المؤمنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہین فرمایا مین تمام علم حاصل کرنیوالون کا امام اور تمام جہان کا سردار ہون اور یہ عرب کا سردار ہے +

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ و عن جابر قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و علی سید العرب دارقطنی ابن عباسؓ سے اور حاکم ابن عباسؓ و جابر عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم والخطیب و زاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی و حبیبک حبیب اللہ و من ابغضک فقد ابغضنی و بغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کیطرف نظر کرکے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابو عمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کو اسی قدر لفظون سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار مین یہ لفظ اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہین کہ یا علی جس نے تجھ سے محبت کی اسنے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اسپر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے +

قائد الغر المحجلین

عن عبداللہ بن حکیم الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہی کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب سے اور دلائل قائم کر کے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیے جائیں اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلے ہے حضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن مشرف باسلام ہوا ہے عن البراء ابن عازب قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشھر لا یجیبونہ الی شئ فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا ثم تقدم بین ایدینا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قرئ علیھم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرئ کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمر والحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن میں بھیجا تا کہ وہاں کی باشندوں کو اسلام کیطرف دعوت کرے میں بھی انہیں کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہونچے سب لوگ انکی خدمت میں مجتمع ہو گئے جناب علیؑ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہو گئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھکر بھیجی گئی۔ آپ سجدہ شکر بجا لائے *

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کے شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہیں پہونچا۔ اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن ولید وکانت شجاعتہ اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال یوم الاحزاب لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابودجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے ایک ایسی جماعت تھی جو شجاعت مین مشہور تھی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت زیادہ تر نفع رسان تھی تم نہین دیکھتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کی ایک ضرب جن والنس کے عبادت سے افضل ہے +

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الآیۃ ابو حاتم اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکھتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتھ مین ہے مین چاہون تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے کہا مین نہین جانتا یعنے چھ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑہی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد کرنیوالا ہون پس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا الآیۃ

کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فرحنہ

غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون مین ایسے پہلے شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک لشکر مین علمدار تہے اور وہ وہ شخص ہین کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب لوگ بہاگ گئے تو وہ آپکے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا۔ اور اس بات پر بہی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین جیسا کہ دوسرے مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا علی انہ صلے القبلتین وھاجر وشھد بدراً والحدیبیۃ وسائر المشاھد وابلی ببدر واحد وخندق وذکر السراج فی تاریخہ انہ لم یتخلف عن مشھد شھدہ الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ علی عیالہ یعنے سب محدثین نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہون نے دونون قبلون کیطرف نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کار نمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ آپ کسی مشہد سے غیر حاضر نہین رہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنے عیال کی حفاظت کیلیئے مدینہ مین پیچھے چھوڑ گئے تہے ✢

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کار روائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکھین گے ✢

اس بات کے ہم بہی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جسقدر بلاد حوزۂ اسلام مین آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ✢

لیکن اول تو جناب امیر بہت تہوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس رہی وہ بہی قائم نہین رہی تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع فی ذی الحجۃ ثمان عشر لیلۃ خلت من سنۃ خمس وثلاثین واستشھد فی رمضان سنۃ اربعین یعنے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس ہی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان ۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ✢

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آنکو دم بہر کی مہلت نہین ملی۔ ابہی بیعت کی تکمیل بہی نہین ہوئی تہی کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابہی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہو چکا تہا کہ صفین کا ہنگامہ شروع ہوگیا جس مین آپ کی خلافت کا بڑا بہاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹہیک بات یہہ ہے کہ چار برس لڑے غرضکہ ابہی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوے تہے کہ آپ کو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ پس یہ ایسے واقعات تہے کہ جنکی سد راہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر فوج کشی کر سکتے تہے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہو سکتے تہے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین مین تہا جناب امیر کی خلافت کیوقت بہی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیا جاتا تاہم کتب کے دیکہنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی مزحمت کے آپنے اشاعت اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول کیا ہے اور اس جہاد مین بہی آپ دیگر صحابہ کرام سے کم نہین ہے چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکہتے ہین وتوجہ الحارث بن مرۃ العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ہو ومن معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کرکے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہوگئے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور دیلم جہاد کی غرض سے فوج کا بہیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوند شاہ لکہتے ہین چون برای خلیفہ زمان حضرت امیر روشن گشت کہ آتش حرارت تیرہ دلان شام جز بہ تحریک تیغ آب دار دلاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و سہیل بن حنیف وقیس بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وجمعی دیگر از صحابہ کرام بہ محاربہ اعداء دولت روی آوردند و مجموع طوائف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را قبول نمودند۔ مگر نفری قلیل از اصحاب مثل عبد اللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امام المومنین با وجود اعتراف بکمالات ذات مستجمع الصفات تو در قتال اہل قبلہ بر بصیرت نیستیم اگر بارا مجانظت ثغری از

ثغور سلام بازفرمائی تا با کفار جہاد کنیم عنایت عاطفت باشد آنحضرت ملتمس ایشان را مبذول داشتہ فرمان داد کہ بجانب قزوین وری روند ولوا ئے بجہة آن طائفہ لبستہ ربیع بن خثیم را بر آن جماعت سرور گردانید انتہے بلخصا ٭

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب وغیرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے۔ جنکے سامنے سام ونریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سو زیادہ وقعت نہیں رکھتی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہیں۔ جمل صفین۔ نہروان۔ ان تینوں میں علاوہ ذاتی جوہر جلادت کو ساتھ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے جن سے علی وجہ الکمال پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتھ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کردیتے تھے ٭

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں وذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا وسبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتھم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفھم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتھم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار وصاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تھے جن میں سو سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولوں کی تعداد نصف سو زیادہ تھی۔ جناب امیر کیطرف بیس ہزار تھے ان میں سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوئے ٭

اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکھتے ہیں قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد حمی لنفسہ علی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منھم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتھم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تھے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سو روانہ ہوئے۔ فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونوں کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب میں سے پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) شہید ہوئے ان میں عمار بن یاسر بھی تھے اور آپکے لشکر کی

کل تعداد نوی ہزار تھی اور امیر معاویہ کی فوج مین سے پینتالیس ۴۵ ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ ۱۲۰۰۰۰ بیس ہزار تھی ✤

اور جنگ نہروان کی نسبت لکھتے ہین فلم یبق منہم غیر اربعۃ الاف فزحموا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنہم حتی یبدؤکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنۃ وحملوا علی الناس فافترقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطہم ثم عطفوا علیہم من المیمنۃ والمیسرۃ واستقبلت الرماۃ وجوہہم بالنبل وعطفت علیہم الرجالۃ بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوہم وکانوا اربعۃ الاف فلم یفلت منہم الا سبعۃ انفس لا غیر یعنے خارجیون مین چار ہزار سے باقی نہ رہے وہ اکٹھے ہو کر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم ہٹے رہو جب تک کہ وہ تمہارے سامنے آجائین پس وہ چلاتے ہوئے کہ رحمت اور آسایش جنت ہی مین ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہون مین بٹ گیا۔ یہانتک کہ تمام خارجی انکے گھیر مین آگئے۔ پھر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا۔ تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑہے اور پیادے نیزے اور تلوارون سے انپر ٹوٹ پڑے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ چار ہزار سب مارے گئے سات آدمیون کے سوا ان مین سے باقی نہ بچے وفی کامل التواریخ فما افلت منہم الا تسعۃ انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعۃ علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ خارجیون مین صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ✤

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروغان لا یکاد احد یتمکن منہ وکانت درعہ صدرا لا ظہر لہا فقیل لہ اما تخاف ان تؤتی من قبل ظہرک فقال اذا امکنت عدوی من ظہری فلا ابقی اللہ ان ابقی علیّ (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہین کہ حضرت علی لڑائیون مین بہت ہوشیار رہتے تھے اور اسکی گھاتین خوب جانتے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپ کی زرہ فقط آگے کے لئے تھی پیچھے پشت کے نہین تھی لوگون نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ اس بات سے نہین ڈرتے کہ آپ کا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپ نے فرمایا کہ اگر مین اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دون تو خدا مجھے باقی نہ رکھے ✤

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحادثہ فقال یا رسول اللہ ان فینا
اشعر الناس واسخی الناس وافرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمہم قال اما اشعر الناس
فامرء القیس بن حجر واما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباہ واما افرس الناس فعمرو بن
معدیکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء
بنت عمرو واما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسہ واما افرس الناس فعلی بن ابی
طالب (خزانۃ الادب) یعنے جب عدی بن حاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں شرفیاب ہوا
اور باتیں کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگوں میں ایک بڑا شاعر اور ایک بڑا سخی۔ اور ایک
بڑا شاہسوار گذرا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کر وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس
امرء القیس بن حجر ہے اور بڑا سخی حاتم بن سعد یعنی اسکا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ تو کہتا ہے اس طرح سے نہیں اشعر الناس خنساء عرب عمرو کی بیٹی ہے
اور اسخی الناس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہے۔

قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبارزت کے لئے طلب
کیا تاکہ دونوں میں سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پاجائیں۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصفک
علی۔ علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا انا مرنی بمبارزۃ ابی الحسن وانت تعلم انہ الشجاع المطرق
اراک طمعت فی امارۃ الشام بعدی یعنے تو مجھے ابو الحسن کے ساتھ مبارزت کرنے کے لئے کہتا ہے حالانکہ
تو جانتا ہے کہ ڈھونڈ کے مارنے والا بہادر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے

عن ابن عباس وقد سالہ رجل اکان علی یباشر القتال بنفسہ یوم صفین فقال ما رأیت رجلا
اطرح لنفسہ فی متلف من علی ولقد کنت اراہ یخرج حاسر الراس بیدہ عمامتہ وبیدہ السیف
(ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر جنگ صفین میں بذات
خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے میں نے انکی مانند کسی کو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتے ہوئے نہیں
دیکھا میں انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی میں ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ میں عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک
ہاتھ میں شمشیر۔

جناب امیر کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان نقلا درۃ الغواص سے لکھتا ہے وکانت ضربات
علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنے جناب امیر کی ضربیں ایک بار ہی پورا کاٹ ڈالنے والی
تھیں اگر سر پر پڑتی تھیں تو نیچے تک تسمہ لگا باقی نہ چھوڑتی تھیں اور اگر کروٹ پر پڑتیں تو دو ٹکڑے کر دیتیں تمام صاف

کاٹ جاتی تھین +

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہٗ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلے جا رہے ہین۔ رؤساء قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے درپے ہوئے اور مجتمع ہو کر رائین لگانے لگے شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کر لیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کر کے اسکا دروازہ بند کر دینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ ہو جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پھر ان کی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے شیخ نجدی نے کہا یہ رائے درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہو جائیگی اور تم سے بر سر پرخاش ہو جاینگے سب نے کہا یہ بوڑھا سچ کہتا ہے شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اونٹ پر جسے تمنے بلا چھوڑ کر سرکش بنا لیا ہو سوار کر کے بیابان مین چھوڑ دو۔ پس وہ ننگی بدؤن کے گروہ مین جا پڑینگے وہ ان کی باتون مین بگڑ جاینگے اور بدو انکو قتل کر ڈالینگے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون سے ہوگا اور تم بچ رہوگے سب بوڑھے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پر اعتماد کر سکتے ہو جسنے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور نادانون کو بگاڑ رکھا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دھکیلتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنا لے۔ اور حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کر کے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکالدیگا اور تمہارے سرداروں کو مار ڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس بڈھے کی تصدیق کی۔ ابو جہل بولا میں تمہین ایک ایسی رائے بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کر لو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہو کر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جاوے۔ جب اسطرح سے تمنے انکو قتل کر لیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہو جائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجائینگے تمنے دیت دیدیا اور چھوٹ جانا بوڑہے نجدی نے کہا یہ رائے بہت ٹھیک ہے اور اس مشورہ
مین اس نے سچ کہا ہے اور تم سب مین سے یہ کہری رائے والا ہے اسکی رائے سے تم نے نہ ہٹنا پس ابوجہل کی
رائ پر اتفاق کرکے سب وہان سے اٹھکر چلے گئے جبرئیل جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج شبکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خدا تعالے نے آپکو یہان سے ہجرت کرنیکا حکم بہیجا
ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہوگئے تو آپنے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونیکا حکم دیا اور فرمایا
ہماری ردای حضرمی اوڑہ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پہر آپنے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹہی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکہین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سورہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علیؑ پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوئے اور نہ اندوہگین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علی ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپ تنہا وہین رہے خدای تعالے نے حضرت علیؑ کو کفار کے شر سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اس وقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے کلثوم
بن ہرم کے ساتھ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتھ مخصوص کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سورہنے مین ضرر کے پہونچنے سے
بے خطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کو و نیز خدا کے حکم کی کہ یاموسی تو مت خوف کر جب خدا تعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسیؑ نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ بہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یاموسی مت ڈر اسکو پکڑلے۔ ہم ابہی اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹادیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپنے اپنی ردا کے کونے کو اپنے ہاتہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یاموسی

تمہین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمہاری ایذا کے لیئے اسکو حکم دین تو کیا تمہارا اکیلا تمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہی جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا۔ مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سی پیدا ہوا ہون۔ پس نفوس بشری کی طبیعت تو یہی۔ اسی طرح سے جناب موسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالی نے ان کو حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پہینکدو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اسکو پہر تمہارے پاس پہونچادینگے جب انہون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضای نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہوگیا قریب تہا کہ یہ امر ظاہر ہو کر موجب فضیحت ورسوائی ہوجاتا خدا کی مہربانی نے انکو بچالیا اور باوجود دلی اضطراب کے بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے دلکی قوت تامہ جسکا نام شجاعت ہی عطا نہ فرمائی ہوتی تو وہ بہی باوجود اسکو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تہا کہ تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضای نفس بشری مضطرب ہوجاتے۔ کیونکہ اکیلا آدمی کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پہر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے کے بعد تین دن اور راتین انہین دشمنون کے درمیان ٹہرا رہے اور پہر شہر سے نکلکر انکی زمینون اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے انکو جوہر شجاعت سی مخصوص کیا تہا ؛

ولیلۃ المبیت کانت لیلۃ الخمیس اول لیلۃ من شہر ربیع الاول سنہ ثلث وعشر من المبعث وعمر علی خمسۃ عشرین سنۃ (سیرۃ النبوۃ) لیلۃ المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضی سوئے اور آنحضرت مکہ سی ہجرت فرما گیے جمعرات کی رات اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرہوان برس تہا جناب علی کی عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تہی ؛

غزوہ بدر الکبری مین جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ المطالب مین لکہتے ہین کہ ایک ان مواقع مین سے بدر کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اٹہائیسون مہینے سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تہی اس دن جناب علی علیہ السلام اپنے بیخوف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس دریا کے منجدہار مین غوطے لگاتی

Presented by: https://jafrilibrary.com

بانہ سید المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الطبرانی) عبد اللہ بن حکیم الجہنی رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علی ع کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنون کے سردار اور متقیون کے امام اور جنکے سوتھہ اور ہاتھہ اور پاؤن سفید اور نورانی ہین انکے پیشوا ہین یعنے انکو بہشت کی طرف لیجانیوالے ہین ✤

یعسوب المومنین

(۱) عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المومنین و المال یعسوب المنافقین (اخرجہ ابن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب امیر فرماتے ہین کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی مومنون کا بادشاہ ہے اور مال منافقون کا بادشاہ ہے ✤

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا یعسوب المومنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضے اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر ع کی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور یہ مومنونکا سردار ہے ✤

صدیق الاکبر

عن معاذۃ العدویۃ رض قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرۃ یقول انا الصدیق الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ مینے بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون ✤

(عن) ابی ذر الغفاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من آمن بی و صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرمارہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے ✤

(۳) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من آمن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المومنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا تحقیق یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت مین حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور یہ مومنون کا یعسوب یعنے امیر ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھہ سے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنون کی گردن قلم کرتے تھے اور بدن سے سر کٹ کٹکر قدمون پر گرتے تھے جو کچھ کہ لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ہشام نے اپنی کتاب مسمی بہ سیرۃ النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن میں سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذات واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہین ان میں سے نو آدمیون پر تمام ناقل اخبار متفق ہین کہ انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان میں کسیکا اختلاف نہین - اور ان میں سے چار نفر ایسے ہین جنکو آپنے دوسرون کی شرکت سے قتل کیا ہے - اور ان میں سے آٹھ آدمی ایسے ہین جنکی نسبت اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب علی نے مستقل بذات واحد بلا شارکت غیر قتل کیا ہے اور جن میں کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہین وہ یہ ہین - ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ میں قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا - اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور نوفل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین میں سے مشہور تھا - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر میں مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تھا خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے کفایت کرے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا - اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ - اور عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن المنبہ بن الحجاج - اور حاجب ابن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیرؑ نے غیر کی شارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہین حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بھائی اور عبیدہ ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہین طعیم بن عدی بن نوفل یہ تمام گمراہون کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان اور عمر بن قیس اور حرملہ بن عمر اور قیس ابن الولید ابن المغیرہ اور ابو العاص بن القیس اور اوس الجمحی اور عقبہ بن المعیط ابن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابون میں ناقل ہین کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندھکر کھڑے ہو گئے ان سب سے آگے عتبہ ابن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوئے تھے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے قریش کے بھائیون میں سے ہمارے مقابلہ کے لیے آدمی بھیجین انصار مدینہ میں سے تین جوان انکی

مقابل نکلی عتبہ نے کہا تم کون ہو انہوں نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین۔ ہمنے اپنے بھائی بندونکو طلب کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے اپنے مقام پر واپس چلے آؤ۔ پھر آواز دی۔ اے حمزہ اور اے علی اور اے عبیدہ تم کھڑے ہوجاؤ۔ اور اس سچائی پر کہ جسپر خدا تعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئے ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکون سے بجھا دین۔ پس وہ اٹھے انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے انکے سر پر خود تھے کفار نے انکو پہچانا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بھائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علی نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹھ علی سے لڑ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چھوٹی عمر کے تھے پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتھ پر پڑی وہ کٹ گیا۔ پھر آپنے دوسری چوٹ ماری بعد اسکو قتل کرکے پھینکدیا جناب علی سے روایت ہے جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہ بھی بیان فرماتے کہ اب تک ولید کے بائین ہاتھ کی انگوٹھی کی تابش میری نگاہ مین ہے جبکہ مینے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تھی مینے سمجھا کہ اسکی شادی کی قریب ہی ہوئی ہے۔ اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہ نے اسکو قتل کردیا۔ اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تھی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہ نے انکو چھڑالیا۔

سیرۃ النبوۃ مین لکھا ہے کہ موطن غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپ سے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تھا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کہ کفار آپ کو ہٹا رہے تھے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بھی قتل کیا پھر عدی اور پھر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تھا۔ اسیطرح سے آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تھے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تھے نصف اور مسلمانون نے قتل کیئے

غزوۂ الکدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماء لھم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلے اللہ علیہ الی الکدر فلم یلق کیداً وکان لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعاء ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ غزوہ کدر شوال سنہ دو ہجری مین واقع ہوا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئین پر کہ جسکو کدر کہا جاتا تھا جمع ہورہے ہین آپ انکی طرف لشکر لے گئے کوئی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علی کے ہاتھ مین تھا آپ اونٹ اور بکریان غنیمت مین لیکر وہان سے لوٹے ؎

غزوہ احد مین جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین ان مین سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کی تیسرے برس واقع ہوا ہے اس قصہ مین ملخص قول یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کہا گئے اور ان مین سے بعض قتل اور بعض قید ہوئے مکہ والون کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ پیدا ہوا باہم مجتمع ہوکر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیون کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگون کو اپنی طرف گرویدہ کرکے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے اور مسلمانون کی بیخ کنی کی درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آکر لوگون کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی جماعت کو ساتھ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت مین سے ایک تہائی واپس ہوگئی اور آپ کی معیت مین صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین بہی کیا ہے ؎

جبکہ لڑائی کی آگ بہڑک اٹہی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہوگئے اور جناب حمزہ نے ایک جماعت کے ساتھ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آورون سے بائیس آدمی مارے گئے صحابہ مغازی نقل کرتے ہین جناب علی نے ان مین سے سات آدمیون کو قتل کیا اور وہ یہ ہین طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی۔ عبد اللہ بن جمیل بن عبد العار۔ ابو الحکم بن الاخنس۔ سباع بن عبد العزی۔ ابو امیہ بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیون پر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علی ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل مین لوگون کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتہیون کے ساتھ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب فاطمہ علیہا السلام سے دیکر فرمایا بیٹی اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے اور جناب علی نے بہی انکو اپنی تلوار دیکر کہا اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکھتے ہین کہ آنحضرت

روز زمین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علی نے ہاتف سے آواز سنی کہ لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علی یعنی ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ✤

عن ابن عباس قال خرج طلحۃ بن ابی طلحۃ یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان اللہ یعجلنا باسیافکم الی النار و یعجلکم باسیافنا الی الجنۃ فایکم یبرز الی فبرز الیہ علی وقال لہ واللہ لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربہ علیؑ علی رجلیہ فقطعہا وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجہز علیہ فقال انشدک اللہ والرحم یا ابن عم فانصرف عنہ الی موقفہ فقال المسلمون ہلا اجہزت علیہ فقال ناشدنی اللہ ولیس بعیش فمات من ساعتہ و بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسروا المسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائہ و ثباتہ وحسن بلائہ (کفایۃ الطالب للعلامہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکوں کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے جہنم مین گرائے جائینگے اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین پہنچائے جاؤ گے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کرسکے جناب علی اسکے مقابلہ کے لئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہیں چھوڑونگا۔ پس دونوں کی مار چلی اور آپنے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپکو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپنے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہیں رہیگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مرنیکی بشارت دی مسلمان خوش ہو گئے۔ محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علی کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات نفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی ✤

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترۃ النبویۃ مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیہ انہ سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشرۃ ضربۃ سقطت الی الارض فی اربع منہن فجاءنی رجل حسن الوجہ طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیہم فانک فی طاعۃ اللہ ورسولہ وہما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال یا علی اقر اللہ عینک ذاک جبرئیل (کفایۃ الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی نے

معالم العترۃ النبویہ مین قیس بن سعد کی طرف مرفوع کرکے روایت کرتے ہین انکے والد نے جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ احد کے دن سترہ زخم مجھکو ایسے لگے تہے کہ ان مین سے چار زخمون کے ساتھہ مین زمین پر گرنے کے قریب ہوگیا تہا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو مین مہکتے ہوئے آدمی نے میری پاس آکر میرا کندھا پکڑلیا اور مجھکو کہڑا کردیا اور کہا پھر کر دشمنو نپر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے اور وہ دونون تجھہ سے راضی ہین جناب علیؑ کہتے ہین کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تہے ۔

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی اٰبائہ السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعۃ قتلہم علی قال ابن الاثیر فلما قتلہم ابصر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جماعۃ من المشرکین فقال لعلی احمل علیہم فحمل ففرقہم وقتل فیہم ثم ابصر جماعۃ فقال لہ احمل علیہم وحمل وفرقہم وقتل فیہم فقال جبریل ان ھذہ المواسات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ فقال جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہین کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تہے جنکو جناب علیؑ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ جب جناب علی نے انکو قتل کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکھا اور علی سے فرمایا انپر حملہ کرو آپ نے انپر حملہ کرکے انکو متفرق کردیا پھر آپنے ایک اور جماعت کو دیکھا اور علی سے فرمایا انپر بھی حملہ کرو آپنے انپر بھی حملہ کیا اور قتل کرکے انکو متفرق کردیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لیئے تسلی ہونی چاہیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے مین اسکا ہون جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین تم دونون کا ہون ۔ اور ایک آواز سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ہے ۔

عن علی قال کسرت یدعلی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الخوارزمی) جناب علیؑ سے منقول ہو کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بائین ہاتھہ مین علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت مین میرا علمدار ہے ۔

غزوہ خندق مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ ان مین سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

احزاب بھی کہتے ہین ہجرت کے پانچوین برس واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان بھی ان سے اتفاق کیا ہے اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی النضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے محاصرہ کا قصد رکھتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کھدوایا جب خندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون بعض اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کی دس ہزار جمعیت کے ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آ اترے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا ذکر کیا ہے کہ جب قریش تمہارے آگے اور پیچھے سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار کی جماعت کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر یہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حقتعالی نے انکا مفصل ذکر کیا ہے ؂

مشرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کو متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا ان مین سے قریش کے چند سوار آگے بڑھے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ھزار سوار کی برابر گنا جاتا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا سب گھوڑونکو بڑھا کر خندق پر اکھڑے ہوئے اور ایک تنگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گھوڑے کدائے اور انکے گھوڑے خندق کو اور مسلمانون کے درمیان اچھلنے اور کودنے لگے یہہ دیکھکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑھے جہان پر سے وہ خندق پھاند آئے تھے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی۔ عمرو بن عبدود لوٹ پڑا قریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تھی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان و شوکت معلوم ہو سکتی تھی اسکا بیٹا حسل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی اسکے ساتھ تھے۔ عمرو ہل من مبارز کے نعرے لگانے لگا۔ جناب علی نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کر بیٹھا وہ پھر ہل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمہاری جنت جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہو جائیگا۔ پھر کیون تم مین سے کوئی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی یہ سنکر آنحضرت کی خدمت مین آگئے اور اسکی مبارزت کیلئے خواستگار ہوئے آپنے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے آپ مجکو اسکے مقابلہ کیلئے اجازت دین حضرت نے انکو اذن دیا اور سر اقدس سے عمامہ اتار کر انکے سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان سے چلے جاؤ جناب علی اسکے سامنے گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا ؂ ولقد بححت من النداء + بجمعکم ھل من مبارز + ووقفت اذ جبن

اشجاع + بموقف البطل المناجز + وکذالک انی لم ازل + متسرعا نحو الهزاهز + ان الشجاعة فی الفتی + والجود من خیر الغرائز + (یعنی) بہ تحقیق میری آواز تم لوگون کو بل من مبارز پکارتے پکارتے تنگ گئی اور جسکہ بہادر نامردی کرتا تہا مین دلیرون کی صف مین کہڑا تہا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی طرف دوڑتا تہا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچہی طبیعت ہے۔ جناب علی نے اسکا جواب ارشاد کیا ؎ یا عمرو ویحک قد اتاک + مجیب صوتک غیر عاجز + ذو نیة وبصیرة + والحق منجی کل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیک نائحة الجنائز + من ضربة تفنی ویبقی + ذکرها عند الهزاهز + یعنی اے عمرو تجہ پر افسوس ہے تیرے پاس آرہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے مین عاجز نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت ہے اور سچ ہر ایک فیروزمند کو نجات دینے والا ہے۔ مین بے شک امید رکہتا ہون کہ مین نوحہ گر عورتون کے مین تجہ پر برپا کراؤنگا۔ ایک ایسی ضرب سے کہ تو فنا ہو جائے گا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تہا مجہے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو جہپٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود ہماری باتون کا تذکرہ چہوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے جی مین ٹہان رکہا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے آگے تین باتین پیش کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے کہ تو کلمہ پڑہ اور مسلمان ہو جا۔ وہ بولا مجہے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بہی واپس لیجا عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور پچہلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جس قوم نے مجہے اپنا رئیس بنایا مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علیؑ نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گہوڑے سے اتر کر مجہ سے جنگ کر۔ عمرو نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجہ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علیؑ نے فرمایا واللہ مین تجہکو قتل کرنا چاہتا ہون۔ عمرو جہٹ سے گہوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک ساعت تک باہم لڑتے رہے عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹ کر تلوار آپکے سر مین بیٹہ گئی۔ جناب علی نے عمرو سے کہا تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجہے اکیلا کافی نہ تہا کہ تو نے مددگار بلائے ہین عمرو نے پیچہے پہر کر دیکہا آپنے اسکی دونو پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین اور غبار بلند ہو گیا جب کہل گیا تو لوگون نے دیکہا کہ آپ داڑہی پکڑے ہوئے اسکی چہاتی پر سوار ہین اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندہے پر تلوار ماری اور اسکی

ایکطرف کا کندہا زمین پر گرا دیا آپنے اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی حسل پر لپکی اسکو بھی مار ڈالا انکی گھوڑی بھاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پھینکدیا اور بھاگ گیا ان میں سے جس نے بھاگنا تھا وہ بھی اسکے ساتھ بھاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر میں سے خون بہتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل علی لعمرو بن عبد ود افضل من عبادۃ الثقلین یعنے علی کا عمرو بن عبد ود کو قتل کرنا الجن والانس کی عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال فما شبہت قتل علی عمرو الا بما قص اللہ تعالی من قصۃ داؤد علیہ السلام وجالوت حیث قال عزوجل فہزموھم باذن اللہ وقتل داؤد جالوت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داؤد علیہ السلام اور جالوت کے قصے کے مشابہ ہے جسکا کہ ذکر خدا نے اسطرح پر کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بھاگ گئے اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا

عن عبد اللہ بن مسعود قال کان یقرئ وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح پر پڑہا کرتے تھے کہ لڑائی میں مومنوں کے لیے اللہ نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابی الحسن المداینی قال لما قتل علی عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ فقالت من ذا الذی اجتری علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیۃ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ہذا یا بنی عامر فانشات بہ لو کان قاتل عمر غیر قاتلہ + لکنت ابکی علیہ اخر الابد لاکن قاتلہ من لا یعاب بہ۔ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد یعنے ابی الحسن مدائنی روایت کرتے ہیں کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبد ود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو ملی وہ پوچھنے لگی اوسپر کسکا قابو چل گیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگے اسکی موت اپنے بزرگ بہائی بند کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ اے بنی عامر یعنے کوئی اس سے زیادہ صاحب فخر نہیں سنا اور اسکو مرثیہ میں یہ شعر کہے سے اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی اور ہوتا۔ تو میں ہمیشہ اسپر رویا کرتی۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں اور وہ ہمیشہ سے شہر کا سردار پکارا جاتا ہے۔ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمہ روی الجمہور ان علیا لما برز الی عمرو بن عبد ود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ میں ناقل ہیں کہ جمہور اہل سنت روایت کرتے ہیں

اور جب جناب امیر عمر بن عبدود کے مقابلہ کے لیئے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پوری کفر کے مقابلہ کو نکلا ہے *

غزوہ خیبر مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری مین پیش آیا۔ اسوقت جناب علیؑ کے عمر اکتیس برس کی تہی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ مین سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکھا ہے وہ روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین خیبر کو چلے میری چچا عامر صحابہ مین یہ رجز پڑہ رہے تھے واللہ لو لا اللہ ما اھتدینا * ولا تصدقنا ولا صلینا * ونحن عن فضلک ما استغنینا * وثبت الاقدام ان لاقینا * وانزل من سکینۃ علینا * یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ ہم نماز پڑہتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہین۔ پس جبکہ ہم دشمنون کے سامنے جائین۔ تو تو ہمارے قدم ثابت رکہیو اور تو ہمپر سکون اور تسلی نازل فرمائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجہے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ ضرور شہید ہوجاتا تہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بہی عامر کے ساتھ اس دعا مین سے حصہ دیتے تو کیا اچہا ہوتا۔ جب ہم خیبر مین پہونچ گئے مرحب یہودیون کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی تلوار ہلا ہلا کر یہ رجز پڑہ رہا تہا ۔ قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب تمام خیبر جانتا ہے کہ مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ کے لیئے میدان مین نکلے اور رجز کہنے لگے ۔ قد علمت خیبر انی عامر۔ شاکی السلاح بطل المغامر تمام خیبر جانتا ہے مین عامر ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون بے اندیشہ ہون۔ پس عامر اور مرحب مین مار ہونیلگی مرحب کی تلوار عامر کے گہوڑے کو لگی وہ اچہلا کہ عامر کو گرا دی۔ انکو اپنی تلوار لگ گئی جس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اس مین انکی جان تہی بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اپنے ہاتہ سے مارے گئے مین آنحضرت کے حضور مین روتا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے مینے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہین آپنے فرمایا بلکہ اسکے لیئے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پہر حضرت نے مجہے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکو بہیجا انکی آنکہین دکہتی تہین مین انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم آج ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین

حضرتؑ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون کو لگایا۔ وہ اچھی ہوگئی آپ نے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ اپنی بڑائی ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب۔ اذا اللیوث اقبلت تلہب واحجمت عن صولۃ المجحب۔ قلت حمای ابدا لا یقرب۔ اطعن احیانا وحینا اضرب۔ ان غلب الدہر فانی اغلب۔ والقرن عندی بالدما مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت رکہنے والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ جبکہ معرکہ مین شیر دراتے ہین۔ آگ کے شعلے بہرکاتے ہین۔ مرحب کے حملہ سے ہٹ جاتے ہین کہ بادشاہ کا حاجب ہے[1]۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہین آتا کبہی مین نیزہ مارتا ہون اور کبہی تلوار۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بہی ہوجائے تو بہی مین غالب ہون۔ میرے سامنے حریف خون مین لتہڑا ہوا ہے جناب علیؑ نے اسکے مقابل مین یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورہ + من یترک الحق یقوم صغرہ + اقتل منکم سبعۃ او عشرہ + فکلہم اہل فسوق فجرہ + مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ہے۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہون۔ قوی بازو اور سخت گردن والا جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر۔ مین تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپونگا۔ مین تمہین ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہوجائیگا۔ مین نیزہ کو سخت زمین میں گاڑتا ہون۔ مین تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ بزرگ قوم کے نزد مین بہرے ہوئے نوجوان کی ضرب ہے۔ اسکے لیے جو حق کو چہوڑتا ہے اور ذلت پر ٹہیرتا ہے۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمیون کو قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہین۔ پہر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گر پڑا۔ اور خدا نے انکے ہاتہہ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت مین ہے کہ جناب علیؑ علم لیکر کودتے ہوے رزمگاہ کو تشریف لے گئے مین انکی خبر معلوم کرنے کو انکے پیچہے ہولیا۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتہرلی زمین مین علم گاڑ دیا۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون ہین آپنے فرمایا مین علی بن ابی طالب ہون یہودی نے کہا تم بلندی پانیوالے ہو موسی علیہ السلام پر جہوٹ بات نازل نہین ہوئی۔ جب تک کہ قلعہ فتح نہ ہوا آپ وہان سے واپس نہ ہوئے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بہی انکے ساتہہ ہولئے۔ جب آپ قلعہ کے پاس پہونچے قلعہ والے نکلکر آپکے ساتہہ

[1] حاجب اس زمانہ مین بادشاہ کے وزیر کا لقب ہوا کرتا تہا ۱۲

لایقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سات برس سب سے پہلے نماز پڑھی ہے +

(۵) **عن** معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (نقلہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ کہتی ہیں میں نے بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں قبل اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے میں ایمان لایا ہوں اور ابوبکرؓ کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہوں +

(۶) **عن** ابن عباسؓ وابی لیلےؓ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مؤمن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالبؑ ہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہیں اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسی علیہ السلام کے حواریین) پر ایمان لانیوالے جسنے کہ یہ کہا تھا اے میری قوم کے لوگو نبیوں کی متابعت کرو ۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالے حزقیل جسنے یہ کہا تھا اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے ۔ اور علی بن ابیطالبؑ کہ ان سے افضل ہے ۔

(۷) **عن** ابن عباسؓ فی قولہ تعالے من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علی یا رسول اللہ ہل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ہذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ تعالی قد انزل بیان ما سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسولؐ کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتھ ہیں جنپر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت میں بھی دیکھ سکینگے ۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسپر سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لڑنے لگا ایک یہودی نے آپکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا اور لڑتے رہے جبتک کہ خدا نے آپکو فتح دی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن مین آٹھوان مین بھی شریک تھا اس دروازے کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خیبر کے دن ابوبکرؓ نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمرؓ نے علم لیا مگر فتح نہوا۔ پھر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جبتک خدا اسکو فتح نہ دے وہ نہین لوٹیگا۔ جب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھین دکھتی تھین پھر حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انھون خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ جب جناب علیؑ قلعہ قموص کے قریب گئے خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ کے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤن پھسل گیا۔ وہان سے آپ غضبناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف از پڑے اسکو اکھاڑ کر چالیس گز پس پشت ڈالدیا خدا نے خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ مجھے اس سے تو تعجب پیدا نہین ہوا کہ خدا نے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کا دروازہ اکھاڑنا اور چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیون نے اسکے اٹھانے مین طاقت آزمائی کی لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر لگی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اسمین چالیس فرشتے انکے مددگار تھے

قال علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ یروی ان علیا ضرب مرحبا فترس فوقع السیف علی الترس فقدہ وشق المغفر والحجر الذی تحتہ والعمامتین وفلق ہامتہ حتی اخذ السیف فی الاضراس علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جب مرحب کے تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑ کر اس پتھر کی ٹھیا کو کاٹ ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتون مین پہونچ گئی۔

واقعہ جمل مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ جناب امیرؑ کی بیعت مہاجرین و انصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ مین مصریون نے جناب عثمانؓ کو قتل کرکے شور و غل برپا کر رکھا تھا اور غافقی بن حرب العکی انکا سرغنہ تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت کے لیے جناب امیرؑ کی خدمت مین آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگون کا امام کے بغیر چارہ نہین آپ انسے یہ فرماتے تھے تمہاری حالات پر مجھے دخل دینیکی ضرورت نہین جسکو چاہو اختیار کرو مین راضی ہون لوگون نے کہا کہ آپکے سوا ہم کسیکو نہین چاہتے اور نہ ہم آپسے زیادہ اس بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہین۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہین ہو سکتی بعض کہتے ہین کہ انکی یہ باتین آپکے گھر مین ہوئی تھین بعض کہتے ہین کہ بنی مبذول کے باغ مین یہ گفتگو ہورہی تھی۔ آپ مسجد مین تشریف لیگئے لوگ بیعت کرنے لگے سب سے اول طلحہ بن عبید اللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ احد کی لڑائی مین ٹوٹ چکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیہ راجعون پہلی ہی ٹوٹے ہوئے ہاتھ نے بیعت کی پہر یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پہر انکو پیچھے زبیر بن العوام نے بیعت کی پہر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپ کی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان۔ رافع بن خدیج۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ۔ صہیب بن حبان۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے پینتیسوین ۳۵ برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئے۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا خون بہرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی اونگلیان ٹکی تہین۔ جو حضرت عثمان رض کے قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتھ کو بڑہا کر قاتل کی شمشیر کو انسے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تہین۔ اپنے ساتھ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بہی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین چلے گئے۔ جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بہیجے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا بہیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیئے اس مضمون کا خط لکہا۔ یہ خط امیر المومنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تہے مین بہی ذو قرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا یتعالی نے مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بہی انہین کی رای کی پیروی کی ہے۔ جو کچہ کہ انکو بہلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت معلوم ہوئی اسکو چہوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکہہ بہیجا ہے کہ میرا عہد انکے ساتھ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میری گلے پڑی ہے مین بہی انکے گلے مین وہی ڈالنا چاہتا ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجہے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم میرا خط دیکہتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ جسوقت آپ اس خط کو لکہکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المومنین یہ خط کیسا ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکہا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتہہ بہیجنا چاہتا ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپسے ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا ایسا کوئی شخص نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمان رض کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ سردست اس ہو کسی ایسے عہد کی بابت کہلا بہیجین کہ وہ آپ کی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پہر جو آپ کی رای ہو سو کرین۔ جناب امیر نے فرمایا مجہے اس بات سے خدا یتعالے کا حکم روکتا ہے۔ کہ تو گمراہ کرنے والون کو اپنا دوست مت بنا خدا کی قسم ہے پروردگار مجہکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکہے گا۔

بلکہ جس امر پر کہ مین ہون اسی کیطرف مین اسکو کھینچون گا۔ اگر اسنے مان لیا بہتر۔ ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہو جائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹھا اور کہنے لگا آج آپ ٹھیرے رہین اور کل تک صبر کرین مین کل
آپکے پاس آؤنگا پھر دیکھا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیر المومنین کل جو کچھ کہ مینے
عرض کیا تھا سو کیا تھا۔ آپنے اسے نہین مانا تھا جب مین رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹھیک ہے آپنے جو کچھ کہ لکھا ہے معاویہ کیطرف بھیجدین اگر وہ آپکے پاس چلا آئے تو بہتر ورنہ آپ اسکو معزول
کردین کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین ایسا ہی کرونگا۔ یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہین جب لوگ بیعت کر چکے مین جناب امیر کیخدمت مین گیا دیکھا مغیرہ خلوت مین
جناب امیر علیہ السلام باتین کر رہا ہے۔ جب وہ چلا گیا مینے جناب امیرؑ سے عرض کیا مغیرہ آپسے کیا کہتا تھا۔
آپ نے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول نکرین جب تک کہ لوگون کی شورش فرو ہو جاے پھر ان مین سے جسے چاہین آپ معزول کرین مینے
اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ مین دین مین ہرگز سستی نہین کر سکتا۔ پھر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہین معزول
کرین لیکن معاویہ کو برقرار رہنے دین کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہین اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہین
اور وہ صاحب جرات ہے اور اسکے قائم رکھنے مین آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت مین اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بھی اسکی مدد نہین
کر سکتے مغیرہ میرے پاس سے اٹھکر چلا گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے ذہن مین ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹھیک نہین۔ اب پھر لوٹ کر آیا تھا اور کہتا تھا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو کچھ مشورہ دیا تھا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تھی مینے یہ خیال کیا کہ جو آپکی راے مین آیا ہے آپ وہی کرینگے اب مین بھی آپکی راے کے
ساتھ اتفاق کرتا ہون آپ جسکو چاہین معزول کرین اور جسکو چاہین متولی بنائین۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے ابن عباس کہتے ہین کہ مینے جناب امیرؑ سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تھا۔ دوسری مرتبہ دھوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اوسنے مجھے کیونکر
نصیحت کی تھی مینے عرض کیا۔ معاویہؓ اور اسکے دوست صاحب دنیا ہین جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہین ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہین گے کہ جناب امیرؑ نے
ہمارے خلیفہ کو قتل کرکے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگون کو آپکی طرف سے بگاڑ دینگے اسکے
سوا مین طلحہ اور زبیر سے بھی مطمئن نہین کہ وہ بھی آپسے بگڑے ہوئے ہین میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکرین جب وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہ سے اکھاڑ سکتے ہین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا

مین تلوار کی سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رای ٹھیک نہین آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہو
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے آنے کے بعد ان سی آپکی حسب ضا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پھر کر نہ دیکھہ سکین گے اور آپ پر بھی کوئی الزام وارد نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بھروسہ پر نہین۔ پھر مینے عرض کیا اچھا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کرکے اپنے گھر مین بیٹھہ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دھوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائینگے آپ ان لوگون سی لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر منڈھین
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رای ٹھیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہی۔ مین ہرگز اسسے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن ماردیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کرلیگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھہ پر تشدد کرے گا
جب اس نے مجھہ پر ہاتھہ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھہ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھہ اسکے پاس
بھیجدین اور اسسے یہان بلالین۔ دیکھیے وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرۃ الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بھیجا۔ جب اسنے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑھکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذرچکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین جاکر داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کھولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چھوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے تھے کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے رضی نہین ہونگے مینے ساٹھ ہزار آدمی کو حضرت عثمان کی
کرتے کے نیچے روتے ہوی چھوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکھا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بھی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھہ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے وہ وہان سی اٹھکر

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اس کہتے اور ڈرتے کہ قاصد کو ایسی باتین کرنا کیا مناسب تہا۔ واللہ اگر امیر المومنین اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابو لیلےٰ عامر ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق مین جناب عثمان کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ مین ابو موسی اشعری کو لکہہ بہیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگون کو آمادہ کرین اہل مدینہ سے فرمایا خدا تعالی کی محبت کے پورا کرنے مین تمہارے امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ مین نہ ڈالو اور اس سے سرکش نہ بنجاؤ۔ شاید پروردگار تمہاری پریشانی کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے بدلے کہ اس قوم نے تمہارے حق مین سوچ رکہی ہے تمہین نیکی پہنچائے جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف لیجانیکا تہیہ فرما رہے تہے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے برخلاف ہوجانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ اور زبیر مدینہ سے مکہ مین چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ مین فروکش تہین انسے پوچہا کہ مدینہ طیبہ مین کیا ہو رہا ہے۔ دونون صاحبون نے عرض کیا ہم دونون لوگون کے غوغا کی وجہ سے مدینہ سے بہاگ آئے ہین وہان کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہین اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہین۔ اور نہ ایسے امور سے آپنے انکو باز رکہتے ہین۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لیے ہمکو چڑہائی کرنا چاہیے طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیا ہم بہی شام کو چلے جائین اور معاویہ سے جا ملین۔ ابو عامر انہین دنون مین جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ مین آیا ہوا تہا۔ کہنے لگا تمکو شام مین جانیکی ضرورت نہین وہان معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ مین جانا چاہیے۔ مجہے وہان رسوخ حاصل ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہین۔ اور ہم مین طلحہ لائق بہی ہین۔ بصرہ کیطرف جانیکے لیے سب کی رائے قرار پائی۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہی انکے ساتھ جانیکو آمادہ ہوئین۔ عبداللہ بن عمر کو بہی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین مدینہ والون کے ساتھ ہون جو کچھ وہ کرینگے مین بہی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ مین ٹہیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بہی انکے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بہائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمن مین حضرت عثمان کا عامل تہا اور انکے قتل کے بعد مکہ مین آیا ہوا تہا ایک ہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بہیجدیے اور مکہ مین منادی کرادی کہ ام المومنین عائشہؓ اور طلحہؓ اور زبیر بصرہ کو جانے والے ہین جو شخص دین کی عزت کے لیے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آجائے۔ چھ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہو لئے
انکے سوا اور بھی لوگ انکے ہمراہ ہو گئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ یعلی بن منبہ نے جناب
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تہا۔ دو سو دینار کے بدلے اس
کو خریدا تہا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہین کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تہا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ مین ایک روز اس اونٹ پر سوار تہا کہ مجھے والی ابن الحباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ
کو بیچے گا۔ مینے کہا ہان مین بیچتا ہون۔ اسنے قیمت پوچھی مینے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہین مینے کہا کیون۔ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین اسپر سوار ہو کر کسی کے پیچھے نہین دوڑا
کہ مینے اسے نہ پالیا ہو۔ اور میرا کسینے ۔۔ پیچہا نہین کیا کہ مین اس سے گم نہ ہو گیا ہون۔ اس نے کہا
تجھے یہ بہی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہین۔ ہم اسے جناب ام المومنین کی سواری کیواسطے
مانگتے ہین۔ تو مینے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہین بلکہ تو میرے ساتھ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجھے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا۔ مین اسکے ساتھ گیا۔ انہون مجھے چھ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبداللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدؤن مین سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین اس خبر کے پہونچانیکو بہیجا
کہ ام المومنین رض اور طلحہ رض اور زبیر رض بصرہ کی طرف گئے ہین۔ پہر جناب ام المومنین رض نے مکہ سے برآمد ہو کر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہ رض و زبیر رض کے پاس گیا اسوقت اندونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹہے ہوئے تہے کہنے لگا تم دونون مین سے مین کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہون اور نماز کا اذن کس سے لون عبداللہ بن الزبیر رض نے کہا میرے باپ سے اور محمد بن طلحہ رض نے کہا میرے
باپ سے یہ بات جناب ام المومنین عائشہ رض تک پہونچی انہون نے مروان سے کہلا بہیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبدالرحمن بن عتاب نماز پڑہائین معاذ بن جبل کہتے ہین کہ اگر مروان ظفریاب
ہو جاتا تو ضرور ہم آپس مین لڑ مرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چھوڑنے والا تہا جناب ام المومنین رض
کے ساتھ اور امہات المومنین بھی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تہین
اسلام کیحالت پر رونے لگین اور انکے ساتھ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہین دیکہا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب رکہا گیا۔ پہر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول سنہ ۳۶ چھتیس ہجری کی آخری تاریخون مین شام کے قصد پر مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابہی روانگی مین تہے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپ نے انکے سامنے
خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان فرمایا کہ سیئات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی درستی
نکرے پس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے سب کام اچہے کر دیگا۔ جناب علیؑ نے یہ
فرما کر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے
پہلے رستے مین انکو جا لین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ
کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے نزدہ گئے ہین۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر
سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا اکثر مین انسے علیحدہ ملنا اچہا سمجہتا تہا دیکہا کہ اکثر وہ اپنی ڈاڑہی کو پکڑے
ہوئے خلوت مین متفکر بیٹہے رہتے ہین مینے انسے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا
تہا اب دیکہتا ہون کہ آپ اپنی ڈاڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹہے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے
پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کرو۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے
جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے
محمد کو واپس بہیجدین انکی زمین ہے اور عیال بہی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ انکی بعد آپکی زمین
اور عیال کی خبرگیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی
حادثہ تیرے باپ پر نازل ہو اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبرگیری کر سکتا ہے اس نے کہا مین اپنے
باپ کے سوا انکی واپسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تہے کہ ہم قبل سے
اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تہے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ اسکا نام فتنہ رکہتے ہین اور
خود اس مین پڑتے بہی ہین۔ کہنے لگے مجہ پر سخت افسوس ہے۔ کبہی ہم مشتبہ بہی ہوئے ہین اور کبہی نہین
بہی ہوئے مگر کبہی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہہ کو نہ معلوم کر لیا ہو
مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے
لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپ کے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور
جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ اوس سے پوچہی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین
عائشہ حضرت امیر سے برخلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ لڑنے پر آمادہ ہین۔ مینے اپنے جی مین
کہا۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتھ جنگ کرون تو
یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرون تو یہ بہی مشکل ہے کیونکہ
وہ سب مومنون سے اولیٰ ہین۔ اسی اثنا مین مین اپنے دوست کے پاس سے اٹہکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا مین آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ ہو کر ان لوگون کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا۔ اور ہمارے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پھر لوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور رو رو کر کہنے لگے مینے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا مینے پھر عرض کیا تھا۔ اب یہ دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع مین پڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیون کی طرح سے روتے ہو۔ تمنے کیا ایسی بات کہی تہی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ مینے اسے نہین مانا جناب حسنؑ نے عرض کیا جب لوگون نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کو گہیر لیا تہا تو مینے عرض کیا تہا کہ آپ یہان سے کسی سمت کو چل دین۔ جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کر چکینگے تو ضرور آپ کو ڈہونڈینگے اور آپ کی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پھر جب حضرت عثمان شہید ہو گئے اور لوگ آپ سے بیعت کرنے کو آئے مینے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائین آپ بیعت نہ لین۔ پھر جب طلحہ و زبیر بیعت کر کے چلے آئے تو مینے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانین اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ بیعت قبول کرین اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضاے الٰہی پر راضی رہین۔ جناب امیر علیہ السلام نے کہا واللہ مین گفتار نہین بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بہٹ مین گہستا ہے تو اسکو حیران کر کے اسکی پاؤن مین رسے ڈالتا ہے اور زیاب زیاب پکار کر اسکی نسین کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے اور عاصی کو مطیع کے اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پھر خدا جو چاہے سو کرے پھر جناب امیرؑ نے ربذہ مین طلحہ و زبیر کیطرف خط لکہا۔ کہ اے طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگون نے میری بیعت کا ارادہ نہین کیا مینے بہی انکا قصد نہین کیا۔ تم دونون نے کسی کے رعب سے دبکر بیعت نہین کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے۔ قبل اسکے کہ تم اس بات مین پڑتے اسکا چہوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تہا عثمانؓ کے بیٹے موجود ہین وہ عثمانؓ کے ولی ہین اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہین تم دونون مہاجرین مین سے ہو۔ تم اپنی والدہ کو گہر سے باہر کہینچ لائے ہو جس مین کہ خدا نے انہین قرار سے بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہو۔ والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکہا کہ آپ کو اپنے گہر سے ایسے امر کی طلب کے لیے باہر نکلنا زیبا تہا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ اصلاح بین الناس کے سوا آپ کی اور کوئی مراد نہین۔ بہلا آپ یہ تو بیان کرین کہ عورتون کو لشکر کی سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم مین جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرتی ہین

عثمان بنی امیہ مین سے تھے آپ بنی تمیم مین سے ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گھر سے باہر نکالا ہے اور سپر برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بھاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گھر کو لوٹ جائین اور ستر کا لحاظ رکھین۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط دیکر روانہ کیا اور اس مین لکھا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور انصار بنو۔ اور ہماری ساتھ آمادہ ہو جاؤ۔ شاید کہ اس امت مین پھر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ ایک دوسرے کے بھائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑہنے کیلئے کھڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سے ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ پس جب تک کہ خدا نے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا یہانتک کہ مین ان لوگون کے ہاتھ مین آپہنسا جنکو کہ شیطان نے بہلایا ہے اور وہ ضرور اس امت کو بہلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سے پہلی امتون مین پھوٹ پڑی ہے۔ اس امت مین بھی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دوہرا کر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور ہو کر رہے گی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹ جائیگی۔ جن میں سے ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچھ کہ قرآن جتلائے اسے مانو اور جس سے انکار کرے اسے چہوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری نبی ہین اور قرآن کے منصف اور پیشوا ہونے پر راضی رہو۔ پھر آپ ربذہ سے ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونو محمد کوفہ مین پہونچ گئے ابو موسی کو خط دیا انہون نے سب کے سامنے پڑہا اور کچھ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجی کے لوگ اکٹھے ہو کر ابو موسے کے پاس گئے اور پوچھا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے ابو موسی نے کہا آج تو نہین مین کل اپنی رای بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابو موسی نے منبر پر چڑہکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت کے واسطے گھر مین بیٹھے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گھر سے باہر نکلنا جوان دونون میں آسان سمجھو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سے ان دونون محمدون کے ساتھ کوئی چلنے کے لیئے آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابو موسی سے سخت دست کہنے لگے ابو موسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہارے آقا کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہین تو جب
تک کہ عثمان کے قاتلون سے جہان کہین کہ ہون فراغت حاصل نہوجائے۔ کوئی نہین لڑ سکتا۔ دونون محمد نامہ
سے جناب امیر کی خدمت مین واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابو موسی کے پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری رائے کے سوا ابو موسی کوفہ کے عمل پر نہین رہ
سکتا۔ جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت مین کوفہ مین
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد مین جمع تھے اور ابو موسی انہین خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے
لوگو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہین جو شرفیاب صحبت ہوے ہین اس وہی لوگ ان
لوگون سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہین ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والے ہین۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنیوالا سوار سے بہتر ہوگا
خدا تعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال ایکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کھڑے ہو کر ابو موسی سے فرمایا ای بوڑھے تیری مان مرے ہمارے عمل سے علیحدہ
ہو جا۔ ابو موسی نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دین۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنے بھائیون کیطرف دوڑو۔ امیر المومنین
فرماتے ہین مین ان دو راہون مین سے ایک راہ پر نکلا ہون یا ظالم ہون یا مظلوم اگر مظلوم ہون تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہون تو مجھے پکڑیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ و زبیر وہ ہین جنہون نے
سب سے پہلے مجھ سے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہین آیا مینے کسی کے مال
مین ہاتھ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح مین ابن مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہین کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئی جناب امیر نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ مین ہمارے پاس بھیجا جناب حسن نے منبر پر چڑھکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہین۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت مین تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین خدا نے اسوقت تمکو امتحان
مین ڈالا ہے کہ تم علی کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنین رض کی اور اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بھی انکی دعوت کو مذیرا کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا امیر المومنین

لوگون کے ساتھ ہین جنپر خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک لوگون کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علی خدا تعالی نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا ہے اور تصدیق کی

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یا رسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علے ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون ما ھذا الا ملک مقرب او نبی مرسل او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الادمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابو جعفر العقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت مین ہم چار شخصون کے سوا پانچوان شخص سوار نہوگا۔ انصار مین سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون وہ چار شخص کون ہین حضرت نے فرمایا ایک تو مین ہونگا براق پر سوار ہونگا اور میرا بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹے گئے تہے اور میرا چچا حمزہ ناقہ عضباء پر سوار ہوگا اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتے ہوگا تمام آدمی کہینگے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق الاعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت الصدیق الاکبر وانت الفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیر سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل مین فرق کروگے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا الصدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی) والطبرانی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تہے یہ وہ شخص ہے جو مجھپر سب سے پہلے ایمان لایا ہے۔ اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھسے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنون کا

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بھیجا ہے۔ تمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور سانکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی رائے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتھہ جلد چلو۔ حجر بن عدی نے کہا اے لوگو امیر المومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہویا زیر بار جس حالت مین ہو دوڑ کر چلو۔ تم سب مین سرادل مین روانگی کا
فرمان پذیر ہون جناب حسنؑ نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہین جو شخص خشکی کے رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے
ورنہ دریائی راہ سے ہمارے پاس پہونچ جائے نوہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دوہزار
تہ سو دوی قار مین دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے آپنے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار مصاحبون کے ساتھہ انکی ملاقات کی اور آؤ بھگت کرکے فرمایا۔ اے کوفہ والو
عجم کے بادشاہون کو قتل کیا ہے اور انکے جگھٹے کو توڑ پھوڑ کر انکی میراث چھین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بھائی بندون کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائین تو یہی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہمپر
ظلم شروع کرین ہم مین کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہین چھوڑ ونگا
پھر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکم دیا۔ قعقاع آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام مین سے تھے ان سے جناب امیر نے فرمایا تم جاکر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونون
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور مباینت کی برائی جتلاؤ۔ تمہارے جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسی معاملات مین کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ مین پہونچے اور اول جناب ام المومنین کیخدمت
مین گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر مین آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنینؓ نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگون مین صلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلاوین تاکہ مین آپکے مواجہ مین ان سے گفتگو کرون جناب ام المومنینؓ نے
انکو بلا بھیجا جب وہ خدمت مین حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا مینے جناب ام المومنین سے تشریف آوری
کا باعث پوچھا تھا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح پیدا کرنے کے لیے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کرین کہ آپ اس امر مین متابع ہین یا کہ مخالف دونو صاحبون نے کہا ہم متابع ہین قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کرین کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے اسکو ہمین جتا دیا تو البتہ آپ
اصلاح کرنیوالے ہین اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونون نے کہا جناب
عثمان کے قاتل دیدیئے جائین قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہین ہو سکتا میری رائے مین آتا ہے کہ اس
وقت یہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھا دی جائے تاکہ مسلمانون کا خون زمین پر نہ گرے اس کے

اسکے سوا اور کوئی دوسرا علاج نہین اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال کے تلف ہوجانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچاؤ خدا تمھین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی کنجیان بنو اور بلا کو مت چھیڑو تاکہ تمھین اور ہمین آپس مین نہ لڑوادے۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹھیک کہا ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے رای پر چل نکلا تو درست ہوجائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہوگئے۔ جسکو برا معلوم ہوا تھا برا معلوم ہوا۔ اور جسے خوش ہونا تھا خوش ہوگیا تمام عرب کی قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر ہوگئے تاکہ اپنے اہل کوفہ کے بھائیون کی رائے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بھی ان سے بیان کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پھر جناب امیرؑ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پھر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ ذی قارین جناب عثمان کے قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیرؑ کے لشکر مین موجود تھے رات کو باہم مشورت کرنے لگے انکے رئیس عبداللہ بن سبا جو ابن السودا کے نام سے بھی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمھاری عزت اسی مین ہے کہ تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو۔ جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگیو جو لوگ کہ تمھارے ساتھ ہونگے وہ بھی ناچار ہوکر لڑ پڑینگے۔ جب جنگ چھڑ جائے تو تمنے تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی رای پر متفرق ہوگئے صبحکو جناب امیرؑ قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنین آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیئے اور اس آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ کو بجھانے کے لیے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے تفرقہ کو دور کردے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چھوڑدین۔ اعور بن سنان نے کہا اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچھا چھوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چھوڑ دینگے وہ کہنے لگا اگر انھون نے ہمین نہ چھوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چھوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور کے ساتھ ہٹا دینگے۔ اسنے کہا آیا کوئی نظیر اسپر قائم ہوسکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان (اس جگہہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچھ عبارت رہگئی ہے واللہ اعلم) (ایسی ترجمہ نہین ہوسکتا) پھر اسکا بیٹا ابو سلام کھڑا ہوکر کہنے لگا امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتھ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان۔ جب کسی شی مین کچھ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر حکم کیا جاتا ہے جو احتیاط سے

مناسب ہوا اور جس مین نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پھر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا
ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتھہ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل
ہوگا۔ پھر طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہؓ بصرہ سے روانہ ہوکر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچے جناب امیرؑ
کا لشکر بھی وہانپر اتنے فاصلے سے ٹہرا ہوا تھا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکھہ سکتے تھے۔ تین دن تک وہانپر
ٹہرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امر مد نظر نہ تھا۔ اور باہم خط و کتابت جاری تھے۔ اور ان دونوں
لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف ۳۶ھ چھتیس ہجری کو ہوا جناب امیرؑ اپنے لشکر مین خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوے اور فرمایا اے لوگو۔ تم اپنے ہاتہہ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکھو جو شخص آج کے دن
دست درازی کریگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنینؓ ازد کے قبیلہ کے پاس فرو کش ہوئیں۔
ان دنون مین صبرہ بن سجان قوم ازد کا رئیس تھا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جبکہ یہ دونو لشکر
ایک دوسرے کے آمنے سامنے اترے ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر
لہراتے ہوئے دو دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گھسو۔ اپنی قوم کو بھی ان سے
بچا رکھو۔ مجھے خوف ہے مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چھڑ جائے یہ دونو بھائی ہین اگر باہم راضی ہو گئے
تو بھی اور اگر نہ ہوئے تو بھی کل ہم انپر حکم ٹہیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تھے۔ صبرہ نے ان سے کہا مجھے
ڈر ہے کہ تجھ مین نصرانیت کا کچھ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجھے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون
اور جناب ام المومنینؓ اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم
ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن رشد تیم اور عدی اور کفل اور بنی عبد مناة اور بنی الیاس کے
پنج قبائل کی جمعیت کے ساتھ اور ابو الجربا بنی تیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتھہ اور ہلال بن وکیع حنظلہ
کی قوم کے ساتھہ اور صبرہ بن سجان قبیلہ ازد کے ساتھ اور ساجع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتھہ اور
زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتھ اور غطفان بن شجع بنی بکر کے ساتھ اور حارث بن رشد بنی ناجیہ کے
ساتھہ اور ذو الاحمر حمیری یمن کے لوگون کے ساتھ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تھے۔ پس بنی
مضر اپنے بھائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے نزدیک اور اہل یمن اہل
یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تھے اترے جناب امیرؑ کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب
اور طلحہ و زبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی ان دونو لشکر کے فرو کش ہونے کے تیسری شب کو
عبداللہ بن عباسؓ کی زبانی جناب امیر نے طلحہ و زبیر کو اور طلحہ و زبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بھیجا۔ اور باہم
صلح کے لیئے قاصد آمد و شد کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہوگئی لوگ نہایت

بہی خوش ہوئے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوگئے ویسے کبھی نہین سوئے تہے قاتلان
عثمان نے جب لوگون کی باہمی خط وکتابت کو دیکہا اور صلح کی قرار داد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
مین پڑ گئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی رائے نے لڑائی کے فتنہ اٹہانے پر اتفاق کیا
ابہی رات کا اندہیرا باقی تہا کہ انہون طلحہ وزبیر کے لشکر پر شبخون مارا۔ اعیان دونون کے لشکر مین
سے مضر اپنی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر اسیطرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلہ کے لوگون پر جو جناب امیر
کے لشکر مین تہے اٹہہ پڑے اور لڑائی برپا ہوگئی۔ لوگ حیران تہے کہ یہ کیا معاملہ ہے طلحہ وزبیر کے میمنہ
پر عبدالرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبدالرحمن بن عتاب قائم ہوگئی اور خود طلحہ وزبیر قلب مین جا
ٹہیرے اور پوچہنے لگے لڑائی یک بیک کیون چہڑ گئی ہے لوگون نے جواب دیا اسکی وجہ ہمین نہین معلوم
نارون کی چہاؤنی ہی تہی کہ ہمپر تلوارین پڑنے لگین طلحہ وزبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نکرین
علی ہماری بات نہین مانینگے۔ ادہر جناب امیرؑ بہی اپنے اصحاب کے ساتہہ اٹہ کہڑے ہوئے اور پوچہنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائبہ نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پر چہپے نہین گرادیے ہمکو نہین معلوم
ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پہر ہم بہی سوار ہوگئے۔ اور جنگ شروع ہوگئی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
وزبیر قتل نہ ہو جائین وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہین کعب بن سوار جناب ام المومنین کیخدمت
مین جاکر کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہو جائین لڑائی چہڑ گئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کرگئے ہین۔ انکو ایک ہودج مین سوار کرایا گیا اور ہودج کی چار طرف کو زرہ سے چہپا دیا جناب امیرؑ
نے اپنی فوج مین باواز بلند پکار کر ارشاد کیا۔ اے لوگو مین تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ کسی
بہاگتے ہوئے کا پیچہا مت کرنا اور زخمیونکا لباس مت اتارنا۔ اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
کسیکے سلاح اور سامان اور کپڑون کو مت لوٹنا۔ پہر آپنے آسمان کی طرف ہاتہہ اٹہا کر جناب
الٰہی مین عرض کیا الٰہی تو دانا ہے کہ طلحہ وزبیر نے مجہسے بیعت کر کے فراموش کی ہے تو جسطرح
چاہے اور جس چیز کے ساتہہ چاہے ان دونون سے میرے حق مین ہر طرح سے کفایت کر۔ جناب امیرؑ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تہے صرف قمیص پہنے اور ردا
اوڑہے اور عمامہ باندہے ہوئے تہے۔ نہ ہتہیار کچہ بہی لگائے ہوئے نہین تہے جبکہ جنگ چہڑ گئی
آپ دونو صفون کے درمیان مین جا کہڑے ہوئے اور میدان مین نکلکر زبیر رضی اللہ عنہ کو باواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہان ہین انکو چاہیے کہ میرے پاس آئین لوگون نے عرض کیا یا امیر
المومنین آپ اس حالت مین زبیر کو بلاتے ہین باوجودیکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا وہ میرا کچہ نہین کر سکتے پہر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہان ہین۔ میری پاس چلے
آئین زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آکٹرے ہوے کہ دونون
کے گہوڑون کی گردنین باہم مل گئین اور ان مین فرق نہین معلوم ہوتا تہا جناب امیر علیہ السلام نے
ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجہے اس فعل پر کس شخص نے ابہارا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون
کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور تمہارے مصاحب انصاف کرین تو خود تمنے انکو قتل
کیا ہے لیکن مین تم سے خدا کی قسم دیکر اس روز کا تذکرہ پوچہتا ہون کہ جب تم سے جناب رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر کیا تو علی سے محبت رکہتا ہے تمنے عرض کیا تہا یہ تو میرے ماموں کے
بیٹے ہین مین کیون انسے محبت نہین رکہتا حضرت نے فرمایا تہا عنقریب تو اسپر خروج کرنیوالا ہے اور
تو اسکے حق مین ظلم کریگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے بیشک ایسا ہی ہوا ہے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا
مین دوبارہ قسم دیکر تمسے اس روز کا تذکرہ بہی پوچہتا ہون جبکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنی عبد عوف کے پاس سے تشریف لا رہے تہے اور مین بہی حضرت کے ساتہ تہا۔ آپنے تمہارا ہاتہ پکڑا
تہا اور تم نے منہ پہیر کر اور حضرت کو دیکہکر سلام عرض کیا تہا حضرت مجہے دیکہکر اور مین حضرت
کو دیکہکر ہنسنے لگے تہے تمنے میری نسبت کہا تہا ابن ابیطالب دل لگی نہین چہوڑتے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر تم ان باتون کو چہوڑ دو علی دل لگی نہین کرتے عنقریب تم
انپر خروج کروگے اور تم انکے حق مین ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ امر بہی
ہوا ہے۔ لیکن مین اسکو بہول گیا تہا۔ اب کہ آپنے مجہے یاد دلا دیا ہے مین ابہی واپس چلا جاتا ہون اگر
آپنے اس سے پہلے اسکا تذکرہ کیا ہوتا تو واللہ مین ہرگز خروج نکرتا۔ لیکن یہ دیکہو مین جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون یہ کہکر زبیر وہان سے لوٹ پڑے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا
نے ان سے کہا اے زبیر تمہارے بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ مین کبہی شرک مین اور اسلام
مین کسی موقف مین حاضر نہین ہوا کہ مجہے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہوگئی ہو۔ مین آجکے دن
اپنے معاملہ مین شک رکہتا ہون قریب ہے کہ مین اپنے قدم دہرنیکی جگہہ نہ دیکہہ سکون پہر صف چیر کر۔۔۔
مکہ کے رستہ کو روانہ ہوگئے اور بنی تمیم کی قوم مین جا اترے عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی پہمانی کی اور
وادی السباع کیطرف انکے ساتہ گیا دیکہا کہ وہ رفاقت اور موانست کے طلبگار ہین دہوکا دیکر انکو
قتل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹہی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین فتح کی مبارکباد کے لئے
حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا مین تجہے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین توبھی ہم دوزخی بنین اور اگر آپکی طرف
سے لڑین توبھی دوزخی بنین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کی
حقوق انکو جتائی جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علحدہ ہو گئے
مروان بن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوسنے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑہتے سُنا ؎ ندمت ندامة الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
بر غمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوی۔ جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پورا کرنا اپنے اوپر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاؤن زخمی ہوگیا وقعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ جس امر کے طلبگار تھے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائین انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہہ رہے تھے ای پروردگار عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تاکہ تو مجہ سے راضی ہوجائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہوجا اور مجھے گرنے سے تہام لے۔ میرے لیئے ایک مکان خرید کہ مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے باہر ویرانہ مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہوکر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون طلحہ کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑہا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مرجاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پاگئے۔ تو بصرہ کے بعد بنی سعد کے قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین ہلچل مچ گئی اور بہت جلد بھاگ گئے۔ جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ۔ جناب ام المومنینؓ
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے۔ جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جسطرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہوکر لڑ رہے تھے اسیطرح سے پیدل ہو کر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ ثبات یا بابہ نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹکر ڈھیر کے ڈھیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہادر جمل کے گرد نہ مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک بھی باقی نبچا الغرض سب مارے گئے ان ہی میں سے محمد بن طلحہ بھی تھے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تھے اور جب کبھی حملہ کرتے تو حٰم لا ینصرون پڑھ لیتے انہوں نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار کیا ہوا تھا وہ لوگ حملہ کرنے کے وقت اکثر اس آیت کو پڑھا کرتے تھے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تھا کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نکرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑ لے۔ شریح بن اوفی العبسی نے انپر حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حٰم لا ینصرون پڑھکر اسکے حملہ کو روکا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان بحق تسلیم ہوئے محمد بن طلحہ بڑے نمازی اور عابد مشہور تھے اور کثرت صلوٰۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کی اطاعت کیوجہ سے لڑائی میں کام آئے تھے۔ انکی نسبت انکو قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎ وہ نحیف دبلی والا نہیں تھا۔ آنکھوں نے ایسا مسلمان کم دیکھا ہے جیسا کہ وہ تھا اور کسی امر پر نہیں مارا گیا کہ علی کا تابع نہیں تھا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہو آخر کار رنج بہت اٹھاتا ہے۔ مجھے اس نے حٰم پڑھکر سنائی باوجودیکہ میرا نیزہ زخم لگانیوالا تھا۔ آیا حٰم پیشدستی کے آگے پڑھی جا سکتی ہے۔ میں نے اسکی قمیص کے گریبان کو نیزہ سے پھاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتھوں کے بل اور منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار کو عمرو بن الاشرف نے تھاما جو شخص اسکے قریب جاتا تھا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کیطرح زمین پر جھاڑ دیتا تھا۔ حارث بن زہیر الازدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑھا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم۔ اما ترین کم شجاع یکلم۔ وتختلی ھامتہ والمعصم اے ہماری ماں اور سب سے اچھی ماں تم نہیں دیکھتی ہو کہ کس قدر تمہارے بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہیں۔ اور کس قدر سر اور ہاتھ کٹکر گر گئے ہیں پس دونوں باہم وار کرنے لگے اور ایک دوسرے کے زخم سے ہلاک ہو گئے۔ بہادروں نے جمل کے گرد گھیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تھا قتل ہو جاتا تھا اور مہار پکڑتے وقت اپنی حسب و نسب کا بیان کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں فلاں شخص ہوں اور میرا باپ فلاں شخص تھا جب عبداللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑ کر چپکے کھڑے ہو گئے جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیوں بیان نہیں کرتا۔ عبداللہ عرض کرنے لگے آپکا اور آپ کی بہن کا بیٹا ہوں فرمانے لگیں کیا تو عبداللہ ہے افسوس کیا اسماء میری بہن نپھی نجائیگی۔ اتنے میں اشتر آپہونچا اور دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری جس سے خفیف سا زخم آگیا پھر دونوں دست و گریبان ہو کر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونوں زمین پر گر گئے ابن زبیر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے مجھکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہیں سکتے تھے کہ مالک کون سا ہے اور عبداللہ کون سا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پھر دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اشتر کہا کرتے تھے جمل کے روز مجھے ایک بہادروں کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبدالرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنیمین وقت پیش آئی وہ کسی سے پیش نہین آئی۔ مینے اکثر ہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والونکا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ مین ان دونون سے نجات نہ پاتا مین اپنے دل مین کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا۔ اس روز کے ایسے ایسے واقعات کثرت سے روایت ہوئے ہین دونون لشکرون مین سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹکٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہین تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھ کر چلائی کہ اونٹ کی پاؤن کاٹ ڈالو جب لوگون نے اسکے پاؤن کاٹنے کا ارادہ کیا او متفرق ہو کر دوڑے بجیر بن دلجۃ الکلبی نے جلدی سے دوڑ کر اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سُننے مین نہین آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو ایک سخت شور برپا ہو گیا۔ تیرون کے لگنے کی کثرت سے ہودج خار پشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگون نے اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرادی کہ کوئی بھاگنے والونکا پیچھا نکرے اور زخمیون کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ مین نہ گھسے اور ہتھیار اور کپڑے اور سامان نہ لوٹے پھر اپنے مقتولون کے درمیان مین سے ہودج کے اٹھانیکا حکم دیا۔ اور ام المومنین کی خدمت مین انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کردین اور خود ملاحظہ کرین کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہین لگا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے ہودج مین سر ڈالکر دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا مین آپ کا قریبی اہل ہون فرمانے لگین کیا تو اسماء بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہان مین وہی ہون ام المومنینؓ نے فرمایا ای میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھے سلامت رکھا ہے۔ رات کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ مین داخل کیا اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے گھر مین صفیہ بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار کے پاس جو ام طلح الطلحات کی نام سے مشہور تھین جا اتارا۔ اور زخمیون کو رات بھر کے آسایش ملی اور بصرہ مین داخل ہو گئے۔ اور جناب امیرؓ نے بصرہ کے باہر نزول اجلال فرمایا اور مقتولون کے دفن کا حکم دیا۔ لوگ بصرہ سے باہر نکلکر انکو دفن کرنے لگے۔ جناب امیرؓ خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے تو فرمایا کہ تم لوگون کا زعم تھا کہ بجز چند احمقون کی کوئی اس گروہ کا شریک نہ ہوگا دیکھو یہ کعب بن سوار۔ تو بڑی اچھے آدمی تھے۔ پھر عبدالرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا یہ شخص قوم کا یعسوب تھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنے کیلیے انکے پاس جمع رہتے تہے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا تہا کہ قریش کو اسطرح سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن واللہ یا ابا محمد کسینے یہ شعر کیا اچہا کہا ہے ؎ فتی کان یدنیہ الغنی صدیقہ + اذا ما ھو استغنی ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دولت کو اپنے قریب بٹہایا کرتا تہا۔ جب وہ اسکا دوست تونگر ہوگیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا۔ پہر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکہکر فرمایا اسے اسکی باپکی اطاعت نے مار ڈالا ہے پہر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا۔ اور دونون لشکرون کے ہتیار اور کپڑے جمع کرکے مسجد مین رکہوادی اور فرمایا کہ ہتیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین۔ اور ہتیارون کو خزانہ مین جمع رکہنے کیلئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین۔ پہر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرہ والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بہی آپکی بیعت کی۔ بیعت لیکر آپ جناب ام المومنین رض کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کرکے انکے پاس بیٹہہ گئے۔ پہر جناب ام المومنین رض نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین۔ جب ان سے مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر ہوسکتا ہے فرمایا کہ مینے اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس جسکا دل خدا کے لیے خالص تہا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پہر جناب ام المومنین رض کے لیئے سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کرکے انکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام کرنا پسند کرتے تہے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رض کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے تہے انکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتہہ بہیجین اور انکے ساتہ انکی بہائی محمد بن ابی بکر کو بہی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور انکی خدمت مین ٹہیرے رہے جناب ام المومنین رض فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی نہین تہی بلکہ ایسی محبت تہی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرالوالون سے ہوا کرتی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی ہین۔ سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبہی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین۔ پہر جناب ام المومنین رض مکہ کیطرف روانہ ہوگئین اور جناب امیر ع بہی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو ایک

ایکدن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجدیا جناب ام المومنینؓ حجر کے دنون تک مکہ مین رہین پھر
مدینہ کو تشریف لے گئین جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو چکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب
سعادت مین حاضر واقعہ ہوئے تھے بیت المال کو انپر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار
عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا ے پاک نے اہل شام پر ظفریاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جاے گا
قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑای کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہین
اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزونکے مٹہ اپنے سینہ پر دہر کر جہاتی کی ہٹمیس سے اونکی بہالین جمل والونکے
کے بدن مین چبھوتے تھے اور وہ بھی ہمسے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے
ہین کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلاے کہ ہماری ترکش خالی ہو گئے اور اس قدر نیزے مارے کہ انکی
بہالین ٹوٹ گئین۔ ہمارے سینے اور انکے سینے مثل چہلنی کے سوراخ سوراخ ہو گئے تھے۔ جناب امیرؑ
نے چلا کر فرمایا تہا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نورچشمو تلوارین کہینچ لو سرون کے خود پر تلوارونکے
کے پڑنیکی صدا بالکل دہوبیون کے پٹے کی آواز کے مشابہ تہی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ
سے آگاہ ہو گئی تہی۔ اوسکی خبر انکو یونہی کہ اکثر چیلین مقتولون کے اعضا کو لیکر اڑ جاتی تہین چنانچہ
ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ مین اسکے پنجہ مین سے گر گیا۔ لوگون نے اسے اٹھا کر دیکھا اسکی انگوٹھی
کا نقش پڑہا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تہا۔ اسطرح سے مکہ اور مدینہ کی
مابین کے باشندے بہی اس سے مطلع ہو گئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولون کی تعداد ایک
ہزار ستر تک بیان کرتے ہین۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تہی۔ اور اصحاب جمل کے
مقتولون کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہین اور انکے لشکر کی کل تعداد
تیس ہزار تہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تہے*

جنگ صفین مین جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول مین لکھتے ہین ایک ان مین سے صفین کی لڑائی ہے
جس مین جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہی جسکے سننے
سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور بچہ بوڑہا ہو جاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ
جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل
آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا۔ پھر بعوض

یعسوب (یعنے امیر ہے) اور مال منافقون کا امیر ہوتا ہے ✦

(۳) عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علیؑ کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے ✦

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من ھذا یا انس فقلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لاکر ہمیں وضو کرا پس حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤں اور مونہہ والوں کا امام ہے۔ اتنے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے میں نے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرتؐ نے فرمایا دروازہ کھولدو میں نے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے ✦

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسیوقت سید المسلمین اور امیر المؤمنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے میں جناب امیر تشریف لائے ✦

الوصی

(۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فقال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابو سعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا رہا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویؓہ اور اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگون سے امداد کے خواستگار ہوے۔ یہ بات معاویؓہ کو بھی معلوم ہوگئی۔ اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہین تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کو دیا اور ایک ایک اسکے دونون بیٹون عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا۔ پھر دونون یعنے جناب امیرؑ اور معاویہؓ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے۔ جناب امیر علیہ السلام نے ابوعمر اور بشر بن محصن انصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبیب بن ربعی التمیمی کو بلاکر کہا تم اس شخص یعنے معاویہؓ کے پاس جاؤ۔ اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے حسب قدوہ لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اس روز یکم ذی الحجہ ۳۶ سنہ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت وثنا کے بعد معاویہ سے کہا۔ اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے۔ خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ مین تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو اس امت مین تفرقہ مت ڈال اور لوگون کا خون زمین پر مت گرا معاویہؓ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کبھی تو نے اپنے دوست اسلام مین سبقت رکھنے والے صاحب فضل صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے ای ابن عمر تو بیان کر کیا کہنا چاہتا ہے۔ بشیر بن عمرو نے کہا مین تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ تیرا ابن عم تجھے کہتا ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہون کیونکہ اوسنے تجھے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے۔ معاویہؓ کہنے لگا۔ کیا مین عثمان کے خون کا دعوی چھوڑ دون۔ واللہ مین کبھی ایسا نہین کرسکتا۔ پھر سعد بن قیس اور شبیب بن ربعی گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہان سے چلے جاؤ میرے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ شبیب نے کہا تو ہمین تلوار سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم ہے ہم تجھے پہلے تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہین یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا۔

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین۔ کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے پیشتر صفین پر پہونچکر اپنے لشکر کے لیے ایک عمدہ موقع اختیار کرلیا۔ فرات پر اترنیوالے کے واسطے اس گرد نواح مین اس مقام سے بہتر کوئی جگہ نہ تھی۔ اس مقام کے سوا اور وہان بڑے بڑے اونچے

ٹیلے نے جہان پر سے گھاٹ دور تہا۔ اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابوالاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتھ گھاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیرؑ اور جناب امیرؑ کے لشکر کے نوے ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر تلوارین اپنے کندہے پر دہری ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے واسطے چہوڑ دینا چاہیئے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہوگا جس طرح عثمان پیاسے مر گئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مر جائین تو بہتر ہے۔ جناب امیرؑ نے اشعث کو حکم دیا کہ چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا لاؤ۔ ہم باقی سوار اور پیادے لیکر تمہارے پیچھے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب امیرؑ انکے پیچھے ہو لیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے۔ ابوالاعور کی فوج کو گھاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبداللہ اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روک دیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہ ہوجاوے یہ تجہے پانی کا ایک قطرہ دینے پر بہی رضی نہ ہوگا معاویہ نے جناب امیرؑ کی خدمت مین آدمی بہیجکر گھاٹ کی آمد و رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اون کو اذن عطا فرمایا ✤

پہر جناب امیر اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم کے بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیرؑ خود بدولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبدالرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی ابالاعور اسلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے۔ ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح یہ جنگ ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہوجاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ اور طرفین مین صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیرؑ نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہ اے شام والو

امیر المومنین ع فرماتے ہین سینے تمکو حق کی طرف بلایا تمنے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدا تعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا۔ پہر جناب امیر نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر مسعر بن فدکی کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان مین تشریف لے آئے۔ معاویہ بہی اپنی شامی فوج کے ساتھ میدان مین آکہڑا ہوا جب میدان کارزار گرم ہوا تو شام کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان مین آکر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے۔ شامی نے اسکو مار ڈالا اور گہوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل زمین پر اوندہا کرکے رکہدیا۔ اور گہوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان مسلم بن عبد الرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتھ بہی وہی معاملہ کیا جو اس سے پہلے جوان کے ساتھ کیا تہا۔ یہ کرکے پہر مبارز طلب کرنے کو کہڑا ہوا۔ جناب امیر علیہ السلام لباس بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا۔ جناب امیر نے پیشدستی کرکے کندہے پر تلوار ماری کہ اسکی بغل کی طرف کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گہوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے اسکا مونہہ آسمان کی طرف پہیر کر زمین پر رکہدیا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتھ بہی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست کے ساتھ کیا تہا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتھ اسیطرح سے پیش آئے جس طرح کہ پہلے شامی سوار کے ساتھ پیش آئے تہے۔ یہ دیکہکر شام کے لوگ آپکے سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کرسکا۔ آپ دونون صفون کے درمیان مین ٹہلنے لگے۔ تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تہے معاویہ کا ایک غلام تہا جسکو حرب کہتے تہے۔ یہ شخص بہادری مین شہرہ آفاق تہا معاویہ نے اس سے کہا۔ ای حرب تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکہتا ہے کہ اس نے تیرے کتنے دوست مار ڈالے ہین۔ حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب تاڑ چکا ہون۔ اگر تیری تمام فوج بہی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو یہ اسکو بہی فنا کردیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن تو یہ سمجہ لے کہ اسکے ہاتہ سے میری موت آگئی ہے۔ ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر دیکہ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہہ پر ٹہر تاکہ تیرے

سوا کوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے۔ جناب امیر علیہ السلام آواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا۔ پھر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹھا لیا سب لوگ آپ کو پہچان گئے۔ اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہو گئے پھر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو لشکر آمنے سامنے کھڑے تھے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور تھا۔ میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کھڑا ہو کر مبارز طلب کرنے لگا۔ عراق کے لوگون مین سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تھا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کر دیا۔ پھر حارث الحکمی اسکے ساتھ لڑنے کو نکلا وہ بھی اسکے ہاتھون سے مارا گیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت کو دیکھا اور خود بدولت سوار ہو کر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے جواب دیا مجھے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین۔ آپنے فرمایا اے کریب مین تجھے کہتا ہون کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری نگاہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر جو ہمارا حال ہو وہی تیرا بھی ہو تو بہتر ہے۔ تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا۔ کہین معاویہ تجھے جہنم مین نہ لیجائے کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائیے۔ یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جا کر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا۔ ایک آدھ گھڑی تک آپس مین چوٹین چلتی رہین جناب امیرؑ نے سبقت فرما کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر زمین پر گر گیا۔ آپ اس سے فارغ ہو کر پھر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بھائی حارث الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بھی تمام کیا۔ اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے۔ اور ادب رکھنے مین بدلا ہے پھر جس نے تمپر زیادتی کی تم اسپر زیادتی کرو جیسے اس نے تمپر زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے چلا کر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی ہے بیچ مین عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آتا کہ جو فتحیاب ہو میدان اسکے ہاتھ مین رہے۔ معاویہ نے جوابدیا۔ مجھے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار خونخوار درندے مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین۔ معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داؤد چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائین۔ جناب امیرؑ اسکی طرف بڑہے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچہا پڑا جناب امیرؑ نے
بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر گر گیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ سعید ہا جہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا
شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات
ہوگئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس ہوآئے پہر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل
کہڑے ہوئے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے عمرو بن عاص فوج سے
باہر نکلا چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہؑ سے آمنا سامنا ہوجائے اور یہ روز کا ٹنٹا
نبٹ جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا سے یا قادۃ
الکوفۃ یا اھل الفتن + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفہ کے سپہسالارو + اور اے فتنہ کے
جگانے والو + مین تمہین مار ڈالونگا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا جناب امیر علیہ السلام نے اسپر
حملہ کیا۔ اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہہ پہیر کر بہاگا آپنے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ
کے حلقہ مین گڑ گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجہے زندہ نہین
چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کردیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا مونہہ
پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔
معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانا ہوکر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہہ
پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہوجاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہوگئی تہی۔ اگر اسوقت میں جناب
امیر واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور تقسیم کر جاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے
تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تم تمسخر کی برداشت نہین کرسکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نکرتا
عمرو بن عاص نے کہا مین تمہارے مسخراپن سے خفا نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر
دوسرے بہادر سے لڑتا ہو اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہوکر اسکو قتل نکرے
تو آسمان اسپر خون کے آنسون سے روتا ہے۔ معاویہؑ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لیئے فضیحت اور رسوائی
دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان
لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ اٹہاتا۔ پہر معاویہؑ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بسر ابن ارطاۃ نے
جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے
ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چراتا ہے اسلیئے اس نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین
علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہہ سے قتل ہوجائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین انکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس امر کی طرف مبادرت کر ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر بہتو کہنے والا ہے ۔ فانت له یا بشیر ان کنت مثله + والا فان اللیث للضبع اکل + متی تلقه فالموت فی راس رمحه + وفی سیفه شغل لنفسك شاغل + ای بشیر اگر تو اسکی مانند ہے تو اسکے ساتھ لڑای کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر کفتار کو کہانے والا ہے تو کب اسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اسکی تلوار مین تیری جان کے ساتھ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجہ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کی سوا اور تو کوی بات نہین ہے پہر جو کچہ ہو سو ہو۔ مین اسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب امیر علیہ السلام نے دیکھکر اسپر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نیولی سے زمین پر چت گر پڑا اور اپنی دونو ٹانگین اٹہا کر ستر گاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اس سے مونہ پہیر لیا۔ بشیر کود کر کھڑا ہوگیا اسکے سر سے مغفر اتر گئی۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے اب اسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی ہے تو بہی اسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اسپر وارد ہو۔ پہر بشیر گھوڑے پر سوار ہوکر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلا کر کہا اے اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہا دیا ہے بشیر عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکھکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہوگئے اور کسی کو انکی مبارزت پر جرءت کرنے کی جسارت نہ رہی ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکھکر فرمایا۔ اگر مین تجہے قتل نہ کرون تو خدا مجہے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اسپر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کھینچکر جناب امیرؑ پر حملہ آور ہوا جناب امیرؑ نے اسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جاکر ہاتہ بڑہایا اور اسکی گردن کو پکڑ کر گھوڑے پر سے اٹہا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اسکی ہڈی پسلی چور چور ہوگئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلکر مبارز طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے اسکو مت چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکتا تہا کچہ دیر نہ گذری کہ جناب امام نے اسکو

سر کے جاندار تلوار ماری جسکے گھاؤ سے وہ گھائل ہوکر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ یہ جناب امیر ہین معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کرکے میدان مین بھیجا تھا۔ پھر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب امیرؑ کے دوست عباسؓ بن ربیعہ الہاشمی میدان مین نکلے ادہر سے معاویہؔ کے دوستون مین سے عرار انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑے گا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ نیچے اترکر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گھوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر ہٹکر دور سے دونون بہادرون کی کارستانی دیکھنے لگے ایک گھنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوئی ان دونون مین سے ایک دوسرے پر غالب نہ آیا۔ پھر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک جگہ سے ڈھیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تھی عباس نے اسکی زرہ کو ڈھیلے بند کے بیچا بیچ مین تاک کر ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ علی لباس بدلکر میدان مین آئے ہوئے ہین۔ عباس وہان سے لوٹ کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور تھوڑی دیر تک دونون صفون کے درمیان مین ٹہلتے رہے۔ پھر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہؔ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی ہے جو میدان مین جاکر اس سوار کو قتل کرے مین اسے اسقدر انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچھل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کرے گا جو کچھ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور دوسرے شخص کو بھی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان مین گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر چلائے اے عباس ہمارے مقابلہ کے لیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے مین اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیرؑ کی خدمت مین اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیرؑ نے ان کو اپنے پاس بلاکر انکے ہتھیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گھوڑے پر سوار ہوکر میدان مین تشریف لے گئے اسوقت جناب امیرؑ اور ابن عباس مین فرق کرسکنا دشوار تھا۔ دونون لخمیون نے آپ سے کہا اے عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے ہین آپنے انکے جواب مین اس آیت کو پڑھا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر کو اذن دیا گیا ہے واسطے ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ انکو فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپ نے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگون کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے۔ لیکن جب گھوڑا اچھلا تو اسکے دونون ٹکڑے زمین پر گر گئے پھر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پھیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا کہ یہ جناب امیرؑ ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیرؑ تو بیٹھے ہوئے تھے جینے خود سوار ہو کر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو تمہی ہوئے جو مارے گئے۔ معاویہ نے کہا مردک خاموش رہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین تو خدا تعالی تمھیو نپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرت ناک ہے اس رات مین جناب امیرؑ جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو بآواز بلند تکبیر پڑھتے۔ شمار کیا گیا تو اس رات مین آپنے پانسو تیس تکبیرین پانسو تیس آدمیون کے قتل کرنے پر پڑھین لوگ اس رات مین کسیل کیطرح سے سوجرن تھے اور جس طرح سے زرمستی سے پھیرتا ہے پھیر رہے تھے جب صبح نمودار ہوئی مقتولون کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ یہ جمعہ کے دن کی رات تھی صبح کو جناب امیرؑ اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت و خون تھا آپ قلب مین رونق افروز تھے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبداللہ بن عباس گرم پیکار تھے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایان تھے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تھے کبھی اپنے لشکر سے یہ کہتے تھے کہ اس نیزہ کے فاصلہ سے تیر ڈالو اور کبھی کہتے تھے کہ اس کمان کے فاصلہ سے تیر چلاؤ۔ اور کبھی یہ کہتے تھے کہ اب اندازہ پر تیر پھینکتے رہو۔ جب جناب امیرؑ نے دیکھا کہ مالک اشتر فتح پانے کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکھا کہ شام کی فوج ست ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آ گئے ہین شامی بھاگنے پر کمربستہ ہین ابن علص سے کہنے لگا اسوقت کوئی تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائیں اور عراق والون مین پھوٹ پڑ جائے ابن عاص نے کہا ہان یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزون کے ساتھ باندھکر علم کر دین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے اگر انہون نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ٹالدینگے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہینگے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ سے ان مین پھوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیون نے چند کلام مجید نیزون سے باندھکر علم کر دیے اور کہا کہ اے اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمہارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگون نے کلام اللہ کو نیزون سے بندھا ہوا دیکھا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ ای

بندگان خدا اپنے حقوق کو مت چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین ۔ مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر و فریب قرآن شریف کو نیزون پر باندھکر بلند کیا ہے ۔ اب یہ لوگ جنگ مین سست ہوچکے ہین اور بھاگنے پر آمادہ ہین ۔ جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے سے انکار کیا ۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانین لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انھون نے خدا کی کتاب کو چھوڑدیا ہے ۔ مسعود بن بداک التمیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑکر انکے سپرد کردینگے ۔ جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہوگئے ۔ لیکن مالک اشتر بدستور لڑتے رہے ۔ لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلالین تاکہ وہ بھی لڑائی سے دستکش ہوجائین ۔ جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جاکر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر نے یزید سے کہا کہ امیرالمومنینؑ کی خدمت مین جاکر میری طرف سے عرض کرکہ یہ وقت میرے آنیکا نہین آپ اسوقت مجھے یہانسے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آرہے ہین ۔ یزید بن ہانی نے اگر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا ۔ آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ یہان فتنہ برپا ہوگیا ہے تم جلدی چلے آؤ ۔ اشتر دوڑتے ہوے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہنے لگے ۔ جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تھے مجھے معاً خیال پیدا ہوگیا تھا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پھوٹ پڑجائیگی ۔ یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندھنا بے شک ابن عاص کا مشورہ ہے پھر قوم کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا ۔ اے عراق والو اے ذلت اور خواری کے آشناؤ ۔ اب تم غالب ہونیکے قریب تھے اونھون نے تمھین غلبہ پاتے ہوئے دیکھکر نیزون پر قرآن شریف بلند کردیے ۔ مجھے دم بھر کو چھوڑدو فتح ابھی ابھی ہوئی جاتی ہے ۔ لشکر کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بھلا تم کسوقت حق پر تھے ۔ آیا جس وقت تم لڑرہے تھے اور شامی تمھارے بزرگون کو قتل کررہے تھے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑدے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے تھے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین ۔ اشتر نے کہا تم دھوکا دے رہی ہو اور دھوکا کھارہے

ہو تمنے عزت کو چھوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت مین زہد اور خدا
کے ملنے کے شوق کے لیے سمجھتے تھے۔ یہین دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہین دیکھتا تم
گوبر کھانے والی گائے کی مانند ہو کبھی تم عزت کا مونہہ نہین دیکھو گے۔ اے ظالمو میرے سامنے سے
چلے جاؤ۔ اشتر نے انکو برا بھلا کہا وہ اشتر کو بد دعا کہنے لگے۔ جناب امیر انہیر اور مالک اشتر پر چلائے تمام
لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنایا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا
مین دیکھتا ہون کہ جس امر کی نسبت شامیون نے ہمین دعوت کی ہے۔ اوسپر ہمارے لوگ بھی راضی
ہو بیٹھے ہین کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو مین معاویہ سے پوچھ
آؤن کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جاؤ پوچھ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے
لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزون پر کیون بلند کیے ہین معاویہ نے کہا اسلیئے کہ ہم اور تم
خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کرین۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ وہان سے
واپس آکر جناب امیرؑ کی خدمت مین معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بھی اسی بات
پر راضی ہین۔ پھر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابو موسے کی حکومت پر راضی ہین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا
تمنے اول میری نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ مین ابو موسے مین حکومت کی لیاقت نہین پاتا وہ
ضعیف الراے ہے عمرو بن عاص کے مکرون سے واقف نہین۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر
بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسیپر راضی نہین جسکے ہم ہین کہ ہم ڈرے ہین اس نے ہمین اس
سے پہلے ہی ڈرایا تھا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہین مانین گے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ابو موسے
سے یہ بات پوری نہین ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہین اگر تم کہو تو مین انکو حکومت پر مقرر کرون
لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بھی نہین کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنانا
ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہین۔ جو آپ کا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیرؑ نے فرمایا اچھا
چھوڑ دو کہ مین اشتر کو مقرر کرون وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا جبکہ
تم میری بات کو تسلیم نہین کرتے تو جاؤ ابو موسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابو موسی
ان دنون دونون گروہون سے الگ تھے لڑائی مین شامل نہین ہوئے تھے انکا غلام انکے پاس
اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونون گروہون مین مصالحت ہو گئی ہے۔ ابو موسی نے
صلح کی خبر سنکر کہا الحمد للہ پھر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگون نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا
انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابو موسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے

نے فرمایا کیوں مینے گذارش کیا اسلیئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت مین سب سے زیادہ عالم تھے۔ آپ نے فرمایا بس میرا وصی اور میرا رازدار۔ اور جن لوگون کو کہ مین اپنے بعد چھوڑتا ہون اُن سب سے بہتر اور میرے وعدون کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضون کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي و وزيري و وصيي وخير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه بن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والون مین سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں +

(۳) عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي وخير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے اہل مین اور جنکو کہ مین اپنے بعد مین چھوڑتا ہون ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہین +

(۴) عن بريدة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي و وارث وان عليا وصيي و وارثي (اخرجه البغوي في معجمه والديلمي في فردوس الاخبار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہو +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي و وارثي ويقضي ديني وينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہو سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ جناب کا وصی کون ہو حضرت نے فرمایا اے سلمان موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدونکا پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي و وارثي و وصيي قلت وما ارث منك يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت وما ورث الانبياء من قبلك قال كتاب ربهم وسنت نبيهم (اخرجه ابن الحضرمي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھ سے جناب سردار انبیا علیہ الصلوۃ والسلام

احنف بن قیس بہی لڑائی سے الگ تہے وہ بہی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین
ابن عاص نے آپ کو زمین پر پٹکدیا ہے۔ مین ابوموسی کی دلیپی سے متعجب ہون مین تہوڑی دور تک
اسکے ہمراہ ہولیا تہا مین اسکو کند زبان اور بہت چہوٹی عقل کا آدمی پاتا ہون۔ وہ ان لوگون کی اصلاح
کرنے کی قابلیت نہین رکہتا۔ ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس ہکر پہر آسمان کے تارے کی
طرح سے ان سے دور رہے۔ اگر آپ مجہے حکم بناتے تو دیکھتے کہ مین کیا کرتا۔ ورنہ آپنے مجہے ابوموسی
کے ساتہ دوسرا یا تیسرا حکم بنایا ہوتا۔ عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہین لگائی کہ
مین اسکو نہ کہولدیا ہو۔ جناب امیرؑ نے فرمایا لوگ ابوموسی کے سوا کسی پر راضی نہین تہے۔ پہر ابوموسے
اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکہنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ کاتب نے عہدنامہ لکہنا
شروع کیا جسکا عنوان یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب
اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونو کے ساتہ والون کے حسب منشا لکہا جاتا ہے۔ عمرو بن العاص
نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگون کے امیر المومنین ہین ہمارے امیر نہین۔ امارت سے آپ کا نام محو
کردے۔ احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکرین اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر
ڈالین۔ اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجہے خوف ہے کہ پہر کبہی امیر المومنین کا نام اپنے لیے قائم
نرکسکین گے۔ آپ نے بہی محو کرنے سے انکار فرمایا۔ اشعث بن قیس اس امر مین بحث کرنے لگا اس نے
آپ کا نام مٹا دیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی۔ بخدا صلح
حدیبیہ کے روز مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تہا۔ جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکہا کفار
کہنے لگے آپ رسول اللہ نہین ہین یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکہو
مجہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکمدیا۔ مینے عرض کیا مجہہ سے
ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہمین وہ مقام بتا دے۔ مینے حضرتؐ کو
وہ مقام بتا دیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور فرمایا عنقریب تجہسے بہی ایسی خواہش
کی جائیگی اور تجہ کو بہی لوگون کا کہنا ماننا پڑیگا۔ پہر جناب امیرؑ نے کاتب سے فرمایا۔ لکہہ یہ وہ عہدنامہ
ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکہا گیا ہے
کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہین جسپر کہ وہ موت کا حکم دے ہم بہی اسکی موت پر راضی
ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بہی اسکی زندگی پر رضی رہین گے۔ پس ابوموسی الاشعری اور عمرو
ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر کیئے گئے ہین جو کچہ کہ یہ دونون خدا کی کتاب مین پائین گے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب میں نہ پائینگے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفوں نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونوں کے لشکر سے عہد لے لیا ہے اور وہ دونوں انکے اہل وعیال اور جان ومال کے امین ہیں۔ اور جو فیصلہ کہ دونوں منصف بیان کرینگے اسکے اجرا میں تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونوں منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونوں کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونوں کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دے سکتے ہیں اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ اور شام کے وسط میں ہو۔ عہدنامہ میں اشعث بن قیس اور عدی بن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجیرۃ التیمی اور مالک بن کعب الہمدانی حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے۔ اور ابو الاعور السلمی اور حبیب بن سلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہدنامہ لوگوں کو پڑھکر سنایا۔ اور یہ عہدنامہ بدھ کے روز تیرھوین ۳۷ھ سنتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگوں نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل میں منصفوں کا اجتماع ہونا چاہیے۔ بعد ازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے +

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین میں ایک سو دس روز تک ٹہیرنا پڑا تھا۔ آپکے لشکر میں سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان میں سے پندرہ اہل بدر تھے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہین میں سے تھے جنکی عمر اسوقت ترینسٹھ برس کی تھی۔ حضرت امیرؑ کو صفین میں ستر لڑائیاں پیش آئین +

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہیں کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ میں پڑنے سے نہایت خائف ہیں ہمین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتادیجئے۔ وہ کہنے لگے جس گروہ میں کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ میں شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسکو رستہ سے بھٹکا ہوا باغیوں کا گروہ قتل کریگا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودھ ہوگا۔ حبہ کہتے ہیں کہ میں جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تھا۔ عمار کہہ رہے تھے کہ مجھے میرا آخری رزق دنیا کا لادو۔ کسی نے ایک پیالے میں پانی ملا دودھ انکو لا دیا مینے دیکھا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے روایت کرنے میں ایک سر مو بھی خطا نہیں کیا تھا۔ پھر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجھے ہجر ہی تک بھگادین تو بھی میں یہی جانتا ہوں کہ ہم حق

پر ہیں اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ میں گئے۔ اور ابو الغاریہ کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور
ابن حوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ آپ کو ابو الغاریہ کے سوا کسی
اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذوالکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کریگا۔ اور
تیرا آخری رزق دنیا میں پانی ملا ہوا دودھ ہوگا اکثر ذوالکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو
تجھ پر افسوس ہے یہ کیا بات ہے کہ عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہیں۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ
اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہیں لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئینگے۔ ذوالکلاع جناب
عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد میں جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص
نے معاویہ سے کہا میں نہیں جانتا کہ میں ان دونوں میں سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کروں۔ عمار کے
شہید ہونے پر یا ذوالکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذوالکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام
لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہو جاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی
معاویہؓ کے پاس گئے ان میں سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مینے عمار کو قتل کیا ہے اتنے میں ابن حوی
السکسکی آکر کہنے لگا۔ مینے انکو قتل کیا ہے مینے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے اجوی سے
کہا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن
تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہیں کہ ابو الغاریہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک
دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آو بھگت کر کے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے
ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا مینے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے جوڑے چکلے آدمی کو قیامت
میں دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پھر ابو الغاریہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اسکے
کے پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگوں کو دنیا کیونکر دے سکیں جبکہ ان کو اس میں سے
کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ میں قیامت میں عظیم الباع ہونگا۔ لوگوں نے حجاج سے
پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہیں حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے
دانت مثل احد کے اور رانیں مثل جبل ورقان کی ہوں اور اسکا ایک چوتڑ مدینہ میں اور ایک ربذہ
میں ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس میں ملکر قتل کر دیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم میں
دھکیل دیتا۔ عبد الرحمن السلمی روایت کرتے ہیں کہ جب عمار شہید ہو گئے میں معاویہ کے لشکر میں گیا

عمرو بن العاص اور ابوالاعور کو تسلی کی باتین کرتا ہوا پایا۔ مین نے اپنے گھوڑے کو انکے لشکر مین ڈالدیا تاکہ انکی باتین خوب غور سے سنون عبداللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تھا۔ اباجان آج تمنے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ فرمایا تھا فرمایا تھا۔ عمرو بن العاص نے کہا کیا فرمایا تھا۔ عبداللہ نے کہا تمہین نہین معلوم کہ مسجد کی بنا لیتے وقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت مین دگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹین اٹھاتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھکر فرمایا اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے ہو عبداللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبداللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتھ اسکو مروانیکے لیے لایا تھا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ وخرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہی جو انکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ عبدالرحمن سلمی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تھی یا کہ اسکے لشکر کے لوگون کی۔ جب عمار شہید ہوگیے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قومون سے کہا تم میری زرہ اور میرا نیزہ ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیرؑ کے ساتھ ہوگئے آگے آگے جناب امیر خچر پر سوار تھے اور پیچھے پیچھے آپکے سب لوگ ہولیے سبنے متفق ہوکر حملہ کیا اور اہل شام کی صفون کو تتر بتر کردیا۔ پھر جناب امیرؑ نے چلا کر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیون مارے جائین تو خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ مین خدا کے سامنے تجھ سے لڑون جو شخص ہم دونون مین سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہوجائین۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیرؑ نے انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہ نے کہا لیکن تونے تو انصاف کی نہین کہی تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہین گیا کہ قتل نہین ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجھے ان سے مقابلہ نکرنا کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ معاویہ نے کہا تیری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعد تجھے شام کی امارت کی واسطے طمع پیدا ہوگئی ہے۔

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین جب حکومت کا وقت آگیا جناب امیرؑ نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی مین ابوموسے کے ساتھ روانہ کیے اور انکی امامت نماز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونون حکم دومۃ الجندل مین پہونچ گئے۔ عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن الزبیر اور عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن یغوث الزہری

اور ابوجہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بہی وہان پہونچ گئے ان دنون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم
کے مال کے ساتھ جنگل کو گئے ہوئے تہے انکا ناخلف عمرو بن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابوموسی اور عمرو
ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بہی فیصلہ سننے کے
لیے وہان گئے ہین۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چھ صاحبون مین
سے ہو جنکو حضرت عمر نے مشورت کے لیے مقرر کیا تہا۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون
سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکہتے ہو۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض رواۃ یہہ بہی
لکہتے ہین کہ بعد ازان وہ بہی وہان تشریف لیگئے تہے لیکن پہر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت
المقدس کو چلے گئے اور وہان سے احرام عمرہ باندہکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے جب کہ عمرو بن
العاص اور ابوموسی جناب علیؑ اور معاویہ کے حکم مقرر ہوئے تہے اسوقت سے عمرو بن العاص
ہر امر مین ابوموسی کو مقدم کرتا تہا اور آپ پیچہے رہتا تہا اور بہایت تعظیم وتکریم سے پیش
آتا تہا اور یہہ کہتا تہا کہ مین کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا۔ آپ مجہ سے عمر مین بڑے ہین
آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار۔ تو عبداللہ بن قیس
کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچہی جگہہ مین داخل کر ایسے حرکات سے ابوموسی کے ذہن
نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجہے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم وتکریم ہے اور عمرو
ابن العاص انکو فریب مین لارہا تہا جب دونون حکومت کے لیے اکٹھے ہوئے اور باہم رائے
لگانے لگے۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم
شہید ہوئے ہین۔ ابوموسی نے کہا بیشک یہ بات بالکل درست ہے مین بہی اسپر گواہی دیتا ہون پہر اسنے
کہا کہ آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ ابوموسی نے کہا ہان ٹہیک
ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا پہر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس وپیش ہے۔ اگر آپ
اس امر سے خائف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے
کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب
حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا بہائی ہے۔ ابوموسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر۔ معاویہ
کی شرف مین یہ باتین جو تو بیان کر رہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان فضل کے نزدیک یہ شرف
کی باتین ہوسکتی ہین۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علیؑ کے سپرد

کرتا۔ یہ بات جو تونے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے ہسواسطے یہ امر اسکو سپرد کیا جائے مین خاص اس امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اسکو کسی طرح سے اولویت حاصل نہین ہے۔ اور تونے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر وا اللہ معاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بھی حاصل کرے مین اسکو خلیفہ نہین بنا سکتا۔ عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے بیٹے عبد اللہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے ابو موسیٰ نے جوابدیا تونے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبو دیا ہے اسلیے یہ امر اسکے متعلق ہرگز نہین کیا جا سکتا۔ عمرو بن العاص کہنے لگا۔ آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کھاتا ہو پانی پیتا ہو۔ یعنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا۔ ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابو موسیٰ عمرو کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہوشیار ہو جا۔ پھر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا اے ابن عاص عرب نے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجھ پر بھروسا کرکے اس امر کو تیرے سپرد کیا ہے۔ تو پھر انکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر۔ پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابو موسیٰ نے نہ مانا ابو موسےٰ نے اس سے خواہش کی کہ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے۔ عمرو بن العاص نے اس رائے کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوا کوئی اور رائے پیش کرو۔ ابو موسےٰ نے کہا میری رای مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ کرکے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مسلمان جس شخص کو پسند کرین اپنے لیے خلیفہ بنالین۔ عمرو بن العاص نے کہا یہ رائے بہت ہی درست ہے اسپر اتفاق کرکے دونون باہر نکل آئے لوگ انکے انتظار مین تھے کہ دیکھین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین۔ عمرو بن العاص نے کہا اے ابو موسیٰ آپ آگے بڑھکر لوگون سے اپنی رائے بیان کرین ابو موسےٰ نے بڑھکر کہا اے لوگو ہماری رائے نے ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعہ سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالیٰ اس امت کے کام کو ٹھیک کر دیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کرکے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو ایک جماعت بنا دیگا۔ عمرو بن العاص نے کہا ابو موسےٰ سچ کہتے ہین جناب عبد اللہ بن عباسؓ نے ابو موسےٰ سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی رائے پر اتفاق کر لیا ہے تو تم اسکو بڑھنے دو تا کہ وہ آپ سے پہلے اپنی رائے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجھے ہرگز اسپر اطمینان نہیں بے شک اسنے اسوقت تمہاری رائے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی رائے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کرے گا ابو موسےٰ نے کہا ہمنے باہم اتفاق کر لیا ہے اور

رضی ہو گئے ہین ہرگز مخالفت نہین ہوگی ابو موسیٰ سلیم القلب تہے بڑہکر خدا کی صفت و ثنا کے بعد بیان
کرنے لگے۔ اے لوگو ہمنے اس معاملہ مین نہایت غور کیا ہے کسی نہج سے اس امت کا کام ٹہیک نہین
بیٹہتا۔ اور یہ پراگندگی کسی نہج سے رفع نہین ہوتی میری اور ابن عاص کی رائے اس بات پر قرار
پائی ہے کہ ہم علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ کرکے اس کام کو امت کے سپرد کر دین جسے چاہے
اختیار کرے یعنے علی اور معاویہ دونون کو علیحدہ کر دیا ہے تم جسکو چاہو اختیار کر لو۔ یہ کہکر ابو موسیٰ
پیچہے ہٹ گیا۔ عمرو بن العاص نے بڑہکر کہا اے لوگو ابو موسے نے اپنے دوست علی کو خلافت سے علیحدہ
کر دیا ہے اور جو کچہ کہ کہا ہے تم نے سنا ہے مینے بہی انکے دوست کو علیحدہ کیا ہے اور اپنے دوست معاویہ
کو قائم رکہا ہے کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کا ولی اور انکے قصاص کا طالب ہے اور نسبت تمام لوگون
کے انکے عہدہ کا زیادہ تر حقدار ہے۔ یہ کہکر وہان سے الگ ہو گیا۔ ابو موسے نے کہا اے ابن عاص
تجہے کیا ہو گیا خدا تجہے یاری نہ دی تونے بڑی بیوفائی کی ہے اور فجور کیا ہے تیری بالکل اس کتے کی
سی مثال ہے جسکا ذکر خدائے پاک نے اپنی کلام پاک مین کیا ہے ابن عاص نے ابو موسیٰ سے کہا تیری
ٹہیک مثال گدہے کی سی ہے کہ جسپر بہت سی کتابین لدی ہوئی ہون۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا ای
ابو موسیٰ عمرو بن العاص نے تجہے اپنے مکر سے کسقدر ضعیف کر دیا ہے ابو موسیٰ کہنے لگا مین کیا کرون
اس نے اول ایک بات پر مجہسے اتفاق کرکے پہر مجہسے بدعہدی کی ہے۔ ابن عباس کہنے لگے یہ تیرا گناہ
نہین بلکہ اسکا گناہ ہے جسنے کہ تجہے اس مقام پر پیش کیا عبدالرحمن بن ابی بکر کہنے لگے۔ اگر
اشعری آج دن سے پہلے دنیا سے غائب ہو جاتا تو اس کے لیے بہتر تہا۔ شریح ابن ہانی نے ابن
عاص پر حملہ کرکے کوڑے لگائے۔ عمرو بن عاص نے شریح پر عصا اٹہایا۔ لوگون نے بیچ بچاؤ
کر دیا۔ اکثر شریح کہا کرتے تہے مین کسی بات پر اسقدر نہین پچتایا جیسا کہ مینے ابن عاص کو کوڑے
کے عوض تلوار سے کیون نہین مارا۔ التحکیم کے بعد لوگون نے ابو موسیٰ کو تلاش کیا لیکن معلوم
ہوا کہ وہ سوار ہوکر مکہ کو چلدیا ہے۔ ابو موسے کہا کرتا تہا کہ مجہے ابن عباس نے ابن عاص کے
فریب سے ڈرایا تہا لیکن مینے ابن عاص کی باتون پر اطمینان کر لیا۔ اور مجہے گمان ہو گیا
کہ یہ غدر مسلمانون کی مصلحت اور امت کی نصیحت مین کسی طرح سے اپنے غدر کا اثر نہین ظاہر
کرے گا۔ دومۃ الجندل سے لوٹکر اہل شام عمرو بن العاص کے ساتھ معاویہ کے پاس گئے اور اسپر
امیر ہونیکا سلام بجا لائے معاویہ نے لوگون مین کہڑے ہوکر بیان کیا کہ جو کوئی کہ ہماری خلافت مین
کچہ چون و چرا کرتا تہا اسکو چاہیے کہ اب ہمارے پاس آکر اطلاع حاصل کرے۔ ابن عمر کہا کرتے تہے

اسوقت میرے دل مین آیا کہ مین اسکو یہ کہون کہ تیری خلافت ہین اور تو کوئی نہین مگر وہی لوگ چون وچرا کرتے ہین جو اسلام پر تجہ سے اور تیرے باپ سے لڑے ہین۔ لیکن مجہے خوف تہا کہ کہین اس بات کے بیان کرنے سے میری گردن نہ ماری جاوے۔

جنگ نہروان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

علامہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین جب جناب امیر علیہ السلام صفین سے کوفہ کو واپس ہونے لگے راہ مین حروریہ آپکے مخالف ہو کر لشکر سے علیحدہ ہو گئے اور تحکیم کو برا کہنے لگ گئے کہ خدا کے سوا کسیکا حکم ماننے کے قابل نہین اور خدا کی نافرمانی کی اطاعت واجب نہین یہ سب سے پہلی بات تہی جو ان سے ظاہر ہوئی حیس راہ پر کہ وہ تہے اس سے منحرف ہو گئے۔ جب جناب امیر علیہ السلام کوفہ کے قریب پہونچے اور اس شہر کی عمارتین دکہائی دینے لگین اثناء راہ مین عبداللہ بن ودیعۃ الانصاری حضرت امیرؑ سے ملے اور سلام عرض کیا آپنے انسے پوچہا ہمارے معاملہ مین لوگ کیا کہتے ہین عبداللہ نے عرض کیا بعض محب ہین بعض اس تحکیم کو برا ہی خیال کرتے ہین۔ آپنے فرمایا جو ذوی الرای ہین انکا کیا قول ہے۔ اس نے جواب دیا کہ انکا یہ قول ہے کہ جناب امیرؑ نے ایک جماعت اکٹھی کر لی تہی لیکن پہر ان کو متفرق کر دیا اور اپنے لیے ایک مضبوط قلعہ بنا لیا تہا جسکو کہ اب گرا دیا۔ اب گرا ہوا قلعہ کیونکر بنے گا اور متفرق جماعت اب کب جمع ہو سکے گی۔ اگر حضرت امیرؑ اطاعت کرنیوالون کے ساتہہ کارروائی کرتے تو جو شخص کہ نافرمان ہوا تہا ہوا تہا۔ ہوشیاری کی تو یہی بات تہی کہ دشمنون سے جنگ کرتے رہتے یا فتح حاصل ہو جاتی یا شہید ہو جاتے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مینے اس قلعہ کو گرایا ہے یا کہ خود ان لوگون نے اسکو گرایا ہے میں نے انکو پراگندہ کیا ہے یا کہ وہ خود پراگندہ ہو گئے ہین۔ تم یہ جو کہتے ہو اگر حضرت امیرؑ اطاعت شعارون کے ساتہہ کارروائی کرتے اور جو شخص نافرمان ہوا تہا ہوا تہا اسکی پرواہ نکرتے اور دشمنون سے جنگ کرتے رہتے یا فتح پا جاتے یا شہید ہو جاتے۔ بخدا یہ بات میری نگاہ مین تہی لیکن مین نے خیال کیا کہ یہ دونون لڑکے حسن وحسین ہلاک ہو جائینگے اور اس امت سے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو جائیگی اور یہ بات مجہے نہایت بری معلوم ہوئی نیز مجہے یہ خوف پیدا ہو گیا تہا کہ حسنینؑ کے بعد یہ دونون بہائی عبداللہ بن جعفر اور محمد بن الحنفیہ بہی ہلاک ہو جائینگے کیونکہ لشکر مین یہ میرے ساتہہ تہے خدا کی قسم ہے آج کے دن کے بعد مین کبہی انکو ساتہہ لیکر جنگ مین نہین جایا کرونگا۔ یہ کہکر آپنے گہوڑا ہانک دیا۔ اور آگے

ٹہرے ناگہان اپنی داہنی جانب چھ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین علی آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے انہون نے
وصیت کی تھی کہ مجھے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین اور
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گھرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تھے جب اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوئے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بھی دفن کیے گئے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین مجاہد بنے رہے اور ساٹھ برس تک امتحان مین رہے خدا اچھے عمل کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضایع نہین کرتا آپ وہان پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے
عجز کے محلون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تم پر سلام ہو تم ہمسے آگے گئے ہو۔ ہم تمہارے پیچھے آنیوالے ہین اب
تھوڑی مدت کے بعد ہم تمسے ملین گے اے ہمارے پروردگار تو ہمپر اور انپر مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتھ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور بازپرس کیلیے نیک عمل کرے۔ اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی ہے پہر آپ وہان
سے شبام جو ہمدان کا ایک قبیلہ ہے اسکے کوچے کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپنے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر رو رہے ہین۔ آپنے فرمایا کہ مین اس شخص کا گواہ نہین
جس نے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوئے وہان
سے آگے بڑہے اور قصر مین داخل ہوگئے۔ خارجی آپ کے ساتھ کوفہ مین داخل نہ ہوئے اور ایک
گاؤن مین جسکا نام حروراء تھا جا اترے اسیوجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوئے۔ رجحی بارہ ہزار آدمی تھے
تب انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرادی کہ شبث ابن ربعی التمیمی ہمارا امیر قتال ہے اور عبداللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوۃ ہے۔ اور ہر ایک کام شورت سے کیا جائیگا۔ خدای پاک کے سوا کسی کی
بیعت جیسا کہ نہین اچھے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے۔ اپنے زعم مین وہ
یہ سمجھنے لگے کہ جبتک کہ جناب علیؑ نے حکم نہین مقرر کیے تھے وہ بیشک امام تھے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہوگیا اور اپنی بات مین حیران ہوگئے۔ اور
حیران کی تعریف خدا تعالے نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الهدی ائتنا یعنے وہ سراسیمہ ہو اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آ۔ کمبخت خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرنے لگے حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلا بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب تفسیر سے بخوبی ملسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بہی حیران نہین تہے بلکہ ان سے سرگشتگان وادی حیرت ہدایت پاتے تہے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین۔ جناب عبد اللہ بن عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ان سو فرمایا۔ تم نے انکی باتون کی جواب دہی مین جلدی نہ کرنا مین تمہارے پیچہے آرہا ہون۔ میرا انتظار کر لینا جب عبد اللہ بن عباس انکے پاس گئے خوارج نے پوچہا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہین انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سبسے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے اور انکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ اے ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تہے۔ اگر جناب علی بہی ہماری طرح سے توبہ کرین اور ہمارے دشمنون کے مقابلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بہی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے ابن عباس سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ جو کچہ کہ خدا وند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے؟ کہ مرد اور عورت کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل سے ایک ایک منصف مقرر کرو۔ وہ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کر دیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے۔ ابن عباس نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بہی دیا ہے اس میں [illegible] غور بہی کر سکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور چور کے ہاتہ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم کی چوتہائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائیں۔ خوارج نے کہا اے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی شکر رنجی کے حکم کو مسلمانون کے خون کے حکم کی برابر ٹہیراتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے کہ کل ہم سے لڑ رہا تہا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹہیر سکتے۔ تمنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود یکہ

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلی انبیاء نے پایا ہے میں نے عرض کیا حضور سے پہلی انبیاء نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اللہ اور اپنے نبی کی سنت ✣

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی ووارثی ووصیی قال علی ما ارث منك قال ما یرث النبیون بعضهم بعضا قال اللہ ورسوله اعلم فقال کتاب اللہ وسنة نبیه (اخرجه ابن الخضرمی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه کہتے ہیں جناب خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیوں نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت ✣

(۸) عن حبة العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی وصیك بالعرب خیرا (اخرجه ابن السراج) حبة العرنی جناب امیر علیه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی میں تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں ✣

(۹) عن حبیش بن زرین قال رأیت علیا یضحی بکبش فقلت له ما هذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اضحی عنه (اخرجه احمد) حبیش بن زرین کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیه السّلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا میں نے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں انکی طرف سے قربانی کیا کروں ✣

(۱۰) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من کل امة نبیا واختار لکل نبی وصیا وانا نبی هذه الامة وعلی وصیی فی عترتی واهل بیتی وامتی من بعدی (اخرجه ابو بکر الخوارزمی) جناب ام المؤمنین ام سلمه رضی اللہ عنها سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیه التحیة والثنا فرماتے تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے میں اس امت کا نبی ہوں اور میرے بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہلبیت میں میرا وصی علی ہے ✣

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضة فاتته فاطمة تعوده فلما رأت ما برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الجهد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدموع علی خدیها فقال لها رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة ان لکرامة اللہ ایاك زوجك من اقدمهم سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختارنی منهم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعة فاختار منهم بعلك فاوحی اللہ الیّ ان ازوجها یاك واتخذه وصیا (اخرجه الدارقطنی) و

خدا تعالی نے معاویہ اور اسکے احباب کی نسبت اپنا حکم اس طرح پر جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائین یا اپنی
بات سے باز آئین۔ تمنے حکمنامہ مین لڑائی کی میعاد لکھدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والون کو
سوا سورہ برارت نازل فرماکر خدا تعالی نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی موادعت کو مطلق قطع
کردیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر بھی آ پہونچے اور عبد اللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا مینے تمہین
ان سے گفتگو کرنے سے منع نہین کیا تھا؟ پھر خوارج سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل
ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سب نے متفق ہوکر کہا عبد اللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیر ع
نے اس سے سوال کیا کہ تمنے ہمپر کیون خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم
کے تقرر نے ہمین اس بات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیر نے فرمایا جب شامیون نے قرآن بلند کیے تھے مینے
تم سے نہین کہا تھا؟ کہ مین انکے مکر و فریب کو تم سے زیادہ جانتا ہون۔ ان لوگون نے قرآن شریف
صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہین۔ تاکہ تمہین فریب دیکر تمہین اپنی لڑائی سے باز رکھین چنانچہ
انہون نے اس مکر کو کام مین لاکر لڑائی کو منقطع کردیا اور پھر آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹھے
جناب امیر نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پھر یہ فرمایا کہ اسدن تمنے میری بات ایک نہ مانی۔
مینے منصف نامہ مین یہ شرط لکھدی تھی کہ دونون منصف اسی امر کو زندہ کرین جسے کہ قرآن نے
زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہون جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور و
الناس کے دونون پہلوؤن کے درمیان لکھا ہوا ہے وہ خود نہین بولتا۔ مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے
ہین۔ خارجیون نے کہا فرمایے آپنے میعاد کیون مقرر فرمائی تھی جناب امیر نے فرمایا اسلیے
کہ اس میعاد مین ہماری حقیت سے ناواقف شخص واقف ہوجائے اور واقف کو زیادہ تر ثبوت
ملجائے۔ نیز یہ بھی خیال تھا کہ شاید خدا تعالے اس مدت کے درمیان اس امت مین اتفاق پیدا
کردے اور اسکو راہ راست دکھادے۔ خارجیون نے کہا اب یہ بتایے کہ جبکہ منصف نامہ لکھا
گیا تھا اور کاتب نے یہ لکھا تھا (یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیر المومنین علی اور معاویہ کرتے ہین) عمرو
ابن عاص کے انکار پر آپنے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹادیا اور کاتب سے یہ لکھوایا (یہ
وہ امر ہے جسکی علی اور معاویہ خواہش کرتے ہین) پس جبکہ آپ امیر المومنین نہ ہوے اور ہم لوگ
مومن ہین پس آپ بھی ہمارے امیر نہ ٹھیرے۔ جناب امیر نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ
کے روز مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا لکھو (یہ وہ امر ہے
جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہین) اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپکو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیون کرتے بس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تہا میں
بہی بارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تہا۔
اب بتاؤ کہ تمہاری کوی حجت باقی رہگئی ہے۔ تمام لوگ خاموش ہوگئے۔ جناب امیر نے ان سے فرمایا۔ اب اٹھو
اور اپنے شہر مین چلو خدا تم پر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر مین چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے
تک ہم یہین ٹہیرتے ہین جناب امیر انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول مین بالکل
جہوٹے تہے۔ جب منصفون نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباسؓ کے ساتھ جناب امیر کی
خدمت مین پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کہڑے ہوکر لوگون کو خطبہ
سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا ورثہ حسرت اور نتیجہ ندامت ہی مینے تمکو ان
دونون شخصون کی حکومت سے آگاہ کیا تہا لیکن تمنے میرا کہنا نہ مانا اور میری رائے کو چہوڑ دیا۔ ان
دونون آدمیون نے جنکو کہ تم نے حکم مقرر کیا تہا خدائی کتاب کے حکم پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر
کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تہا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تہا
اسکو ماردیا اور خدا کی ہدایت کو چہوڑ کر دونون ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہوگئے اور خدا کی حجت
روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چہوڑ کر دونون نے اپنی رائے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ مین اختلاف
کیا اور دونون راہ راست سے محروم رہے۔ بس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہوجاؤ۔ اور پیر کے روز
لشکر یہان سے کوچ کرجائے۔ یہ فرماکر آپ منبر سے اترے اور خارجیون کو ایک خط لکہا جسکا مضمون یہ تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبد اللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبد اللہ بن الکوی
وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونون منصفون نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چہوڑکر حکومت
مین اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہین کیا قرآن کے
حکم کا انعقاد نہین ہے۔ جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے
اور تمہارے دشمنون کیطرف جانیوالے ہین۔ اور ہم پہلے امر پر ثابت قدم ہین جسپر کہ ہم پیشتر تہے
خارجیون نے جناب امیر کے خط کا جواب یہ لکہا۔ اما بعد آپنے اپنے خدا کا غضب تو نہین کیا بلکہ
اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپنے اپنی جان مین کفر کیا ہے اگر آپنے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو
آپکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جناب امیر اس خط کو پڑہکر انکی طرف سے مایوس ہوگئے۔ اور خیال
کیا کہ انکا پیچھا چہوڑ دیا جائے اور شام والون سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگون کو خطبہ

ثنا کیلئے کھڑے ہوۓ اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے۔ مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے ٹھہر اچاہتا ہے۔ اور خدا کی روشنای کو چھپانا چاہتا ہی اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاۓ تو کسرے اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو جاؤ۔ ہمنے تمہارے بھائیون اہل بصرہ کو لکھہ بھیجا ہے کہ وہ بھی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بھی روانہ ہو جائینگے۔ جناب امیرؑ کیطرف سے اندنون ابن عباس بصرہ کے حاکم تھے آپنے انکی طرف خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ گیئے ہین۔ ہماری راۓ دشمنون کے ساتھ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنی ہمراہ لاوین والسلام پھر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس کو لکھہ بھیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جاۓ۔ چنانچہ سب سے اول سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر وچشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتھ حاضر خدمت ہو گئے جنکی تعداد چالیس ہزار تھی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تھا آپنے مدائن مین سعد ابن مسعود کو بھی لکھہ بھیجا تھا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہو سکین لشکر مین بھیجدیئے جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیرؑ کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت فرماوین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کر کے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پھر اہل شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچھا چھوڑ دو اور میرے ساتھ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جاۓ تا کہ وہ خدا کی زمین پر متکبر نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے باواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست ہین ہم آپ کی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین۔ جناب امیرؑ انکے ساتھ یہ گفتگو کرہی رہے تھے کہ آپ کو خبر پہونچی کہ خارجیون نے خروج کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن الخباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ اور انکی بی بی حمل سے تھین اسکا پیٹ چاک کر ڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتون کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید... کو بہی مار دیا ہے۔ آپنے حارث بن مرۃ العبدی کو
خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کرکے لکہہ بہیجین اور کوئی بات لکہنے سے باقی نہ
چہوڑین۔ جب حارث خارجیون کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچہا ان کمبختون نے انکو بہی مار ڈالا
حضرت امیرؑ ابہی لشکر ہی مین تہے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین
آپ ان خارجیون کو کیون یہہ چہوڑ کے جاتے ہین تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچہے لوٹین اور ہمارے
عیال کو مار ڈالین۔ آپ ہمارے ساتہہ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلین۔ جب ہم ان سے فراغت
حاصل کرلین گے تو ہم اپنے شامی دشمنون کی طرف چلین گے۔ اشعث بن قیس نے بہی کہڑے ہوکر اسی
بات کی تائید کی۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا تہا کہ اشعث خارجیون کی طرفداری کریگا۔ کیونکہ صفین کے روز
اس نے کہا تہا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت
کرتے ہین اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگون کو معلوم ہوگیا کہ وہ خوارج کی رائے
کا طرفدار نہین ہے۔ حضرت امیر نے بہی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے مین ایک
ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تہا حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیون
کے ساتہہ جنگ کرنے کے لیے فلان ساعت مین باہر نکلین اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے
وقت مین تشریف لیجائینگے تو آپ کو اور آپکے دوستون کو نہایت تکلیف پہونچیگی حضرت نے اس کے
قول کی مخالفت کی اور اسکی مقررہ ساعت کے برخلاف دوسری ساعت مین جنگ پر تشریف لے گئے
اور ظفریاب ہوگئے جب جناب امیرؑ کوچ فرماکر خوارج کے اتنے قریب جا پہونچے کہ جہان سے آپ انکو اور وہ
آپ کو دیکہہ رہے تہے آپنے انکو کہلا بہیجا کہ اگر تم ہمارے بہائیون کے قاتلون کو دیدو کہ ہم ان کو
قتل کردین تو ہم تمہین قتل نہین کرینگے اور تمکو چہوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتہہ جنگ کرنے
کو جانیوالے ہین۔ شاید خدا تعالے تمہارے دلون کو پہیر دے اور جس نیک کام کو تم پہلے کر رہے تہے اسی
کیطرف تمکو لوٹا دے۔ خوارج نے جواب دیا کہ ہم سب نے متفق ہوکر انکو قتل کیا ہے۔ اور ہم سب ملکر تمہاری
خون کو بہانا حلال سمجہتے ہین۔ حضرت امیرؑ کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے۔
اے بندگان خدا تم ہمارے بہائیون کی قاتلون کو ہمین دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ
ہوئے ہو۔ اور ہمارے ساتہہ ہو اسی امر مین شامل ہوجاؤ۔ اور ہمارے دشمنون اور اپنے دشمنون
کے ساتہہ جنگ کرنے کے لیئے ہم سے ملجاؤ۔ تم بڑے بہاری گناہ کا ارتکاب کر رہے ہو کہ ہمکو مشرک
ٹہیراتے ہو اور خود مسلمانون کے خون بہاتے ہو۔ عبداللہ بن سبحرۃ السلمی انکے جواب مین کہنے

لگا۔ ہمپر حق ظاہر ہو گیا ہم تمہارا اتباع ہرگز نہین کرینگے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے گنہگارون کے گروہ جسکو کہ ناحق کے جھگڑے اور بیہودہ ٹنٹے نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی نے حق کی پیروی سے باز رکھا ہے۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہین۔ اور تمنے حکمیت کی آڑ پکڑ رکھی ہے تمنے خود مجھ سے اسکی خواہش کی تھی۔ مین تو اسے برا ہی جانتا رہا۔ مینے تم سے نہین کہا تھا کہ شامی تمکو دھوکا دے رہے ہین۔ تمنے مخالفون کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان لوگون کے میرے دشمن بنگئے مینے ناچار اپنی رائے کو بھی تمہاری رائے کیطرف پھیر دیا باوجودیکہ اسوقت شامیون کا کام تمام ہو چکا تھا اور وہ پریشان ہو ہین دیکھنے ۔ ے قریب ہو گئے تھے لیکن تمہارے بڑے بوڑھون کی رائے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائین پھر مینے ان دونون سے یہ شرط ٹھیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کرین اور ہرگز اس سے تجاوز نکرین مگر ان دونون نے حق کو چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکھون کے سامنے پھر رہا تھا۔ اب تم بیان کرو کہ کیون تم ہمارے ساتھ لڑنے کو حلال سمجھتے ہو۔ اسپر تم لوگون کو ناحق ستاتی اور ۔ ۔ ۔ انکی گلے کاٹتے ہو یہ بات تو دنیا و آخرت مین صاف گھاٹا کھانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز کوئی جواب ندے اور لڑائی پر آمادہ ہو جاؤ۔ اور پکار کر کہنے لگے جنت کے سوا اللہ کوئی مقام آرام کا نہین ہے حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل بن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سوارون کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادون کی افسری ابو قتادۃ الانصاری کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب مین جاگزین ہوئے خوارج نے میمنہ زید ابن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن عوفی العبسی کے سپرد کر کے سوارون پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادون پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا۔ ادہر جناب امیر علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابوایوب انصاری کے تفویض فرمایا۔ انہون نے آواز بلند بیجا کر منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اس نے کسی کو قتل نکیا ہوگا اور کسی مسلمان کو اذیت نہ پہونچائی ہوگی اسکو قتل سے امان ملیگا اور جو شخص کوفہ کو چلا جائے یا مدائن کو لوٹ جائے اسکو بھی امان حاصل ہے۔ اگر اسوقت بھی ہمارے بھائیون کے قاتل ہمکو دیدیے جائین تو ہمین تمہارے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت نہین منادی کو سنکر فردہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

لیکر حضرت امیر کے لشکر مین آملا اور ایک گروہ انمین سے کوفہ کو اور ایک گروہ مدائن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب ان کی جمعیت تھی لیکن ان مین سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنیکو دوڑے۔ آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تمپر حملہ نکرین تم ان سے کچھ مت کہو اتنے مین خارجی الرواح الرواح فی الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے حضرت امیر کے لشکر دو حصون مین منقسم ہوگئی اور خارجیون کو بیچ مین لے لیا میمنہ اور میسرہ کی فوجین دونون طرف سے انپر لوٹ پڑین تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور پیادے تلوارون اور نیزون سے انپر ٹوٹ پڑے کچھ دیر نہین گذرنے پائی تھی کہ سوا سات آدمیون کے تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان مین سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے چنانچہ ابتک اس ملک مین ان دونون کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کر گئے وہان بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلی کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل موزن کیطرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت مین دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر مین سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیون سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج مین سے دس آدمی بھی نہین مارے جائینگے اور انکی گروہ مین سے دس آدمی بھی باقی نہین بچین گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگے گا جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان مین ایک ننھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگون نے اس گفتگو کو جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب نہروانیون نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستون کے ساتھ انکے جنگ کے لیے تشریف لے گئے اور جو حالت کہ گذرنا تھا گذر چکا اور آپکو جنگ سے فراغت حاصل ہوگئی۔ آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اب انمین تم اس ننھی کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصون نے آکر عرض کیا وہ تو ان مین نہین ملتا۔ بلکہ بعض یہ بھی کہنے لگے کہ وہ ان مین نہین ہے آپنے فرمایا واللہ وہ انہین مین ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے بعض راویون کا یہ بیان ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت اسکی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ سلیم ابن ثمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے مین پچاس لاشون کے نیچے سے برامد ہوا سب لوگون نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ مع بازو کے نہین ہے اور بجای ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے۔ اور سر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اسپر کالے کالے بال جمع ہوئے ہین۔ جب اسکو کھینچا جاتا تھا تو وہ بڑھکر پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پیر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ مینے جھوٹ کہا تھا۔ اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا تھا اگر اسبات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چھوڑ بیٹھو۔ تو مین تمکو اس شخص کی شان مین کہ جوان لوگون سے لڑے اور لڑائی مین اس شخص کو نگاہ رکھا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم ہین جو کچھ کہ خداے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کر دیتا۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۳۸ھ اڑتیس ہجری مین پیش آیا اور اس واقعہ مین جناب امیر علیہ السلام کے دوستون مین سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوے۔ انھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تھی انکو ابتداء واقعہ ہی مین خوارج نے شہید کیا۔

ان لوگون کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا مین خاوندشاہ لکھتے ہین نقل ست کہ حضرت امیرؑ در ایام نزع فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این ست کہ با امیر المومنین حسنؑ فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان کن کہ خلق را معلوم نشود کہ مدفن من کدام ست کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفر و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و میترسم کہ فرزندان ایشان قبر من بشگافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر است انتہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکھتے ہین اور یہ بھی دو قسم پر ہے جیسے حسن صورت و قوت بدن +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت مین جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب مین مشہور تھے +

عن ابی الحجاج قال رأیت علیاً یخطب و کان من احسن الناس وجھاً (اسد الغابہ) ابی الحجاج کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑہتے ہوئے دیکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی مقبل العینین عظیمھما ذا بطن اصلع ربعۃ لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر بڑی سہیلہ آنکھون والی اور توندیلی پیٹ والے تہے انکے چاندپر بال کم تہے انکا قد میانہ تہا داڑہی کو نہین رنگتے تہے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطھر قوماً من الذنوب بالصلعۃ فی رؤسھم وان علیاً لاولھم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابو بکر بن محمد بن حسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے ایک قوم کو گناہون سے بوجہ انکے چندلے ہونیکے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلا ہے +

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیاً یتوضأ فحسر العمامۃ عن رأسہ فرأیت رأسہ مثل راحتی علیہ مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابو لبید سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوے دیکھا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹھایا مینے آپکے سر کو دیکھا کہ مثل میری ہتیلی کے تہا اسپر انگلیون کے خط کیطرح بال تہے +

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینۃ اطلب العلم فرأیت رجلاً علیہ بردان ولہ ضفیرتان قد وضع یدہ علی عاتق عمر فقلت من ھذا قالوا علی (اخرجہ ابن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ مین مدینہ مین علم حاصل کرنے کیلیے گیا ایک آدمی کو دیکھا اسپر صرف دو چادرین تہین یعنے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیین گندہے ہوے ہین وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندہے پر ہاتہ دہرے ہوئے تہے مینے پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا علی ہین +

قال محب الطبری فی ریاض النضرہ ولا تضاد بینھما او یکون الشعر الخسر عن وسط رأسہ وکان فی جوانبہ شعر مترسل یعنے ان دونو روایتون مین تضاد نہین ہے جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاند پر کم ہونا بالونکا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چہوٹے ہوے تسلیم کیے جائین +

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیۃ وکان ربما خضب اللحیۃ (اسد الغابہ) ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہو کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اُن کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے ؛

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعۃ ضخم المنکبین طویل اللحیۃ وان شئت قلت اذا نظرت الیہ قلت ادم وان تبنتہ من قریب قلت ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہو کہ میں نے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچھ اونچے تھے انکے شانے اور بازو بھرے بھرے اور گھنی داڑھی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ رنگ ہیں اور اگر تو گہری نظر کر کے انکو قریب سے دیکھتا تو کھلتی ہوئی گندمی رنگ تھی قریب سبزہ رنگ کے ؛

(۷) عن قدامۃ بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلۃ الذراع ضخم عضلۃ الساق دقیق مستدقہا قال ورأیت یخطب فی یوم من الشتاء علیہ قمیص وازار قطریان معتم بثوب مما یحف سواد کہ (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام توندیلے پیٹ والے تھے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تھی انکے بازو بھرے بھرے اور کلائیاں باریک اور انکی رانیں پر گوشت اور پنڈلیاں پتلی تھیں میں نے انکو جاڑے کے موسم میں دیکھا تھا وہ قطری قمیص پہنے ہوئے اور قطری تہبند باندھے ہوئے تھے انکا عمامہ سیاہ دھاریوں والا تھا۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجہا وقیل کان کانما کسر ثم جبر لا یغیر شیبہ خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگوں سے خوبصورت تھے اور روایت ہو کہ سب تھے اپنی داڑھی کو نہیں رنگتے تھے آہستہ چلتے تھے انکے دانت ہنسی سے کھلے رہتے تھے ۔

(۹) واحسن ما رأیتہ فی صفتہ رضی اللہ عنہ کان ربعۃ من الرجال الی القصر ماھو ادعج العینین حسن الوجہ کانہ القمر لیلۃ البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین اغیدکان عنقہ ابریق فضۃ اصلع لیس فی رأسہ شعر الا من خلفہ کثیر اللحیۃ منکبیہ مشاش کمشاش السبع الضاری لا یبین عضدہ من ساعدہ ادمجت ادماجا اذا مشی تکفا وان امسک بذراع رجل امسک بنفسہ فلم یستطع ان یتنفس وھو الی السمرۃ ماھو شدید الساعد والید فاذا

لمشی الی الحرب ہرول ثبت الجنان قویا ماصارع احد قط الا صرعہ اشجاعا منصورا علی من لاقاہ

(استیعاب) علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین بصدر ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین کہ مینے کیا خوب انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہین کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر پستہ تھا انکی آنکھین بڑی بڑی اور کالی تھین انکا چہرہ خوبصورتی مین چودہوین رات کے چاند کی مثل تہا۔ انکا پیٹ توندیلا اور ان کے کندہون کی ہڈی چوڑی تہی انکی ہتھیلیین بسخت تھین موٹی موٹی انگلیون والے تھا انکی گردن مثل ایک چاندی کی صراحی کے تہی۔ انکے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سے سر بالون سے بہرا ہوا تہا انکی داڑہی اسقدر گھنی تہی کہ کندہون کے دونون طرف تک پہونچتی تہی دونون کندہون کی ہڈیان مثل شیر کے کندہون کی ہڈیون کی تھین انکی کلائی اور بازؤن مین فرق نہین تہا یعنے دونون ایک سے تھے اور ٹھوس اور مضبوط تھے چلنے مین آگے کو جہک کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہین لے سکتا تہا وہ رنگ مین گندم گون تھے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تھے جب جنگ کو جاتے تھے تو دوڑ کر نہایت ٹھنڈے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس سے جنگ کی اسپر فتحیاب ہوئے۔

(۱۰) عن الشعبی قال رأیت علیا وراسہ ولحیتہ قطن بیضاء (اخرجہ بن الضحاک) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا کہ آپ کا سر اور داڑہی سفید روئی کی طرح تہی۔

اور محب الطبری ریاض النضرہ مین لکھتے ہین وروی انہ کان اصفر اللحیۃ والمشہور انہ کان ابیضہا و یشبہ ان یکون خضب مرۃ ثم ترک یعنے روایت ہے کہ آپ کی ریش مبارک زرد تھی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ سفید تہی شاید کبھی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پھر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برایتہ فلما دنا من الحصن فخرج الیہ اھلہ فقاتلھم فضربہ رجل یھودی وطرح ترسہ من یدہ فتناول الباب کان عند الحصن فتترس بہ نفسہ فلم یزل بیدہ حتے فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ حین فرغ فلقد رأیتنی فی نفر معی سبعۃ عشر وانا منھم نجتھد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ (اخرجہ احمد) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر کو علم دیکر خیبر مین روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس والحاکم عنہ وابی ہریرۃ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں حتے کہ دونوں رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا اے فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق میں کہ مینے تیرا نکاح ایسے کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے میں سب سے مقدم اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور حلم میں سب سے بڑا ہے خدا تعالی نے زمین کے رہنے والوں کو خوب دیکھکر انمیں سے مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی رسل بنایا پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے وحی بھیجی کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کروں اور اسکو اپنا وصی بناؤں ٭

(۱۲) عن ابی ھارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ھل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیٔ مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ نقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتھا العبرۃ حتی بدت دموعھا علی خدھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ اطلع الی اھل الارض اطلاعۃ فاختار منھم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منھم بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا وما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجک اعلمھم علما واکثرھم حلما واقدمھم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدھا مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ تعالی بمحمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا یا فاطمۃ لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونھیہ عن المنکر یا فاطمۃ انا اھل البیت اعطینا ست خصال لم یعطھا احد من الاولین ولا یدرکھا احد من الآخرین نبینا خیر الانبیاء وھو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وھو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وھو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطا ھذہ الامۃ وھما ابناک ومنا مھدی ھذہ الامۃ الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ھذا مھدی امتہ (اخرجہ الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہیں میںنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا آیا تم جنگ بدر میں حاضر تھے کہنے لگے کہ ہاں میںنے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا سکتے جو کچھ کہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں سرکار کے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

پر چوٹ چلائی آپ نے سپر پھینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک و تعالے نے آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھ اقدس میں تھا۔ پھر آپ نے اسے پھینک دیا میں نے سترہ آدمیوں کے ساتھ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ؛

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال حمل علی الباب علی ظهره یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیه ففتحوها وانهم جروه بعد ذلك فلم یحمله الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفا) وفی کنز العمال عن جابر بن سمرة فقال هذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی سبعون رجلا جهدهم ان اعادوا الباب (اخرجهما الحاکم فی الاربعین) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تھا یہاں تک کہ مسلمانوں نے اس پر چڑھ کر قلعہ کو فتح کیا بعد اس کے چالیس آدمیوں نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو نہ اوٹھا سکے کنز العمال میں یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ساٹھ آدمیوں نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ؛

(۲) لما توجه علی الی صفین واحتاج اصحابه الی الماء والتمسوا یمینا وشمالا فلم یجدوه فعدل بهم امیر المؤمنین عن الجادة قلیلا فلاح لهم الدیر فساروا یسألون من فیه عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الحیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراهب فقالوا یأمرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرك الماء ولیس لنا قوة فقال علی لا حاجة بکم الی ذلك ولوی عنق بغلته نحو القبلة واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوا فظهرت صخرة عظیمة فقالوا یا امیر المؤمنین ههنا صخرة علی الماء فاجتهدوا فی قلعها فما زالت عن موضعها فاجتمع القوم وجهدوا فی تحریکها فلم یجدوا الی ذلك سبیلا واستصعبت علیهم فلما رای ذلك لوی رجله عن سرجه ثم حسر عن ساعده ووضع اصابعه تحت جانب الصخرة فحرکها وقلعها بیده فظهر لهم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ما هو شربوه فی سفرهم وابرده ثم جاء الی الصخرة فتناولها بیده ووضعها حیث کانت والراهب ینظر من فوق دیره فنادی یا قوم انزلونی فانزلوه فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال فملك مقرب قال لا قال انا وصی رسول الله محمد بن عبدالله خاتم النبیین قال ابسط یدك اسلم علی یدك فبسط امیر المؤمنین والراهب اسلم علی یده (مطالب

السئول لطالبۃ الشافع) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیرؑ کے رفقا کے پاس پانی نہ رہا وہنے بایئن ڈھونڈھا کہین تہ نہ ملا جناب امیرؑ انکو رستہ سے اتار کر ایک طرف لیگئے تھوڑی دور جا کر میدان مین عیسائیون کا ایک گرجا دکھائی دیا لوگون نے اسکے قریب جا کر اسکو پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سفور راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیرؑ نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف اپنی خچر کا منہ پھیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کھودو لوگون نے کھودنا شروع کیا وہان ایک بھاری پتھر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہان پتھر ہے جس مین کھودنا ممکن نہین آپنے فرمایا یہی پتھر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکھاڑنا شروع کیا اسکو جنبش تک نہ ہوئی اور وہ اپنی جگہہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہ ہٹا۔ یہ دیکھکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو ٹوٹکر اس پتھر کے نیچے انگلیان رکھکر اسکو ہلایا اور ہاتھ پر اٹھا لیا اسکے نیچے سے نہایت سیٹھہ پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑکر پانی پینے لگے انکو پورے سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی نہین ملا تھا پھر آپنے اس پتھر کو وہین پر رکھدیا جس طرح سے کہ وہ پہلے تھا راہب اپنی گرجا کی چھت پر سے یہ کیفیت دیکھہ رہا تھا لوگون سے کہنے لگا مجھے نیچے اتارو لوگون نے اسے چھت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیرؑ کی سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتھ بڑہایئن مین آپکے ہاتھ پر بشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتھ بڑہایا اور وہ راہب مسلمان ہو گیا۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ قال لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السما حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ بل نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)
جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو مین جب دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ وہان ایک صورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تھی مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکھڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو پھینکدے مینے اسکو اکھاڑ کر پھینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے پھر مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گھر مین چھپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکھے علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تہا اور وزن مین اسقدر بھاری تہا کہ کئی آدمی اسکو نہین اٹھا سکتے تھے جناب امیر نے اسکو باسانی اٹھالیا ✤

باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تھے۔ اور کھانا بھی پیٹ بھر کر نہین کھاتے تھے اور وہ بھی سوکھی روٹی ہوا کرتی تھی اسپر قوت کا یہ حال تھا کہ ابن قتیبہ لکھتے ہین ماصارع احدا الا صرعہ یعنے کسی پہلوان سے حضرت نے کشتی نہین کی کہ اسکو پچھاڑا نہو حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل باب شجاعت مین بیان ہوچکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا تھی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ماقلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ رحمانیۃ یعنے ہمنے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکھاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکھاڑا ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثلا نسب کا عالی ہونا ۔ قرابت اچھی ہونی ۔ مصاہرہ مین شرف کا ہونا ۔ اولاد صالح ہونی

جناب امیرؑ کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ناحور بن یعود بن یعرب بن یشجب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراهیم خلیل الرحمن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہو سکتی ہے کہ جناب مرتضی والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہمجد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل مین بیشمار حدیثین وارد ہین +

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی بنی کنانة من بنی اسمعیل واصطفی من بنی کنانة قریشا ثم اصطفی من قریش بنی هاشم (اخرجه المسلم والترمذی وابو هاشم وغیرهم) واثلہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو +

(۲) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم اجد بنی اب افضل من بنی هاشم - (اخرجه احمد فی المناقب والذهبی فی المخلص والمحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے مینے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو لوٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہین پایا +

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت مین جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی هاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقة باب الجنة ما بدات الا بکم (اخرجه احمد فی المناقب والمخلص الذهبی والمحاملی) جناب علی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جسنے مجھ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر مینے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو مین کبھی ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہین کرونگا

بنی ہاشم کی عبادت کا مسلمانون پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیه قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام ھل لک فی ان تعود الحسن ابن علی فانہ مریض فکان الزبیر تلکا علیہ فقال لہ عمر اما علمت ان عیادۃ بنی ھاشم فریضۃ وزیارتھم نافلۃ (اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسنؑ کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل +

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحۃ بن مصرف قال کان یقال لبغض بنی ھاشم نفاق (اخرجہ ابوبکر ابن یوسف البہلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے +

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادات اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی (اخرجہ ابن ماجۃ والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ لکم ثلثۃ ان یجعل لکم جودا نجدا ورحماء (اخرجہ ابن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنادے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ ان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یعلم جاھلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجہ الملا فی سیرتہ وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہارے جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنا دے

عن ابن عباس قال دخل اناس من قریش علی صفیة بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاهلیة فقالت صفیة منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تنبت النخلة فی الارض الکباء قالت وما الکباء قالوا الارض التی لیست بطیبة فذکرت ذلک صفیة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوٰة فهجر فقام علی المنبر فنادی بصوت عال یا ایها الناس من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد اللہ وانا رسول اللہ فما بال اقوام یبتذلون اهلی فواللہ لانا افضلهم اصلا وخیرهم موضعا اخرجه البزار والمحب الطبری فی الاکتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہین کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم مین سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ کہنے لگے ایک درخت زمین کبا مین پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہو۔ اس بات کو صفیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آنحضرتؐ نے بلال سے کہا اے بلال لوگون کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی اللہ عنہ نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا حضرت منبر پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے لوگو مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگون نے کہا آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہین آپ نے فرمایا ہان مین محمد بن عبد اللہ اور رسول اللہ ہون پس کیا حال ہے ان لوگون کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہین واللہ مین سب لوگون سے از روی اصل و وضع بہت افضل ہون *

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول الناس فی اهله فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقه ثم جعلهم فرقتین وجعلنی فی خیر فرقة وخلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلة وجعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا (اخرجه احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپکے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہین پس حضرت منبر پر چڑہے اور فرمانے لگے مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اپنی بہترین خلقت مین گردانا پہر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پہر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان مین سے بہتر قبیلے مین سے بنایا پہر انکے گہر بنائے اور مجھے ان مین سے اچھے گہر مین سے اٹھایا *

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبد مناف ہے بعض مورخین نے عمران بھی لکھا ہے حاکم لکھتے ہین کہ انکا نام عبد مناف
ہے اور ابوطالب انکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کے برادر
عینی تھے ان دونو بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تھین سید احمد دحلان
رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاھلیۃ کابیہ
عبدالمطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تھے کہ جنھون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو
حرام کیا ہوا تھا مثل اپنے والد عبدالمطلب کے +

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمیناً ۳۵ برس بڑے تھے۔ اور باوجودیکہ فقیر تھے لیکن شیخ القریش
اور سید البطحا اور رئیس مکہ معظمہ مشہور تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب
کا انتقال ہوگیا تو اسوقت آپکی جد امجد عبدالمطلب بقید حیات تھے حضرت انکے دامن عاطفت مین تربیت
پاتے رہے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکھتے ہین لما مات عبدالمطلب اوصی
بمحمد الی ابی طالب فکفلہ واحسن تربیتہ وسافر بصحبتہ الی الشام وھو شاب فلما بعث
قام فی نصرتہ وذب عنہ لمن عاداہ ومدحہ عدۃ مدائح منھا قولہ لما استسقی اھل مکۃ
فسقوا ۔ وابیض یستسقی الغمام بوجھہ + ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یعنے جب جناب عبد
المطلب کا انتقال ہوگیا انھون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے
وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت
بجا لائے۔ اور آپ کو ساتھ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہو چکے تھے اور جب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے
کو اٹھہ کھڑے ہوگئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوگئے تھے انکے شر کو حضرت
سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے
کہ جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشکسالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تھا جسکا کہ ترجمہ یہ ہے کہ
جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابرو میں پرستا ہی اور آپ یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کے پشت و پناہ ہیں محدث علی ابن برہان الدین الشافعی انسان العیون میں جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہے ہیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں وکان ابوطالب فی کل لیلة یامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی فراشه ویضطجع به فاذا نام الناس اقامه وامر احد بنیه او غیرهم من اخوانه او ابن عمه ان یضطجع مکانه خوفا علیه ان یغتاله احد ممن یرید به السوء یعنے جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سو جاتے تو آپ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف کر سلاتے کہ مبادا وہ لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہونچائیں +

عن ابن عباس فی قوله تعالی وینهون ویناون عنه قال نزلت فی ابوطالب کان ینهی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینای عما جاء به (اخرجه عبد الرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیت کے شان نزول میں جسکا کہ یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہیں اور باز رکھتے ہیں اس سے) کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے +

وما نقله القرطبی فی کتابه المسمی بالاعلام عن صدق محبت ابی طالب لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج الکعبة یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوة قال ابوجهل لعنه اللہ من یقوم الی هذا الرجل فیفسد علیه الصلوة فقام عبد اللہ ابن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ به وجه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانفتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوته واتی الی ابی طالب عمه وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال له ابوطالب من فعل بک هذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن الزبعری فقام ابوطالب فوضع سیفه علی عاتقه ومشی حتی اتی القوم فلما راوه قد اقبل نهضوا له فقال ابوطالب ان قام رجل جللته بسیفی هذا ثم قال یا بنی من فعل بک هذا فقال عبد اللہ بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوههم ولحاهم وثیابهم واساء لهم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبد اللہ بن زبعری نے اٹھکر لید اور خون آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُنہ مبارک پر ملدیا حضرت وہان سے نماز کو ترک کر کے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے اور کہا اے چچا تم نہین دیکھتے ہو کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ یہ گستاخی کس نے کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندہے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کہڑے ہوئے جناب ابوطالب نے کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپ نے عبداللہ بن زبعری کا نام لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑھیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و سست باتین کہین ۔

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہے۔ ثقۃ الحفاظ ابو الکرام عبدالسلام بن محمد بن حسن لکہتے ہین۔ اتفق ائمۃ اھل البیت ان اباطالب مات مسلما وخلاف اھل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنے ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہوگئے تھے اور انکے اسلام مین اہل بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین ۔

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکھتے ہین عن مقاتل ان اباطالب قال عند موتہ یا معشر بنی ھاشم اطیعوا محمدا وصدقوا ترشدوا (مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اے گروہ بنی ہاشم تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو۔ رستگاری پاؤگے ۔

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتہ فاصغی الیہ فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بھا (انسان العیون للعلامہ علی بن برھان الدین الشافعی) اس روایت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی مدارج النبوۃ مین لکھا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ وابن عباس گفتہ کہ چون قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے و دید کہ می جنباند لبہائے خود را پس گوش نہاد بسوئے او پس گفت باآنحضرت یا ابن اخی واللہ بتحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان کلمہ۔

ابن عساکر اپنی تاریخ مین بذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوئے مین کہ انہ اسلم خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے ؎

Presented by: https://jafrilibrary.com

ودعوتنی وعلمت انك صادق ولقد صدقت وکنت قبل امینا

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریة دینا

یعنے ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ توسچا ہے۔ اور بیشک تو نے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینون سے بہتر ہے۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب یقول سمعت بن اخی محمد بن عبد الله یقول انه زبه بعثه بصلة الارحام وان یعبد الله وحده ولا یعبد معه غیره ومحمد الصدوق الامین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابورافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابوطالب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلہ رحم کے لیے بہیجا ہے اور اسکے لیے ہین ایک خدا کی پرستش کرون اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجون اور محمد بہت راست گو اور امین ہین +

اگرچہ جناب ابوطالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہی لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکہا۔ اور خدا سے انکی مغفرت[له] مانگی قال الواقدی عن علی لما توفی ابوطالب اخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبکا بکاء شدیدا ثم قال اذهب فاغسله وکفنه غفرالله له فقال له العباس یارسول الله اترجوا له فقال ای والله انی لارجوله وجعل رسول الله یستغفر له ایاما ولا یخرج وقال ابن عباس عارض رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال وصلتك رحما نجزاك الله یاعم خیرا (تذکرہ خواص الامہ لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تہی جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جاؤ انکو غسلدو اور کفناؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکہتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکہتا ہون اور آپ کتنے دن گہر سے باہر نہ نکلے اور ابوطالب کیلیئے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابوطالب کے جنازہ کے لیئے جگہ مانگا اور فرمایا ای چچا کہ مین تم سے صلہ رحم بجالایا اور ای چچا تمکو اللہ جزای

[له] عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت الی اربع عمومة اما العباس فیکنی بابی الفضل فله ولولده الفضل الی یوم القیمة اما حمزة فیکنی بابی یعلا فاعلی الله قدره فی الدنیا والاخرة اما عبد العزی فیکنی بابی لهب فادخله الله النار والهبا علیه اما عبد مناف فیکنی بابی طالب فله ولولده المطاولة والرفعة الی یوم القیمة (اخرجه ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورة تبت یدا ابی لهب)

Presented by: https://jafrilibrary.com

رونے لگین یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد مین اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہون۔ آپنے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین کے باشندون کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب فرمایا پس مجھے الہام کیا اور مینے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہین جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانیمین سب سے زیادہ پیش قدم ہے جناب سیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگین اور خوش ہو گئین جناب سرورؐ نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے حصہ دیا جاوے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرتؐ نے فرمایا یا فاطمہ علیؑ کے آٹھ تیز دانت ہین یعنے آٹھ مناقب ہین۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔ اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونون تیرے بیٹے ہین۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنے اچھی باتون کا کرنا اور بری باتون سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو بھی نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہین حاصل کرسکین گے۔ ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیاسے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے یعنے حمزہ وہ تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور اس امت کا مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑہین گے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھہ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ✤

(۱۳) عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند ام المؤمنین عائشۃ ان علیا کان وصیا وفی روایۃ انہم اذا قالوا انہ وصیی فلم تکذبہم بل ذکرت انہا قد سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وفاتہ (الجمع بین الصحیحین للحمیدی) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگون نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت مین ہے کہ ان لوگون نے جب یہ کہا کہ وہ وصی ہین پس ام المؤمنین نے انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ مینے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کیوقت سنا تھا ✤

(۱۴) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی عہد الی فی علی عہدا فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وھو الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فجاء علی فبشرتہ فقال یا رسول اللہ انا عبد اللہ وفی قبضتہ فان یعذبنی فبذنبی وان یتم لی الذی بشرتنی بہ فاللہ اولی بی قال قلت اللھم واجل قلبہ واجعل ربیعہ الایمان فقال اللہ تعالی قد فعلت بہ ذلک ثم انہ رفع الی انہ سیخصہ من البلاء

خیر دے ۔

عن علی قال لما مات ابو طالب اخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموتہ فبکی وقال اذهب فاغسله وکفنه وواره غفر الله له ورحمه (اخرجه ابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وغیرهم) جناب علی کہتے ہین کہ جب ابو طالب فوت ہو گئے تو مینے جناب سرور دنیا ودین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے مجھے فرمایا جاؤ انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے ۔

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بھی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے لیے انکو بنی اعمام سے تنازع بھی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی عامر الهوزنی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم خرج معارضا جنازة ابی طالب وهو یقول یا عم وصلتك رحم یعنی ابی عامر ہوزنی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو طالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تنازع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا مینے تم سے صلہ رحم بجا لایا ۔

اس مین بھی شک نہین کہ جناب ابو طالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انه اسلم قال له ابو طالب الزم ابن عمك (اخرجه ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین اسلام لایا مجھ سے ابو طالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر ۔

عن عمران بن حصین ان ابا طالب قال لجعفر لما اسلم قبل جناح ابن عمك فصلی جعفر مع النبی صلی الله علیه وسلم (اخرجه ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہین کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابو طالب نے انسے کہا اپنے ابن عم کے بازو پکڑ لو اسلیے جعفر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کو ادا کیا ۔

جب تک کہ جناب ابو طالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچنے دی عن هشام بن عروة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرهه حتی مات ابو طالب (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبتک کہ ابو طالب زندہ رہے ہمین مکروہ امر قریش سے نہین پہنچا ۔

جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہؓ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے صدر ترجمہ مین لکہتے ہین فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف القرشیۃ الہاشمیۃ ام علی بن ابی طالب وھی اول ھاشمیۃ ولدت خلیفۃ قال الزہری ھے اول ھاشمیۃ ولدت ھاشمی یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہون سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے فرماتے ہین کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہین جو ہاشمی مرد جناب ابوطالب سے حاملہ ہوکر بچہ جنی ہین یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہین کہ جنکے دونو ماں باپ ہاشمی تہے +

جناب فاطمہ بنت اسد کی اسلام پر سب مورخ متفق ہین کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ شریک ہجرت تہین اور سابقات الاسلام کی فہرست مین بعد خدیجۃ الکبریٰ کے انہین کا نام درج ہے - قال الشعبی اسلمت وھاجرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر سمجہتے تہے +

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمۃ بنت اسد بن ھاشم ام علی فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلس عند رأسھا وقال رحمک اللہ یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و تشبعنی وتعرین وتکسینی وتمنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلک وجہ اللہ والدار الاخرۃ وقال انس امر بغسلھا فلما بلغ الماء الذی فیہ الکافور اسکبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ علیھا والبسھا قمیصہ وامر عمر واسامۃ بن زید وابا ایوب الانصاری یحفر قبرھا فلما حفروا وبلغوا اللحد لحفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ واخرج ترابہ ثم اضطجع فیہ وادخلھا فیہ ھو وابوبکر والعباس ثم دعا بھذا الدعاء اللھم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنھا حجتھا ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی انک ارحم الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلک وزاد فقالوا ما رأیناک صنعت باحد ما صنعت بھذہ قال انہ لم یکن بعد ابی طالب ابر منھا البستھا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی قبرھا لیھون علیھا عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر راسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہوگیا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹہ گئے اور فرمایا اے میری ماں تجہ پر خدا رحم کرے تو میری ماں کے بعد میری ماں تہی تو آپ بہوکی رہتی تہی اور مجہے کہلایا کرتی تہی اور تو آپ ننگی رہتی تہی اور مجہے پہنایا کرتی تہی تو اپنی جان کو اچہے کہانے سے باز رکہتی تہی

اور مجھے کھلائی تھی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کی گھر کے لیے حسن سلوک مجھ سے کرتی تھی سو انس رض کہتے
ہین کہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی
جس مین کہ کافور ملا ہوا تھا۔ آپنے اپنے دست مبارک سے اپنے وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا
اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کھودنے کا حکم دیا جب
وہ قبر کھود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے اسکو کھودنا شروع کیا اور اس سے
مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور ان کو خود بدولت حضور نے اور جناب ابوبکرؓ اور عباسؓ نے قبر
مین اتارا پھر انکے لیے یہ دعا پڑھی کہ اے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی
دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا
علیہم السلام جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح سے مروی ہے
انہوں نے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی
قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آج
تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابوطالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھ نیکی
کرنیوالا نہین تھا۔ مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تاکہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی
قبر مین مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہو جاوے۔ جناب امیر نے بھی اسحدیث کو تھوڑے سے اختلاف
کے ساتھ روایت کیا ہے ✤

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیۃ بنت عبد المطلب ابن فبکت علیہ قال لھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبکین یا عمۃ من توفی لہ ولد فی الاسلام کان لہ بیتا فی الجنۃ یسکنہ فلما خرجت
لقیھا رجل فقال لھا ان قرابتہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم لن تغنی عنک شیئا فبکت فسمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتھا ففزع من ذلک وخرج وکان صلے اللہ علیہ وسلم مکرما لھا فقال
لھا یا عمۃ تبکین وقد قلت لک ما قلت قالت لیس ذلک ابکانی واخبرتہ بما قال الرجل فغضب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال ھجر بالصلوۃ فھجر ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمۃ الا سببی
ونسبی وان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مرگیا وہ رونے لگین
آپنے ان سے کہا پہپی جان تم روتے ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گہر
رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گہر سے باہر نکلین توان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچہ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا
حضرتؐ گہبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان ہمنے آپسے جو کچہ کہ کہنے کا حق تہا
کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ
سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تہا جناب بہت خفہ ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے
پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد و ثنا باریتعالے
کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بہ تحقیق
کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب اور نسب کے سوا منقطع ہوجائیگی میری قرابت دنیا و
آخرت مین ملنے والی ہے *

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واللہ لا یدخل قلب امرء
ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا
جب تک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے *

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب
علی حضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر قریب ہین کیونکہ جناب عبد اللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور ابو طالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ
ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا
ذکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے *

(۳) عن الشعبی قال بینما ابو بکر جالس اذ طلع علی فلما راہ قال من سرہ ان ینظر الی اقرب
الناس قرابۃ واعظمہم منزلہ وافضلہم حالۃ واعظمہم غنا عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلینظر الی ھذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الدارقطنی)
شعبی کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام
تشریف لائے جب انہونے جناب علیؑ کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قرابت والے اور سب سے بڑے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگون سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدأت بحاجة علی قبلهما لقرابته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمهما علیہ (صواعق محرقہ) ابوبکر عیاش کہتے ہین کہ اگر میرے پاس ابوبکر اور عمر اور علی تشریف لائین تو مین حضرت علی کے ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونون صاحبون کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گرنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین ان دونون صاحبون کی ضرورت کو جناب امیرؑ کی ضرورت پر مقدم سمجھون۔

(۵) اخرجه الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال لهم انشدکم باللہ هل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی من جعله صلے اللہ علیہ وسلم نفسه وابناءه ابناءه غیری قالوا اللهم لا دارقطنی روایت کرتے ہین کہ مشورت کے روز اہل شورے پر جناب امیرؑ نے حجت پیش کی کہ مین تمہین قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم مین رشتہ داری مین مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹون کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہین۔

(۶) واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمهاجرین عن عباس قال ذلک علی لانه کان مؤمنا مهاجرا ذا رحم (اخرجه ابن مردویہ) اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہین بعض سے اللہ کی کتاب مین ایمان والون اور ہجرت کرنے والون مین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قوله تعالی وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا۔ قال انها نزلت فی النبی صلعم وعلی بن ابی طالب هو ابن عم النبی وزوج فاطمة فکان نسبا وصهرا (کفایة الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول مین کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ (ذات جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر نسب اور سسرال سکے لیئے بنائے) بیان کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کی ابن عم اور جناب سیدہ کی زوج ہین پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور ایک از روی سسرال والی کے ٹھہرا۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر وعندہ علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ نزل جبرئیل فقال ان اللہ یامرک ان تزوج ابنتک من علی (اخرجہ بن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے۔ کہ یہ یعنے جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ہین جبرئیل نے شرف نزول فرما کر کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کرین۔

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی وتیت ثلاثا لم یؤتی احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابو سعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسے الرضا فی مسندہ) ابی حمراء سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ کسی ایک کو حاصل نہین ہوئین اور مجھے بھی وہ باتین نہین ملین۔ تجھ کو مجھ سا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہین ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہین ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہین اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہین ملا۔ بتحقیق تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہوا۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد قد بلغت ہذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ بن النجاری) ابن عباس نے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہو مینی لوگون کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکھے اسے آگ مین اوندھا گرا۔

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہین ہوا اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی سے

ہوا ہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہو گئی ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب سیدہ علیہا التحیۃ والثنا کے مناقب و فضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولدت فاطمۃ سنۃ احدی واربعین من مولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ÷

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے۔ بہر حال بقول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہونیکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی موید ہین ÷

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتہا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کھایا۔ اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اسی شب مین مجھ سے حاملہ ہوئین اور فاطمہ کو جنین پس جب مجھ کو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگھتا ہون ÷

(۲) عن ام المومنین عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیہا فانک ترید ان تلعقہا عسلا فقال صلے اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ وناولنی تفاحۃ فاکلتہا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ ففاطمۃ من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتہا (اخرجہ الخطیب والملا وابی وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین ڈالتے

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب معراج مین مجھکو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبریل مجھکو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس جنت کی ایک بہی لائے مینے ہسکو کہایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اس سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہہ کو چومتا ہون +

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المومنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبرے خدیجہ بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعد و لا تحصے احادیث وارد ہین +

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ اربع مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد واسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ہذہ الخطوط قالوا لا قال ذلک (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کہینچے اور پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کہینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم +

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے +

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض و

ولد تطمث انما سماها فاطمة لان الله عز وجل فطمها من النار (اخرجه الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلئے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے +

عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا فاطمة علی یا رسول الله لم سمیت فاطمة قال ان الله قد فطمها وذریتها من النار (اخرجه ابو القاسم الدمشقی ونقله محب الطبری عن مسند علے بن موسی الرضا علیہ الف التحیة والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا فاطمہ کہکر پکارا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے +

اسد الغابہ ین وکانت فاطمة تکنی بابیھا ای فاطمة بنت محمد) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تھین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم +

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب مین سے - البتول - سیدۃ النساء - افضل النساء - خیر النساء - الصدیقہ - الزہراء - المبارکہ - الطاہرہ - الزکیہ - الراضیہ - المرضیہ - المحدثہ - ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے الله علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول الله تقول مریم بتول وفاطمة بتول فقال البتول التی لم ترحمرة قط ای لم تحض فان الحیض مکروه فی بنات الانبیاء (اخرجه الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنے اسکو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے +

سیدۃ النساء

(۱) عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لفاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء العالمین وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء هذه الامة اخرجه الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہیں ہوتیں کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

(۲) عن حذیفة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نزل ملک من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم علی فبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة (اخرجه احمد والترمذی والنسائی والرویانی والحاکم وابن حبان) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ بتحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اس نے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ بتحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان مریم بنت عمران (اخرجه ابو یعلے۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہیں کہ بتحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگوں کی عورتوں کی سوا مریم بنت عمران کے۔

(۴) عن فاطمة قالت قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة اما ترضین ان تاتی یوم القیامة سیدة نساء المؤمنین (اخرجه الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہیں ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عاد فاطمة وهی مریضة فقال لها کیف تجدینک یا ابنة قال انی وجعت وانه لیزیدنی مالی طعام اکله قال یا بنتی اما ترضین انک سیدة نساء العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدة نساء عالمها وانت سیدة نساء عالمک اما واللہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا والآخرة (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور دنیا و دین علیہ الصلوۃ والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکھ رہے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہوگئی ہوں۔ اور مجھ کو اس نے اور بھی ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچھ کھانے کی چیز نہیں جسے میں کھا سکوں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہیں ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہاں رہیں حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردار

بشئ لم یخص بہ احدا من اصحابی فقلت یا رب اخی و وصیی فقال تعالی ان ھذا لشئ قد سبق انہ مبتلاء و مبتلا بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بتحقیق اللہ تعالی نے علیؑ کے باب مین مجھ سے ایک عہد کیا پس مینے کہا اے میرے پروردگار مجھ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالے نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستون کا امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتے ہین اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ پرہیزگارون نے اسکو لازم کرلیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دی بعد اسکے علی آئے مینے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور اسکے اختیار مین ہون اگر مجھے عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضور نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے۔ جناب رسول اللہ فرماتے ہین مینے دعا کی کہ بار الٰہا اسکے دلکو روشن کر اور اسکو ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالی نے فرمایا بتحقیق مینے اسے ایسا ہی کر دیا ہے پھر میری طرف یہ حکم کیا اللہ تعالی علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا۔ کہ میرے اصحاب مین سے کسی صحابی کو نہین کیا۔ پس مینے عرض کیا اے پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس مین مبتلا ہوگا اور اُسکے ساتھ لوگون کی آزمایش کیجائیگی +

امام البررہ

عن جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ و قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بالتحقیق جناب رسالتپناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکارون کا امام اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا جس نے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑا گیا جس نے کہ اسکو چھوڑا +

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ و یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ ابن عباس جالسا قریبا من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا صمتا یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین نقل کرتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہین کہ ایک روز ابن عباس زمزم کے کوئین کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ ابن عباسؓ نے قسم دیکر کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جس نے کہ مجھے پہچانا ہے پہچانا ہو اور جس نے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

سے اور تم اپنے عالم کی ہو۔

(۶) عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح حدثها فبكت ثم حدثها فضحكت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سالتها عن بكائها وضحكها فقالت اخبرني انه يموت فبكيت ثم اخبرني اني سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران فضحكت (اخرجه الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے برس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگین پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگین جب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا مینے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پُر ملال کی خبر دی مین رونے لگی پھر حضرتؐ نے مجھے خبر دی کہ مین سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتون کی سردار ہون پس مین ہنس پڑی۔

(۷) عن ابي هريرة وابي الدرداء قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء العالمين ما خلا مريم بنت عمران (اخرجه الديلمي والطبراني وابن حبان) ابوہریرہ اور ابوالدردا رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتون کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے۔

(۸) عن عائشة قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما راها قال مرحبا يا ابنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء اشديدا فلما راى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سالتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على سر رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الان فنعم اما حين سارني في امر الاول فانه اخبرني ان جبرائيل كان يعارضني القران كل سنة مرة وانه عارضني به العام مرتين ولا اراه الا الاجل الا قد اقترب فاتقى الله و اصبري فاني نعم السلف انا لك فلما راى جزعي سارني الثانية قال يا فاطمة الا ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة وسيدة نساء المؤمنين (اخرجه البخاري والمسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیین آپکے پاس موجود تھین اتنے مین جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائین انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جیبتی نہین تہی۔ یعنے بعینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تہی جب حضور نے انکو دیکہا تو مرحبا لے میری بیٹی کہکر پکارا۔ پہران سے سرگوشی کی وہ سخت روئین جب حضور نے انکا غم واندوہ دیکہا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑین جب حضور اٹھکر تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہؑ سے پوچہا کہ حضور نے آپسے کیا سرگوشی کی تہی۔ جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچہتی ہون کہ مجھے اس راز کو بتاؤ۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے بار مین مجہ سے حضور نے سرگوشی کی تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبرئیل مجہ سے ایکدفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تہے اس سال مین دو دفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکہتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈریو اور صبر کریو مین تیرا اچہا آگے جانیوالا ہون۔ جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پہر مجہ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ ہو تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار*

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ خدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔

خیر النساء

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء امتی فاطمۃ بنت محمد (اخرجہ الحاکم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیہ بنت مزاحم (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران والدہ عیسیٰ خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم*

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤتی

احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا نتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی) ابوالحمرا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجہ کو تین ایسی باتین عطا ہوئین ہین کہ کسیکو نہین ملین۔ اور وہ مجہ کو بہی نہین ملین تجہ کو سسر مجہسا ملا ہے اور مجہ کو مجہسا نہین ملا۔ تجہ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجہ کو ویسی نہین ملی۔ تجہ کو حسن وحسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہین۔ اور مجہکو ان جیسی نہین ملی۔ اور البتہ تم مجہ سے ہو اور مین تم سے ہون +

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا

عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب اہلی الی فاطمۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم و قال الدیلمی قالہ حین سالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والعباس فقالا یا رسول اللہ ای اہلک احب الیک اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دیلمی فردوس الاخبار مین لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تہے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچہا تہا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون بہت پیارا ہے +

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا (اخرجہ الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہین کہ مین اپنی پہپہی کے ساتہ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور انسے پوچہا کہ سب لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تہا فرمانے لگین جناب فاطمہ پہر کہا گیا کہ مردون مین سے کون زیادہ پیارا تہا۔ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنی علی بن ابیطالب)

(۳) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سب عورتون سے زیادہ آنحضرت کو جناب فاطمہ پیاری تہین اور سب مردون سے زیادہ جناب علی +

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شئ خیر للمراۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شئ خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب میں لوٹکر گھر میں آیا تو مینے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے انھوں نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائیں پس میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جس نے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی +

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے +

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا ومن لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضی برضاک (اخرجہ ابو یعلی۔ والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تیرے غضب کی وجہ سے غضب مین آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ❖

جناب سیدہؓ کا حیض و نفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث انما سماہا فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ سرور دنیا و آخرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکھا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے ❖

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم تر حمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہین کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہین حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو۔ کیونکہ حیض نبیون کی بیٹیون کے لیے مکروہ ہے ❖

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ارلہا دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لہا صلے اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاہرۃ مطہرۃ لا یری لہا دما فی طمث (مسند اہل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہین کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت مین جناب سیدہ کی دائی تھی یعنے انکو کسی قسم کا خون جو عورتون کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر عرض کیا یا رسول اللہ مین جناب سیدہ کے لیے خون حیض اور نفاس کا نہین دیکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو نہین جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث مین خون نہین دیکھا جاسکتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب فاطمہ سی زیادہ کوئی شبیہ نہین تھا

(۱) عن ام سلمة قالت كانت فاطمة اشبه الناس شبها و وجها بالنبي صلى الله عليه وسلم (اخرجه ابن عساكر)
جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل میں نہایت شبیہ تھیں ۔

(۲) عن عائشة قالت ما رأيت احدا اشبه سمتا و دلا و هديا و حديثا برسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت و كانت اذا دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها و اجلسها في مجلسه و كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل عليها قامت من مجلسها فلما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكبت عليه فقبلته ثم رفعت رأسها فبكت ثم اكبت عليه ثم رفعت رأسها فضحكت فقلت ان كنت لاظن ان هذه من اعقل النساء فاذا هي من النساء فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها أرأيت حين اكببت على النبي صلى الله عليه وسلم و رفعت رأسك فبكيت ثم اكببت عليه فرفعت رأسك فضحكت ما حملك على ذلك قالت اني اذا لبذرة - اخبرني انه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم اخبرني اني اسرع اهله لحوقا به فضحكت (اخرجه الترمذي و ابو داود والنسائي و ابو حاتم باختلاف يسير) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود میں بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کو شبیہ نہیں دیکھا جب فاطمہ تشریف لاتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور حضور پر جھک پڑیں اور چہرہ اقدس کو چومنے لگیں پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں میں نے کہا میں گمان کرتی تھی کہ یہ یعنی جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہیں یہ تو معمولی عقل والی عورتوں میں سے نکلیں جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے میں نے انسے کہا میں نے آپکو دیکھا کہ جب آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جھکیں تو سر اٹھا کر رونے لگیں پھر دوبارہ آپ ان پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ آپکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجھکو خبر دی تھی کہ ہم اس مرض میں انتقال فرمائیں گے پس میں رو پڑی پھر مجھ کو خبر دی کہ میں انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتھ جا ملوں گی پس میں اسوجہ سے ہنسنے لگیں ۔

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے

اول جناب سیدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سافر آخر عہدہ باتیان فاطمۃ واول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ) اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام انسے ملتیں۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ سے ملتے ؛

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدا بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے بعد ازواج کے پاس تشریف لیجاتے ۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے ؛

قیامت کے روز سب سے اول جنت میں جناب فاطمہؓ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی وفاطمۃ مثلہا فی ہذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت میں داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہیں فاطمہ رض کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل میں مریم بنت عمران ؛

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومہم ویبعث صالح علی ناقتہ وابعث انا علی البراق وتبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام قیامت کو دن ایسے چارپایوں کے اوپر سوار کیے جائیں گے جو انکی قوم کے مومنوں کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائیں گے اور میں براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی ؛

قیامت کے روز جناب سیدہ کے ورود کے وقت اہل موقف کو سر جھکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادمن بطنان العرش یا اھل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجہ اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھیں بند کرو اور اپنے سر جھکا دو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جائے۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادمن بطنان العرش ان الجلیل جل جلالہ یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان ھذہ فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجہ الخوارزمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کریگا۔ پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکا لو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

(۳) عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی اھل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی بدور السافرۃ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کر لو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے۔

جناب سیدہ کو جنت میں ام موسیٰ و مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنا

عن ابی سعید الخدری انہ صلے اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعۃ قال رأیت فیھا لمریم ولام موسیٰ ولآسیۃ امرأۃ فرعون ولخدیجۃ بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمۃ بنت محمد سبعین قصرا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابھا من عود (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں ساتویں آسمان پر گذر کرکے دیکھا کہ مریم اور ام موسیٰ اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہیں اور فاطمہ

بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ستر قصر ہونگے کے دیکھیے جو موتیون سے جڑے ہوے تہے انکے دروازے عود کی لکڑی کے تہے +

جنت مین جناب سیدہ کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان مین ہونا

عن ابی فاختۃ قال قال علی زارنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قربۃ لنا فجعل یعصرها فی القدح ثم جاء یسقیه فتناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه وبدء بالحسن فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانه احبهما الیک قال هو استسقی اول مرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی و ایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجه احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمین بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونون سوئے ہوئے تہے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے مین پانی ڈالا پہر آئے تاکہ پلاوین حسن کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہین روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یا رسول اللہ گویا آپکو ان دونون مین سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تہا پہر فرمایا کہ مین اور تم اور یہ دونو یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد مین ہونگے +

الحدیث سو بعض صاحبون کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہین کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہین کیونکہ امہات المومنین جنت مین بمعیت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ مین ہونگے ۔ اور حضرت سیدہ بمعیت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت مین تشریف رکہتے ہونگے ۔ لامحالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اسوجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام مین ہونگے اور جنت مین برتر مقام ہونا دلیل افضلیت ہے ۔ لیکن احادیث کے مقابل مزعومات کو پیش کرنا نہ چاہیے ۔ اہلحدیث کے معتقدات کو دیکہنا چاہیے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعۃ الرسول کے قائل ہین +

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکہتے ہین عن ابن عباس فی قوله تعالی والحقنا بهم ذریتهم قال

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرءوا الذین اٰمنوا واتبعتہم ذریاتہم بایمان والحقنا بھم ذریاتھم وما التناھم من عملھم من شئ قال سیدی جلال الدین السمھودی فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذالک بذریتہ صلے اللہ علیہ وسلم (جواہر العقدین) ابن عباس اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہمنے انکی ذریتہ کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہیں کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ میں رکھیگا اگرچہ عمل میں اس سے کمتر ہونگی پہر اس آیت کو پڑہا جسکا ترجمہ یہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی راہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گہٹا یا نہیں اُن سے اُن کا کیا کچھ بھی سید جلال الدین سمہودی لکھتے ہیں کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکھنا چاہیئے +

جناب سیدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبداللہ بن جعفر الھاشمی قال انکح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بعد واقعۃ احد وکان عمرھا اذذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشھر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشھر وقال زبیر بن بکار تزوجھا علی فی السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وکان عمرھا اذذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشھر (استیعاب) عبداللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الھاشمی کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑہے پانچ مہینے کی تہی۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تہا۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کے دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تہا +

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر انت لھا یا علی فقلت مالی من شئ الا درعی فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہ کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہیں جناب علی نے کہا میرے پاس تو سوای زرہ کے اور کوی سامان

ہیں جو ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اپنے ان دونو کانوں سے سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہری ہو جائیں کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اسکی مدد کی اور چھوڑ اگیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا +

صاحب الرایہ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی بن ابی طالب انہ رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمۃ ربی وھو الکلمۃ التی الزمتھا المتقین (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابا برزہ خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہیں ان سب کا نور ہے۔ اے ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پروردگار کے خزانوں کی کنجی ہے۔ اور وہ ایک پاک کلمہ ہے جسکو متقیوں نے اپنے لیئے لازم کر لیا ہے +

مقیم الحجہ

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ تعالیٰ ادم ونفخ فیہ من روحہ عطس ادم فقال الحمد للہ اوحی اللہ الیہ حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان اریدان اخلقھما فی دار الدنیا ما خلقتک قال الٰھی یکونان منی قال نعم یا ادم ارفع رأسک وانظر فرفع رأسہ فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ (اخرجہ الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو آدمؑ نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر میں اپنے دو بندوں کو دنیا میں پیدا کرنے کا ارادہ نہ کرتا تو میں تجھے ہرگز پیدا نہ کیا ہوتا حضرت آدمؑ نے عرض کیا یا الٰہی وہ دونوں مجھ سے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہاں۔ اے آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ حضرت آدمؑ نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے +

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی عنہ فضمہ الی صدرہ وقبل بین عینیہ

دنیاوی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کردیا +

(۳) عن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابوبکر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا منہ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پھر جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کردیا +

(۴) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا +

(۵) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال لی یا انس اتدری ماجاءنی بہ جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ماجاءک بہ جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی فانطلق وادع لی ابابکر وعمر وطلحۃ والزبیر وبعدتہم من الانصار قال فانطلقت فدعوتہم فلما ان اخذوا مجالسہم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمتہ والمعبود بقدرتہ المطاع سلطانہ المرہوب الیہ من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاہرۃ نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشج بہ الارحام والزمہا للانام فقال عز وجل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی واشہدکم انی زوجت فاطمۃ من علی علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی السنۃ القائمۃ والفریضۃ الواجبۃ فجمع اللہ شملہما وبارک اللہ لہما اطاب اللہ نسلہما وجعل نسلہما مفاتیح الرحمۃ ومعادن الحکمۃ وامن الامۃ اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وانی قد زوجتکہا علی اربعمائۃ مثقال فضۃ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع رأسہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

كثيرا لطيب قال انس واللہ لقد لخرج منهما الكثير الطيب (اخرجہ احمد فی المناقب وابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ مین آئے مجہ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے مینے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے ہین
فرمایا کہ جبرئیل نے مجہ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کرین پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر وعمر وطلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم اور انہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون
کو بلا لا۔ انس کہتا ہے کہ مین گیا۔ اور انکو بلا لایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنی غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان مین وہ ایسا ہے کہ اسنے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے انکو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عزوجل نے سسرالی رشتے
کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحمون کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کر دیا ہے اور فرمایا ہے (وہ اللہ ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکو
واسطے نسب اور سسرالی رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کر دیتا ہے
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) اما بعد پس
اللہ تعالے نے مجہکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے عقد کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فاطمہ
کا علی سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس اللہ تعالے ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور انہی دونو مین برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کی کان اور امت کے لیے
امان بنائے مین یہ کہتا ہون اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اسکے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کر کے فرمایا یا علی اللہ تعالے نے مجہکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ سے
تیرا نکاح کرون سو اور مینے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ پس علی نے عرض کیا مین

راضی ہون بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گرے شکر کرنے کے لیئے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تم دونون کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین کہ واللہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے ٭

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ امرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریرا ووسادۃ من ادم حشوھا لیف وقال زفی ابنتی الی علی وامرہ ان لا یعجل علیھا حتی ایتھا فجاءت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوۃ فیھا ماء فتفل فیھا فقال لفاطمۃ تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدییھا وعلی راسھا وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی راسہ وبین ثدییہ ثم قال اللھم انی اعیذ بک وذریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبہ بین کتفیہ وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتہ من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باھلک بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت فاطمۃ فقال ما یبکیک وقد زوجتک اقدمھم سلما واحسنھم خلقا فخرج وغلق علیھما الباب بیدہ (اخرجہ احمد وابو حاتم والنسائی وابو الخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کر دیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک بچھونا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچین تو تعجیل نہ کرے۔ پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے گئین حضرت نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا تو وہ لوٹین اور انکے دونو کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دونو کندھون کے درمیان مین پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجایئن ساتھہ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی ہو مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرما کر آنحضرت باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھہ سے انکا دروازہ بند کر دیا۔

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) والطبرانی فی الکبیر) ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بتحقیق پروردگار عزوجل نے مجھہ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کرون۔

(۲) عن انس بن مالک قال ابوبکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عزوجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابابکر حکم خدا نازل نہین ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیون کے ساتھہ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکر کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تھے۔ جناب علیؓ نے کہا مین کسطرح سے استدعا کرون کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہین کیا۔ پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کر دیا۔ اور فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے۔

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبرئیل فقال

ان اللہ یامرك ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان) روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبریل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالی آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علی سے نکاح کر دیں ٭

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجك فاطمۃ وجعل صداقہا الارض فمن مشی علیہا مبغضا لك مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالے نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اسکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہی اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہا ایضا وروی انہ مہرہا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلك الوقت صفراء وبیضاء وقیل ان علیا یزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ وثمانین درہم (استیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علما کا اختلاف ہی روایت ہی کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی کچھ موجود نہیں تھا۔ اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سو اسی ۴۸۰ درہم پر ان سی نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عز وجل زوجك فاطمۃ واشھد علی تزویجہا اربعین الف ملك واوحی الی الطوبی ان انثری علیھم الدر والیاقوت فنثرت علیھم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سی فرمایا کہ جبریل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عز وجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبی درخت کو اشارہ کیا کہ انپر در و یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے ٭

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکك بعلی امر اللہ جبرائیل فقام السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیہم فزوجك من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرہا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منهم شیئا اکثر مما اخذ غیرا افتخر به الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن مسعود سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے
جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندھیں پھر انپر خطبہ ارشاد
فرمایا پھر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بارور ہوا پھر اسکو حکم دیا اور اس نے ان
زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے
قیامت تک فخر کرتا رہا +

(۳) عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما ضاحکا ووجہہ
مشرق کدارۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی
من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ وامر رضوان خازن الجنان فھز
شجرۃ الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اھل بیت وانشا تحتھا ملائکۃ من نور ودفع
الی کل ملک صکا فاذا استوت القیمۃ باھلھا بالخلائق فلا یبقے محب لاھل بیتی الا وقعت
الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی فکاک رجال ونساء من امتی من النار
(رواہ ابوبکر الخوارزمی) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے
ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تھا عبد الرحمن بن عوف نے اٹھکر
عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بھائی اور
ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالےٰ نے علی کے ساتھ فاطمہ کا نکاح کیا
ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبیٰ کو ہلایا ہے وہ بارور ہو گیا ہے یعنے اوسکا ہر
ایک ثمر برات نجات کا کاغذ بنگیا اور شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت
اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ نہ ملیگا
اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور
عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوئے +

جناب سیدہ کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یزوج علی علیھا غیرھا حتی ماتت رضی اللہ عنھا
ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جنا ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکی سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہو گیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلے مجہہ سے ملوگے ✦

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام الیہا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسہا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسہا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ہذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی) البذرۃ قال الھروی البذر الذی یفشون ما یسمعون من السر یقال بذرت بین الناس تشبیہا ببذر الحب جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے افشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجہکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجہہ سے ملنے والے ہو پس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی ✦

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشة قالت انها لم تضحک فی مدة حیاتها بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانها کانت تذوب من الحزن علیہ وشوقها الیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات میں نہیں ہنسے اور غم میں پگلتی رہیں۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق میں گھلتی رہیں +

(۲) عن عائشة رضی اللہ عنها ان فاطمة عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستة اشهر ودفنت لیلا (اخرجہ ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھہ مہینے تک زندہ رہیں اور رات کے وقت دفن ہوئیں +

(۳) عن عروة ان فاطمة توفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستة اشهر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھہ مہینے بعد فوت ہوئیں +

(۴) وقیل بعضهم ماتت بعد وفات ابیہ بمائة یوم (استیعاب) بعض راویوں نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شهاب ثلثة اشهر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہوں نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمر وبن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہیں +

(۶) عن ابن بریدة قال عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہیں کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہ بھی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہیں +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہیں +

(۹) قال عبد اللہ بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیها بثمانیة اشهر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انها بقیت بعد وفات ابیها بستة اشهر وهو مذهب الجمهور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھہ مہینے تک زندہ رہی ہیں اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(۱۰) قال المدائنی ماتت الثلثا لثلث خلون من شھر رمضان ...... سنہ احدی عشرو ھی ابنۃ تسع و عشرین سنۃ (استیعاب) مدائنی کہتے ہین کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ ۳ ۱۱ گیارہوین ہجری مین وفات پائی ہے اسوقت آنکی عمر انتیس برس کی تہی ❊

(۱۱) قال ابن الخشاب توفت لھا ثمان و عشرین سنۃ و خمسین یوما (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب کہتے ہین کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تہی

(۱۲) قال الزبیر بن بکار سألت عن عبد اللہ ابن حسین یا ابا محمد کم بلغت فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم من السن فقال ثلثین (استیعاب) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مینے جناب عبداللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچہا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن مبارک وفات کیوقت کیا تہا۔ فرمایا تیس برس کا ❊

(۱۳) واختلفوا فی غسلھا اخرجہ احمد عن ام سلمۃ قالت اشتکت فاطمۃ فمرضتھا فاصبحت یوما کانت مثل ما کانت تخرج علی فقالت یا امتاہ اسکبی لی غسلا فقامت و اغتسلت کاحسن ما کانت تغتسل ثم قالت ناولنی ثیابی الجدد فناولتھا ایاھا فلبستھا ثم قالت قد الفراش الی وسط البیت فقدمت فاضطجعت و استقبلت وجعلت یدیھا تحت خدھا و قالت انا مقبوضۃ وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد وقبضت فجاء علی فبکا فقال واللہ لا یکشفھا احد ثم حملھا وصلی علیھا ودفنھا (تذکرہ خواص الامۃ) جناب سیدہ کو غسل مین علما سیر کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ بیمار ہوئین اور انکا مرض طول پکڑ گیا۔ ایک دن صبح کو ہمین انکا مزاج مبارک جیسے کہ تہا ویسے ہی علیل تہا جناب علی گہر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمین غسل کرا۔ آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بہی بدرجہا بہتر تہا۔ پہر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپ نے انکو پہنا۔ پہر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گہر کی آنگن مین بچہادو۔ خادمہ نے آپکا بستر صحن کے درمیان بچہادیا۔ آپ رو بقبلہ ہو کر لیٹ گئین اور اپنے دونو ہاتہون کو رخسار کے نیچے رکہہ لیا۔ اور فرمایا۔ مین اسوقت انتقال کرنے والی ہون اور مینے غسل کر لیا ہے۔ مجہہ کو اب کوئی نہ کہولے یہ فرما کر دار آخرت کو رحلت کر گئین۔ پہر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہین کہولیگا پس اسیطرح سے جنازہ کو اٹہا کرلے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کردیا ❊

(۱۴) وفی نزل الابرار فدفنها بغسلها ذلك ولم تغسل بعد الموت وكان ذلك شیٔ خصص به ابوها صلی اللہ علیہ وسلم اور نزل الابرار مین علامہ بدخشی لکھتے ہین کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہین جو کہ بحالت حیات خود انہون نے کیا تہا اور یہ ایک ایسی بات تہی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تہی ٭

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکۃ غسلها (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتی ہین کہ بعد وفات فرشتون نے انکو غسل دیا ہے ٭

(۱۶) و روی ان اسماء بنت عمیس غسلتها (تذکرۃ خواص الامۃ) یہ بہی روایت ہو کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ٭

(۱۷) والاصح ان علیا غسلها وكانت اسماء بنت عمیس تقیب علیها وكان ذلك مخصوصا بعلی و انما انكر علیہ ابن مسعود قال له اما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول هی زوجتك فی الدنیا و الاخرۃ (تذکرۃ خواص الامۃ) زیادہ ترصحیح یہ بات ہو کہ جناب علیؑ نے انکو غسل دیا تہا اور اسماء بنت عمیس صرف مددگار ہان تہین۔ اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تہی۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بہی کیا تہا جناب علیؑ نے فرمایا کہ شاید تم نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہین سُنا ہے کہ مجہ سے فرمایا تہا۔ کہ یہ دنیا و آخرت مین تیری بی بی ہین ٭

(۱۸) قیل صلی علیها علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑہی تہی۔ اور بعض کہتے ہین حضرت عباسؓ نے پڑہی تہی

(۱۹) وقیل انها دفنت فی زاویۃ عقیل (تذکرۃ خواص الامۃ) یہ بہی روایت ہو کہ جناب سیدہ علیها السلام عقیل بن ابیطالب کے گہر کے کونے مین دفن کی گئی ہین ٭

(۲۰) وقیل انها دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرۃ خواص الامۃ) اور بعض کہتے ہین کہ بقیع غرقد مین آپکا جسد اطہر مدفون ہے ٭

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللهم اشهد انی قد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم كب من عاداه فی النار (اخرجه ابن النجاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ

دبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا الشیخ المہاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرا من اللہ ومنی فلیتبرا منہ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکروز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پہر اشکبار ہوئے اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میری نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتکہ کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر بلند آواز سے فرمایا ای مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ یہ میرا بہائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے یہ سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کی سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجہہ سے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کے لیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور اسکے فرشتون کی پہٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے مین بہی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو +

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی حجۃ اللہ علی عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندونپر خدا کی حجت ہین +

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ھذا حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہے +

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تہا کہ آپ نے جناب امیر کو آتے ہوے دیکہا تو ارشاد کیا اے انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت +

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ میں نے پہنچا دیا ہے کہ یہ (یعنے علی بن ابیطالب) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندھا دوزخ کی آگ مین گرا ✣

(۲) عن ابن عباس قال کنت انا والعباس جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی و سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال العباس یارسول اللہ اتحب ھذا فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اور عباس دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین جناب علی تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آیا یارسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مین ان سے نہایت محبت رکھتا ہون بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے ✣

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایکنبی کی ذریت کو خاص اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب سے قرار دیا ہے ✣

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووجدنی فی حائط نائما فقربنی برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ڈھونڈھا اور ایک دیوار کے نیچے سویا ہوا پایا۔ آپنے پائے مبارک سے مجھکو ہلاکر فرمایا اٹھ مین تجھکو خوش کرتا ہون کہ تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے ✣

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یا علی فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سے فرماتے تھے پس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور مین تیرا ہون ✤

(۲) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہیو مینے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میری بچون کا باپ ہے اے اللہ جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ میں دھکیل ✤

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہما السلام کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی ہے

(۱) وفی اسد الغابہ انقطع نسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا منھا اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن اثیر لکھتے ہین کہ سوائے نسل جناب سیدہؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمھودی جواہر العقدین مین لکھتے ہین کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسین صفین کے میدان مین لڑائی کے لیے تشریف لیجا رہے ہین۔ فرمایا اے لوگو ان دونون لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو مین ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہو جانے کیوجہ سے کہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہو جائے ✤

جناب سیدہؑ کی اولاد کو لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمة قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبة الا ولد فاطمة فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی) قال العلامة ابن حجر المکیؒ یقوی بعضھا بعضا (صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی اب کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے مین ولی اور عصبہ ہون ✤

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی اب عصبة ینتمون الیہ الا ولد فاطمة فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی وخلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی اب کے لیے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کہ انکے لیے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سال الرشید عن موسی الکاظم کیف قلتم انا ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قال عیسی ولیس لہ اب (صواعق محرقہ)
روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہیں۔ جناب امام نے یہ آیت پڑہی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم میں کو ٹھیرے ✦

(۴) عن الشعبی وعاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن یوسف الثقفی بلغہ ان یحیی بن یعمر التابعی یقول ان الحسن والحسین من ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحیی یومئذ بخراسان فکتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث بہ الیہ فقام بین یدیہ فقال انت الذی تزعم ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل یا حجاج قال الشعبی فتعجبت من جوابہ فقال الحجاج تاتینی بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ ولا تاتینی بھذہ الآیۃ ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم قال فان خرجت ورا من ذلک واتیک بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ فھو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووھبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون کذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین ثم قال یحیی بن یعمر من کان ابو عیسی وقد الحقہ تعالی بذریۃ ابراھیم وما بین عیسی وابراھیم اکثر ما بین الحسن والحسین ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ ابن خلکان۔ وحیوۃ الحیوان للدمیری والروض الازھر) شعبی اور قاری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر لگی کہ یحیے بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہیں اسوقت یحیے خراسان میں تھے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیے بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیے کو حجاج کے پاس بھیجدیا جب وہ سامنے آیا حجاج نے کہا کیا تیرا زعم ہے کہ حسن اور حسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہیں یحیے نے کہا ہاں شعبی کہتا ہے مجھے تعجب

کے بے دھڑک ہاں کہنے سے تعجب آیا۔ حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کی آیت کو دلیل میں پیش نہ کریو۔ یحییے نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہاں۔ یحییے نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہیں محسنون کو اور زکریا اور یحییے اور عیسی اور الیاس ہر ایک نیکون میں سے) پھر یحییے بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملا دیا ہے اور عیسی اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسن اور حسین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے +

(۴) عن الطیفة عن ذکوان مولے المعاویة قال قال لی معاویة لا اعلم احدا اسمی ھذین الغلامین ابنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولاکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلك امرنی ان اکتب بنیه فی الشرف قال فکتبت بنیه وبنی بنیه وترکت بنی بناته ثم اتیته بالکتاب فنظر فیه فقال ویحك اغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانة بنی لابنته قال فقلت اللہ اکبر لیکون بنی بناتك بنیك ولا یکون بنی فاطمة بنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یسمعن ھذا احد منك (اخرجه الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسنؑ و حسینؑ) کو کس نے جناب رسالتمآب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کی نام لکھنے کا حکم دیا۔ مینے اسکے بیٹون اور پوتون کا نام لکھا اور نوسون کا نام چھوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکھانے کو لایا۔ معاویہ مجھے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنا بھول گیا ہے مینے کہا وہ کون ہین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین ہینمیں کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہؓ نے کہا ارے چپ رہ تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پائے +

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامة الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتہم لابیہم ماخلا ولد فاطمۃ فانی انا ابوھم وعصبتہم (اخرجہ
ابوصالح ۔ وابو نعیم فی الحلیۃ ۔ وابن السمان ۔ والمسلم فی المتابعات والدارقطنی والطبرانی فی
الاوسط والبیہقی ۔ وابو الحسن المغازلی فی المناقب ۔ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) جناب
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب
قیامت کے دن منقطع ہو جائیگا مگر میرا نسب اور سبب ۔ اور ہر ایک ماں کے بیٹوں کے لیے عصبہ
باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ میں انکا باپ اور عصبہ ہوں +

(۲) عن فاطمۃ وابن عمر وصح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل
سبب و نسب منقطع یوم القیمۃ ماخلا سببی و نسبی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر میں بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہو چکی ہے کہ انہوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے ۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور طاہر ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال ھل تدری ما جاء بہ
جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمۃ من علی فادع لی ابابکر وعمر فلما
اقبل علی فقال لہ یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکہا علی اربعمائۃ مثقال
فضۃ ارضیت قال یا رسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب
وبارک اللہ فی نسلکما قال انس واللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ ابو الخیر قزوینی
والرویانی فی مسندہ والدولابی والسمہودی فی جواہر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بیہوش ہو گئے جبکہ
ہوش میں آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے میں نے عرض
کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں
فاطمہ کا علی سے نکاح کروں تو جا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا ۔ جب جناب علی تشریف لائے آپنے
ان سے ارشاد کیا یا علی بہ تحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا تجھ سے نکاح کروں پس میں نے
تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے ۔ آیا تو راضی ہے ۔ جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ

السے مین راضی ہون۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالی تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے۔ انس کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالے نے ان دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین ✣

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمة احصنت فرجہا فان اللہ ادخلہا باحصان فرجہا وذریتہا الجنة اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے ✣

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة تدرین لم سمیت فاطمة قال علی لم سمیت فاطمة یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ مینے تمہارا نام فاطمہ کیون رکھا ہے علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیون فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچالیا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمة ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامة (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالے تجھ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا انکے آبائی کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک لتسفر فی وجہ ھذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا و ذریتہ الباقیۃ بعدہ من صلبہ و ان ذریتی من بعدی من صلب ھذا انہ اذا کان یوم القیمۃ دعی الناس باسمائھم و اسماء امھاتھم ستراً من اللہ علیھم الا ھذا و ابنیہ فانھم یدعون باسمائھم و اسماء آبائھم لصحۃ ولادتھم (مروج الذھب للمسعودی) جناب عباسؓ بن عبدالمطلب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے جب حضور اقدس نے انکو دیکھا چہرہ اقدس زرد ہو گیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھکر کیوں زرد ہو گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت محبت ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی۔ جب قیامت کا دن ہوگا لوگوں کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی کے انکے ناموں سے اور انکی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب) اور اسکی اولاد کہ وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے ناموں اور انکے باپوں کے ناموں سے پکاری جائینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزھری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنہ ثلاث من الھجرۃ (اسد الغابہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی +

(۲) قال ابن سعد و ابن عبدالبر ولد الحسن سنہ ثلاث فی نصف شھر رمضان و قیل فی شعبان و قیل سنہ اربع و قیل سنہ خمس و الاول اصح (اصابہ فی تمیز الصحابہ) علامہ ابن سعد طبقات میں اور ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس پیدا ہوئے ہیں اور پہلی بات صحیح زیادہ ہے +

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انہ ولد ستۃ اشھر و لم یولد لستۃ اشھر مولود فعاش الا الحسن و عیسی بن مریم و فی روایۃ الا الحسن و یحیی (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہیں کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہیں پیدا ہوا اور پھر زندہ رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت میں ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قالت قلت یا رسول اللہ رأیت کان عضوا من اعضائک فی بیتی فقال خیرا

رأيته تلد فاطمة غلاما فترضعه بلبن قثم (اخرجه البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے حضور نے فرمایا تونے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی +

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فکان وزنہ درھما اوبعض درھم (اخرجه الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ مین ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا۔ اور اسکو بالون کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالون کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا +

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا اوکبشین (اخرجه ابوحاتم) ابن عباسؓ سے منقول ہو کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھون سے کیا تھا +

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنھما بسبعۃ ایام (اخرجه الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنینؑ کا عقیقہ اور ختنہ ساتوین دن کیا تھا +

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع وعق عنہ کبشین ووزن شعرہ وتصدق بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جناب علیؑ سے روایت ہی کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان مین اذان اور اولٹے کان مین اقامت پڑہی اور ساتوین ختنہ کیا اور دو مینڈھے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بالون کو وزن کر کے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈھے کے پائے دائی کو عطا کیے +

(۹) عن علیؑ قال لما ولد الحسن سمیتہ باسم عمی حمزۃ فلما ولد الحسین سمیتہ باسم عمہ جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسم ابنی ھذین فقلت اللہ ورسولہ اعلم فسماھما حسنا وحسینا (اخرجه احمد والھیثم بن کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے مین کہ جب حسن پیدا ہوئے تو مینے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکھا اور

جب حسین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام بدلدوں مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام حسن اور حسین رکھا ۔

(۱۰) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء هلمی ابنی فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاها عنه قائلا الم اعهد الیکن لا تلففوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته فی خرقة بیضاء فاخذه فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی فقال ماکنت لاسبقك بذلك فقال لا انا اسبق ربی فهبط جبرئیل فقال یا محمد ان ربك یقرأك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدك فسم ابنك هذا باسم ولد هارون فقال وماکان اسم ولد هارون یا جبرئیل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت مثل الاول وساقت قصة التسمیة کالاول وان جبرئیل امره ان یسمیه باسم ولد هارون شبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثناء فی مسنده والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء) اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں جناب حسنؑ کی ولادت میں حضرت سیدہؑ کی دائی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر مجھسے ارشاد کیا اے اسماء میرے بیٹے کو مجھے دے مینے جناب حسنؑ کو حضرت کی گود میں دیدیا مینے انکو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینکدیا اور فرمایا کیا میں نے تمسے عہد نہیں لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو مینے انکو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی پھر جناب امیرؑ سے پوچھا تمنے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیرؑ نے عرض کیا میں اس بات میں حضور پر سبقت نہیں کرسکتا ہوں ۔ آپنے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب پر سبقت نہیں کرتا ۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہوکر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علیؑ آپ سے بمنزلہ ہارون کے ہیں موسے سے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہیں ہیں آپ اپنے بیٹے کا نام ہارونؑ کے بیٹے پر رکھیں ۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا ۔ جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضے اللہ عنہ رکھیں ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا ۔ دوسرے برس کے گذرنے پر جب جناب حسین رضے اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس وہی معاملہ پیش آیا جو جناب حسنؑ کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا ۔ جبرئیلؑ نے انکا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر پر حسینؑ

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا اور انکا نام حسین رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموه قلنا حربا قال هو حسن فلما ولد الحسین سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموه قلنا حربا فقال هو حسین فلما ولد الثالث سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموه فقلنا حربا فقال هو محسن ثم قال انما سمیتهم بولد هارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجه احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیهقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب کہا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پہر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پہر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پہر فرمایا مینے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تھے +

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی هارون ابنیه شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی هارون ابنیه (اخرجه البغوی) روایت ہو سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونون بیٹون کا نام شبر وشبیر رکھا تھا مینے اپنے دونون بیٹون کا نام حسن وحسین رکھا ہے +

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اهل الجنة ما سمیت العرب بهما فی الجاهلیة (اخرجه ابن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہین کہ سرور دنیا ودین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہین اسما اہل جنت سے کبھی

لہ وقیل هما سریانیان وصفهما مثل الحسن والحسین اسم وتصغیر مثل جبل وجبیل وقمر وقمیر قاله الدیلمی اسینے کہا گیا ہی کہ یہ دونو نام سریانی ہین اور انکے معنے مثل حسن اور حسین کے ہین ایک اسم ہے اسا ایک کی تصغیر مثل جبل وجبیل اور قمر وقمیر کی +

رایۃ الہدیٰ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع ان اللہ عزوجل عہد الی فی علی انہ رایۃ الہدیٰ ومنار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرمارہے تھے اور مین سن رہا تہا کہ اے ابابرزہ پروردگار نے مجھسے علی کے حق مین عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے +

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج مین ہمنے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہو فاطمہ پروردگار کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہین انکے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو +

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو فی البقیع الغرقد[1] قال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وہم یشہدون ان لا الہ الا اللہ فیکبر قتلہم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ ویسخطوا عملہ کما سخط موسی امر السفینۃ وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینۃ وقتل الغلام واقامۃ الجدار للہ رضی (اخرجہ الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد مین تشریف فرما تھے اور مین خدمت اقدس مین حاضر تہا کہ آپنے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہو کہ تم مین ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑیگا جسطرح سے مینے قرآن کی تنزیل پر مشرکون سے جہاد کیا ہے وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگون پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ اس خدا کے ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسے حضرت موسی علیہ السلام کشتی کے امر مین اور لڑکے کے قتل کرنے مین اور دیوار کے بنانے مین (حضرت خضر علیہ السلام پر) ناراض ہوئے تھے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تہا +

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا راسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال لہ دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبوا

[1] الغرقد درخت عوسج بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے گورستان کا نام ہے جہان غرقد کے درخت کثرت سے ہین۔

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے ✤

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماہ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ الحسن وکناہ ابا محمد ولم یکن ھذا الاسم فی الجاہلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکھی تھی۔ اور یہ کنیت جاہلیت میں کبھی کسی کی نہیں تھی ✤

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہیں اسباط میں سے ✤

(۱۵) ویلقب السید والنقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب میں سے سید اور نقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہیں ✤

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سھل الخدین دقیق المسربہ کث اللحیۃ ذا وفرہ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجھا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکرہ الدولابی) آپکی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں غلافی خوشنما تھیں۔ رخسارے پتلے کتابی خط و خال کے تھے کلائیاں گول گول تھیں۔ ڈاڑھی گنجان کانوں کی لو تک بل کھائی ہوئی تھی۔ گردن چاندی کی صراحی کی طرح سفید اور بلند تھی شانے اور بازو گدگدے اور بھرے ہوے تھے سینہ چوڑا چکلا تھا۔ قد نہ بہت دراز نہ بہت ٹھنگنا بلکہ درمیانہ تھا۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تھی وسمہ کا رنگ کیا کرتے تھے آپکے بال گھونگر والے تھے۔ بدن خوب صورت اور سڈول تھا۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اشبہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین صدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینہ سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تھے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنے سینہ سے پاؤں تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تھے ✤

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہیں تھا

(۳) عن عقبۃ بن الحرث قال صلے ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعہ علی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ ابوبکر علی عاتقہ قال بابی شبیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شبیہ بعلے قال وعلی تبسم رواہ البخاری۔
عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھکر مسجد سے باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بھی انکے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لونڈون کے ساتھ کھیل رہے ہین ابوبکر رضہ نے انکو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہین علی کے ہمشکل نہین اور علی ہنس رہے تھے *

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبداللہ بن الزبیر قال اشبہ اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ واحبھم الیہ الحسن بن علی رأیتہ یجئ وھو ساجد فیرکب رقبتہ او قال ظھرہ فما ینزلہ حتی یکون ھو الذی ینزل ولقد رأیتہ یجئ وھو راکع فیفرج لہ بین رجلیہ حتی یخرج من جانب الاخر (اخرجہ ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب گھر والون سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تھے۔ اور سب گھر والون سے آنحضرت کو پیارے تھے بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہو جاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہین۔ اور حضور حالت رکوع مین ہین حضرت نے انکے لیے اپنی دونون ٹانگین کھولدین اور وہ ایک طرف سے گھسے اور دوسری طرف سے نکل گئے *

(۲) عن ابی ہریرۃ قال لا ازال احب ھذا الرجل یعنی الحسن بن علے بعد ما رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصنع بہ ما یصنع بغیرہ قال رأیت الحسن فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یدخل اصابعہ فی لحیتہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل لسانہ فی فیہ ثم یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (ذخائر العقبی)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین اسوقت سے ہمیشہ اس مرد یعنے امام حسن کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہین آئے۔ مینے جناب حسن کو حضور کے آغوش .... مبارک مین دیکھا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک مین اپنی انگلیان ڈالے ہوے ہین اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہہ مین ڈال کر... فرماتے ہین کہ اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر *

(۳) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندہے پر سوار ہین اور حضور فرماتے ہین اے پرور دگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اسے پیار کر۔

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدلع لسانہ للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرۃ اللسان بھش الیہ (اخرجہ بن سعد) ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان مبارک کو باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو انکی جانب جھک پڑتے۔

(۵) عن ابی ھریرۃ انہ لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فدالک ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ (اخرجہ ابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایکدفعہ انہون نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازارون مین دیکھا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹھا دین تاکہ جس جگہہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے مین بھی وہان پر بوسہ دون جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کھولدیا پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) عن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم وابن ماجۃ وابو یعلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مین ایک جماعت کے نزدیک ہوکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ باہر نکلا نہ حضور مجھہ سے بات کرتے تھے اور نہ مین حضور سے بات کرنے کی جرات کر سکتا تھا۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار مین تشریف لیگئے۔ اور پھر وہان سے لوٹے اور جناب فاطمہ کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہین ہے یعنی حسن یہین ہین ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو پکڑا ہوا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہین کپڑے اوتار کر کپڑے پہنا رہی ہین کچہ دیر نہین گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونون نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پرور دگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر اور اسے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے ۔

عن المقبری قال کنا مع ابی ہریرۃ فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیہ القوم ومضی ابو ہریرۃ لا یعلم فقیل لہ ہذا حسن بن علی یسلم فلحقہ فقال وعلیک یا سیدی فقیل لہ تقول لہ سیدی فقال اشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ سید (اخرجہ الطبرانی) مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہ کے پس آئے حسن بن علی ۔۔۔ سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے آپکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے) ۔۔۔ لوگوں نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہیں ابو ہریرہ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تم نے یا سیدی کیوں کہا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے ۔

(۸) عن انس بن مالک قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راقد فی بیوتہ علی قفاہ اذ جاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنعتہ فقال ویحک یا انس دع ابنی وثمرۃ فوادی فان من اذی ہذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء فصبہ علی البول صبا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہاں حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے میں نے انکو روکا پس فرمایا آنحضرت نے افسوس ہے تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا ۔

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشہد لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ علی عاتقہ وقال من احبنی فلیحبہ ولیبلغ الشاہد منکم الغائب ولولا کرامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثت بہ (اخرجہ الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لا رہے ہیں جب حضور نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اور تم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگوں کو پہونچا دیں جو کہ غائب ہیں اگر جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کی کراست نہ ہوتی تو میں یہ بات نہ بیان کرتا +

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا اے صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جس پر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے +

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء وھو حامل حسنا فتقدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوۃ فصلی فسجد بین ظہرانی فی الصلوۃ سجدۃ اطالھا قال ابی انی رفعت راسی فاذا صبی علی ظھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظہرانی صلوتک سجدۃ اطلتھا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی ھذا ارتحلنی فکرھت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیہقی) عبد اللہ ابن شداد بن الھاد اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پر بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز میں سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ میں نے سر اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہیں اور حضور سجدہ میں ہیں پس میں نے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے نماز کے درمیان چھوٹے سجدہ کو یہاں تک طول دیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اسے جلدی سے اتاروں جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے +

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقول ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابو داؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو مین جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہون مین صلح کرادیگا۔

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی لکھتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہہ سے نیچے اتر آؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تونے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہہ ہے پھر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑ کر اپنی گود مین بٹھا لیا۔ اور رونے لگے ۞

(۱۴) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھ لے ۞

(۱۵) عن البراء بن عازب وابن مسعود وابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ ایک خبیث . . . نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پھر دیا پس اسکو جنون ہوگیا۔ اور کتے کیطرح سے بھونکنے لگا۔ اور مرگیا جب دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

زھدہ ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ (مرآۃ) اما عبد اللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین دفعہ انہوں نے

اپنی کل مال کو راہ خدا میں لٹا دیا اور وہ وہ فقرا نیا آدھا مال بخشدیا یہانتک کہ اپنی جوتی کا ایک پاؤں کہہ لیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

وعن جودہ انہ سالہ انسان فاعطاہ خمسین الف درھم وخمسمائۃ دینار وقال ایت بحمال یحمل لک فاتی بحمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یکون کراء الحمال من قبلی (مراۃ الجنان للیافعی) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہی کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپ نے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخشدیا اور کہا حمال کو لے آ تاکہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے ۔

(۲) ان رجلا سالہ وشکا الیہ حالہ فدعا الحسن وکیلہ وجعل یحاسبہ علی نفقاتہ ومقبوضاتہ حتی استقصاھا فقال ھات الفاضل فاحضر خمسین الف درھم ثم قال ما فعلت بالخمسمائۃ دینار التی معک قال عندی قال فاحضرھا فلما احضرھا دفع الدراھم والدنانیر الی الرجل واعتذر منہ (انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہانتک کہ تمام جانچ ہو چکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہوا اسکو لے آ ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تو نے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذر خواہی کی ۔

(۳) ومن کرمہ ما نقل عنہ انہ سمع رجلا یسال اللہ ربہ ان یرزقہ عشرۃ آلاف درھم فانصرف الحسن الی منزلہ وبعث بھا الیہ (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے ۔

(۴) قیل للحسن لای شیء نراک لا ترد سائلا وان کنت علی فاقۃ فقال انی للہ سائل وفیہ راغب وانا استحیی ان اکون سائلا وارد سائلا وان اللہ تعالی عودنی عادۃ عودنی ان یفیض نعمہ علی وعودتہ ان افیض نعمہ علی الناس فاخشی ان قطعت العادۃ ان یمنعنی العادۃ وانشد ۔

اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا — بمن فضلہ فرض علی معجل

ومن فضلہ فضل علی کل فاضل — وافضل ایام الفتی حین یفضل

(نور الابصار) جناب حسن سے لوگون نے عرض کیا کہ آپکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بھی ہوتے ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہو کر سائل کو رد کرون۔ خداوند تعالی نے میرے ساتھ یہ عادت جاری کی وہ مجھپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچاؤن پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجائے اگر مین اپنی عادت کو روکون پہر یہ شعر پڑھا کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون۔ اسکے فضل ہی سے ہے مجھپر فرض کو جلدی ادا کرنا۔ اور اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے۔ اور جوان مرد کی عمر مین وہ حصہ نہایت افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفھم انہ مر بصبیان معھم کسر خبز فاستضافوہ فنزل من علی فرسہ فاکل معھم ثم حملھم الی منزلہ وکساھم وقال لید لھم لانھم لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ (مراۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایک دفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہو کر گذرے انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تہے لڑکون نے آپ کی ضیافت کی آپ گھوڑے پر سے اترے اور انکے ساتھہ کہانے کو بیٹھے پہر انکو اپنے گھر لے گئے اور انکو نئے کپڑے پہنائے اور انکے لیے بدلا دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ انکے پاس سوا اسکے کہ جو کچھ انہون نے ہمکو کھلایا ہے اور کچھ نہین تھا۔ اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

ما روی انہ بلغہ ان اباذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب الی من الصحۃ فقال رحم اللہ اباذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ (مراۃ الجنان للیافعی) روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابوذر پر خدا رحم کرے۔ مین یہ کہتا ہون کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کو چھوڑ کر اور کچھ اختیار کرے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(۱) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیراً علینا فکان یسب علیاً کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا یرد شیئاً ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک الا مثل البغلۃ یقال لہا من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی واللہ ما امحو عنک شیئاً مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقاً فاجزاک اللہ بصدقک وان کنت کاذباً فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہمپر حکمران تہا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑہکر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تہا۔ اور جناب حسن علیہ السلام سنا کرتے.... اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کے پاس ایک آدمی کو بہیجا۔ اور یہ کہلا بہیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجہپر اور تجہپر اور تجہپر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچہا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گہوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جاکر ہماری طرف سے بیان کردے کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجہ سے گسیبات کو نہیں بہولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجہ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جہوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے +

(۲) عن زر بن سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان یجعل یغلظ وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ والشمال للفرج افالک فسکت مروان (اخرجہ ابن سعد) زر بن سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تہی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدہے ہاتہہ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجہ پر تو نہیں جانتا کہ سیدہا ہاتہہ موںہہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہو تجہپر مروان چپ ہو گیا +

(۳) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان یسکت من الحسن ما سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض فعرض الحسن امراً لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فہذہ اشد

کلمۃ فحش ما سمعتھا منہ قط (اخرجہ بن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہین کہ مینے میری پاس گفتگو نہین کی کہ مجھے بہلی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو اسکا چپ رہنا جناب حسن کے سامنے مجھے بہلا معلوم ہوتا۔ مینے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہین سنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان مین ایک زمین کی نسبت جھگڑا تہا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اسپر رضی نہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس انکے ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہین۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہین کہ یہ گویا بڑا سخت فحش کا کلمہ تہا جو مینے کبھی جناب حسن سے نہین سنا تہا +

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج عدۃ حجات ماشیا وکان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاہ ولم امش الی بیتہ (اسد الغابہ) کہتے ہین کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تہے اور فرمایا کرتے تہے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ مین اپنے رب سے ملون اور اسکے گہر کی طرف پیادہ پا نجاوٴن +

(۲) عن عبد اللہ بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہین کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تہے +

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافۃ بعد قتل ابیہ لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین وبایعہ اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباہ وبقی سبعۃ اشہر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافۃ (اسد الغابہ) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسوین سنہ مین خلیفے ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگون نے انکے والد بزرگوار کی بیعت بہی کی تہی۔ اور عراق مین سات مہینے خلیفہ رہے پہر آپنے خلافت کو ترک کر دیا +

(۲) عن سفینۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک (اخرجہ احمد واصحاب السنن وصححہ ابن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہوگی پہر بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے +

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المومنین ورھبتک فی صدور الکافرین راخرجہ ابوبکر بن مردویہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس دحیہ کلبی کے آغوش مین تہا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچہا دحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے۔ اور کہا کہ مین تجہے دوست رکہتا ہون اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ مین تجہسے بیان کرتا ہون آپ امیر المومنین اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتہ مین ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتھ جنت کی طرف اتراتا ہوا جائیگا بتحقیق رستگار ہوا جس نے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹھایا اُس نے جس نے کہ تمکو چہوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہین اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہین ہرگز نصیب نہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لایئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹھا کر انکی آغوش مین رکھدیا اتنے مین سرکار بیدار ہوگئے فرمایا یہ کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ دحیہ کلبی نہین تھے یہ جبرئیل تہے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تھے جو کہ خدا تعالی نے تمہارا رکھا ہے وہ خدا جسنے کہ تمہاری محبت کو مومنون کے سینہ مین اور تمہارے رعب کو کافرون کے دلون مین ڈالا ہے ؛

شیخ المہاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی منہ وضمہ الی صدرہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المہاجرین والانصار (شرف النبوۃ لابی سعد) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد جو کہنا تہا کہکر فرمایا علی کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونو پاؤن پر کہڑے ہوگئے اور عرض کیا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چہاتی سے لگاکر آواز بلند فرمایا ای مسلمانون یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے ؛

قال العلماء لم یکن فی الثلثین بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ وایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور جناب امام حسن کی خلافت کے دن تھے +

(۳) عن سعید بن جمھان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم قال کذب بنو الزرقاء بلھم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویہ (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچھا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ گنجی عورت کی پوت جھوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے +

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام الرجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدی بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم وابن جریر نقلت من اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا آپنے مسلمانون کا مونہہ کالا کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑھتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ ہمنے اتاری شب قدر اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکو مالک ہونگے +

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنۃ تسع واربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسوین برس آپنے انتقال فرمایا ہے +

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنۃ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے +

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنۃ اربع واربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخری نحو اربعین یوما فمات منه فلما اشتد مرضه قال لاخیه الحسین یا اخی سقیت السم
ثلاث مرات ولم اسق مثل هذه انی لاضع کبدی قال الحسین من سقاک یا اخی قال ما سوالک
عن هذا ترید ان تقاتلهم اکلهم الی الله عز وجل ولما حضرته الوفاة ارسل الی لعائشة رضی
الله تعالی عنها یطلب منها ان یدفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فاجابته الی ذلک فقال لاخیه اذا
انا مت فاطلب الی عائشة ان ادفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فلقد کنت طلبت منها فاجابت
الی ذلک فلعلها تستحیی منی فان اذنت فادفنی فی بیتها وما اظن القوم یعنی بنی امیه سیمنعونک فان
فعلوا فلا تراجعهم فی ذلک فادفنی فی بقیع الغرقد فلما توفی جاء الحسین الی عائشة فی ذلک فقالت
نعم وکرامة فبلغ ذلک مروان وبنی امیة فقالوا والله لا یدفن هنالک ابدا فبلغ ذلک الحسین ومن معه
فلبس السلاح ولبسه مروان فسمع ابوهریرة فقال والله انه لظالم یمنع الحسن ان یدفن مع والله انه
لابن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اتی الی الحسین فکلمه وناشده الله وقال الیس قد قال اخوک
ان خفت فردنی الی مقبرة المسلمین ففعل فحمله الی البقیع ولم یشهده احد من بنی امیة اسد الغابه
جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے
زہر دیا ایک طشت آپکے لیے رکھا جاتا تھا اور وہ خون سے بھرا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چالیس روز تک رہی کہ انکا مرض
ترقی کر گیا۔ آپنے بھائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بھائی مجھ کو تین دفعہ زہر دیا گیا
ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو
کس نے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیوں پوچھتے ہو آپ کا ان سے لڑنے کا ارادہ ہے۔ میں ان کو خدا
کے سپرد کرتا ہوں۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیں
جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بھائی جناب حسین علیہ السلام سے
فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہو جائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا
بھیجیں انہوں نے مجھ سے شاید کہ بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھکو
جگہہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدیں مجھکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا
لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی ... آپ کو میرے وہاں پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان کو
نہ جھگڑیں اور آپ مجھکو بقیع غرقد میں دفن کر دیں جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہو گیا
جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

لے گئے آپ نے فرمایا بہتر ہے اور ان کا دفن ہونا عین کرامت ہے یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی۔ کہنے لگے
ہم اسجگہ کبھی نہیں دفن ہونے دینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائی
اور مروان نے بھی ہتیار باندھ لیے یہ سنکر ابوہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثنا کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے۔ واللہ وہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ پھر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا
کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جنگ نہ کریں آیا آپ سے آپکے برادر بزرگوار نے نہیں کہا تھا
کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجھکو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں پس جناب امام حسین حضرت
حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع میں لیگئے اور بنی امیہ میں سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر نہ حاضر ہوا

(۹) وسمته امرأته جعدة بنت الاشعث بن قيس الكندى وقالت طائفة كان ذلك منها بتدسيس معاوية (استیعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا۔ اور ایک
گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تھا۔

(۱۰) وذكر ان امرأته جعدة سقته السم وقد كان معاوية دس اليها ان احتلت فى قتل
الحسن وجهت اليك بمائة الف درهم وزوجتك يزيد فكان ذلك الذى بعثها على سمه فلما
مات وفى لها معاوية بالمال وارسل اليها انا نحب حياة يزيد ولولا ذلك لوفينا لك
بتزوجه (مروج الذهب للمسعودی) ذکر کرتے ہیں آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس میں معاویہ
کی سازش تھی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو میں تجھ کو ایک لاکھ درہم بھیجونگا
اور یزید لعین سے تیرا نکاح کر دونگا۔ پس اس فریب سے اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر
برانگیختہ کیا تھا جب جناب امام رحلت فرما گئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بھیجدیا
اور کہلا بھیجا کہ میں یزید کی زندگی کا خواہاں ہوں اگر اسبات کا خوف نہ ہوتا تو میں تیرا نکاح اس
سے کر دیتا۔

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبد الله بن عباس على معاوية قال فوالله انى لفى المسجد اذ
كبر معاوية فى الخضراء فكبر اهل الخضراء ثم كبر اهل المسجد بتكبير اهل الخضراء فخرجت
فاختة بنت قرظة بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخة لها فقالت سرك الله يا امير
ما هذا الذى بلغك فسررت به قال موت الحسن بن على فقالت انا لله وانا اليه راجعون
ثم بكت وقالت مات سيد المسلمين وابن بنت رسول رب العالمين۔ فقال معاوية نعما والله ما

فعلت انه کان کذلک اهلا ان یبکی علیه ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل علی معاویۃ فال علمت ابن عباس ان الحسن توفی قال الذلک کبرت قال نعم قال واللہ ما موتہ بالذی اجلک ولئن اصبنا بہ فقد اصبت بسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العلمین فجبر اللہ تلک المصیبۃ ورفع تلک العبرۃ فقال ویحک یا ابن عباس ما کلمتک الا وجدتک معدا (اخرجہ محمد ابن جریر الطبری فی تاریخہ) فضل ابن عباس کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہیں کہ میں مسجد میں تھا ناگہان معاویہ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضرا کے آدمی بھی تکبیر کہنے لگے اور انکی آواز سنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑھنے لگے یہ سنکر فاختہ بنت قرظا اپنی کھڑکی سے باہر نکلیں اور کہا اے امیر خدا تجھکو خوش رکھے کون سی ایسی خبر آپکو ملی ہے کہ جسکی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہیں معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنیکی خبر سے خوش ہوا ہوں۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگیں اور کہنے لگیں افسوس ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مرگیا ہے۔ معاویہ نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی وہ اسیکا اہل تھا جو تجھکو مینے کہا ہے۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہیں تھا کہ کوئی اسپر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی۔ وہ آرام کرکے معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجھکو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ عبد اللہ بن عباس کہنے لگے اہا تمنے اسی لیئے تکبیر پڑہی تھی معاویہ نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہوں تو تو بھی باقی نہیں رہیگا۔ اور اگر ہم مرجائینگے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہونچ جائینگے پس خداوند تعالی ہمارے زخم کی مرہم پٹی کریگا اور ہماری آنسو پونچھہ جائینگی معاویہ کہنے لگے تجھ پر افسوس ہے اے ابن عباس مینے کبھی تجھ سے گفتگو نہیں کی کہ تمکو طیار نہ پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال اللیث ابن سعد ولدت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسین بن علی فی لیال خلون سنۃ اربع (اخرجہ الدولابی) لیث بن سعد کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کے چوتھی برس کچھ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبیر بن بکار ولد الحسین بخمس خلون من شعبان سنۃ اربع (اسد الغابہ) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچوین تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہیں۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم یکن بین الحمل بالحسین بعد ولادۃ حسن الاطہر واحد (اسد الغابہ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کی حمل اور ولادت حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا تھا ؂

(۴) وقال القتادۃ ولد الحسین بعد الحسن بسنۃ وعشرۃ اشہر فولد ستین وخمسۃ اشہر ونصف شہر من الھجرۃ (اسد الغابہ) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے ہیں پس جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت سے ساڑھے پینسٹھ مہینے کے بعد پیدا ہوئے

(۵) قال الواقدی علقت فاطمۃ بالحسین بعد ولادت الحسن بخمسین لیلۃ (اصابہ) وھذا ارجح المرویات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں شب کے بعد ہوا ہے۔ علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب روایتوں میں یہ روایت راجح ہے ؂

(۶) قال بعض الرواۃ انہ ولد لستۃ اشہر (نزل الابرار) بعض راویوں کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہیں ؂

(۷) فلما ولد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع من ولادتہ وعق عنہ کبشا او کبشین وقال لفاطمۃ زنی شعرہ وتصدق فی بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان میں اذان اور اُلٹے کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک سینڈھا عقیقہ کیا یا دو سینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا اسکے بالوں کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو ؂

(۸) عن محمد بن المنکدر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن الحسین بسبعۃ ایام (اخرجہ الدولابی) محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا ہے ؂

(۹) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینا وکان یکنی ابا عبد اللہ ویلقب السید والطیب والزکی والسبط والرشید والوفی والمبارک والتابع لمرضات اللہ والدلیل علی ذات اللہ والشہید الاکبر (نزل الابرار) اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبداللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر کہا ✤

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر سے پاؤں تک حضور کے مشابہ تھے ✤

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ و قال فی حسنہ شیئا قال انس کان اشبہھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں لایا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ✤

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب الحسین حسین سبط من الاسباط (اخرجہ الدیلمی وابن سعد وابن ابی شیبۃ و احمد والبخاری وابن ماجۃ والترمذی والحاکم وابو نعیم وابن اثیر فی اسد الغابۃ) یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے۔ حسین سبط ہی اسباط سے

(۱۳) عن الغیزار بن جریب بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذا رای الحسین مقبلا فقال ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) غیزار ابن جریب سے روایت ہو کہ ایک روز عبداللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امام حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آجکے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے ✤

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس وعشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ) عن مصعب بن عبداللہ قال حج الحسین خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پاپیادہ کیے ہیں ✤

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ

بکفی حسین وقد ماہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول حزقہ حزقہ ترق عین[له]
بقہ قال فرقی الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ (اخرجہ ابو عمر
والطبرانی فی الکبیر) ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی دونو آنکھون سے دیکھا اور دونون کانون سے سنا
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے
اور جناب حسین کے دونو قدم حضور کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرمارہے تھے اوپر چڑھ اے چھوٹی آنکھ والے بچے اوپر کو اچھل پس لڑکے
نے یعنے امام حسینؑ نے چھلانگ ماری اور دونون قدم حضور کے سینہ مطہر پر رکھے پھر آپنے فرمایا اپنے منہ
کو کھول پھر آپنے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکھتا ہون تو بھی اُس کو
محبوب رکھہ +

(۱۶) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسینؑ قال اتیت عمر وھو یخطب علی المنبر فصعدت
الیہ فقلت انزل عن منبر ابی واذھب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر واخذنی فاجلسنی
معہ اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال لی من علمک فقلت واللہ ما
علمنی احد قال فاتیتہ وھو خال بمعاویۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فی الباب
فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد ذلک فقال لم ارک قلت یا امیر المومنین انی جئت وانت
خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال انت احق من ابن عمر
(رضی اللہ عنہ) سندہ صحیح عند الخطیب (اصابہ) عبید بن حنین کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ
السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مین حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے
تھے مینے اوپر چڑھ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھ عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہین تھا۔ یہ کہکر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹھا لیا۔ مین اُدھر
بیٹھا رہا اور کنکرون کو ادھر ادھر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجھ کو اپنے ساتھ اپنے
گھر مین لیگئے اور مجھ سے پوچھا کہ یہ بات تمکو کس نے سکھائی ہے۔ مین نے کہا واللہ مجھ سے کہا
کسی نے انہین سکھائی جناب امام فرماتے ہین کہ پھر مین انکے پاس گیا وہ معاویہ کے ساتھ
خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور مین بھی انکے ساتھ لوٹ
آیا۔ پھر اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے ہمنے آپ کو نہین دیکھا مینے کہا یا
امیر المومنین مین تمہارے پاس آیا تھا تم معاویہ کے ساتھ خلوت مین تھے۔ پس ابن عمر نہ کے

[له] عرب کی عورتین بچون کو کھلاتے ہوئے اکثر یہ لوری دیتی ہین +

ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ تر حقدار تھے +

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یا الٰہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر +

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے +

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی انگلیاں حضور کی ریش مبارک میں ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مونہہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے مونہہ میں ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ +

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتص لعاب الحسین کما یمتص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اسطرح سے چوستے تھے جس طرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے +

(۲۱) عن زید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) زید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کے دولتخانہ پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا یا فاطمہ تم نہیں جانتی کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسینؑ کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی امامۃ الباهلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا هذا الصبی یعنی حسینا قال
وکان یوم ام سلمۃ فنزل جبریل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۰۰۰۰ وقال لام سلمۃ لا تدعی
احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل واخذتہ
ام سلمۃ واعتنقتہ وجعلت تناغیہ وتسکتہ فلما اشتد البکاء خلت عنہ فدخل حتی جلس فی حجر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتک ستقتل ابنک هذا فتناول جبریل
تربتہ فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما
فظنت ام سلمۃ انہ غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی اللہ جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا
هذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاء فخلیت عنہ فلم یرد علیها جوابا فخرج
الی الصحابۃ وهم جلوس فقال لهم ان امتی یقتلون هذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی اللہ
علیہ وسلم هذہ تربتہ واراهم ایاها (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامۃ الباهلی) ابی
امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنے امام حسین علیہ
السلام کو تم مت رلایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رضہ کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ
نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا
ناگہان جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرتؐ کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے انکو
پکڑ کر گلے سے لگالیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو ونسے سی چپ کرانے لگیں جب وہ سخت
رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرتؐ کے پاس جاکر گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا آپ کی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور ہاتھ بڑھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی
اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کیے جائیں گے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسینؑ کو گود میں لیے ہوئے
نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسینؑ کے اندر جانیسے ناراض ہوئے ہیں وہ عرض کرنے لگیں
یا نبی اللہ میں آپکے قربان ہوجاؤں حضور نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسی کو میرے پاس
گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے انکو روک رکھا تھا حضرتؐ نے جناب
ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرتؐ نے ان سے فرمایا تحقیق
میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرتؐ نے انکو دکھا کر فرمایا
کہ جہاں پر یہ شہید کیے جائیں گے وہاں کی یہ مٹی ہے +

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابنی هذا تقتل بارض

العراق یقال لھا کربلا فمن شہد ذالک منکم فلینصرہ فخرج انس بن الحارث الی کربلا فقتل بھا مع الحسین (اخرجہ ابن السکن والبغوی وابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہین کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا جسکو کہ کربلا کہتے ہین پس جو شخص کہ تم مین سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ اسکی مدد کرے۔ پس انس بن حارث امام حسن کے رکاب سعادت مین نکلے اور وہان شہید ہو گئے۔

(۳) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف وجاءنی بھذہ التربۃ واخبرنی ان فیھا مضجعہ (اخرجہ ابن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جاوے گا۔ اور یہ مٹی مجھکو لا کر دکھائی گئی ہے۔ کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعندہ جبریل فی مشربہ عائشۃ رضی اللہ عنہا فقال لہ جبریل ستقتلہ امتک وان شئت اخبرتک بالارض التی یقتل فیھا واشار جبریل بیدہ الی الطف بالعراق فاخذ تربۃ حمراء فاراہ ایاھا (اخرجہ البیہقی) ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہو کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس زمین سے خبر دے سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہان کی انکو دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا یعنی الحسین واتانی من تربۃ حمراء (اخرجہ ابو داؤد والحاکم) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لا دی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما بالحسین فوضعتہ فی حجرہ ثم حانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھریقان فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی ھذا فاتانی بتربۃ من تربۃ حمراء (اخرجہ الحاکم والبیہقی) ام الفضل بنت حارث

قسیم النار والجنۃ

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنۃ وانت تقرع باب الجنۃ وتدخلہا احبائک بغیر حساب (اخرجہ الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی عیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس میں اپنے دوستوں کو بغیر حساب کے داخل کروگے +

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ان علیا قال للستۃ جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوری بینہم کلاما طویلا من جملتہ انشدکم اللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنۃ یوم القیامۃ غیری قالوا اللہم لا (اخرجہ الدارقطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواہر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہیں کہ جناب امیر نے ان چھ صحابیوں سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شورت کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کو تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہو کر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہیں +

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا (اخرجہ الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مینے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگوں کے سوا علی کیونکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث قرار دیے گیے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات میں رہے +

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابی طالب علیہ وعلی آبائہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خندق اللہم انک اخذت منی عبیدۃ بن الحارث یوم بدر وحمزۃ بن عبد المطلب یوم احد وھذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجہ الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھ سے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے۔ پس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثوں سے بہتر ہے +

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یقول افان مات

کہتے ہیں کہ میں جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت کے حضور میں گئے اور مینے انکو حضور کے گود میں رکھدیا پہر مجھے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور کی چشم مبارک اشکبار ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجہ کو وہان کی سرخ مٹی لاکر دکہائی ہے ✤

(۶) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی الیوم ملك ولم یدخل علی قبلها فقال لی ان ابنك هذا حسینا مقتول وان شئت اریتك من تربة الارض التی یقتل فیها فاخرج تربة حمراء (اخرجه احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو آگے اس سے کبھی نہیں آیا تہا کہنے لگا بتحقیق آپکا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہیں تو جس زمین میں وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکہاؤں پس سرخ مٹی مجھے نکالکر دی ✤

(۷) عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وهو خاثر وفی یده تربة حمراء یقلبها فقلت ما هذه التربة یا رسول الله قال اخبرنی جبریل ان هذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وهذه تربتها (اخرجه اسحاق بن راهویه والبیهقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرماکر اٹہے انکے دست مبارک میں سرخ مٹی تہی جسکو لوٹ پوٹ کر رہے تہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا کہ جبریل نے مجھکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین میں شہید ہونگے اور یہ وہان کی مٹی ہے ✤

(۸) عن ام سلمة قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبریل فقال یا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومی الی الحسین واتاه بتربة فشمها ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی قارورة (اخرجه ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گھر میں کہیل رہے تہے پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتحقیق آپکی امت آپکے بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہہ کی مٹی لاکر دکہائی آپنے اسکو سونگہکر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لوہو اور خون ہوتی پاؤ پس سمجہ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے مین نے وہ مٹی ایک شیشہ مین ڈالدی ✤

(۹) عن معاذ بن جبل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعی الی الحسین واتیت بتربته واخبرت

بقاتله (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھ کو اسکی مٹی دکھائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے ٭

(۱۰) عن ابن عباس قال ماکنا نشک واھل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجہ الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تہے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائین گے ٭

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نصف النہار اشعث واغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم ملتقط فسالہ فقال دم الحسین واصحابہ لم ازل اتبعہ منذ الیوم فنظروا فوجدوہ قد قتل ذلک الیوم (اخرجہ احمد والترمذی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تہی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تہا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکہا کرتا تہا ایک دن اسکو دیکہا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین ٭

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استاذن ملک المطر ربہ ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بہ وکان فی یوم امسلمۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا امسلمۃ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبناھے علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یلثمہ ویقبلہ فقال الملک اتحبہ قال نعم قال ان ستقتلہ امتک وان شئت اریک المکان الذی یقتل بہ فاراہ فجاء بسہلۃ او تراب احمر فاخذتہ امسلمۃ فجعلتہ فی ثوبہا (اخرجہ البغوی فی معجمہ وابو حاتم فی صحیحہ وابونعیم فی الحلیۃ واحمد والملا فی سیرتہ وروی احمد نحوہ وفی روایۃ الملا قالت امسلمۃ فناولنی کفا من تراب احمر وقال ان ھذا من تربۃ الارض التی یقتل بہا فمتی صار دما فاعلمی انہ قد قتل قالت امسلمۃ فوضعتہ فی قارورۃ عندی وکنت اقول ان یوما یتحول فیہ دما) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر تشریف رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کردے تا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آوے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دہکیل کر آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا ہان۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کریگی اگر آپ چاہین تو مین آپ کو وہ مکان دکھادون جہان پر وہ شہید ہونگے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہہ دکہائی۔ اور حضور کو زرم مٹی یا خاک وہان کی لاکردی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون مین رکھ لیا بغوی نے معجم مین اور ابوحاتم نے اپنی جامع صحیح مین اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین اسحدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بہی اسیطرح سے روایت کی ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت مین اسحدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بہر سرخ مٹی مجھکو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جبکہ یہ خون بنجائے تمنے جان لینا کہ وہ قتل ہو گئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکھ لیا۔ اور مین اسکو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو مینے اسکو لوٹا تو وہ خون ہوگئی تہی +

(۳۱) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات فوقف وسال عن اسم ھذہ الارض فقیل لہ کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل آنفا واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال لہ کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ من تراب شمنی ایاھا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کیطرف گذرے اور ایستادہ ہوکر پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہوگئی پہر فرمایا کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تہے مینے عرض کیا جناب کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابہی ابہی جبریل میرے پاس آئے تہے مجھکو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پہر جبریل نے وہان کی مٹی کی مٹھی بہر کر مجھے سنگھای +

(۳۲) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع رحالھم وھھنا مھراق دمائھم فتیۃ من آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض (اخرجہ الملا وابونعیم) اخطب خطبا البلغا اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یہ انکے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ انکے اسباب کی جگہ ہے یہ انکے خون کے بہنے کی جگہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان میں شہید ہوگا انپر آسمان اور زمین روئیں گے ؞

(۱۵) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجه الی العراق فلحقه فی مسیره لیلتین عن الربذة فقال له ان الله تعالیٰ خیر نبیه بین الدنیا و الاخرة فاختار الاخرة وانکم بضعه والله لا یلیها احد منهما ابدًا وما صرفها الله تعالیٰ عنکم الا للذی هو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقه ابن عمر قال استودعک الله تعالیٰ من قتیل (اخرجه البیهقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر میں آملے اور ربذہ میں دو دن انہیں کے ساتھ رہے پس کہنے لگے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں آپ لوگوں میں سے کسی ایک کو کبھی دنیا نہیں ملے گی اور خدا تعالےٰ نے آپ صاحبوں سے اسکو نہیں ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہاں سے واپس تشریف لیچلیں۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں وداع ہوتا ہوں شہید سے ؞

(۱۶) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنهری کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق الله ورسوله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اهل بیتی وکان شمر ابرص (اخرجه ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہیں کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہاں آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبری کو دیکھ رہے ہیں کہ میرے اہلبیت کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص دار تھا ؞

(۱۷) عن ام سلمة قالت رأیت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام باکیا وبرأسه ولحیته التراب فسألته فقال شهدت قتل الحسین آنفا (اخرجه الترمذی والدیلمی والحاکم والبیهقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ میں نے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہیں ؞

(۱۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر ابنتی فاطمة ومعها ثیاب مصبوغة

بالدم فتتعلق بقائمۃ من قوائم العرش فتقول یاعادل احکم بینی وبین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کو روز میری بیٹی فاطمہ اٹھینگے اور انکے پاس خون کا بھرا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہینگے اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میری بیٹی کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جاویگا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے*

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انہ سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا اباعبداللہ بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات وارانی قبضۃ من تربتہ (اخرجہ ابونعیم) یحیے حضرمی (جنہوں نے جناب امیر کے ساتھ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل ہوئے چلا کر فرمانے لگے یا اباعبداللہ فرات کے کنارے صبر کریو۔ میںنے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائینگے اور اسجگہ کی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے*

(۲۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیہ نصف عذاب اھل النار (اخرجہ الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذہبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن راس الجالوت قال کنا نسمع انہ یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتہا رکضت فرسی حتی اجوز عنہا فلما قتل الحسین جعلت اسیر بعد ذلک علی ھینتی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو اسلیے جب میں کربلا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا کر لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذر کرتا رہا*

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامہ ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابہ المسمی بہ نور العین فی مشھد الحسین فیما

الحسین جالساً فی بیته یوماً من الایام الا وفارس اتی الی بابه وطرقه فقال الحسین من بالباب فقیل له رسول من اهل الکوفة فاذن له بالدخول فدخل علیه اخرج الکتاب فناوله فاخذه وقرءه فاذا هو من اهل الکوفة ویقولون فیه یکون فی علمک یا حسین یا ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزید بن معاویة ظلم وجار وقتل الرجال ونهب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمه سائر الاقطار ویامر بالمنکر وینهی عن المعروف ویشرب الخمر ولا یخشی الله وافشی القبائح فی جمیع البلاد واظهر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبة الله فی شیء من الاشیاء واخفی العدل فی الرعیة واظهر الظلم والجور بالکلیة وانا قد ارسلنا الیک یا ابا عبد الله سابقاً نحو الف کتاب نطلبک ان تحضر الی عندنا ونحن نساعدک علی الیزید ونأخذ خلافة ابیک وجدک لان الخلافة لک ولابیک ولا لیزید ولا لابیه تتولی علینا احد من اهل بیتک و نسألک بحق جدک محمد صلی الله علیه وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر ففی غد بین یدی الله سبحانه خاصمناک ونقول یا ربنا ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابک الذی تقوله لله وتتخلص به من حقوق الله فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلده خوفاً من الله تعالی (انتہی) علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب امام حسینؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپ نے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہوکر جناب امام کو ایک خط دیا آپنے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس میں لکھتے ہیں۔ یا امام حسین اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور لوگوں کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری باتوں کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا تمام شہروں میں برائیوں کو پھیلاتا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے میں خدا سے خوف نہیں کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم وجور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب ایکہزار خط کے آپکی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ ہم آپکی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم آپکی یزید کے مقابلہ میں مدد کرینگے آپ اپنے باپ دادا کی خلافت کو لیجیے کیونکہ خلافت آپکا و آپکے والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اپنے اہل بیت میں سے کسیکو والی کرکے بھیجیں ہم آپکے جد امجد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر آپ تشریف نہیں لائینگے ہم کل خدا کے سامنے آپ سے جھگڑینگے اور ہم کہیں گے اے ہمارے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم میں ظلم اور جور کو روا رکھا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور اسکے حقوق سے کیونکر چھوٹیں گے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑھا آپکے بدن مبارک پر رونگٹے کھڑے ہو گئے خدا پاک کے خوف سے

قال عمار بن معاویۃ الذهبی قلت لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین حدثنی عن مقتل الحسین کانی حضرته قال لما مات معاویۃ الولید بن عتبة بن ابی سفیان علی المدینة فارسل الی الحسین لیاخذ بیعته لیلیه فقال اخرنی ورفق به فاخر فخرج الی مکة فاتاه رسل اهل الکوفة انا قد حبسنا انفسنا علیک ولسنا ... نحضر الجمعة مع الوالی فاقدم علینا رجل من اهل بیتک قال وکان النعمان بن بشیر الانصاری علی الکوفة فبعث الحسین الیهم مسلما فقال سر الی الکوفة فانظر ما کتبوا فان کان حقا قدمت الیه فخرج مسلم حتی اتی المدینة فاخذ منها دلیلین فمرا به فی البریة فاصابهم عطش فمات احد الدلیلین فقدم مسلم الکوفة فنزل علی رجل یقال له عوسجة فلما علم اهل الکوفة بقدومه دنوا الیه فبایعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن یهوی یزید بن معاویة الی النعمان بن بشیر قال انك ضعیف مستضعف قد فسد البلد فقال له النعمان لان اکون ضعیفا فی طاعة الله احب الی ان اکون قویا فی معصیة الله ما کنت لاهتك سترا فکتب الرجل بذلك الی یزید فدعا یزید مولی له یقال له سرجون فاستشاره فقال له لیس للکوفة الا ابن زیاد وکان ممن عزله عن البصرة فکتب الیه برضاه عنه وانه قد اضاف الیه الکوفة وامره ان یطلب مسلما فان ظفر به قتله فاقبل ابن زیاد فی وجوه اهل البصرة حتی قدم الکوفة ملتثما فلا یمر علی احد الا قال له اهل المجلس علیك السلام یا ابن رسول الله یظنونه الحسین قدم علیهم فلما نزل ابن زیاد القصر دعا مولی له فدفع الیه ثلاثة آلاف درهم فقال اذهب حتی تسال عن الرجل الذی یبایعه اهل الکوفة فادخل علیه واعلم انك من حمص وادفع الیه المال وبایعه فلم یزل المولی یتلطف حتی دلوه علی شیخ یلی البیعة فذکر له امره فقال لقد سرنی اذ هداك الله وساءنی ان امرنا لم یستحکم ثم ادخله علی مسلم فبایعه ودفع له المال وخرج حتی اتی ابن زیاد فاخبره وتحول مسلم حین قدم ابن زیاد من تلك الدار الی دار هانی ابن عروة المرادی وکان ابن زیاد قال لاهل الکوفة ما بال هانی ابن عروة لم یاتنی فخرج الیه محمد بن الاشعث فی اناس من وجوه اهل الکوفة وهو علی باب داره فقالوا له ان الامیر قد ذکرك واستبطاك فانطلق الیه فرکب معهم حتی دخل علی ابن زیاد وعنده شریح القاضی فلما سلم علیه قال له یا هانی این مسلم بن عقیل فقال لا ادری

فاخرج الیہ المولی الذی دفع الدراھم الی مسلم فلما راٰہ سقط فی یدہ قال ایھا الامیر واللہ ما دعوتہ الی منزلی ولکنہ جاء فطرح نفسہ علی فقال ائتنی بہ فتلکاء فاستدناہ فادنوہ فضربہ بالقضیب وامر بحبسہ فبلغ الخبر قومہ فاجتمعوا علی باب القصر فسمع ابن زیاد الجلبۃ فقال لشریح القاضی اخرج الیھم فاعلمھم انی انما حبستہ لاستخبرہ عن خبر مسلم ولا باس علیہ منی فبلغھم ذلک فتفرقوا ونادی مسلم لما بلغہ الخبر شعارہ فاجتمع الیہ اربعون من اھل الکوفۃ فرکب وبعث ابن زیاد الی وجوہ اھل الکوفۃ فجمعھم عندہ فی القصر فامر کل واحد منھم ان یشرف علی عشیرتہ فیردھم فکلموھم فجعلوا یتسللون فامسی مسلم ولیس معہ الا عدد قلیل منھم فلما اختلط الظلام ذھب اولئک ایضا فلما بقی وحدہ تردد فی الطریق باللیل فاتی باب امرأۃ فقال اسقینی ماء فسقتہ فاستمر قائما فقالت یا عبد اللہ انک مریب فما شانک قال انا مسلم فھل عندک ماوی قالت نعم ادخل فدخل وکان لھا ولد من موالی محمد بن اشعث فانطلق الی محمد بن اشعث فاخبرہ فلم یفجأ مسلم الا والدار قد احیط بھا فلما رأی ذلک خرج بسیفہ یدفعھم عن نفسہ فاعطاہ محمد بن اشعث الامان فامکن من یدہ فاتی بہ الی ابن زیاد فامر بہ فاصعد علی القصر ثم قتلہ وقتل ھانی بن عروہ وصلبھما ولم یبلغ الحسین ذلک حتی کان بینہ وبین القادسیۃ ثلثۃ امیال فلقیہ الحر بن یزید التمیمی فقال ارجع فانی لم ادع لک خیرا واخبرہ الخبر فھم ان یرجع وکان معہ اخوۃ مسلم فقالوا واللہ ما نرجع حتی نصیب بثارنا او نقتل فساروا وکان ابن زیاد قد جھز الجیش لملاقاتہ فلاقوہ بکربلا فنزلھا ومعہ خمسۃ واربعون نفسا من الفرسان ونحو مائۃ راجل فلقیہ الحسین وامیرھم عمر بن سعد ابن ابی وقاص وکان ابن زیاد ولاہ الری وکتب لہ بعھدہ علیھا اذا رجع من حرب الحسین فلما التقیا قال لہ الحسین اختر منی احدی ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الی المدینۃ واما ان اضع یدی فی ید یزید فقبل ذلک عمر بن سعد منہ فکتب فیہ الی ابن زیاد فکتب الیہ لا اقبل منہ حتی یضع فی یدی فامتنع حسین فقاتلوہ فقتل معہ اصحابہ ومنھم سبعۃ عشر شابا من اھل بیتہ ثم کان اٰخر ذلک ان قتل واتی براسہ الی ابن زیاد فارسلہ ومن بقی من اھل بیتہ الی یزید منھم علی بن حسین کان مریضا ومنھم عمتہ زینب بنت فاطمۃ فلما قدموا علی یزید ادخلھم علی عیالہ ثم جھزھم الی المدینۃ (اصابہ فی تمیز الصحابۃ لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اسطرح سے بیان کریں کہ اسکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بھیجا آپ
نے فرمایا مجھے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیون
کے خط پہونچے کہ ہمنے آپکی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکھا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز
جمعہ مین شریک نہین ہوتے آپ ہماری پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگون مین سے بھیجدین اندنون نعمان
بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تھا جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بھیجا اور فرمایا کوفہ
کیطرف جاؤ اور دیکھو یہ کیا لکھتے ہین اگر سچ ہے تو ہم کوفہ مین آئین۔ مسلم وہان سے مدینہ طیبہ مین آئے
اور وہان سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مر گیا۔ اور مسلم
کوفہ مین پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گھر مین فروکش ہوئے جب کوفیون کو ان کی تشریف آوری
کی خبر لگی تو جوق جوق ان کی خدمت مین آنے لگے اور ان مین سے دس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک
شخص یزید کی ہواخواہون مین سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑ گیا ہے
نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ مین خدا کی طاعت مین ضعیف ہون لیکن مین اسکو اس سے بہتر سمجھتا ہون
کہ خدا کی معصیت مین قوی ہون مین نے کبھی کسی کی پردہ دری نہین کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو
لکھ بھیجا یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے راے دی کہ اسوقت کوفے کی حکومت کے لیے
ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہین یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تھا۔ یزید نے اسکو خط
لکھکر خوشنود کر لیا اور اسکی حکومت مین کوفہ کو اور بڑھا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ مین پہونچکر مسلم کو تلاش کرکر
اگر وہ ہاتھ لگ جائین تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سامنے کوفہ کو روانہ ہوا۔ اور لباس بدلکر رات
کی اندھیرے مین داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس سے نہین گذرتا تھا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین
علیہ السلام کا گمان کر کے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہین کہتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ جناب
امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہین۔ جب ابن زیاد قصر دار الامارہ مین اترا اس نے اپنے ایک غلام
کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جاکر اس شخص کو تلاش کر کہ جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہین۔ اور اسکے پاس
پہونچکر یہ جتلا کہ مین حمص سے آیا ہون اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر
ایک سے حالات پوچھتا پھرتا رہا۔ یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے انکے پاس اپنا حال
بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھے مسرت حاصل ہوگی جبکہ تجھے اور مجھے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام
ابھی پختہ نہین ہوا ہے پھر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا وہان
سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی۔ جب ابن زیاد کوفہ مین آیا تھا تو اسوقت مسلم عوسجہ کے گھر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین چلے گئے تھے - ابن زیاد لوگون سے کہا کرتا تھا - کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہین آتا - پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازے
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہان ہین وہ کہنے لگا مین نہین جانتا ہون ابن زیاد نے
اس غلام کو جسے کہ درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر مینے مسلم کو اپنے گھر مین نہین بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کسمسایا لوگون نے اسکو پکڑکر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دار الامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہوکر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا انکو کہدے کہ مین نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر پوچھون مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہین پہونچے گی - لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر مین ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلہ
سے باتین کر کے انکو لوٹادو وہ انکو تسلی دینے لگے شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ رہا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ مین بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا حال ہے آپنے کہا مین مسلم ہون آیا تیرے پاس آرام کی جگہہ ہے
اس عورت نے کہا ہان آپ اندر آیئے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا - اس نے جاکر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی - ناگہان مسلم کیا دیکھتے ہین کہ تمام گھر کا لوگون نے
محاصرہ کرلیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھہ پکڑلیا - اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا - ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگون نے چھت پر چڑھا کر انکو شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونو کی نعش کو لٹکوادیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ وہ قادسیہ سے تین میل پر پہونچ گئے - آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاوین اور انکو مسلم کے شہید ہونے پر آگاہ کیا حضرت کی رکاب سعادت مین
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی حاضر تھے - انھون نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لین یا قتل نہ ہوجائین واللہ ہم واپس

او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم لڑینگے جسپر وہ لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مارے جائیں خدا کی قسم ہے میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھسے کون زیادہ حقدار ہے ؂

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے ؂

(۵) عن ربیعۃ بن ماجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لھم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رأیتم من ھذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی ووزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تھذیب الآثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ماجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیر سے پوچھا اے امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑکر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیر نے فرمایا ایکدفعہ جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیمانے میں لگایا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے اور کھانا جونکا توں بچا رہا پھر حضرتؐ نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے اور شربت بچ رہا۔ گویا کہ کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیئے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا میں اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرتؐ نے وہی کلمات ارشاد کیے

نہیں جائیں گے۔ ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوئی تھی جوان سے کربلا میں آملی اس فوج
کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تھا ابن زیاد نے ری کی حکومت کا اس سے وعدہ کیا تھا کہ جناب امام حسین علیہ
السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے ارشاد
فرمایا کہ تین باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کرلے یا تو ہمیں کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے۔ یا ہم مدینہ
طیبہ کو لوٹ جائیں یا ہم یزید کے پاس پہونچا دے۔ عمر بن سعد نے پچھلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو
لکھ بھیجا ابن زیاد نے جواب میں لکھا میں قبول نہیں کرتا حسین کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا جانا چاہیے
جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا اس بات پر جنگ شروع ہوگئی اور آپ کے ساتھ
تمام آپکے اصحاب شہید ہوگئے ان میں آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تھے آپ سب سے آخر میں شہید ہوے
آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بھیجدیا۔
ان میں جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تھے۔ اور جناب کی پھوپی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام
بھی تھیں یزید نے انکو مدینہ منورہ میں بھیجدیا ✤

(۳) وقتله سنان بن انس النخعي وقال قتله رجل من بني مذحج وقيل قتله شمر بن ذي الجوشن
وكان شمر ابرص واجهز خولي بن يزيد الاصبحي من حمير برأسه واتى به الى ابن زياد (استيعاب)
جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ بنی مدحج کے ایک
آدمی نے بعض کہتے ہیں شمر بن ذے الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص دار تھا۔ اور خولی بن
یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہا کر ابن زیاد کے پاس لایا تھا ✤

(۴) واختلف في سن الحسين يوم قتله فقيل قتل وهو ابن سبع وخمسين وقيل قتل وهو
ابن ثمان وخمسين (استيعاب) آپکے سن مبارک میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہادت کے
وقت ستاون برس کے تھے بعض اٹھاون برس بیان کرتے ہیں۔

(۵) عن هلال بن نافع انه قال كنت واقفا مع عمر بن سعد اذ خرج واذا الصائح يقول ابشر
ايها الامير فقد قتل الحسين فوالله ما رأيت قتيلا مضمخا بدمه مثله وعلى هذا نور وجهه
وجماله يصعد الى السماء ثم حصرت ما في بدنه من جراح السيف والرماح والنبال فوجدتهم
مائة وعشرين جرحا (نور العين في مشهد الحسين) ہلال بن نافع کہتا ہے کہ میں عمرو بن
سعد کے پاس کھڑا ہوا باتیں کر رہا تھا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسین مارے گئے
ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے میں نے کسی قتیل کو خون میں تھڑا ہوا انکی مانند نہیں دیکھا اور باوجود

اسکے چہرہ کا نور وجمال آسمان کیطرف صعود کررہا تھا۔ پھر پیٹنے لگے جسد اطہر کے زخموں کا شمار کیا جو ملوار وں سے اور نیزوں پھر اور تیروں سے لگے تھے کل ایک سو بیس زخم تھے +

(۶) انه قتل علی رأس احدی وستین یوم الجمعة وقیل یوم السبت وهو یوم عاشوراء من المحرم بکربلا من ارض العراق (اسد الغابه) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت ۶۱ھ ہجری کے ابتدا میں جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن ہوئی ہے دسویں محرم کو کربلا کے میدان میں جو ملک عراق میں واقع ہے +

(۷) عن حبیب بن ثابت قال لما اصیب الحسین قال زید بن ارقم بباب المسجد افعلتموها اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی استودعتکهما وصالح المؤمنین فقیل لابن زیاد ان زید بن ارقم قال کذا وکذا فقال ذاک شیخ قد ذهب عقله (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے تو زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ میں بیان کیا ہائے تمنے یہ کیا فعل کیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں ان دونوکو اور صالح المومنین کو تیرے سپرد کرتا ہوں جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی زید بن ارقم یوں کہتے ہیں وہ کہنے لگا بسبب بڑھاپے کے اسکی عقل جاتی رہی ہے ۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین وهی تقول ۔ مسح النبی جبینه ۔ فله بریق فی الخدود ۔ ابواه فی علیا قریش ۔ وجده خیر الجدود (اخرجه ابو نعیم) حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ مینے پریوں کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہتی تھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماتھے کو چوما ہے انکے رخساروں میں چمک تھی ۔ انکے ماں باپ قریش کے بزرگ تھے ۔ انکو نانا سب ناناؤں سے بہتر تھے +

(۲) عن ام سلمة قالت لما کانت لیلة قتل الحسین سمعت قائلاً یقول ۔ ایها القاتلون جهلاً حسیناً ابشروا بالعذاب والتنکیل + قد لعنتم علی لسان ابن داؤد + وموسی وحامل الانجیل (صواعق محرقه) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مینے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت میں ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو ۔ تمپر لعنت ڈالی جا چکی ہے سلیمان ابن داؤد کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسیٰ کی

زبان سے ۔

(۲) عن حبیب بن ثابت عن ام سلمۃ قالت ما سمعت نوح الجن منذ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اللیلۃ وما اری ابنی الا قد قتل یعنی الحسین فقلت لجاریۃ اخرجی فاسئلی فاخبرت انہ قد قتل واذا الجنۃ تنوح ۔ الا یا عین فابتہلی بجہد ۔ ومن یبکی علی الشہداء بعدی ۔ علی رہط تقودہم المنایا الی متجبر فی ملک عبدی اخرجہ ابو نعیم) حبیب بن ثابت جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں جب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا میں نے سوا اس رات کے کبھی جنات کے نوحہ کی آواز نہیں سنا میں نے اسوقت سمجہا کہ میرا بیٹا یعنے حسین بیار امار اگیا ہی میں نے اپنی خادمہ کو کہا کہ باہر نکل اور پوچھ اس نے مجھے خبر لا کر دی کہ وہ شہید ہو گئے ہیں سو وہ یہ نوحہ کرتی تہین خبردار ہو اے میرے رونیوالی آنکھ اور سعی کر رونے مین ۔ اور میرے بعد شہیدون پر کون روئیگا ایسے گروہ پر کہ موت انکو کھینچکر لے گئی طرف ملک اور زمانے کے ظالم بادشاہ کے ۔

امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی کرامتین

(۱) عن المنہال بن عمرو قال انا واللہ رأیت رأس الحسین حین حمل وانا بدمشق وبین یدی الراس رجل یقرء سورۃ الکہف حتی بلغ قولہ تعالی ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا فانطق اللہ الراس بلسان ذرب فقال اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی (اخرجہ ابن عساکر) منہال بن عمرو کہتا ہے کہ واللہ میں نے دیکھا کہ جبکہ جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزہ پر چڑہایا گیا اور میں اسوقت دمشق میں تہا ۔ سر اقدس کے سامنے ایک مرد قرآن شریف کی سورہ کہف پڑھ رہا تہا جب اس آیت کریمہ پر پہونچا کہ جسکا ترجمہ مبارک یہ ہے کہ کیا جانا تو نے اصحاب کہف اور رقیم تہے وہ ہماری عجیب نشانیون مین سے ۔ سر اقدس فصیح زبان سے بولا کہ اصحاب کہف سے میرا قتل اور نیزہ پر چڑہایا جانا زیادہ تعجب انگیز ہے ۔

(۲) عن ابی قبیل قال لما قتل الحسین واحتزوا رأسہ وقعدوا فی اول مرحلۃ یشربون النبیذ

فخرج علیہم قلم من حدید فکتب سطرا بدم ۞ اترجوا امۃ قتلت حسینا - شفاعۃ جدہ یوم الحساب (اخرجہ ابو نعیم) ابی قبیل کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑھایا گیا - اور وہ لوگ پہلے مرحلہ میں بیٹھکر شراب پینے لگے غیب سے ایک قلم نکلا اور اس نے خون سے یہ سطر لکھی ۞ آیا وہ امت کہ جس نے امام حسین کو شہید کیا ہے - قیامت کے روز ہکے جد کی شفاعت کی امید رکھ سکتی ہے ہرگز نہیں +

(۳) عن الواقدی ان شخصا منہم علق فی سبب فرسہ راس الحسین فرای بعدا یام وجہہ اشد سوادا من القار فقیل انک کنت انضر العرب وجہا فقال مامرت علی لیلۃ حین حملت تلک الراس الا واثنان یاخذان بضبعی ثم ینتھیان بی الی النار تاجج فیدفعانی فیہا وانا انکص فتسفعنی کما تری ثم مات علی اقبح حالۃ (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے جناب امام کا سر اقدس اپنے گھوڑے کی رسی سے باندہ لیا - بعد چند روز کے دیکھا گیا کہ اسکا مونہہ کالا کیا ہوا ہے - اس سے پوچھا گیا تو تو عرب کے سبزہ رنگ والوں میں شمار کیا جاتا تھا وہ کہنے لگا جب سے میں اس سر اقدس کو اٹھایا تو مجھپر ایک رات گذرنے نہیں پائی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ دو آدمی میری گردن پکڑ کر بھڑکی ہوئی آگ میں دھکیلتے ہیں اور میں پیچھے ہٹتا ہوں پس آگ نے مونہہ جھلس دیا جیسے کہ تو دیکھتا ہے - پھر وہ بری حال سے مرگیا +

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی سزا

(۱) عن ابن عباس قال اوحی اللہ تعالی الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم انی قتلت بیحیی بن زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا (اخرجہ الحاکم من طرق متعددۃ وصححہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے یحیی بن زکریا کے بدلے ستر ہزار آدمی کو مارا ہے اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار کو مارونگا الامان +

(۲) عن سفیان عن جدتہ قالت شہد رجلان قتل الحسین فاما احدہما فطال ذکرہ حتے کان یلفہ علے عنقہ کانہ حبل واما الاخر یستقبل الراویۃ فیشربہ حتی یاتی علی اخرہا فما یروی (اخرجہ ابو نعیم ومنصور بن عمار) سفیان اپنے دادی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ دو آدمی جناب امام حسینؑ کے قتل پر موجود تھے پس ان دونوں میں سے ایک کا ذکر اسقدر لمبا ہو گیا کہ وہ رسی کیطرح سے اپنی گردن کے ساتھ لپیٹتا تھا اور دوسرے کا یہ حال تھا کہ ایک مشکو مونہ لگاتا تھا پھر دوسریکو لگاتا تھا اور اسکی نہیں بجھتی تھی پیاس

ایک آدمی کو دیکھا کہ اسکا منہ شکل خنزیر کے ہے وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ اور انکی اولاد علیہم التحیۃ والسلام سب کو بھی پر کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک طویل خواب بیان کیا۔ اس میں سے یہی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی میں اس شخص کی شکایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مونہہ پر تھوکا جہاں پر حضور کا تھوک پڑا وہ جگہہ خنزیر کی شکل بن گئی۔ اور وہ آدمی لوگوں کے لیے ایک خدا کی نشانی ہو گیا۔

(۱۰) لما ارسل عمرو بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین الحسین وبین الماء ونادی عبد اللہ بن حصین الازدی یا حسین اما تنظر الی الماء لا تذوق منہ قطرۃ حتی تموت عطشا فقال الحسین اللھم اقتلہ ولا تغفر لہ ابدا قال فمرض فیما بعد فکان لیشرب الماء القلۃ ثم یقیئ ثم یعود فیشرب حتی یبغر ثم یقیئ ثم یشرب فما یروی فما زال کذلک (کامل ابن اثیر) جب عمرو بن سعد نے عمر بن حجاج کو پانسو سوار دیکر بھیجا اور وہ فرات کے کنارہ پر جا اترے اور جناب امام حسین علیہ السلام اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہو گئے عبد اللہ بن حصین الازدی نے پکار کر کہا یا حسین پانی کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھیے آپ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے یہاں تک کہ آپ پیاسے مر جائیں جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار اس کو ہلاک کر اور بخشش نہیں کہتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور پانی کی مشک پی جاتا تھا۔ اور پھر قے کر دیتا تھا اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کرتا تھا اور ہرگز اسکی سیری نہیں ہوتی تھی مرنے تک اسکا یہی حال رہا۔

(۱۱) عن المسروق قال تقدم رجل عن عسکر عمر بن سعد یقال لہ ابن حوزہ فقال للحسین یا حسین ابشر بالنار فقال الحسین کذبت بل اقدم علی رب رحیم وشفیع مطاع فمن انت قال ابن حوزہ فرفع الحسین یدیہ فقال اللھم حزہ بالنار فغضب بن حوزہ فاقتحم فرسہ فی نھر فتعلقت قدمہ فی الرکاب وجال بہ الفرس فسقط عنھا فانقطعت فخذہ وساقہ وقدمہ وبقی جنبہ الآخر متعلقا بالرکاب یضرب بہ کل حجر حتی مات (کامل ابن اثیر) مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن سعد کے لشکر کا جسے ابن حوزہ کہا کرتے تھے بڑھکر کہنے لگا اے حسین تمکو آگ کی بشارت ہو جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بکتا ہے بلکہ میں رب رحیم اور ربی شفیع اور مطاع کی طرف بڑھنے والا ہوں اور فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے

فخرج علیهم قلم من حدید فکتب سطرا بدم ۵ اترجوا امة قتلت حسینا - شفاعة جدہ یوم الحساب (اخرجہ ابونعیم) ابی قنبل کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہایا گیا - اور وہ لوگ پہلے مرحلہ میں بیٹھکر شراب پینے لگے غیب سے ایک قلم نکلا اور اس نے خون سے یہ سطر لکھی ۵ آیا وہ امت کہ جس نے امام حسین کو شہید کیا ہے - قیامت کو روز اسکی جد کی شفاعت کی امید رکھ سکتی ہے ہرگز نہیں +

(۳) عن الواقدی ان شخصا منهم علق فی سبب فرسه راس الحسین فرای بعد ایام وجهه اشد سوادا من القار فقیل انك کنت انضر العرب وجها فقال مامرت علی لیلة حین حملت ذالك الراس الا واثنان یاخذان بضبعی ثم ینتهیان بی الی النار تاجج فیدفعانی فیها وانا انکص فتسفعنی کما تری ثم مات علی اقبح حالة (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے جناب امام کا سر اقدس اپنے گھوڑے کی رسی سے باندہ لیا - بعد چند روز کے دیکھا گیا کہ اسکا موںہہ کالا کیا ہوا ہے - اس سے پوچھا گیا تو تو عرب کے سبزہ رنگ والوں میں شمار کیا جاتا تھا وہ کہنے لگا جب سے میں نے اس سر اقدس کو اٹھایا تو مجھپر ایک رات گذرنے نہیں پائی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ دو آدمی میری گردن پکڑ کر بھڑکی ہوئی آگ میں دہکیلتے ہیں اور میں پیچھے ہٹتا ہوں پس آگ نے موںہہ جھلس دیا جیسے کہ تو دیکھتا ہے - پہر وہ بری حال سے مر گیا +

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی سزا

(۱) عن ابن عباس قال اوحی اللہ تعالی الی نبیه صلے اللہ علیہ وسلم انی قتلت بیحیی بن ذکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتك سبعین الفا (اخرجہ الحاکم من طرق متعددۃ وصححہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے یحیے بن زکریا کے بدلے ستر ہزار آدمی کو مارا ہے اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار کو مارنیوالا ہوں +

(۲) عن سفیان عن جدته قالت شهد رجلان قتل الحسین فاما احدهما فطال ذکرہ حتے کان یلفه علی عنقه کانه حبل واما الاخر یستقبل الراویة فیشربها حتی یاتی علی اخرها فما یروی (اخرجہ ابونعیم ومنصور بن عمار) سفیان اپنے دادی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتی تہیں کہ دو آدمی جناب امام حسینؑ کے قتل پر موجود تھے پس ان دونوں میں سے ایک کا ذکر اسقدر لنبا ہو گیا کہ وہ اسی کیطرح سے اپنی گردن کے ساتھ لپیٹتا تھا اور دوسرے کا یہ حال تھا کہ ایک مشک کو منہ لگاتا تھا پہر دوسری کو لگاتا تھا اور اسکی نہیں بجھتی تھی پیاس

ایک آدمی کو دیکھا کہ اسکا منہ شل خنزیر کے ہے وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ اور انکی اولاد علیہم التحیۃ والسلام پر سب کہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک طویل خواب بیان کیا۔ اس میں سے یہی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی میں اس شخص کی شکایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے منہ پر تھوکا جہاں پر حضور کا تھوک پڑا وہ جگہ خنزیر کی شکل بن گئی۔ اور وہ آدمی لوگوں کے لیے ایک خدا کی نشانی ہوگیا۔

(۱۰) لما ارسل عمر بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین الحسین وبین الماء ونادی عبد اللہ بن حصین الازدی یا حسین اما تنظر الی الماء لا تذوق منہ قطرۃ حتی تموت عطشا فقال الحسین اللہم اقتلہ عطشا ولا تغفر لہ ابدا قال فمرض فیما بعد فکان یشرب الماء القلۃ ثم یقئی ثم یعود فیشرب حتی یبغر ثم یقئی ثم یشرب فما یروی فما زال کذلک (کامل ابن اثیر) جب عمرو بن سعد نے عمر بن حجاج کو پانسو سوار دیکر بھیجا اور وہ فرات کے کنارہ پر جا اترے اور جناب امام حسین علیہ السلام اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہوگئے عبد اللہ بن حصین الازدی نے پکار کر کہا یا حسین پانی کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھیے آپ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے یہانتک کہ آپ پیاسے مرجائیں جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار اس کو ہلاک کر اور بخش نہیں۔ کہتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد وہ بیمار ہوگیا اور پانی کی مشک پی جاتا تھا اور پھر قے کر دیتا تھا اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کرتا تھا اور ہرگز اسکی سیری نہیں ہوتی تھی مرنے تک اسکا یہی حال رہا۔

(۱۱) عن المسروق قال تقدم رجل عن عسکر عمر بن سعد یقال لہ ابن حوزہ فقال للحسین یا حسین ابشر بالنار فقال الحسین کذبت بل اقدم علی رب رحیم وشفیع مطاع فمن انت قال ابن حوزہ فرفع الحسین یدیہ فقال اللہم حرقہ بالنار فغضب ابن حوزہ فاقتحم فرسہ فی نہر فتعلقت قدمہ فی الرکاب وجال بہ الفرس فسقط عنہا فانقطعت فخذہ وساقہ وقدمہ وبقی جنبہ الآخر متعلقا بالرکاب یضرب بہ کل حجر وشجر حتی مات (کامل ابن اثیر) مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن سعد کے لشکر کا جسے ابن حوزہ کہا کرتے تھے بڑھکر کہنے لگا اے حسین تمکو آگ کے بشارت ہو جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بکتا ہے بلکہ میں رب رحیم اور نبی شفیع اور مطاع کی طرف بڑھنے والا ہوں اور تو بتا تیرا نام کیا ہے اس نے

کہا میرا نام ابن حوزہ جناب امام نے دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا اے میرے رب اسکو آگ مین جلا۔ ابن حوزہ غصہ مین بگڑا اسکا گھوڑا ایک نہر مین کود پڑا اسکا پاؤں رکاب مین الجھ گیا اور گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا۔ وہ اس سے گر پڑا اور اسکی ران اور قدم جدا ہوگیا اسکا دوسرا طرف رکاب مین پھنسا رہگیا وہ پتھروں پر اور درختوں پر اسکو مارتا پھرتا تھا یہانتک کہ وہ مر گیا +

ان قدرتی آثار کا بیان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے ناظرین کی عبرت کے لیے نمودار ہوئے

(۱) عن بصرۃ الازدیۃ قالت لما قتل الحسین مطرت السماء فاصبحنا وحبابنا وجرارنا وکلشی لنا ملاٰن دما (اخرجہ البیہقی و ابو نعیم) بصرہ ازدیہ کہتے ہین کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو مینہ برسا صبح ہمارے ڈول اور ہمارے مٹکے اور ہماری ہر ایک شئی خون سے لبالب تھی +

(۲) عن الزہری قال بلغنی انہ یوم قتل الحسین لم یقلب حجر من احجار بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط (اخرجہ البیہقی وابو نعیم والطبرانی فی الکبیر) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مجھکو یہ خبر لگی ہے کہ جناب امام حسین کے شہادت کے روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہین اٹھایا گیا کہ اسکے نیچے خون تازہ نہ پایا گیا ہو +

(۳) عن ام حیان قالت یوم قتل الحسین اظلمت علینا ثلاثا ولم یمس منا احد من زعفرانہم شیئا یجعلہ علی وجہہ الا احترق ولم یقلب حجر بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط (اخرجہ البیہقی) ام حیان کہتی ہین کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن سے تین دن ہمپر اندھیرا چھا گیا اور انکے زعفران کو ہم مین سے کسی نے نہین چھوا۔ کہ اسکو مونہہ پر ملا ہو اور وہ جل نہ گیا۔ اور کوئی بیت المقدس کا پتھر نہین اٹھا۔ گیا کہ اسکے نیچے خون تازہ نہ پایا گیا ہو +

(۴) عن جمیل بن مرۃ قال اصابوا ابلا یوم قتل الحسین فنحروھا وطبخوھا فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منہا شیئا (اخرجہ البیہقی وابو نعیم) جمیل بن مرہ کہتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے شہادت کے دن ان لوگون نے ایک اونٹ پایا اور اسے ذبح کر کے پکایا۔ وہ مثل حنظل (اندرائن) کے کڑوا ہو گیا۔ کوئی اس سے کچھ کہا نہ سکا +

(۵) عن سفیان قال قالت جدتی کنت ایام قتل الحسین جاریۃ شابۃ فکانت السماء ایاما تبکی

لہ (اخرجہ البیہقی) سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری دادی بیان کرتی تھیں کہ میں جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن جوان لونڈی تھی آسمان کئی دن تک انپر روتا رہا +

(۶) اخرج عثمان بن ابی شیبۃ ان السماء بکت بعد قتلہ سبعۃ ایام تری علی الحیطان کانہا ملاحف معصفرۃ وان الدنیا اظلمت ثلاثۃ ایام ثم ظہرت الحمرۃ فی السماء (صواعق محرقہ) عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر سات دن تک برابر آسمان روتا رہا دیواروں کو دیکھا جاتا تھا گویا کہ وہ چادریں کسم کی رنگی ہوئی ہیں اور بہ تحقیق دنیا پر تین دن تک اندھیرا چھا گیا پھر آسمان پر سرخی نمودار ہوگئی +

(۷) عن ابی سعید قال ما رفع حجر من الدنیا الا تحتہ دم عبیط ولقد امطرت السماء دماً وبقی اثرہ فی الثیاب مدۃ حتی انقطعت (صواعق محرقہ) ابو سعید کہتے ہیں کہ اسدن کوئی دنیا کا پتھر نہیں اٹھایا گیا کہ اسکے نیچے تازہ خون نہ ہو اور آسمان سے خون برستا رہا اور اسکا اثر ایک مدت تک کپڑوں میں رہا یہانتک کہ وہ کپڑے پھٹ گئے +

(۸) لما جیء براس الحسین الی دار زیاد سالت حیطانہا دماً (صواعق محرقہ) جب جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس دار زیاد میں لائے دیواروں سے خون جاری ہوگیا +

(۹) اخرج الثعلبی ان السماء بکت وبکاءھا حمرتہا وقال غیرہ احمرت افاق السماء ستۃ اشہر بعد قتلہ ثم لا زالت تری بعد ذلک (صواعق محرقہ) ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان روتا رہا اور اسکا رونا سرخی کا نمودار ہونا ہے اور ثعلبی کے سوا اور لوگوں نے لکھا ہے کہ آسمان کے کنارے آپکے قتل کے بعد چھ مہینے تک سرخ رہے پھر ہمیشہ وہ سرخی نمودار ہونے لگی +

(۱۰) عن ابن سیرین قال اخبرنا ان الحمرۃ التی مع شفق لم تکن حتی قتل الحسین (صواعق محرقہ) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ یہ سرخی جو شفق کے ساتھ ہے جناب امام حسین کے قتل سے پہلے نہ تھی +

(۱۱) ذکر بن سعد ان ہذہ الحمرۃ لم تر فی السماء قبل قتلہ (صواعق محرقہ) ابن سعد اپنی طبقات میں لکھتے ہیں کہ یہ سرخی آسمان پر جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے پہلے نہیں دیکھی گئی

(۱۲) قال سبط ابن الجوزی حکمتہ ان غضبا یؤثر حمرۃ الوجہ والحق تنزہ عن الجسمیۃ فاظہر باثر غضبہ علی من قتل الحسین بحمرۃ الافق (صواعق محرقہ) سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ تذکرہ

خواص الائمہ مین لکھتے ہین کہ اس سرخی کے نمودار ہونیمین حکمت یہ ہے کہ غضب مونہہ کو سرخ کر دیتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی جسم سے منزہ ہے پس اسکا غضب ان لوگونپر جنکے ہاتھ سے جناب امام حسین شہید ہوے ہین حمرۂ افق کے پیرایہ مین ظاہر ہوا ہے۔

(۱۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السماء بکت لقتل یحیی بن زکریا وانھا لتبکی لقتل ابنی ھذا وتطلع الشمس اربعین یوما محمرۃ ولو اذن بھا لذابت یعنی للحسین بن علی (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آسمان یحییٰ بن زکریا کے قتل پر روتا رہا ہے اور میرے بیٹے کے قتل سے رویگا اور آفتاب چالیس دن تک سرخ رہیگا اور اگر اسکو اذن دیا جاے تو وہ گداختہ ہوجائیگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سے مراد حسین بن علی تھے۔

جناب حسنین علیہما السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اھل الجنۃ ما سمیت العرب بھما فی الجاھلیۃ (اخرجہ ابن سعد) عمران بن سلیمان سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن و حسین دو نام ہین اہل جنت کے نامون مین سے عرب نے جاہلیت مین یہ نام کبھی نہین رکھے۔

(۲) عن العسکری قال لم یکن ھذا الاسم یعرف فی الجاھلیۃ (تاریخ الخلفاء) عسکری کہتے ہین کہ جاہلیت مین اس نام کو کوئی نہین جانتا تھا۔

(۳) عن المفضل قال ان اللہ حجب اسم الحسن والحسین حتی سما بھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنیہ (تاریخ الخلفاء) مفضل کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے حسن اور حسین کے نامون کو پوشیدہ رکھا جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹون کے یہ نام رکھے۔

(۴) اخرج النسائی والرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابو یعلی عن ابی سعید واحمد والترمذی وابن حبان عن کلیھما وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود والحاکم عن کلا الاربعۃ وابو نعیم عن علی والطبرانی عنہ وعن ابن عمر وحذیفۃ وابو سعید وابی ھریرۃ وجابر والبراء واسامۃ بن زید ومالک بن الحویرث والدیلمی عن انس وابن عساکر عن علی وابنہ الحسن وعائشۃ وابن عمر وابن عباس وابی رمثۃ وابن النجار عن ابی ھریرۃ والحسین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مین بھی ہر دفعہ اٹھتا رہا اور حضرت فرماتے رہے بیٹھ جا تیسری بار حضرتؐ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا ... اور وارث ہے اسلیے مینے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے۔

علی مراد ہین

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ ... من المولیٰ هو من نور واحد قبل ان یخلق اللہ ادم باربعۃ الاف عام ... ھذا یعنی الخلق رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شئ واحد حتی فترقا فی صلب عبد المطلب ... فی علی الخلافۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ... وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلی ایک نور تھے جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو ... کی پشت مین ملادیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شے مین رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین ... محمدؐ مین نبوت ہے۔ اور علیؑ مین خلافت ہے۔

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خلفنی علی المدینۃ خلفتک لتکون خ... قلت کیف اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا ... بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت مجھے اپنے ... چھوڑکر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہین تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے مینے عرض کیا یا ر... اللہ مین آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہون فرمایا کیا تو راضی نہین کہ بنے تو مجھ سے ہارون کی جگہ موسیٰ سے مگر ... نبی نہین ہے۔

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلو... من کان (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما... جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کردو جو کوئی کہ ہو۔

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدیٰ و... (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ ... سے کہتے اے ابا برزہ بہ تحقیق اللہ عزوجل نے علی کے بارہ مین مجھسے عہد کرلیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے ... ایمان کی نشانی ہے۔

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدیٰ و منار الایمان و امام الاولیاء (اخرجہ ابن مردویہ)

قال الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وزاد ابو یعلی وابن حبان والحاکم فی روایتهم عن
ابی سعید وابو نعیم عن علی والطبرانی عن کلیهما الا ابنی خالة عیسی بن مریم ویحیی بن ذکریا و
زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاکم عنه وعن ابن مسعود والطبرانی عن مالک بن الحویرث والدیلمی
عن انس وابن عساکر عن علی وابن عمر بعد قوله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة وابوهما خیر منهما
وفی الطبرانی عن حذیفة وابوهما افضل منهما وفی روایة الطبرانی عن اسامة بعد قوله
صلی الله علیه وسلم اهل الجنة اللهم انی احبهما فاحبهما وعند ابن عساکر من احبهما فقد احبنی
ومن ابغضهما فقد ابغضنی والدیلمی عن ابی هریرة من احب الحسن والحسین فقد احبنی و
من ابغضهما فقد ابغضنی امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی ابو سعید
اور امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونو صحابیون سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ
بن سعودؓ سے اور حاکم چارون صاحبون سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے
اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور
مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند
ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی رمثہ سے اور ابن
النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور ابو یعلی اور ابن حبان اور
حاکم نے اپنی روایت مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے
دونون صاحبون سے روایت کرتے ہین یہ الفاظ زیادہ کیے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹون عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے
انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا اور ان دونون کا یعنے امام حسنین کا
والد ماجد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین انسے افضل
ہین۔ اور ایک روایت مین طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس مین بعد لفظ اہل
جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہین کہ اے میرے پروردگار مین ان دونون سے محبت رکھتا ہون
تو بھی ان دونون سے محبت رکھہ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہین کہ آپنے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونون سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دیلمی ابو ہریرہ سے یون روایت کی ہے کہ جو شخص حسن وحسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے انسے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا +

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما حسن فلہ هیبتی وسوددے واما الحسین فان لہ جراتی وجودی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن مین میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین مین میری جرات اور میرا جود ہے +

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحانتای فی الدنیا اخرجہ الترمذی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونون دنیا مین میرے دو پھول کے پودے ہین +

(۶) عن ابی بکرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابنی ھذین ریحانتی من الدنیا اخرجہ ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا مین سے میرے دو پھول کے پودے ہین +

(۷) عن انس بن مالک قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنہ ویقول هما ریحانتای من هذہ الامة (اخرجہ النسائی) انس بن مالک سے روایت کہ مین ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور جناب حسن وحسین علیہما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونون پھول کے پودے ہین +

(۸) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب الحسن والحسین احببتہ ومن احببتہ احبہ اللہ ومن ابغضهما ابغضتہ ومن ابغضتہ ابغضہ اللہ (اخرجہ الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا مینے اسکو اور جسکو دوست رکھا مینے دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونون کو دشمن جانا مینے اسکو اور جسکو دشمن جانا مینے دشمن جانا اس کو اللہ تعالے نے +

(۹) عن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاہ رجل من اہل العراق یسالہ عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر والی ھذا یسال عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول اللہ صلے اللہ

علیہ سلم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم الحسن والحسین ھما ریحانتای من الدنیا اخرجہ النسائی والدیلمی) ابونعیم کہتے ہین کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگجائے تو اسکا کیا حکم ہے - ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پھول کے نئے پودے ہین ✤

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبھما یارسول اللہ قال وکیف لا احبھما وھما ریحانتای من الدنیا اخرجہ الطبرانی والضیا) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین گیا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کھیل رہے تھے مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپ نے فرمایا مین کیونکر ان سے محبت نکرون - اور حالانکہ یہ دونون اس دنیا سے میرے دو نئے پھولوں کے پودے ہین ✤

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وھو مشتمل علی شئ ولا ادری ماھو فلما فرغت من حاجتی قلت ماھذا الذی انت مشتمل علیہ فکشف فاذا الحسن والحسین - فقال ھذان ابنای وابنا بنتی اللھم انک تعلم انی احبھما فاحبھما (اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہین کہ ایک رات مینے ایک کی حاجت کے لیے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ سلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود مین کوئی چیز معلوم ہوتی تھی مین نہین جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب مین اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو مینے عرض کیا یارسول اللہ حضور کی گود مین کیا ہے آپنے اپنی ردا کو کھولدیا جناب امام حسن اور حسین گود مین تھے آپنے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہین ر اے خدا تو جانتا ہے کہ مین انکو پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے پیار کر ✤

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین

یدیہ ثم قال صدق اللہ ورسولہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتھما (اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابی داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے انکو گلے مین سرخ کرتے تھے حضور انکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہین مینے ان لڑکون کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ مین صبر نرہا یہانتک کہ مینے اپنی بات کو کاٹکر انکو اٹھا لیا

(۱۲) عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الحسن والحسین سیفا العرش ولیسا بمعلقین (اخرجہ الطبرانی) عقبہ بن عامر سے روایت ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیرین ہین کہ معلق نہین +

(۱۳) عن یعلی بن مرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الحسن والحسین سبطان من الاسباط (اخرجہ البخاری والترمذی وابن ماجۃ) یعلے بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو سبط ہین اسباط مین سے +

(۱۴) عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال احب اھل بیتی الی الحسن والحسین (اخرجہ الترمذی) انس کہتے ہین کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت سے مجھے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہین +

(۱۵) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ احمد وابن ماجۃ والحاکم والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا +

(۱۶) عن ابی ھریرۃ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بیت فاطمۃ فخرج الیہ الحسن او الحسین فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارق بابیک انت عین البقہ واخذ باصبعیہ فرقی علی عاتقہ وخرج الآخر الحسن او الحسین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک ارق بابیک انت عین البقہ واخذ باصبعیہ فاستوی علی عاتقہ الآخر واخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باقفیتھما حتی وضع افواھھما علی فیہ ثم قال اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من احبھما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازہ پر کھڑے ہوگئے اتنے میں امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے انسے ارشاد کیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیاں پکڑکر دوش اقدس پر سوار ہوگیا اتنے میں دوسرا صاحبزادہ نکلا آیا حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیاں پکڑکر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی ان کو دوست رکھ۔ اور دوست رکھ اس شخص کو جو انہیں دوست رکھے ✚

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التمیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یقبل اما حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من ولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیمی اقرع ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہیں کہنے لگا آپ انددونوں کو چومتے ہیں اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہیں میں ایک کو بھی نہیں چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہیں رحم کرتا نہیں رحم کیا جاتا۔

(۱۸) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان علی ظھرہ فیباعدھما الناس فقال صلے اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فیحب ھذین (اخرجہ ابوحاتم) والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور حسن وحسین علیہما السلام آپ کی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگوں نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو۔ میری ماں اور میرا باپ انپر تصدق ہوں جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہیے کہ انسے پیار کرے ✚

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابوسعد فی شرف النبوۃ۔ وعن ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ بن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاھر الاندلسی) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میںنے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجہ سے پیار کریگا - اور جس نے انسے بغض کیا مجہ سے بغض کیا - ابو ہریرہ سے بہی اسی کی مثل مروی ہے ✤

(۱۹) عن ابی ھریرۃ قال کنا نصلی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم العشاء فاذا سجد وثب الحسن والحسین علی ظھرہ فاذا رفع رأسہ اخذھما بیدہ من خلفہ اخذا رفیقا فیضعھما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوتہ فاقعدھما علی فخذیہ (رواہ احمد) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہم انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا مین شریک تہے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادونکو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچہے سے اتار کر نیچے بٹہا دیا اور جب پہر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونون صاحبزادے پہر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور ان دونون کو اپنی زانو پر بٹہا لیا ✤

(۲۰) عن انس بن مالک قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل عھدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقہ مرۃ ویرکبان علی ظھرہ مرۃ ویمران بین یدیہ وخلفہ فلما فرغ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ الرجل ما یقطعان الصلوۃ فغضب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال ناولنی عھدک فاخذہ فمزقہ ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منہ (اخرجہ الغسانی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کے واسطے پروانہ لکہا ہوا تہا وہ حضور مین سلام کے لیے حاضر ہوا حضور سوقت نماز مین تہے اس نے دیکہا کہ حسنین علیہما السلام کبہی آپکی گردن مبارک پر اور کبہی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہین اور آگے پیچہے سے ہوکر گزر جاتے ہین جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادون نے کیسا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غضب مین آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمین دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پہاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چہوٹون پر رحم نکرے اور ہمارے بڑونکی توقیر نکرے وہ ہمارا نہین ہم اسکے نہین ہین

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیھما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی ھارون شبر وشبیر (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہوا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندون ہارون علیہ السلام کے کہ انکا نام شبر اور شبیر تہا ✤

(۲۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرت ان اسمی ھذین حسنا وحسینا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے +

(۲۲) عن ابی ھریرۃ قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ھن حسن فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ تقول ھن حسن فقال ان جبریل یقول ھن حسین (اخرجہ ابن مثنی فی معجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حسنین علیہما السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے +

(۲۳) عن ابن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت فاطمۃ تبکی فقال لھا فداک ابواک ما یبکیک قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکین فان خالقھما الطف بھما منی ومنک ثم رفع یدیہ فقال اللھم احفظھما وسلمھما فاتی جبریل وقال یا محمد لا تحزن فھما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین و قد وکل اللہ بھما ملکا یحفظھما فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اصحابہ حتی اتی الحظیرۃ فاذا ھما متعنقان نائمین واذا الملک الموکل بھما قد جعل احد جناحیہ تحتھما والاخر فوقھما یظلھما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیھما یقبلھما حتی انتبھا من نومھما ثم جعل الحسن علی عاتقہ الایمن والحسین علی عاتقہ الایسر فتلقاہ ابوبکر فقال یا رسول اللہ ناولنی احد الصبیین احملہ عنک فقال نعم المطی مطیھما ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما حتی اتی المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدمیہ وھما علی عاتقیہ ثم قال معاشر المسلمین الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجدتھما خدیجۃ بنت خویلد سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ادلکم علی خیر الناس اما وابا قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین ابوھما علی وامھما فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین عمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما ام ھانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس خالا وخالۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین خالھما القاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وخالتھما زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللھم انک تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبھما فی الجنۃ ومن ابغضھما فی النار (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تھے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئین تشریف لائین حضور نے انسے فرمایا تیرا باپ تجھ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گھر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجھ سے
اور مجھ سے زیادہ مہربان ہے پھر ہاتھ اٹھا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکھہ پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو خطیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم اپنے اصحاب کرام کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور خطیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتھ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکھا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اسنے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچھایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھک کر ان کو
چوما اور جگایا پھر جناب حسن کو داہنے کندھے پر اور جناب حسین بائین کندھے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجھے ایک صاحبزادہ کو دیدین کہ مین اٹھا لون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین - اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پھر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کھڑے ہو گئے - اور وہ دونون صاحبزادے آپکے کندھون پر
سوار تھے - آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے
ازروی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرما دین آپنے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول اور نبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پھر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون سے ازروی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین پھر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے ازروی چچا اور پھپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پھپی ام ہانی
بنت ابی طالب ہے پھر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو ازروی ماموں اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموں انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر آپنے دعا کی کہ اے میرے
پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنت مین ہونگے اور جو کوئی ان سے محبت کریگا وہ بھی جنت مین
ہوگا اور جو کوئی انسے بغض کریگا وہ دوزخ مین ہوگا +

(۲۲) عن جابر قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلے والحسن والحسین علی
ظھرہ وھو یقول نعم الجمل جملکما (اخرجہ النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جناب رسالت
مآب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور مین گیا آپ اسوقت نماز پڑھ رہے تھے اور جناب
حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑھے ہوئے تھے۔ آپنے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت ام ایمن فقلت یا رسول اللہ لقد
ضل الحسن والحسین قال وذلک زاد النہار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قوموا واطلبوا
ابنی قال واخذ کل رجل تجاہ وجہہ واخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نزل حتی اتی
سفح جبل واذا الحسن والحسین ملتزق کل واحد منہما صاحبہ واذا شجاع قائم علی ذنبہ یخرج
من فیہ شبہ النار فاسرع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسرع مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ثم انساب فدخل فی بعض الاجحرۃ ثم اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافرق بینہما ومسح
وجوھہما وقال بابی وامی انتما اکرمکما علی اللہ تعالی ثم حمل احدھما علی عاتقہ الایمن و
الآخر علی عاتقہ الایسر فقلت طوبی لکما نعم المطیۃ مطیتکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منہما (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید الحسن) روایت ہے
سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے اتنے مین ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہین گم ہو گئے ہین
حضرت نے فرمایا میرے بچون کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدہ پکڑلی مین حضرت کے ساتھ
ہو گیا۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سوتا پایا
اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکھا جسکے موہنے آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت اس کی
طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا
پھر وہ لوٹ کر ایک سوراخ مین گھس گیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر ان کو جدا
کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہون تم خدا کے
بڑے پیارے ہو۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندھے اور دوسرے

دوسرے کاندہے پر اٹھا لیا۔ مینے کہا اے صاحبزادو تمہین مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہین اور ان کے ماں باپ
ان سے بہتر ہیں ٭

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح اللہ المدائن علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام عمر امر عمر رض
بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیہ الحسن فقال یا امیر المومنین اعطنی حقی مما افاء
اللہ علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامۃ فامر لہ بالف درہم ثم انصرف فبدر الیہ الحسین فامر
لہ بالف درہم ثم انصرف فبدر الیہ عبداللہ بن عمر فامر لہ بخمسمائۃ درہم فقال لہ یا امیر المومنین
انا رجل مشتد اضرب بالسیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین
طفلان یدرجان فی سکک المدینۃ تعطیہم الف الف درہم وتعطینی خمسمائۃ قال عمر نعم اذہب
فاتنی باب کابیہما وام کامہما وجد کجدہما وجدۃ کجدتہما وعم کعمہما وعمۃ کعمتہما وخال
کخالہما فانک لا تاتینی بہ اما ابوہما فعلی المرتضی وامہما فاطمۃ الزہراء وجدہما محمد مصطفے
وجدتہما خدیجۃ الکبری وعمہما جعفر بن ابی طالب وعمتہما ام ہانی بنت ابی طالب وخالتہما
رقیۃ وام کلثوم بنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالہما ابراہیم اخرجہ ابو سعید السمان

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہین کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اللہ سبحانہ وتعالی نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا
سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المومنین ہمارا حق دیجیے
اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کے لیے فتح دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور
کرامت سے پس جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا تب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ
السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکو بھی ہزار درہم کا حکم دیا۔ جب وہ لوٹے تو عبداللہ بن عمر انکے
پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبداللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المومنین
مین مضبوط آدمی ہون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین
لڑکے تھے اور مدینہ کے بازارون مین کھیلا کرتے تھے آپنے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا
ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہان جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور
انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پھپی جیسی پھپی اور انکے
ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ۔ تو ہرگز نہین لا سکے گا۔ انکا باپ علی مرتضی

کفایۃ ... رہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی بابت
عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے +

حار ہاقصا ... اور یہ علی ال...

الشاہد

(۱) عن ابن عباس رضی قال لما نزل قولہ تعالی انما انت منذر و لکل قوم ھاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی الھاد (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل فی القران فی علی) ... رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب یہ آیت کریمہ (کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے) نازل ہوئی ... علیہ وسلم نے فرمایا مین منذر ہون اور علی ہادی ہے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی الھادی وبک یا علی یہتدی المہتدون (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مین منذر ہون اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائین گے +

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی و تؤدی دینی و تواری فی حفرتی و تفی بذمتی و انت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھ کو میری قبر مین دفن کروگے اور جو کچھ میرے ذمہ ہوگا پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے صاحب علم ہو +

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ و بلال بن الحارث و ابی الحمراء قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و ایدتہ و نصرتہ بعلی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج مین مینے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مینے اسکی تائید اور نصرت علی سے کی +

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی و صالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ و السیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالی کے اس قول مین کہ (ہو مولاہ و جبرئیل و صالح المومنین) صالح المومنین سے علی بن ابی طالب ہین +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول و صالح المومنین ھو علی (الدر المنثور للسیوطی) (اخرجہ ابو نعیم و ابن ابی حاتم و المتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی

انکی ماں فاطمہ زہرا ہے انکے جد احمد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ کبرے ہیں انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھپی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان اور ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہیں ❖

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالک قال فی قولہ تعالی مرج البحرین یلتقیان قال علی وفاطمۃ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین (اخرجہ صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ دو دریا باہم ملتے ہیں فرماتے ہیں کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہیں اور دوسری آیت کریمہ کے معنے یہ ہیں کہ نکالے ہیں انسے موتی اور مونگا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہیں ❖

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من وراءکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت میں میں داخل ہونگا پھر یا علی تم اور پھر فاطمہ اور حسن اور حسین مینے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے ❖

(۳) عن ابی ہریرۃ قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرماکر کہا میں لڑنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے ۔ اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے ❖

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم (اخرجہ الترمذی والطبرانی فی الکبیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نظر فرماکر ارشاد کیا میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے ❖

(۵) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیم خیمۃ وھو متکی علی قوس عربیۃ وفی الخیمۃ علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال یا معشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل ھذہ الخیمۃ وحرب لمن حاربھم وولی لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الولادۃ نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ بر پا کرتے ہوے دیکھا اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ مین جناب علی اور فاطمہ اور حسین اور حسن علیہم السلام تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانون کے مین اس خیمہ والون سے صلح کرنیوالے کے ساتھ صلح کرنیوالا ہون اور جنگ کرنیوالون کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہون اور اسے دوست رکھتا ہون جو انہیں دوست رکھے انکو نہیں دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہیں دشمن رکھیگا مگر بدبخت ناپاک ولادت والا ✚

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ الا ابنی خالۃ عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان مریم (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن وحسین اہلجنت کے جوانون کے سردار ہین مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ اہلجنت کی عورتون کی سردار ہے ✚

(۷) عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب و یبعث صالحا علی ناقتہ کیما یوافی بالمؤمنین من اصحابہ المحشر ویبعث الحسن والحسین علی ناقتین من فوق الجنۃ وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلالا علی ناقۃ فینادی بالاذان وشاھدہ حقا حقا حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ شھد بھا جمیع الخلائق من الاولین والاخرین فقبلت ممن قبلت منہ (اخرجہ الطبرانی وابو الشیخ والحاکم والخطیب وابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برانگیختہ کریگا اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دواب پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ وہ قیامت کو دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کرین اور حسن اور حسین جنت کے ناقون پر سوار کیے جائینگے۔ اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کیے جامینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیا جائیگا اور اذان مین پکاریگا اور تمام مخلوق حق حق کہا سکی گواہی بھی

اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دینگے پس جب کہ مینے قبول کرنا ہوگا اس سے قبول کرونگا +

(۸) عن حذیفۃ قال قلت لامی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصل نبی صلوۃ العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ والحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (اخرجہ الترمذی واخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین بھی انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا۔ پس مین خدمت مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا۔ اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پہر حضرت نے عشا کی نماز پڑھی اور پہر لوٹ پڑے مینے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز کو سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے خدا تیری اور تیری مان کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہین نازل ہوا تہا۔ اسنے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجھکو بشارت دی ہے۔ کہ فاطمہ الجنت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین +

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء امتی وان الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہین کی تھی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا۔ اس نے مجھکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتون کی سردار ہے اور حسن اور حسین الجنت کے جوانون کے سردار ہین۔

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ وعلیا والحسن والحسین فی حضرات القدس فی قبۃ بیضاء سقفھا عرش اللہ تعالی (اخرجہ ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہے +

(۱۱) عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علی و فاطمة والحسن والحسین یوم القیمة فی قبة تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابو موسی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے +

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی وخیر شبابکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمة (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخهما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن و حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر وعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای هذان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما (اخرجہ ابن ماجة عن ابن عمر والحاکم عنہ وعن ابن مسعود والطبرانی عن ابن الحویرث وابن عساکر عن ابن عمر وعلی) عبد اللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے +

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب هذین واباهما وامهما کان معی فی درجتی یوم القیامة (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا +

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و فاطمة وحسن وحسین مجتمعون ومن احبنا یوم القیامة فی مکان واحد نأکل ونشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھائینگے اور پئینگے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاوینگے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے +

(۱۵) عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی (اخرجہ بن ماجۃ والحاکم والدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہین مین اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی *

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باذنی والا صمتا انا شجرۃ وعلی لقاحھا وفاطمۃ حملھا والحسن والحسین ثمارھا ومحبوا اھل بیت ورقھا وکلنا فی الجنۃ حقاحقا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مینے ان کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونون بہرے ہوجائین کہ مین درخت ہون اور علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پھل ہین اور ہم اہل بیت کے محب اسکے اوراق ہین سچ سچ ہم بہشت مین ہونگے *

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ مین اور تم اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان مین ہونگے *

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من امتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین علم کا ترازو ہون اور علی اسکے پلہ ہین اور حسنین اسکی ڈوریان ہین اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت کے امام اسکی ڈنڈی ہین کہ جس مین ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیئے جاتے ہین۔

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذھب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ علی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضیھم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب شب معراج کو ہمین سیر کرائی گئی ہمنے جنت کے دروازہ پر سونے سے لکھا ہوا پایا لا الہ الا اللہ محمد حبیب خدا کا ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ اسکی کنیز ہے حسن و حسین برگزیدگان خدا ہین اور انکے بغض رکھنے والون پر خدا کی لعنت ہے۔

فائدہ خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان مین چار لفظ استعمال ہوئے ہین (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربے جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے*

آل کی تحقیق

لغت مین آل کا لفظ خاص قرابت دارون اور گھر کے لوگون کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہین۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع مین اہل تہا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسیکہ ہیہات اور ایہات مین ہا ہمزہ سے بدلا ہے پہر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے*

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے*

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کے عام ہے کیونکہ محاورہ عرب مین اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسماء نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہین ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب مین آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اسیطرح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہین ہے بجاے اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب مین شائع و ذائع ہے*

ابن عرفہ کہتے ہین کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہین جو کسی شخص کیطرف قرابت مین رجوع کرین اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہین (کتاب الغربیین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی*

ابن درید جمہرہ مین لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہین*

اس بات کے متعین کرنے مین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہین۔ علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہین*

اور ایک گروہ ان اشخاص کو مراد لیے ہین جنپر زکوۃ حرام ہے یعنے اولاد عبدالمطلب

تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل مین داخل کیا ہے۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف ذات جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصا ذاتیہ او بقرابۃ قریبۃ او بموالاۃ قال آل ابراہیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب وقیل آل النبی اقاربہ وقیل المختص بہ من حیث العلم وذالک اہل الدین ضربان مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم فیقال لہم آل النبی وامتہ وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لہم امۃ محمد ولا یقال لہم آل محمد وکل آل النبی امتہ لہ ولیس کل امتہ لہ آلہ یعنے اس لفظ کا استعمال ایسے شخص میں کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک ہو اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف میں وارد کیا ہے اور فرمایا ہے اے آل فرعون تم سخت عذاب میں داخل ہو۔ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد لیے جاتے ہیں اور بعض لوگ ان سے بھی مراد لیتے ہیں جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ اور ان سے مراد دیندار لوگ ہیں جنکی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل محکم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کہلائے جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہیں انپر آل کا اطلاق نہیں ہوتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور کل امت آل نہیں ہ

ابو عبیدہ نقل کرتے ہیں کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کدہر یا تہا اہل مکہ آل اللہ فقلنا ما تعنی بذالک قال الیسو مسلمین والمسلمون آل اللہ وانما یقال آل فلان للرئیس المتبع وفی شبہ مکۃ لانہا ام القرے۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومہ لہ نقلنا لہ یقال لقبیلۃ الرجل آل قال لا الا اہل بیتہ خاصۃ انتہی) یعنے اہل مکہ خدا کی آل ہیں مینے اس سے پوچھا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اور مسلمان خدا کی آل ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے ہیں مکہ بھی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین کو گمراہی میں اسکی آل کہا گیا ہے۔ مینے کہا کہ کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ بولا نہیں بلکہ اسکے گہر کے لوگوں کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ قال الا اہدی لک ہدیۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقمت بلی اهدها الی فقال سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوۃ علیکم اہل البیت قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (واخرجہ البخاری) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ مین تجھے ایک تحفہ دون جو مینے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مینے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہلبیت پر کسطرح سے درود بھیجنا چاہیے اپنے فرمایا کہ تم اسطرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جسطرح سے کہ تونے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جسطرح کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ +

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السئول مین اس حدیث کو درج کرکے لکھتے ہین فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر احدھما بالاخر والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون اللہ اہل بیتہ واہل بیتہ الہ فیتحد ان فی المعنی ویکشف حقیقۃ ذلک ان اصل ال اھل (انتھی) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے مین برابر ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہل بیت ہین اور اہلبیت آل ہین پس یہ دونون معنے مین متحد ہین اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل مین اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہل بیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہین پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے +

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک و ابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللھم ھؤلاء ال محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی ال محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیہقی) شہر بن حوشب جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونون بیٹون کو ہمارے پاس لے آو جب وہ اپنے ہمراہ لائین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھا دی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بے شک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ +

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے
تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی و المراد ھو
الناصر لان المفھوم المشترک للمولی بین اللہ و بین جبریل و بین صالح المؤمنین لیس الا
مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر ہین کیونکہ اللہ
اور جبریل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفھوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہین ہے

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون اسکا
علی مولا ہے ❊

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اس حدیث کی بحث مین لکھتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون
صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اس حدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیون
نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے باب مین لکھی جائیگی ❊

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی
طالب ینجز وعدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری وعدہ کو پورا کرنے والا اور میری قرض
کو ادا کرنے والا ہے ❊

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
قولہ تعالی فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین و
المارقین جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی
شان نزول مین فرماتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگر ہم تجھے لیجائین تو بھی ہم ان سے انتقام لینے والے
ہین۔ یہ آیت علیؑ کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میری بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے
نکلنے والون کے ساتھ لڑیگا ❊

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ
اذ مررنا بنخل من نخلھا فصاحت نخلۃ بأخری ھذا النبی المصطفی وھذا علی المرتضی
ثم جزناھا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسی واخوہ ھارون (اخرجہ الخوارزمی وابن یوسف الکنجی فی

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علی ال یاسین کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جسطرح سے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپکے نام رکھے ہیں*

والثانیۃ فی الطھارۃ قال اللہ تعالی طہ ای یاطاھر ما انزلنا الیک القران لتشقی۔ وقال لاھل بیتہ ویطھرکم تطھیرا یعنے دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے طہ یعنی معنے یہ ہیں کہ اے طاہر ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہیں کیا کہ تو بہک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو حق طاہر کرنے کا*

والثالثۃ فی الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ کما فی التشھد یعنے تیسرا امر جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے جیسے باب تشہد میں ہے*

عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ قلنا یارسول اللہ قد علمنا کیف نصلی علیک وکیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بتحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو حق سلام بھیجنے کا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ تعلیم فرماویں کہ ہم آپ پر کس طرح سے درود پڑھا کریں اور کسطرح سے سلام بھیجا کریں آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں کہا کرو اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت نازل کی ہے ابرہیم اور آل ابراہیم پر بے شک توہی ہے ستودہ بزرگ*

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر ابن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یارسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک

علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ مسلم) وعند الطبرانی فسکت حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللھم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالے نے آپ پر درود پڑہنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرح سے آپ پر درود پڑھا کریں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کہ کاش بشیر بن سعد حضور سے نہ سوال کرتے۔ پہر آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں پڑہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسیکہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے اے ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تحقیق توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کیطرف جناب الٰہی سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یوں درود پڑہا کرو اللھم صل الخ

عن شہر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتینی بزوجک وابنیک فجاءت بہم فالقی علیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء کان تحتی خیبریا اصبناہ من خیبر ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد کما جعلتھا علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ البیہقی) شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا میرے پاس اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائیں آپنے ایک کپڑا جو مجھے خیبر میں ہاتھ لگا تہا اور میرے پاس تہا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہیں پس تو اپنی رحمت اور برکتیں انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہیں اور تو ہے ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال انہ لا یکون الصلوۃ الا بقراءۃ وبتشہد وصلوۃ علی النبی وآلہ (نقلہ حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ قرارت کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑہنے کے ✤

عن ابن مسعود قال لا صلوۃ لمن لم یصل فیہا علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (رواہ ابن عبد البر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے تشہد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکی نماز نہیں ہوئی ✤

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و الہ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جس نے تشہد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللہم صل علی محمد وتسکتون بل قولوا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد (جواہر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ناقص درود کیا ہے آپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہو جاتے ہو بلکہ یون کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر قد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم	من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

(جواہر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہین ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لمحمد ولا لال محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر کہ جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہین +

عن الحسین بن علی قال انا ال محمد لا تحل لنا الصدقۃ (جواہر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہین ہمپر صدقہ حلال نہین +

عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال الا شعرت ان لا تحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والطحاوی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلون مین سے

لیکر اپنے منہ مین ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈالدین پھر فرمایا تو نہین جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہین +

(والخامسۃ) المحبۃ قال اللہ تعالیٰ فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاھل بیتہ قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (نقلہ السمھودی) یعنے پانچوان امر کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہدی یا رسول اللہ اتباع کرو میرا تم کو اللہ دوست رکھیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے نہین مانگتا مین اسپر اجر مگر دوستی قریبیونکی +

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) عمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ وہ کہتے تہے کہ مینے عبد اللہ بن مسعود کے قرآن شریف مین اس آیت کو اسطرح پڑہا ہے کہ خدانے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے +

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلۃ الراس من الجسد وعلی بمنزلۃ العین من الراس فان الجسد لایھتدی الا بالراس وان الراس لایھتدی الا بالعین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان سے روایت ہو جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکھ کے سر کے پس تحقیق بدن نہین رستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہین رستہ دیکہتا مگر ساتھ آنکھ کے +

(۲) وفی تفسیر قولہ تعالیٰ اھدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بریدۃ یقول صراط محمد وآلہ (تفسیر ثعلبی ومعالم التنزیل) اور اللہ تعالیٰ کے قول مین کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکھا ہمکو راہ سیدھی مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تہے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے +

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکدن کا محبت کرنا ایک برس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت مین داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد وعلی آل محمد مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا تعالی اسکی سو حاجتین پوری کرتا ہے *

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدیہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی ما بین رکن ومقام اپنے دونو قدمون پر کھڑا ہو کر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے درانحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا *

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شھیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آیۃ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ (رواہ الثعلبی) عبد اللہ بجلی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خراماں ہوگا جیسکہ دولھن اپنے دولھا کے گھر کی طرف خراماں ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہین سونگھے گا۔

(۷) عن مجاھد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالھمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک فلما سجد لہ الملائکۃ تداخلہ العجب فقال یا رب خلقت خلقا ھو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثۃ فلم یجب ثم قال الرابعۃ فقال اللہ عز وجل لہ نعم ولولا ھم ما خلقتک فقال یا رب ارنیھم فاوحی اللہ

عزوجل الی الملائکۃ الحجب ارفعوا الحجب فلما رفعت اذا آدم بخمسۃ اشباح قدام العرش فقال یا رب من ھؤلاء قال یا آدم ھذا نبیی وھذا علی امیر المومنین وھذہ فاطمۃ بنت نبیی وھذان الحسن والحسین ابنا علی وولد نبیی ثم قال ھم اکا ول ففرح بذلک فلما اقترف الخطیۃ قال یا رب اسالک بحمد صلی اللہ علیہ وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ لہ ثم قال اللہ تبارک وتعالی فتلقی آدم من ربہ بکلمات فتاب علیہ فلما اھبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکنی آدم بابی محمد (اخرجہ ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی فی خصائص العاویۃ) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب میں اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تونے مجہ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہان اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض کیا اے پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہیں۔ خدا تعالی نے عرش کے پردہ دار فرشتون کو پردہ اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہون نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورین نظر پڑین آدم نے کہا اے پروردگار یہ کون بزرگ ہیں باریتعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المومنین علی ہے اور یہ میرے نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور یہ حسن وحسین علی کے دونو بیٹے ہیں اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئے ہیں آدم کو انکے دیکھنے کی خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا اے میرے پروردگار میں ان پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہون کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا پس یہی قصہ ہے جسکا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے (یعنی یہ کہ آدم نے انپر رب سے چند کلمے اور توبہ کی اور وہ قبول ہوئی) پھر جب آدم زمین پر اتارے گئے تو انہون نے ایک انگوٹھی بنا کر اسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

از روے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہیں جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب میں شریک ہون اور انہیں ہونے کے قائم مقام اسکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب) اس لفظ کے متعین کرنے میں کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ ہیں متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہیں بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبد المطلب ہیں سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد اہل
بیت ہیں مقاتل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہیں اور آیت تطہیر انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہما تابعین بھی اسی کے قائل ہیں۔

متاخرین نے ان مختلف اقوال میں ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت در[illegible] تین ہیں (بیت النسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب اہل بیت النسب ہیں۔
(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہیں۔
(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہیں۔

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہیں چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے کیونکہ آیات سابق و لاحق میں انہیں کیطرف خطاب ہے۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی اور حسنین) ان میں داخل ہیں۔ لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت میں داخل نہیں کیا عن زید بن حیان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرۃ وعمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال لہ حصین
لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت منہ وغزوت معہ و
صلیت خلفہ حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی لقد
کبرت سنی وقدم عہدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فما احدثکم فاقبلوہ وما لا فلا تکلفونیہ ثم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا
بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایہا الناس
فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیبہ وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی
اذکرکم اللہ فی اہل بیتی فقال حصین یا زید الیس نساءہ من اہل بیتہ فقال لا وایم اللہ
ان المرأۃ تکون مع الرجل العصر من الدہر ثم یطلقہا فترجع الی ابیہا وقومہا اہل بیتہ
اصلہ وعصبتہ الذین حرموا الصدقۃ بعدہ (اخرجہ المسلم) زید بن حیان کہتے ہیں
کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپنے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اور ان کی احادیث کو سنا ہے اور حضور کی معیت مین غزوات کیے ہین اور آپکے پیچھے نماز
پڑھی ہے جو کچھ کہ آپنے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ہم سے بھی بیان کرین زید کہنے لگے
اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہوگئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہوگیا ہے بعض باتین کہ مینے جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین اور مجھے یاد تھین مین انکو بھول گیا ہون پس جو کچھ کہ مین تمھین
بتاؤن اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ مین نہ کہون اسمین مت کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم مین ایک روز
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسکو خم بولتے ہین درمیان مکہ اور مدینہ کے
خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے پس خداوند تعالی کی حمد وثنا اور وعظ اور نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد
اے لوگو مین بھی ایک بشر ہون اب گمان ہے کہ میرے پاس خدا کا قاصد آئیگا پس مین اسے ہان فرونگا
اور مین تم لوگون مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون ایک تو خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور
نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگون کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے مین تم کو
اپنے اہل بیت مین خدا کو یاد دلاتا ہون پس حصین نے کہا یا زید آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید نے کہا نہین۔ خدا کی قسم ہے عورت مرد کے
ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم
کی طرف رجوع کرتی ہے۔ انکے اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہین جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے
الحدیث کی شرح مین امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین (امن اهل بیتہ نساءہ قال لا) هذا
دلیل لابطال قول من قال هم قریش کلها فقد کان فی نسائہ قرشیات وهن عائشة وحفصة وام سلمة
وسودة وام حبیبة رضی اللہ تعالی عنهن) یعنے حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہین۔
یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص کہ کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کے اہلبیت
ہین کیونکہ آپ کی بیبیون مین قرشی عورتین بھی تھین اور وہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ اور
جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہین۔ رضی اللہ تعالی عنهن
اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

آیۂ التطہیر

(۱) عن ام سلمة قالت ان هذه الآیة نزلت فی بیتی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وانا جالسة عند الباب فی البیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلی وفاطمة وحسن وحسین فجللهم بکساء وقال اللهم هولاء اهل بیتی وحامتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة وانا معهم یا رسول الله قال انک علی الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی والدولابی والبیهقی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہین کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل ہوئی (جسکا کہ ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا مین دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کردے اُن کو پاک کرنا۔ جناب ام سلمہ فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین مین سے ہون آپنے فرمایا تو خیر پر ہے

(۲) عن ام سلمة قالت بینما رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمة ان علیا وفاطمة بالسدة قالت فقال لی قومی فتنحی عن اهل بیتی قالت فقمت فتنحیت من البیت قریبا فدخل علی وفاطمة والحسن والحسین وهما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فوضعهما واجلسهما فی حجره فقبلهما واعتنق علیا باحدی یدیه وفاطمة بید الاخری فقبل فاطمة وعلیا فاقذف علیهم خمیصة سوداء فقال اللهم الیک لا الی النار انا واهل بیتی قالت قلت وانا یا رسول الله فقال وانت علی مکانک (اخرجہ احمد والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھ اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہوجا ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین اٹھکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہوگئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر مین داخل ہوگئے اور حسنین ابھی چھوٹے لڑکے تھے پس دونون لڑکون کے بازو پکڑکر انکو اپنی گود مین بٹھا لیا۔ اور انکو بوسہ دیا۔ اور جناب علی کی گردن مین ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا۔ اور ان دونون کو بھی بوسہ دیا۔ اور انپر سیاہ کمل اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار مین تیرے سپرد کرتا ہون نہ دوزخ کی مین اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہین مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور مین بہی فرمایا تو اپنے مکان پر رہے۔

(۳) عن عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمہ وحسنا و حسینا فجللہم بکساء ثم قال اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا قالت ام سلمہ وانا معہم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیہقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گہر مین نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی و سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اوڑہا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہہ میرے اہل بیت ہین ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انہین کے ساتہہ ہون آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر رہے۔

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے اور انپر سیاہ بالون کی ایک گلیم منقش تہی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمین لے لیا پہر حسین تشریف لائے وہ بہی انہین کے ساتہہ داخل ہوگئے پہر جناب فاطمہ تشریف لائین انکو بہی حضرت نے داخل کر لیا پہر جناب علی تشریف لائے انکو بہی حضرت نے داخل کرکے فرمایا سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلہا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منہم حتی دخل الحجرہ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین فخذہ الیسری وجلس علی وفاطمہ بین یدیہ ثم لف علیہم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد وابو حاتم والحاکم والبیہقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہین کہ مین جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت مین اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے مین اون سے پوچہون وہ فرمانے لگین کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہین مین ان کے انتظار مین وہان بیٹہ گیا کہ اتنے مین حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتہہ جناب علی اور حسنین بہی تہے پس آپ نے ان مین سے

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایکدفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستون مین جارہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان مین سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین اور یہ علی المرتضے مین پہر ہم آگے نکل گئے پہر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسی مین اور انکا بہائی ہارون ہے +

الشاہد

عن عاد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول هو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک هل تقرأ سورۃ هود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاهد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاهد منہ (اخرجہ ابن مردویہ) وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) عاد بن عبد اللہ الاسدی کہتے مین مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکے حقمین ایک یا دو آیتین نازل ہوئی ہون ایک شخص نے پوچہا آپکے شان مین کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سبکے سامنے نہ پوچہتا تو مین ہرگز تجہے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تجہنے سورہ ہود مین نہین پڑہا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاهد منہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ مین ویتلوہ شاهد منہ مین ہون +

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وهو یقول بابی الوحید الشهید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ علی کو بغل مین لیے ہوئے مین اور انکو چوم رہے مین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے +

الراکع

عن مجاهد عن ابن عباس فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرہ خواص الامۃ) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے مین کہ وارکعوا مع الراکعین مین خاصکر جناب امیر مراد مین کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع مین شریک ہوئے ہین +

الساجد

عن موسی بن جعفر عن ابائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالی تراہم رکعا سجدا انزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن بن المغازلی) جناب امام موسی کاظم اپنے آبای کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے مین کہ آیۃ تراہم رکعا سجدا جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہ فرماتے تہو

پہر ایک کا ہاتہہ پکڑ کر حجرہ مین داخل ہوگئے۔ پس جناب حسن کو اپنے داہنی زان پر بہٹہایا اور جناب حسین کو بائین پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنی سامنے بہٹہایا۔ اور انکو اوپر کپڑا لپیٹا دیا اور یہہ آیت کو پڑہا کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تم سے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(۶) عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ (اخرجہ احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہہ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گہر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور یہہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۷) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وہو یقول اہل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور یہہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۸) عن الحسن ابن علی قال فی خطبتہ نحن اہل البیت الذی قال اللہ سبحانہ فینا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ خطبہ مین ارشاد کیا کہ ہم ہین اہل بیت جنکی شان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا

(۹) عن ابی سعید فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال انہا نزلت فی خمسۃ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین۔ (اخرجہ احمد فی مسندہ وابن جریر الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسیرہ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہہ آیت تطہیر پنج تن پاک کے شان مین نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور بیضاوی نے

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے۔

(۱۰) وذھب ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ وجماعۃ من التابعین منھم مجاھد و قتادۃ وغیرھما الی انھم علی و فاطمۃ والحسن والحسین (تفسیر معالم التنزیل) یعنے ابوسعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اھل البیت قد اذھب اللہ عزوجل عنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہلبیت ہیں جنسے کہ خدا عزوجل نے برائیں ظاہر وباطن کی دور کی ہیں۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الایۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھولاء اھل بیتی (اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبکہ آیت نازل ہوئی (کہ پس کہہ دی یارسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہلبیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ (رواہ الحاکم فی المستدرک) جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابناءنا سے جناب حسنین اور نساءنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رھطا من نجران قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ما شانک تذکر صاحبنا قال من ھو قالوا عیسے تزعم انہ عبد اللہ قال اجل قالوا فھل رایت مثل عیسے او انبئت بہ ثم خرجوا من عندہ فجاءہ جبرائیل فقال لہ قل لھم اذا اتوک ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم

وفی روایۃ ان واحداً منہم قال لہ المسیح ابن اللہ لا اب لہ وقال آخر المسیح ہو اللہ لانہ احیا الموتی واخبر
عن الغیوب وابرا الاکمہ والابرص وخلق من الطین طیراً وتزعم انہ عبد فقال صلی اللہ علیہ وسلم ہو عبد اللہ وکلمۃ
القاہا الی مریم فغضبوا فقالوا انما نحن لانرضی الا ان تقول ہو اللہ وقالوا ان کنت صادقاً فارنا عبداً للہ یحیی
الموتی ویشفی الاکمہ والابرص ویخلق من الطین طیراً فینفخ فیہ فیطیر فسکت عنہم فنزل الوحی بقولہ
تعالی لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم وقولہ تعالی ان مثل عیسی عند اللہ کمثل
آدم وقولہ تعالی فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ثم قال لہم ان اللہ
امرنی لم تنقادوا للاسلام اباہلکم ثم انہم وعدوا الی الغد ولما اصبح صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ومعہ
حسن وحسین وفاطمۃ وعلی وعند ذلک قال لہم اسقفہم انی لاری وجوہاً لو سالوا اللہ ان یزیل
لہم جبلاً لازالہ فلا تباہلوا فتہلکوا ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی فقال لہ صلی اللہ علیہ
وسلم لاباہلک (اخرجہ ابوحاتم نقلت من سیرۃ الحلبیہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ نجران کا ایک
گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپنے فرمایا
وہ کون ہے وہ بولے کہ عیسی جنکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ میرا گمان
بجا ہے وہ کہنے لگے آپنے عیسے جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے
گئے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ
خدا کے نزدیک عیسی بعینہ آدم کی مثال رکھتے تھے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ
نجران مین سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین اُنکا
کوئی باپ نہین اُنکے ساتھ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تھے کیونکہ وہ مردون کو زندہ کرتے
تھے اور غیب کی خبرین دیتے تھے اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے
تھے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُس کا پاک کلمہ تھے
جو مریم کی طرف القا ہوا تھا وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہونگے جب تک آپ یہ
نہ کہین کہ وہ خدا ہے۔ اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتلاوین کہ جو مردے
کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور اُن مین پھونکے اور وہ
اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ
تعالی آپ سے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالی مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے۔ پس کہدے کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے منقاد نہیں ہوگے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں انکے ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاوے تو ضرور ٹلجائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ۔

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضا بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد)
حمید بن عبد اللہ یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرماکر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ۔

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن حلم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت مفاتیح الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن الحلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور حلم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السموٰت واہل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی فی مسانیدہم وابو عمرو الغفاری والطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں۔

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا هلک اهل بیتی جاء اهل الارض من الایات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المظفر) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئینگے جنکا کہ ان کو وعدہ کیا گیا ہے۔

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسندہ والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت۔ وفی نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کو لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفتها قبیلة من العرب فصاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بنجائینگے۔

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اهل بیتی فیکم کمثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غفر له (اخرجہ الدیلمی عن کلیہما والحاکم فی تاریخہ وابو یعلی وسماک والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر

وفی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کہ بنی
اسرائیل میں توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمیں داخل ہوا وہ بخشا گیا +

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش ابن المعتمر قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبۃ وھو یقول من عرفنی فقد
عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اھل
بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح فی قومہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق (اخرجہ الحاکم فی
تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب والبزار وابو الحسن
المغازلی) حبیش بن المعتمر کہتے ہیں میںنے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے
دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے میں ابوذر غفاری ہوں
میںنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل
ہیں جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہو نجات پاگیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا +

(۲) عن ابی ذر انہ قال ھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی
فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک (اخرجہ احمد فی مسندہ والجزری
فی تاریخہ) ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے
کہ میںنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو اسپر سوار
ہوا نجات پاگیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا +

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا
نجی ومن تخلف فیھا غرق (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبزار فی المسند)
ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح
کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا جو مخالف ہوا ہلاک ہوا۔

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ
نوح من رکبھا نجی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
میںنے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا *

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا سلم ومن ترکہا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا *

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطہ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ تم مین میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا نجات پاگیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔ اور سوا اسکے نہین کہ تم مین میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہین جو بنی اسرائیل مین تہا جو اسمین داخل ہوا بخشا گیا *

اہل بیت کے ساتھ دوسرون کا قیاس نہین ہوسکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت ہین ہمارے ساتھ کسیکا قیاس نہین کیا جاسکتا *

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے منبر پر فرمایا کہ ہم ہین اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہین ہوسکتا *

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کیحالت مین مسجد نبوی مین داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واھل بیتہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمایا کہ یہ میری مسجد ہر حیض والی عورت اور ہر جنب والی مرد پر حرام ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسین علیہم السلام پر۔

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اھل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھپر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا۔

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپنے مجھے فرمایا کہ تو نہیں راضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی۔

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امل اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور انکے پیچھے ہماری بی بیاں

ہونگی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے داہنے بائین ہونگے +

(۳) عن بن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ فقد اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو عمک قال یا علی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریناو اشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تہا۔ اور تمام مہاجر اور انصار بہی موجود تہے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تہے کہ ناگہان جناب علی بن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائی اور وہ پیچ کہا گئے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکو خفا کیا مجھے خفا کیا جب جناب علی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے علی تجھے کیا ہوا ہے انہون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے مجھے ستایا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو راضی نہین کہ تو چوتہا شخص ان چارون کا ہو جو سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے داہنے بائین ہونگے +

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اھل بیتی ومن احبھم من امتی اخرجہ الدیلمی والملا فی سیرتہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے وہ لوگ جو انہین دوست رکہین گے +

جنت مین اہل بیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون بیٹے حسن و حسین اور یہ سونیوالا یعنی علی قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے +

اہل بیت کا قطعاً دوزخی نہونا

قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی نقل القرطبی عن ابن عباس انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ لایدخل احد من اہل بیتہ فی النار (اخرجہ الفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وابن جریر فی تفسیرہ والسیوطی فی احیاء المیت) اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی کیسے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی ان لایدخل النار احدا من اہل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجہ ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کا ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ربی فی اہل بیتی ان لایعذبہم (اخرجہ الحاکم) انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا۔

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعاء خمسۃ القرآن والرحم والامانۃ ونبیکم واہل بیت نبیکم (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب اہل بیتی نافع فی سبع مواطن اہوالہن عظیمۃ عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند

(اخرجہ [illegible])

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو۔

الامین

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ علی امینی غدا یوم القیامۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابوبرزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا۔

باب حطہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطۃ[1] من دخلہ کان مؤمنا ومن خرجہ کان کافرا (اخرجہ الدار قطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

مثیل ہارون

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (اخرجہ المسلم وغیرہ) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

نفس الرسول

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرھم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہدو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسنین علیہما السلام اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہیں۔

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن للیس احد احب الی رسول اللہ صلی

---

[1] صراح میں ہے کہ قولہ تعالیٰ وقولوا حطۃ ای حطعنا اوزارنا وھی کلمۃ امر بھا بنو اسرائیل لو قالوھا لحطت اوزارھم یعنی خدای پاک کی کلام میں ہے کہ تم حطہ کہو یعنی ہمارے بوجھ کو کم کردے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہوجاتا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رسان ہے جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں۔ اٹھنے کیوقت حساب کتاب کے مقام پر میزان کے قریب اور پلصراط کے پاس +

مسلمانون پہ اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعۃ اہل بیتی علی الناس خاصۃ وعلی الخلق عامۃ قیل یارسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق ماخلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصا اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہین اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہین +

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونون کے مان باپ سے محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا +

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اہلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اہل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کو بغض کیا بہ تحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی +

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا حرام ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اہل بیتی او قاتلہم او اغار ہم او سبہم (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کردیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا انسے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے +

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار (اخرجہ الحاکم وابن حبان وروایۃ الاخری عند الحاکم الا ادخلہ اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت سی کوئی نہیں بغض رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ میں اوندھا گرائیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت میں یوں ہے کہ مگر خدا اسکو آگ میں ڈالے گا +

اہل بیت کے دشمنون پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ارزق من ابغضنی وابغض اہل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاہم بذلک غیا ان یکثر مالہم فیطول حسابہم وان یکثر عیالہم فتکثر شیاطینہم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض کریں انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونو کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تاکہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو پس انکے شیاطین اور بڑہیں +

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت وفی روایۃ انی تارک فیکم خلیفتین) زید بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تم میں

دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جب تک کہ میرے پاس نہ آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ میں دو خلیفے چھوڑے دیتا ہوں *

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیبا نی تارک فیکم الثقلین اولھم کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تہا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو میں بہی آدمی ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچانیوالا آئیگا اور میں اسکی اجابت کرنے والا ہوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پہر فرمایا میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں *

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤنگا اور میں اجابت کہونگا اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہیں مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں

(۴) عن جابر بن عبداللہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم العرفۃ وھو علی ناقۃ

العضباء یخطب فسمعته یقول ایها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله وعترتی اهل بیتی (اخرجه الترمذی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے عرفہ کے دن جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضباء پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین +

(۴) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عزوجل حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه احمد فی مسنده والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہین ہین تم مین دو خلیفے چھوڑنیوالا ہون اللہ عزوجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون +

(۵) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب اللہ سببه بیده وسببه بایدیکم واهل بیتی (اخرجه اسحاق بن راهویه فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہے جسکا ایک سر خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللہ عزوجل طرفه بید اللہ وطرفه بایدیکم وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواه البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑنیوالا ہون کہ اگر تم نے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے کہ انکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش اہل بیت ہیں۔ اور ہرگز یہ دونو نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر نہین اتر ینگے +

(۷) عن ابی ذر انه اخذ بحلقة باب الکعبة فقال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما (اخرجه الترمذی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں کتاب اللہ اور میری عترت پس بتحقیق وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں پس دیکھو تم ان دونوں سے میرے پیچھے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالھاجرۃ فقال ایھا الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر والثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الآخر بایدیکم وھو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اھل بیتی ان اللہ ھو الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن عقدۃ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگوں کو دوپہر کے وقت خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف اس کا تمہارے ہاتھ میں اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہیں گمراہ ہو گے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہیں بتحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ ونسبی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ تا ہوں اگر تم نے ان دونوں کے ساتھ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور میری نسب ہے اور ہرگز یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں۔

(۱۰) عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقمن ثم قام خطیبا بالھاجرۃ ثم قال اما بعد ایھا الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی الا انہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار)

ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہو کر غدیر خم پر پہونچے دو درختوں کے نیچے جھاڑ دینے کا حکم دیا۔ پھر دوپہر کو خطبہ پڑھنے

کے لیئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا اے لوگو میں گمان کرتا ہون کہ مین بلایا جاؤنگا اور میں منظور کرونگا اور سینو تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جسکے ساتھ تمسک کرنے سے تم ابدتک گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہو کہ جس کا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہاری ہاتھوں میں ہے اور میرے خویش اہلبیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلبیت کی نسبت خدا کو یاد دلاتا ہون شان یہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ❊

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلے الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض ابطه فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی ولن یتفرقا حتے یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہو کہ مقام غدیر خم میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہاں تک بلند کیا کہ ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو مشاہدہ کیا۔ اور فرمایا جسکا کہ میں مولا تھا اسکا علی مولا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں پیچھے چھوڑنیوالا ہون اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونیوالے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ❊

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذیفة بن اسید وزید بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلے الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرها حتے کان بالجحفة نهی اصحابه عن سمرات عن البطحاء متقاربات لا تنزلوا تحتهن حتی اذا نزل القوم واخذ منازلهم سواهن ارسل الیهن فقم ما تحتهن من الشوك وعمد الیهن فصلی تحتهن ثم قام فقال ایها الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انه لن یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی لاظن ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاك الله خیرا قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشهد قال ایها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فهذا مولاہ واخذ بید علی فرفعها حتی عرفه القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ایها الناس انا فرطکم وانکم واردون علی الحوض عرضه ما بین بصری وصنعاء فیه عدد نجوم السماء قدحان الا وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما حتی تلقونی قالوا وما الثقلان یا رسول الله قال الثقل الاکبر کتاب الله طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا

تضلوا ولا تبدلوا والثقل الاصغر عترتی فانی قد نبانی اللطیف الخبیر ان لا یتفرقا حتی یلقیانی وسالت اللہ ربی بھم ذلک فاعطانی فلا تسبقوا بھم فتھلکوا ولا تعلموھم فھم اعلم منکم (اخرجہ ابن عقدۃ وابو موسی المدینی والطبرانی فی الکبیر) عامر بن ابی لیلے بن حمزہ اور حذیفہ بن اسید اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ناقل ہین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائی اور اس حج کے بعد آپنے پھر کوئی حج نہین کیا۔ اور جحفہ مین فروکش ہوئے۔ اپنے دوستون کو کنکریلی زمین مین خاردار درختون کے جھنڈ کے نیچے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین فروکش ہوئے ان درختون کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹون کو جھاڑو دلائے اور انکے نیچے نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدانے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر نہین پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدھی۔ اور مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا پس مین خدا کی دعوت کو مان لونگا۔ اور مین پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سبنے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی سو اللہ تعالی آپکو جزا دے۔ فرمایا آیا تم نہین گواہی دیتے ہو کہ نہین ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بے شک محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور بتحقیق جنت اور دوزخ حق ہے اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگون نے عرض کیا ہان ہم گواہی دیتے ہین۔ فرمایا اے لوگو تم نہین سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور مین تمہاری جانون سے بہتر ہون پس جسکا کہ مولا مین ہون پس اسکا یہ مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھا پھر فرمایا اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو مین تمہارے آگے جانیوالا ہون اور بتحقیق تم حوض پر وارد ہونیوالے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھوں کے سامنے سے صنعا تکہا ہے اور اس مین آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق پیالے ہین بے شک جبکہ تم میرے پاس آؤگے تو مین تمکو تمہاری دو چیزون سے پوچھنے والا ہون۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے سلوک کرتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگون نے عرض کیا۔ وہ دو بھاری چیزین کیا ہین۔ فرمایا وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھون مین ہے پس تم اس کو تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہین ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو چھوٹی چیز بھاری ہے میری عترت ہے پس میرے مہربان خبر دینے والے خدانے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ مجھ سے ملین گے اور یہ بات مینے

خدا سے طلب کی ہے پس انہیں مجھے عطا فرمائی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤگے اور انکو مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں ۞

(۱۳) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انشد اللہ من شهد یوم غدیر خم الا قام ولم یقم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه و وعا قلبه فقام سبعة عشر رجل منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلا وابو الهیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بشجرات فشذبن فالقا علیهن ثوبه ثم نادی للصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین (اخرجه ابن عقدة) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے۔ مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلی اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تمنے کیا سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹتے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنیکا حکم دیا اور ان پر اپنے کپڑے ڈالدیئے پھر نماز کے لیئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

خیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خدائے پاک کی صفت اور
ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا
آپنے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور
خدا کی دعوت کو منظور کرونگا۔ مین بھی پوچھا جانیوالا ہون اور تم بھی پوچھے جاؤگے تمہارا خون اور
تمہارا مال حرام ہوگیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینے کی حرمت کی
مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی
وصیت کرتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور
میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جب تک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا
ہونگے مجھکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین
مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بھی
اسپر گواہ ہون *

(۱۴) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ وقد امتلأت
الحجرۃ من اصحابہ ایھا الناس یوشك ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول
معذرۃ الیکم انی مخلف فیکم الثقلین کتاب ربی عز وجل وعترتی اھل بیتی ثم اخذ بید علی
فقال ھذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسألھما ما خلفتم
فیھما (اخرجہ ابن عقدہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بھرا
ہوا تھا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مینے عذر کے ساتھ
بات تمہین سنا دی ہے مین تم مین دو بھاری چیزون چھوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی کتاب
اور اپنے خویش اہلبیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اسکے ساتھ ہے یہ دونو
جبتک کہ حوض پر نہ پہونچین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے *

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وکان من رھط جابر بن عبد اللہ حیث اخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی و الفضل بن عباس فی مرض وفاتہ قال فخرج یعتمد علیھما حتی
جلس علی المنبر وعلیہ عصابۃ فحمد اللہ واثنا علیہ ثم قال اما بعد ایھا الناس فماذا تستنکرون
من موت نبیکم الم ینع الیکم نفسہ وینع الیکم انفسکم ام ھل خلد احد من بعث قبلی بعثوا الیہ

فاخلفونی فیکم فانی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا ابداً کتاب الله بین ایدیکم تقرؤنه صباحاً ومساءً فیه ما تاتون وما تدعون ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانا کما امرکم الله الا ثم اوصیکم بعترتی اهل بیتی ـ اخرجه السید ابو الحسین یحیی ابن الحسن فی کتابه اخبار المدینة) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن خلاد سے کہ جابر بن عبد الله رضی الله عنہ کے گروہ میں سے تھے جبکہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے ـ یہاں تک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر اسوقت دستار مبارک بندھی تھی ـ پس خدا کی صفت وثنا کی بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے نبی کے مرنے سے گھبراتے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں ـ آیا جو مجھ سے پہلے آیا ہے ـ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے ـ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں ـ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں ـ میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح وشام پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے ـ اور جنکا کہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے ـ پس آپس میں مت جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے خویش اہلبیت کی بابت وصیت کرتا ہوں ۔

(۱۴۷) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم به رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اخلفونی فی اهل بیتی اخرجه ابن عمر رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ ۔

احادیث متفرقہ اہل بیت کے فضائل میں

عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما نزلت هذه الآیة الا بذکر الله تطمئن القلوب قال ذاک من احب الله ورسوله واهل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجه ابو بکر بن مردویه) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں ـ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالے اور اسکے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھنے والا ہو ـ بغیر جھوٹ کے ۔

(۲) عن علی قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم مغضبا حتی استوی علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم

اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال ابوھا۔ قلت یا رسول اللہ فاین علیؑ فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسالنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو ابن العاص ناقل ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تھا کہ حضرتؐ کو مجھ سے زیادہ کوئی محبوب نہ ہوگا مین اسی زعم سے حضرتؐ سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے حضرتؐ نے فرمایا عائشہ۔ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین عرض کرتا آپنے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت تو پوچھتا ہی نہین آپنے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ علیؑ کہان گئے۔ حضرتؐ اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے اس شخص کو دیکھو کہ میری جان کی نسبت مجھ سے پوچھتا ہے ❖

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال انشدکم باللہ ھل منکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم۔ ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوری سے فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا تم مین کوئی ایسا شخص موجود ہے جو رشتہ مین حضرتؐ کا قریبی ہو اور کسی شخص کی جان کو آپنے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سبنے کہا بخدا آپکے سوا کوئی نہین ❖

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعدائہ (اخرجہ ابوسعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر ہے خدا کے دشمنون پر ❖

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ وید علی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ المطھرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فالتفت النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ سمہ الصیحانی فسمی بذلک صیحانیا فکان ھذا سبب تسمیتہ ھذا النوع بذلک (اخرجہ السمھودی فی خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے گذر رہا تھا اور حضرتؐ نے علی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ناگاہ ایک نخل کے پاس سے ہوکر گذرے وہ نخل چلاکر کہنے لگا

قال ما بال رجال یؤذوننی فی اهل بیتی والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذریتی (اخرجہ ابن حبان) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضب میں دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھکر پروردگار پاک کی صفت وثنا بیان فرما کر کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ میری اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہیں اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ تب تک ایمان نہیں لائیگا جب تک مجھ سے محبت نہیں کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہیں کریگا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہیں کریگا۔

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاھلی من بعدی (اخرجہ الحاکم وابو یعلی الاعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ بما یغذوکم من نعمتہ فاحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی بحبی (اخرجہ الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتوں سے کھلاتا ہے اور مجھے خدا کے لیے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اہل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا الا منافق شقی (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہیں دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہیں دشمن رکھیگا مگر منافق بدبخت۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض اہل البیت فھو منافق (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفظنی فی اہل بیتی فقد اتخذ عند اللہ عہدا لہ (اخرجہ ابو سعد والملا فی سیرتہ) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کرے گا میں نے اسکے لیے خدای تعالے سے عہد لیا ہے۔

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا باہل بیتی فانی اخاصمکم

خصم علیا ومن اکن خصمہ خصمہ اللہ ومن خصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد فی الملا) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت کے ساتھ مین بیشک انکے لیے کل تم سے جھگڑونگا اور جس سے کہ مین جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالے جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالے جھگڑے گا وہ آگ مین گھسیگا +

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحب قرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل مین ایمان داخل نہین ہوتا مگر میرے قرابتیون کی محبت سے +

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اہل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ مین فرمایا اے لوگو جس نے ناراض کیا میرے اہل بیت کو اللہ تعالے اسکو دن قیامت کو یہودیون مین اوٹھائیگا۔

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اہل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہا فرمایا حضور پر نور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپکے اہل بیت کی +

[illegible]

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان لا یدخل احد من اہل بیتہ النار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوگئے محمد صلعم کہ انکے اہل بیت دوزخ مین نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اہل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے اور اس شخص کے لیے جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے

عترت کی تحقیق

لیث کا قول ہے عترۃ الرجل سے اسکے مددگار مراد ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے نحن
عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار اور مددگار ہیں)
ابن سکیت کے نزدیک عترۃ اور رہط کے ایک معنے ہیں اور رہط قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے اور اس کا
اطلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول میں لکھتے
ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مرادف عشیرۃ اور بعض کے نزدیک مرادف ذریت ہے باپ دادا کی اولاد کو
عشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں۔

کلبی کہتے ہیں کہ عترت سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں (النفر بین لابی
عبیدہ) ثعلب ابن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہے یعنے وہ اولاد جو اس کی
صلب سے پیدا ہو اور وہ نسل چلا سکے پیچھے پیچھے ہے۔ عرب اس کے سوا اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں (الازہری
اسی قول کی تائید کرتا ہے) مصباح المنیر۔

پس اسی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنے اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدہ کے بطن
مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح
مہذب میں لکھتے ہیں۔ (عترتہ الذین ینسبون الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم اولاد فاطمۃ) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدہ کی اولاد ہیں
بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بنت ذریت میں داخل نہیں۔ باوجودیکہ
بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے جس کی بحث ہم پیشتر لکھ چکے ہیں۔

یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسروں کی شان میں وارد نہیں ہوا۔

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم
وھب لی قال ففعل (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے

برونکو انکے نیکیون کے بدلے بخش اوران سب کو میرے لیے بخشدے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے ایسا ہی کیا ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لهم شفاعتی یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لحوائجهم والساعی فی امورهم عند اضطرارهم الیہ والمحب لهم بقلبہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اهل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیون کو قیامت کو روز میری شفاعت پہونچیگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتون کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ انکے امور مین جس وقت وہ مضطر ہین کوشش کرتا ہے چوتہے وہ جو کہ دل ور زبان سے انکا دوست ہے۔

(۳) عن ابن عباس فی قولہ تعالی الحقنا بهم ذریاتهم قال ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن معہ فی درجتہ فی الجنۃ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرأ والذین امنوا واتبعناهم بایمان الحقنا بهم ذریاتهم الخ وقال فان کان هذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذاک بذریۃ صلی اللہ علیہ وسلم (نقلہ السمهودی فی جواهر العقدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین جسکا ترجمہ یہہ ہے (کہ ملا دیا ہے ہمنے انکے انکی ذریت کو) روایت ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالی بلند کریگا مومن کی ذریت کا درجہ اس کے ساتھ جنت مین اگرچہ اس مومن سے عمل مین وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے اس آیت کو پڑہا جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھ ملا دیا ہے ہمنے انکے ساتھ انکی ذریت کو) اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا۔

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاهلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک انزع البطین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی تحقیق خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور تیرے شیعون کو تیرے شیعون کی محبون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ کنت انا وانت وولدک علی خیل بلق متوج تیجان بالدر والیاقوت فیامر اللہ بکم الی الجنۃ والناس ینظرون (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ و

آلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو مین اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑون پر سوار ہونگی اور انکے سرون پر در اور یاقوت کی جڑاؤ تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالی جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے +

(۶) عن عاصم بن النجود عن ذر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتھا علی النار اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ قاری عاصم بن النجود ذر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کر دیا ہے +

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمھا و ذریتھا من النار اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی و نقلہ المحب الطبری فی الریاض عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیون نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تہے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیون فاطمہ نام رکہا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چہڑایا ہے۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرھا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فانی موعدکم الحوض۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ و لتؤتن الزکوۃ او لابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ھو ھذا (اخرجہ ابن ابی شیبۃ و ابو یعلی والحاکم) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ مین تمہین اپنی عترت کے ساتھہ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون پس بیشک حوض کوثر تمہارے وعدے کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑہو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف ایسے ایک آدمی کو بہیجونگا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علی کا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے۔

(۹) عن ابن عمر قال آخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اھل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو +

(۱۰) عن مغفل ابن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بھم (اخرجہ الدار قطنی) مغفل بن یسار کہتے ہیں کہ مینے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں جسکے کہ تمسک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا۔

(۱۱) عن ابی لیلی قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اھلی احب الیہ من اھلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابو یعلے رضے اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھے اپنی جان سے زیادہ محبت نکرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نکرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نرکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے +

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضے اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب ٹہرتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت میں ایذا دیتا ہے۔

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایامہ فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذھب للمسعودی) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپنے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہونیوالا ہے اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور اسکے پاک اور طیب اہل بیت اور ان دونوں میں سے ایک کہ جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے۔

ذی القربیٰ کی تحقیق

ذی القربےٰ سے یہی ذوات مقدسہ مراد ہین چنانچہ امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ قولوا من قرابتک ھولاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی و فاطمۃ و ابناھما (اخرجہ احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و الدیلمی و الثعلبی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا ہین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتدارون کی مودت۔ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جنکی مودت کو خدا نے ہمپر واجب کیا ہے آپنے فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونون بیٹے ہین ۔۔

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اھل البیت فی حم آیت لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ (اخرجہ ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تہے کہ سورہ حم میں اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہو جسکا کہ مضمون یہ ہے کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہین رکہے گا مگر ہر ایک مومن پہر آپنے اس آیت کو پڑہا کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا ہین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیون کی مودت ۔۔

تنبیہ

چونکہ اس فصل مین جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے ۔۔

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام مین

(۱) عن جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا ینصرون علی ناواھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش (اخرجہ الشیخان ولہ طرق والفاظ ومنھا لا یزال ھذا الامر صالحا ومنھا لا یزال ھذا الامر ماضیًا ورواھما احمد ومنھا لا یزال امر الناس ماضیًا ما ولیھم اثنا عشر رجلًا (اخرجہ المسلم) ومنھا عندہ ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہ اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عندہ لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عند البزار لا یزال امر امتی قائما حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہے گا جب تک کہ مدد کرین گے بارہ خلیفہ جو سب قریش کے ہونگے

شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے تو اسی طرح اس حدیث کو روایت کیا ہے - لیکن اسکے طریقے اور الفاظ بہت سے ہیں - ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہے گا - اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا) اور ایک روایت مسلم کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت اسکی بارہ خلیفے کرینگے - اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے - اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا جبتک کہ بارہ خلیفے گزر جائینگے - اور بزار نے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفے گذر جائینگے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود جالسا فی المسجد فاتاہ رجل فقال یا ابن مسعود ھل حدثکم نبیکم کم یکون بعدہ من خلیفۃ قال نعم کعدۃ نقباء بنی اسرائیل (اخرجہ احمد فی المسند والبزار والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابن مسعود کیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں مثل بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من امتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں حسن و حسین اس ترازو کے بڑے میں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیئے جاتے ہیں -

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسین علی فخذیہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجۃ ابن حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعھم قائمھم (اخرجہ فی المودۃ السید علی الھمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پرنور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام آپ کی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے - اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو نو حجتوں کا باپ ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے +

ولد الحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر و لیس للحسین عقب الا من زین العابدین وھو ابو الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ للہ تعالیٰ من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں پس میں نے عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کیا ہے ✤

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ خامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابی طالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذوی الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمہ وقیل شاہ زنان (تذکرۃ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو آپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام مبارک غزالہ تھا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تھا ✤

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں آپ کی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے ✤

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کو جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے لہ ان ابی علی ابن الحسین ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء آیۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ صلوٰۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق لاصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی السجاد بذالک یعنے میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرضوں سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصوں کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے۔ آپ کی تمام مواضع سجود میں سجدے کا نشان پائے جاتے تھے اسلیے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذی الثفنات بھی کہا جاتا تھا *

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز میں مصروف تھے کہ شیطان نے اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پائے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواہد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہیں سمی زین العابدین لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے *

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۸ھ میں ہوئی ۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا خائفا یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے طبقہ میں سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثوں والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے عابد اور خائف تھے *

وکان ابن عباس اذا راہ قال مرحبا بالحبیب بن الحبیب (تذکرہ خواص الامۃ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے *

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال فھل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم) صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب سید التابعین سے کہا کہ میں نے فلاں شخص سے کسی کو زیادہ متورع نہیں دیکھا۔ سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے۔ اسنے کہا نہیں۔ سعید نے کہا میں نے ان سے زیادہ کوئی متورع نہیں دیکھا *

قال الذھبی فی العلیۃ ما رأینا قرشیا افضل منہ ذہبی اور عیینہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قریشی ان سے

یہ محمد ہین نبیون کے سردار اور یہ علی ہین ولیون کے سردار پاک اماموں کے باپ پہر ہم وہان سے آگے بڑہے ایک اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہین خدا کے رسول اور یہ علی ہین خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکہو اسلیے اس قسم کی کہجورون کا نام صیحانی رکہا گیا ؂

ذوالاذن الواعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قولہ تعالےٰ وتعیہا اذن واعیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی (اخرجہ الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر مین جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یا علی مین نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان بنادے ؂

(۲) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ عز وجل امرنی ان اعلمک لتعی فانزلت وتعیہا اذن واعیۃ (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ مین تجھے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکھے پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان ؂

قاضی من رسول اللہ

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عز وجل سیہدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین مجھکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کرکے بہیجا میرا سن ابہی بہت چہوٹا تہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے ایسی قوم مین قاضی بنا کر بہیجتے ہین جن مین اکثر جہگڑے ہوا کرینگے اور مجھے قضا کا علم نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکہیگا جناب امیر فرماتے ہین اسکے بعد مجھے کبہی دو شخصون کے جہگڑا فیصل کرنے مین شک پیدا نہین ہوا ؂

(۲) عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرماکر کہا خدا کا شکر ہے جسنے کہ ہم اہل بیت مین حکمت عطا فرمائی ہے ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی

افضل نہیں دیکھا +

عن الزهری قال ما رایت احدا افضل وافقه من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار و طبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمنے علی ابن حسین سے زیادہ افضل اور فقیہ کوئی نہیں دیکھا اور ابو حازم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں +

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے +

وفی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السرحتی مات علی بن الحسین (حلیۃ الابرار) اور ایک روایت میں کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تلک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہیں ہوئی +

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرون من این معاشہم ومآکلہم فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان وکان یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی ظہرہ فقیل ما ہذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ (صواعق محرقہ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ ہمنے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی ابن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے لیکن انکو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں۔ اور کون انکو پہونچاتا ہے۔ جب علی ابن حسین فوت ہو گئے۔ تو رات کو انکا کھانا انکے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیوں کا تھیلا اپنی پیٹھ پر رکھکر خیرات بانٹتے تھے۔ جب انکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ داغ آپکی پشت مبارک پر نظر آیا۔ پوچھا گیا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلا اٹھا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے پھرتے تھے +

قال ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ واما علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا يمترى احد فى تقدمه ولانك اهل فى تقديمه وكان اهل الحجاز يقولون لم نر ثلثة فى الدهر يرجعون الى اب قريب كلهم يسمى عليا وكلهم يصلح للخلافة لتكامل خصال الخير فيهم يعنون على بن الحسين ابن على بن ابى طالب وعلى بن عبد الله بن جعفر وعلى بن عبد الله بن عباس رضوا عليهم ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہین باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق ہین اور کوئی شخص آپ کی بزرگی کے بارے مین شک نہین رکھتا - اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا مین کوئی تین آدمیون جیسا نہین دیکھا کہ بالکل اپنے دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے اور ان تینون کا نام علی تھا اور ہر ایک ان تینون مین سے بباعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت رکھتا تھا - وہ یہ ہین یعنے علی بن حسین بن علی - اور علی بن عبداللہ بن جعفر - اور علی بن عبداللہ بن عباس

كان زين العابدين عظيم التجاوز والعفو والصفح حتى انه سبه رجل فتغافل عنه فقال له اياك اعنى فقال وعنك اعرض اشارا الى قوله تعالى خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين

رصواعق محرقه) جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہون سے درگذر کرنیوالے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے آپ کو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا - اس نے کہا آپ بڑے بے پروا ہین - آپنے فرمایا مین تجھ سے اعراض کرتا ہون - اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہے رعفو کو اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دے اور جاہلون سے منہ پھیر لے +

عن حفص القرشى قال كان على بن الحسين اذا توضأ اصفر لونه فقيل له ذلك فقال الا تدرون بين يدى من اقف وحكى انه يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة رصواعق محرقه) حفص قرشی کہتے ہین کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہو جاتا - آپ کی خدمت مین اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہین جانتے کہ مین کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہون اور یہ بھی مروی ہے کہ جناب دن رات مین ایک ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے +

عن ابى الفرج الاصبهانى قال وقع فى دار على بن الحسين حريق وهو ساجد فقالوا النار النار يا ابن رسول الله فما رفع راسه حتى طفئت فقيل ما الذى الهاك عنها قال النار الاخرى رتذکرۂ خواص الامۃ) علامہ ابو الفرج الاصبہانی لکھتے ہین کہ ایک دفعہ آپ کے گھر مین آگ لگ گئی آپ اسوقت سجدے مین تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی لوگون نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کر دیا تھا آپنے فرمایا آخرت کی آگ نے +

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع فیک فقال فخرجنا الیه فقام معه وهو یظن انه یستنصر لنفسه فلما وصل قال له یا فلان ان کان ما قلت حقا فغفر الله لی فان کان افتراء فغفر الله لک (تذکرہ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جاکر بیان کیا کہ فلاں آدمی آپ کی بدگوئیاں کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہولیا اسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ مجھے اپنی مدد کے لیے ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہونچے تو فرمایا اے فلاں جو کچھ کہ تو نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اللہ تعالی مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے +

اخرج ابو نعیم انہ لما حج ہشام بن عبدالملک فی حیوۃ ابیہ فاجتھد ان یستلم الحجر فلم یمکنہ من الازدحام فنصب منبرا الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحولہ جماعۃ من اعیان اھل الشام فبینما ھو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتھی الی الحجر تنحی لہ الناس حتی استلم فقال رجل من اھل الشام لھشام من ھذا قال لا اعرفہ مخافۃ ان یرغب اھل الشام فی زین العابدین فقال الفرزدق انا اعرفہ ثم انشاء حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ جب ہشام بن عبدالمطلب اپنے باپ کی زندگی میں حج کرنے کے لیے گیا۔ اس نے حجر الاسود کے بوسہ کے لیے نہایت زور مارا۔ الیکن لوگوں کے بھیڑ کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہوسکا۔ پس ایک کرسی چاہ زمزم کے قریب بیٹھ گیا اور لوگوں کی آمد و رفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی ایک جماعت کھڑی تھی وہ ابھی اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہونچے تو لوگ منتشر ہوگئے یہانتک کہ آپ نے حجر الاسود کو چوما اہل شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبدالملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں جنکی کہ لوگ اسقدر تعظیم کرتے ہیں ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہوجائیں یہ کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں انکو خوبی جانتا ہوں۔ اور اس نے فی البدیہہ یہ قصیدہ پڑھکر سنایا +

قصیدۂ فرزدق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا الذی تعرف البطحاء وطأتہ	والبیت یعرفہ والحل والحرم
یہ وہ ہے جسکے قدم کی جگہ مکہ پہچانتا ہے	اور خانہ کعبہ اور حل اور حرم اسکو جانتے ہیں
ھذا ابن خیر عباد اللہ کلھم	ھذا التقی النقی الطاھر العلم
یہ خدا کے تمام بندوں سے افضل کا بیٹا ہے	یہ پرہیزگار اور پاکیزہ اور پاک اور سردار ہے
اذا رأتہ قریش قال قائلھم	الی مکارم ھذا ینتھی الکرم
جب قریش اسکو دیکھتے ہیں انکا کہنے والا کہتا ہے	اسکی جوانمردی پر کرم کا خاتمہ ہوا ہے
ینمی الی ذروۃ العز التی قصرت	عن نیلھا عرب الاسلام والعجم
عزت کی اس بلندی پر چڑھا ہے کہ قاصر ہوگئے ہیں	اسکے حاصل کرنے سے عرب کے مسلمان اور عجم کے
یکاد یمسکہ عرفان راحتہ	رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم
نزدیک ہے کہ اسکے ہاتھ کو پہچان کر پکڑ لے	کعبہ کا رکن یعنی حجر اسود جبکہ وہ اسکو چومنے کو آتا ہے
فی کفہ خیزران ریحہ عبق	فی کف اروع فی عرنینہ شمم
اسکے ہاتھ میں بید مشک ہے جسکی بو ہوا میں پھیلی ہے	اس خوش جمال کے ہاتھ میں کہ جسکی ناک میں بلندی ہے
یغضی حیاء ویغضی من مھابتہ	فما یکلم الا حین یبتسم
وہ حیا سے نگاہ نیچی رکھتا ہے اور اسکی ہیبت سے لوگوں کی نگاہ نیچی	اس کے ساتھ بات نہیں کیجاتی مگر جبکہ وہ خود ہنستا ہے
ینشق نور الھدی من نور غرتہ	کالشمس ینجاب عن اشراقھا الظلم
اسکی پیشانی کے نور سے ہدایت کا نور چمکتا ہے	مثل آفتاب کی اسکے نور سے تاریکی پھٹ جاتی ہے

لہ یعنی مکہ زاد اللہ شرفاً ۲ۃ وطاہ بالفتح جای قدم ۳ۃ حل بالکسر والتشدید خلاف حرم ۴ۃ گنگ مکہ معظمہ ۵ۃ نقی پرہیزگار ۶ۃ نقی پاکیزہ ۷ۃ علم سردار ۸ۃ قریش اولاد نضر بن کنانہ کہ جد سیزدہم پیغمبر است ۹ۃ بالفتح العز ۱۰ۃ ینمی مضارع نمی یعنی بلند شدن ۱۱ۃ ذروہ بالضم بلندی ۱۲ۃ نیل بالفتح دریافتن ۱۳ۃ مضارع کود یعنی نزدیک شدن ۱۴ۃ یمسک مضارع امساک گرفتن ۱۵ۃ عرفان شناختن ۱۶ۃ راحت کف دست ۱۷ۃ رکن کعبہ ۱۸ۃ حطیم مراد از حجر اسود ۱۹ۃ استلام بوسیدن بمعنی دست مالیدن ۲۰ۃ خیزران نوعی از بید ۲۱ۃ عبق بویانہ ۲۲ۃ اروع خوش جمال ۲۳ۃ عرنین بینی ۲۴ۃ شمم بلندی ۲۵ۃ یغضی مضارع اغضا یعنی چشم برہم نہادن ۲۶ۃ حیا ۲۷ۃ یبتسم یعنی خندیدن ۲۸ۃ غرہ سپیدی پیشانی ۲۹ۃ ینجاب مضارع انجیاب یعنی باز شدن ابر

قط الا فی تشهده ۔ لولا التشهد کانت لاؤه نعم

وقت تشہد کے لا نہین کہا ۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

ن الوعد میمون نقیبته ۔ رحب الفناء اریب حین یعتزم

نہین کرتا یہ مبارک نفس والا ہے ۔ اسکے گہر کا صحن فراخ ہو دانا ہی جبکہ وہ قصد کرتا ہے

ة بالاحسان فانقشعت ۔ عنها الغیابة والاملاق والعدم

یا اسنے خلقت کو گہیر لیا ہے جس سے دور ہوگیا ہے ۔ خلقت سے رنج اور گدائی اور افلاس

عشر حبهم دین وبغضهم ۔ کفر وقربهم منجی ومعتصم

یہ اس گروہ سے ہی کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض ۔ کفر ہے اور انکا قرب نجات دینے والا ہے اور بناہ کی جگہ ہے

ان عد اهل التقی کانت ائمتهم ۔ او قیل من خیر اهل الارض قیل هم

اگر پرہیزگارون کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہین ۔ اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر بہتر لوگ کون ہین تو جواب دیا جاتا ہی کہ یہی ہین

لا یستطیع جواد بعد غایتهم ۔ ولا یدانیهم قوم وان کرموا

جہان تک یہ پہنچے ہین وہان کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہین پہنچا ۔ انکے نزدیک کوئی قوم نہین پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالے ہون

هم الغیوث اذا ما ازمة ازمت ۔ والاسد اسد الشری والباس محتدم

وہ برسنے والے ابر ہین جب قحط کی تکلیف لوگون کو بگاڑ دیتی ہے ۔ وہ شیر ہین شیر کچھار کی جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ینقص العسر بسطا من اکفهم ۔ سیان ذلک ان اثروا وان عدموا

انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسر نقصان نہین پہنچاتی ۔ یہ دونون یعنی تنگی اور فراخی انکو ساتھ برابر ہین اگر وہ مالدار ہون یا نہ ہون

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم ۔ فی کل بدء ومختوم به الکلم

انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے ۔ ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

---

۱ تشہد اشہد ان لا الہ گفتن ۲ نقیبہ یعنی جان منہ فلان میمون النقیبة ای کان مبارک النفس ۳ رحب یعنی فراخ ۴ فنا گرد اگرد مکبر منہ فناء الدار ۵ اریب خردمند ۶ یعتزم یعنی بہا مضارع اعتزام یعنی قصد کردن ۷ انقشعت ماضی انقشاع یعنی کشادہ شدن ۸ املاق درویش شدن ۹ غنایہ رنج دیدن گمے ۱۰ عدم نیستی درویشی صراح ۱۲ ۱۱ ازمة یعنی سختی وقحط ۱۲ الشری رامی ست درکوہ سلمی کہ جائے باش شیران ست ۱۳ محتدم از احتدام افروختہ شدن آتش ۱۲

یابی لھم ان یحل الذم ساحتھم	خلیم کریم و ایدی بالندی ھض...
انکے گھر کے صحن مین اترنے سے مذمت انکار کر لی ہے	سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتہ بخشش مین خرچ کیے ہین
ای الخلائق لیست فی رقابھم	لاولیة ھذا اوله نعم...
وہ کون سے لوگ ہین کہ انکی غلامون کے شمار مین نہین	انکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا انکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ...
من یعرف اللہ یعرف اولیة ذا	والدین من بیت ھذا ناله الامم
جو شخص خدا کو پہچانتا ہی انکو پیشوا جانتا ہے	اور دین انکے گہر سے امتون نے پایا ہے

فلما سمعها ھشام غضب وحبس فرزدق وامر له زین العابدین باثنی عشر الف درھم وقال اعذر ولو کان عندنا اکثر لوصلناك به فقال امتدحته للہ لا لعطاء فقال زین العابدین انا اھل البیت اذا وھبنا شیئا لا نستعیدہ فقبلها فرزدق (صواعق محرقہ) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزدق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو دینے کا حکم فرما کر کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزدق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچھہ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزدق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزھری قال حمل عبد الملك بن مروان علی بن الحسین مقیدا من المدینة فاثقله حدیدا ووکل به حفظة قال فاستاذنتهم فی وداعه فاذنوا فدخلت علیه والقیود فی رجلیه والغل فی یدیه فبکیت وقلت وددت انی مکانك وانت سالم فقال یا زھری اتظن ذلك یکربنی لوشئت لما کان وانه لتذکرة فی عذاب اللہ ثم اخرج رجلیه من القید ویدیه من الغل ثم قال لا جزت علی ھذا یومین من المدینة قال فما مضت الا اربع لیال الا وقد فقدوہ وقدم الموکلون الذین کانوا معه الی المدینة یطلبونه فما وجدوہ فما وجدوہ فسالت بعضهم فقالوا انا نراہ انه لنازل ونحن له مترصد حتی طلع الفجر فلم نجدہ ووجدنا حدیدہ وقال الزھری فقدمت بعد ذلك علی عبد الملك فسالنی عنه فاخبرته فقال قد جاء فی یوم فقدہ الاعوان فدخل علی فقال ما انا وانت فقلت اقم عندی فقال لا احب ثم خرج فواللہ لقد امتلأ قلبی منه خیفة (صواعق محرقہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک

سہ خیم چون جیم عادت خوسہ اللہ ے جوانمردی سہ مضم خرچ کنندہ۔

ابن مروان کے حکم سے عاملون نے امام زین العابدین کو قید کردیا اور پاؤن مین بیڑیان اور ہاتہون مین ہتہکڑیان پہنائین مین عاملون سے اجازت لیکر امام کے لینے کے لیے گیا - جب مینے انکا یہ حال دیکہا تو مجہہ سے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچہا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور یہ حال آپکا مین اپنی آنکہون سے نہ دیکہتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین اس قید سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابہی اس سے چہوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید سکتا ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکہکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین - یہ کہکر پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا - فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون کے ساتہہ ہین - چوتہے دن عبد الملک کے نوکر جو امام پر موکل تہے مدینہ مین واپس آئی اور امام کو ڈہونڈہنے لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا - مینے ان مین سے ایک کو پوچہا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا کہ جب ہم ایک منزل مین فرد کش ہوئے تو ہم رات بہر سب کے سب بیدار تہے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو بجز بیڑیون کے کچہہ نہ دیکہا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبد الملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس سے نقل کیا - اسنے کہا کہ جسوقت میرے گماشتون کے ہاتہون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے - مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجہکو انکے چہرہ سے اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بہر گیا -

منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا امام نے پوچہا خزیمہ بن کاہل الاصغری کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چہوڑ آیا ہون فرمایا - اللہم اذقہ حر الحدید - اللہم اذقہ حر الحدید - جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن ابی عبیدہ بن جراح نے خروج کیا ہوا تہا میری اس سے دوستی تہی - ایک روز مین سوار ہو کر اسکے ملنے کو جا رہا تہا - جب اسکے مکان کے قریب پونہچا تو وہ سوار ہو چکا تہا مین بہی اسکے ساتہہ ہو لیا ایک مقام پر پونہچکر وہ ٹہیر گیا - اتنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کر کے حاضر کیا - مختار نے حکم دیا کہ فی الفور اسکے ہاتہہ قطع کر ڈالو - جلاد نے اسکے ہاتہہ کاٹ ڈالے پہر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر جلا دیا - جب مینے یہ حال دیکہا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑہنے لگا - مختار نے مجہہ سے اسکا سبب استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا - اس نے مجہکو دوبارہ قسم دلا کر پوچہا مینے کہا کہ کیا مین اس امر مین امام پر جہوٹ بول سکتا ہون - مختار گہوڑے سے اتر کر

خدا کا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو راستہ مین میرا گھر پڑتا تھا جب میرا گھر نزدیک آگیا تو مینے اسکو دعوت کے لیے کہا کہنے لگا کہ اے منہال آج تو نے مجھہ سے امام کی دعا کی خبر بیان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتھون سے پوری ہوئی ہے مجھکو چاہیئے کہ مین آج اسکے شکریہ مین تمام دن روزہ رکھون۔ یہ کہکر مجھ سے مرخص ہو گیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا مین تمہارا چچا ہون۔ اور عمر مین بھی آپ سے بڑا ہون۔ آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدین۔ کیونکہ بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود سے پوچھ لیتے ہین۔ دونون صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسمائے ماثورہ الہی کو پڑہکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے ہاتھہ مین ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین مین آپ پر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگارون کے ساتھہ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت کے وقت کہانا حاضر کیا گیا۔ اتنے مین ایک ہرن آکر سامنے کہڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ مین علی ابن الحسین بن علی ہون میری ماں فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ مین اے ہرن میرے ساتھہ آکر کہانا کہالے ہرن نے الفور حاضر ہوکر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹھہ گیا۔ اور کھانا کھا کر چلا گیا حاضرین مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پہر اسکو بلائین حضرت نے فرمایا میرا زنہاری ہی ہرگز اسکو نہ چھیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہو کہ حضور کی زنہاری کو ہم چھیڑین حضرت نے آواز دی وہ ہرن پہر آکر حاضر ہو گیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹھہ پر ہاتھہ رکھا وہ فی الفور بہاگ گیا حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیون چھیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہین آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر مع عمہ الحسن ثم احدی عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ الحسن وتوفی سنہ ۹۴ او سنہ ۹۵ (تذکرہ خواص الامہ) آپکی عمر ستاون برس کی تہی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت میں پرورش پاتے رہے ہے - اور دس برس اپنے چچا حسن
علیہ السلام کے سامنے کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے
کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوایا تھا - آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو میں در
میان قبرستان بقیع مدفون ہیں سنہ ۹۴ یا سنہ ۹۵ میں آپ کی وفات واقع ہوئی ہے -

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموما وان الذی سمہ الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی
کہتے ہیں کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بہ تحقیق ولید بن عبد الملک نے آپکو زہر دیا تھا -

وکان یخطب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو
حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے - بعض کہتے ہیں کہ وسمہ کیا کرتے تھے +

توفی فی ثانی العشر محرم سنہ ۹۴ وکان عمرہ اذ ذاک سبعا وخمسین سنۃ (تذکرہ خواص الامہ)
آپکا انتقال بارہویں محرم سنہ ۹۴ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی +

واولادہ خمسۃ عشر احد عشر ذکرا واربع اناث - واشہرہم محمد المکنی بابی جعفر الملقب
بالباقر - آپ کی پندرہ اولادیں تھیں گیارہ مرد چار عورتیں سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہیں جنکی
ابوجعفر کنیت اور باقر لقب ہے +

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وہو ابوجعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب و امہ ام عبد اللہ بنت الحسین
ابن الحسن بن علی وہو ہاشمی من ہاشمیین وانما سمی الباقر من کثرۃ سجودہ بقر السجود جبہتہ
ای فتحہا ووسعہا وقیل لغزارۃ علمہ - قال الجوہری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم - قال
وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والہادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی
صواعق محرقہ سمی بذلک من بقر الارض ای شقہا واثار مخبیاتہا ومکانہا فکذلک ہو اظہر
من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف مالا یخفی الا علی منطمس البصیرۃ او فاسد
الطویۃ والسریرۃ ومن ثمہ قیل ہو باقر العلوم وجامعہ وشاہرہ ورافعہ وصفا قلبہ وزکا علمہ
وطہرت نفسہ وشرف خلقہ وعمرت اوقاتہ بطاعۃ اللہ ولہ من الرسوخ فی مقامات العارفین
ما تکل عنہ السنۃ الواصلین ولہ کلمات کثیرۃ فی السلوک والمعارف لا یحتملہا ہذہ العجالۃ
وکفاہ شرفا ان ابن المدینی روی عن جابر انہ قال لہ وہو صغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما اختلفوا من بعدی (اخرجہ احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس مین کہ انکو اختلاف پیش آئیگا ✤

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لیے بیان کرنیوالا جسکے لیے کہ مین بھیجا گیا ہون

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بہ تحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ مین اپنے پیچھے چھوڑتا ہون ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے ✤

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ نسبنده الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس عند شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیتہ بہاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سالت فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعاً فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا۔ اللہم وانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری ہے ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکھتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہین کہ ایکدفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يسلم عليك فقيل له وكيف ذلك قال وكنت جالسا وعند الحسين في حجره يلاعبه فقال يا جابر
يولد له مولود اسمه علي اذا كان يوم القيامة ينادي منادي ليقم سيد العابدين فيقوم
ولده ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته يا جابر فاقرأه مني السلام یعنے باقر لغت مین بقر
الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پھاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا۔ جناب امام کو اسلیئے باقر
کہتے تھے کہ وہ بھی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے سربستہ خزانے ظاہر فرماتے
تھے جو بصیرت کے اندھے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے۔ اور اسوجہ سے بھی ان کو
باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے جناب
امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک۔ اور خلقت شریف تھے۔ انکی اوقات خدا کی
طاعت سے معمور تھے۔ اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکھتے تھے۔ کہ وصف کرنے
والون کی زبان اس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین۔ اس
رسالہ مین ان کی گنجائش نہین ہوسکتی۔ ابن مدنی جابر رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے۔ درانحالیکہ وہ ابھی نہایت صغیر السن
تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حاضرین نے پوچھا یہ کیون کر
ہوسکتا ہے۔ جابر نے کہا کہ مین ایک روز سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تھا
اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کھیل رہے تھے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا
جسکا نام علی رکھا جائے گا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹھین اسوقت
امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹھے گا۔ پھر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت
زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو ٭

قال المناوی فی طبقاته سمی باقر لانه بقر العلم ای شقه فعرف اصله ولد محمد باقر
بالمدینة فی ثالث صفر ۵۷ھ قبل قتل جده الحسین بثلاث سنین۔ کنیته ابو جعفر۔
القابه الباقر۔ والشاکر۔ والهادی عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکھتے ہین کہ آپ
کا نام باقر اسلیئے رکھا گیا ہے کہ انھون نے علم کو پھاڑا ہے۔ باقر مشتق ہے بقر سے جس
کے معنے پھاڑنے کے ہین۔ امام محمد باقر ۵۷ھ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام
حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو
جعفر اور القاب باقر اور شاکر۔ اور ہادی ہین ٭

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعین من اہل المدینۃ کان عالماً عابداً ثقۃ ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ میں سے تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے +

روی عن ابیہ وجدیہ الحسن والحسین وجابر وابن عمر وطائفۃ وعنہ ابنہ جعفر الصادق و عطاء وابن جریج وابو حنیفۃ والاوزاعی والزہری وخلق وثقہ الزہری وغیرہ ذکرہ النسائی فی فقہاء التابعین من اہل المدینۃ (طبقات الحفاظ للذہبی) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور آپ کے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریح اور امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جس نے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث میں ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے +

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفۃ لقیت محمد بن علی قال نعم وسالتہ یوماً فقلت اراد اللہ المعاصی فقال ایعصی اللہ قہراً قال ابوحنیفۃ فما رأیت جواباً افخم منہ (تذکرہ خواص الامہ) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مینے امام ابوحنیفہؓ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہاں میں اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا تعالیٰ معاصی کا ارادہ کرسکتا ہے۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالیٰ قہر سے گناہ کرسکتا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مینے اس سے کوئی شاندار جواب نہیں دیکھا +

قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علماً منہم کعند ابی جعفر لقد رأیت الحکم عندہ کان مغلوباً (تذکرہ خواص الامہ) عطا کہتے ہیں میں علما کو ازروے علم کسی کی پاس اسقدر اپنے آپکو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہیں دیکھا جسطرح سے کہ وہ اپنے آپکو جناب امام ابوجعفر محمد باقر کی روبرو سمجھتے تھے۔ مینے حکم کو انکے سامنے مغلوب پایا ہے +

وتوفی مسموماً کابیہ وہو علوی من جہتا بیہ وامہ ودفن ایضاً فی قبۃ الحسن توفی سنہ ۱۱۷ عن ثمان وخمسین (صواعق محرقہ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح سے مسموم شہید ہوئے ہیں آپ ماں باپ دونوں کیطرف سے علوی تھے۔ آپ بھی مزار بقیع میں جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبد کے اندر مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات سنہ ۱۱۷ھ میں ہوئی۔ آپنے اٹھاون برس عمر پائی +

قال الذهبی فی طبقاته مات سنہ ۱۱۴ھ وهو ابن سنہ ۷۳ ذہبی اپنی طبقات مین آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر تہتر برس لکھتا ہے ۔

قال صاحب الارشاد لم یظهر عن احد من علم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر والفنون الادب ما ظهر عن ابی جعفر (محمد الباقر) وعلی ابائه السلام صاحب ارشاد لکھتا ہے کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہین وہ کسی ایک سے ظاہر نہین ہوئے ۔

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمر بنا زید بن علی اخوه فقال ابو جعفر اما رأیت هذا لیخرجن بالکوفة ولیقتلن ولیطاف برأسه فکان کما قال (صواعق محرقہ) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ مین امام ابوجعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تہا کہ زید بن علی آپکے چہوٹے بہائی ہمارے پاس سے ہوکر گذرے جناب امام نے فرمایا اسکو دیکہتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مار اجائیگا اور اسکا سر تمام شہر مین پہرایا جائیگا پس جیساکہ آپ نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام

هو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیه وعلی ابائه السلام وروی عنه ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نهر فی الجنة کنیته ابو عبد الله وقیل ابو اسمٰعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاهر (تذکرہ خواص الامہ) آپ کا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے ۔ خود آپ روایت فرماتے ہین کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکہا ہے ۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمٰعیل ہے ۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہین ۔

ولد بالمدینة ۸۰ھ وقیل ۸۳ھ (طبقات المناوی) آپ ۸۰ھ یا ۸۳ھ مین تولد ہوئے ہین ۔

امه فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین (طبقات الحفاظ للذهبی وطبقات المناوی) آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے ۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیے آپ فرمایا کرتے تہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

مجھے دو دفعہ جنا ہے ؛

روی عن ابیہ والزہری ونافع وابن المنکدر، وعنہ الثوری وابن عیینۃ وشعبۃ ویحیی القطان ومالک وابنہ موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپسے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیے القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے ؛

وفی الصواعق روی عنہ جماعۃ من اعیان الائمۃ کیحیے بن سعید وابن جریج ومالک بن انس والثوری وابن عیینۃ وابو حنیفۃ وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقۃ لایسئل عن مثلہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ اعیان ائمہ میں سے ایک جماعت مثل یحیے بن سعید وابن جریج اور امام مالک بن انس اور امام سفیان ثوری اور سفیان ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب السجستانی نے آپسے حدیثکو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہیں کہ ویسے شخصوں کی نسبت ہرگز نہیں پوچھا جاتا ؛

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادۃ عن طلب الریاسۃ وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیۃ الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انہ من سلالۃ النبیین (صواعق محرقہ) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول رہے ہیں حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار میں عمر ابن المقدام سے ناقل ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہیں۔

وسعی بہ عند المنصور لما حج فلما حضر الساعی بہ لیشہد قال لہ اتحلف قال نعم فحلف باللہ العظیم فقال احلفہ یا امیر المؤمنین بما اراہ فقال حلفہ فقال لہ قل۔ برئت من حول اللہ وقوتہ۔ والتجات الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف حتی مات مکانہ فقال امیر المؤمنین لجعفر لاباس علیک انت المبرء الساحۃ المامون الغائلۃ ثم انصرف فلحقہ الربیع بجائزۃ حسنۃ وکسوۃ سنیۃ (صواعق محرقہ) کہتے ہیں کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دہرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں کہا سکتا ہوں اور خدا کے قسم کہائی۔ آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہیں اس طرح سے ہم اسکو قسم کہلائیں منصور نے کہا آپ اسیطرح سے اسکو قسم کہلائیں۔ آپنے اس شخص سے کہا تو اس طرح

نے قسم کہا کہ میں خدا کی توانائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہوں بے شک جعفر
نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اس کمبخت نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پھر قسم کہائی اور اسی جگہہ پر مر گیا
منصور نے آپ سے عرض کیا آپ بے غم رہیں اپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار امن یاب ہیں
جب آپ وہاں سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔
قتل بعض الطغاۃ مولاہ فلم یزل لیلۃ یصلی ثم دعا علیہ عند السحر فسمعت الاصوات بموتہ
ولما بلغہ قول الحکم بن عباس الکلبی شعر صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ + ولم نر مہدیا
علی الجذع یصلب + قال اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک فاسترسہ الاسد (صواعق
محرقہ) روایت ہے کہ ایک نے بعض ہمعاشوں میں سے آکر ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑھتے
رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے
شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے
کسی ہدی کو نہیں دیکھا کہ کسی درخت کے تنہ سے صلیب دیا گیا ہو آپنے یہ شعر سنکر انہیں کتوں میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا
ومن مکاشفاتہ اراد بنو ہاشم مبایعۃ محمد الملقب بالنفس الزکیۃ واخیہ فی اواخر دولت
بنی امیہ وضعفہم وارسل لجعفر لیبایعہما فامتنع فقال واللہ لیست لی ولا لہما۔ انہا
لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بہا صبیانہم وغلمانہم وکان المنصور العباسی یومئذ
حاضرا وعلیہ قباء اصفر فما زالت کلمۃ جعفر تعمل فیہ حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلک والدہ
الباقر فانہ اخبر المنصور بملک الارض شرقہا وغربہا وطول مدتہا۔ قال لہ المنصور ملک بنی
امیہ اطول ام ملکنا فقال ملککم ولیلعبن بہذا الملک صبیانکم کما یلعب بالکرۃ فلما
الخلافۃ للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق محرقہ) آپکے مکاشفات میں سے ہے کہ دولت
بنی امیہ کی آخری وقت میں جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور
اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے
انکار فرما کر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونوں کے لیے بلکہ زرد کپڑے والے کیواسطے ہے
اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتھ کہیلینگے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے
پہنے ہوئے تہا۔ پس آپکی پیش گوئی بنی عباس میں ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ اور
آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی
سلطنت کو حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچھا

تہا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہوگی یا ہماری مدت سلطنت آپنے اس کے بیان کیا تہا کہ تمہاری مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچہ اس ملک کے ساتھ کہیں گے جس طرح سے کہ گیند کے ساتھ کہیلا جاتا ہے۔ جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد کرکے تعجب کیا کرتا تہا ٭

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق بن وهب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث عشر ومائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یا رب یا رب حتی انقطع نفسه ثم قال یا حی یا حی حتی انقطع نفسه ثم قال الهی انی اشتهی العنب فاطعمنیه واللهم ان بردی قد خلقا فاکسنی ۔ قال اللیث والله ما استتم کلامه حتی نظرت الی سلة مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلهما فی الدنیا فاراد ان یاکل فقلت انا شریکک فقال ولم فقلت لانک دعوت وکنت اؤمن ۔ فقال تقدم وکل فقدمت واکلت عنبا لم اکل مثله قط ما کان بہ عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر السلة فقال لا ندخر ولا نخباء منه شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الآخر فقلت انا غنی عنه فاتزر باحدهما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیه الخلقین ونزل وهما بیده فلقیه رجل بالسعی فقال اکسنی یا ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما کساک الله فانی عریان فدفعهما الیه فقلت له من هذا قال جعفر الصادق فطلبته لعد ذلک لاسمع منه شیئا فلم اقدر علیه (صواعق محرقہ)

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ میں ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ مینے لیث ابن سعد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کرنے کو گیا۔ میں عصر کی نماز پڑہکر جبل ابو قبیس پر گیا۔ کیا دیکہتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یا رب یا رب کہتا ہے یہانتک کہ اسکی آواز منقطع ہوگئی پہر اس نے یا حی یا حی کہا یہانتک کہ پہر اسکی آواز بند ہوگئی۔ پہر دعا کی کہ الٰہی میں انگور کی آرزو رکہتا ہوں تو مجہے انگور کہلا۔ اور میری دو نو چادریں پرانی ہوگئی ہیں مجہے نیا لباس پہنا۔ لیث کہتا ہے واللہ ابہی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تہی کہ مینے انگور کے بہری ہوئی ایک پٹاری دیکہی ان دنوں دنیا میں کہیں انگور کا پتہ بہی نہیں تہا۔ اور دونوں چادریں اسکے ساتھ دہری ہوئی تہیں کہ ویسی دنیا میں ویسی چادریں نہیں دیکہی تہیں بس وہ انگور کہانے لگے مینے کہا میں بہی آپکا شریک ہوں کہنے لگے کیوں مینے کہا جب آپ دعا کرتے تہے تو میں آمین کہتا تہا کہنے لگے آگے بڑہو آمین آگے بڑہکر کہانے لگا مینے ایسے لذیذ انگور کبہی نہیں کہائے اور ان میں دانہ نہیں تہا

ہم کہا کر سیر ہوگئے اس ٹپاری کو دیکھا کہ ویسی ہی بھری ہوی تھی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کیو نہ چھپائیو۔ پھر ایک چادر مجھکو دی مینے کہا مجھے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑھ لیا اور دوسری کا تہبند بنایا اور دونوں پرانی چادرین ہاتھہ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یابن رسول اللہ آپ مجھے لباس پہنائین بتصدق اسکے کہ خدانے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون آپنے دونوں چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچھا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پھر مینے آپکو بہت ڈھونڈا تاکہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن مینے آپ کو نہ پایا۔

توفی ۱۴۸ھ اربع وثمانین ومائۃ مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸ھ ہجری مین زہر سے فوت ہوئے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق ۱۴۸ھ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنۃ نقال انہ مات مسموما فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعۃ او ستۃ واشہرہم الکاظم ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام جعفر صادق ۱۴۸ھ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے آپکی اڑسٹھ برس کی تھی منصور کی خلافت کے دنوں مین آپکا انتقال ہوا۔ اور مزار بقیع مین دفن ہوئے آپ کی اولاد چھہ یا سات تھے جن مین سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے۔

امام موسی الکاظم علیہ السلام

ہو موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام ولد موسی الکاظم بالابواء ۱۲۸ھ امہ ام ولد یقال لہا حمیدۃ البربریہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ الکاظم والصابر والصالح والامین (تذکرہ خواص الامہ) آپکا نام موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہے آپ کا تولد ابواء ایک موضع کا نام ہے جو مابین مکہ اور مدینہ کے ہے جہانپر جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا مین عبداللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار دار ابعہ مین ہے۔ جو مکہ کے ایک گھر کا نام ہے بعض کے نزدیک امام محمد باقر بھی ابوا مین ہی تولد ہوئے ہین ابن ۱۲۸ھ کو ہوا اور آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تہا

آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہین۔

وکان یکنی بعبد الصالح لکثرة عبادته واجتهاده وقیامه اللیل وکان اذا بلغه عن احد یؤذیه یبعث الیه بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) بباعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ کو عبد الصالح بھی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہو جاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھ مال اسکے پاس بھیجدیتے ✤

فی فصول المهمه کان موسی الکاظم اعبد اهل زمانه واعلمهم واسخاهم کفا واکرمهم نفسا وکان یتفقد فقراء اهل المدینة فیحمل الیهم الدراهم والدنانیر الی بیوتهم لیلا وکذلک النفقات ولا یعلمون من ای جهة وصلهم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موته فصول مہمہ مین لکھا ہے کہ جناب امام موسی الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگون مین سب سے زیادہ عابد اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گھرون مین درہم و دینار اور کھانا وغیرہ بھیجتے اور ان لوگون کو یہ معلوم ہوتا کہ کہان سے آتا ہے اور یہ راز انہیں امام کی وفات تک کھلا ✤

وفی الصواعق وکان معروف عند اهل العراق بباب قضاء الحوائج عند الله اعبد اهل زمانه واسخاهم علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق مین خدا کیطرف سے حاجتون کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ مین سب لوگون سے زیادہ علموالے اور سب سے زیادہ عابد تھے ✤

(وایضا فیه) ساله الرشید کیف قلتم نحن ذریة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریته داود وسلیمان الی ان قال عیسی ولیس له اب وایضا فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الایة ولم یدع رسول الله صلی الله علیه وسلم عند مباهلة النصاری غیر علی وفاطمة والحسن والحسین فکان الحسن والحسین هما الابناء کہتے ہین کہ ہارون رشید نے آپسے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کہلاتے ہین۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہین۔ جناب امام موسی کاظم نے قرآن کی یہ آیت پڑہی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ یہانتک کہ حضرت عیسی کے نام تک پہونچے اور فرمایا کہ عیسی کا کوئی باپ نہین تھا۔ اور دوسری یہ آیت پڑہی کہ پس جو کوئی تجھ سے جھگڑے اس کے بعد کہ جسکا تجھے علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکارین اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹونکو۔ آخر آیت تک

بڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نصاری کے مقابلہ مین سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے دوسرے کسیکو نہین لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹہرے۔

ومن بدیع کراماته ماحکاہ ابن الجوزی والرامہرمزی وغیرهما عن شقیق البلخی انه خرج حاجا سنة تسع واربعین ومائة فراه بالقادسیة متفردا عن الناس فقال فی نفسه هذا فتی من الصوفیة ازیکون کلا علی الناس فمضی الیه فقال یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم فاراد ان یحالله فغاب عنه عن عینیه فما راه الا بواقصة یصلی واعضاؤه تضطرب ودموعه تتجاوز۔ فجاء الیه لیعتذر فخفف فی صلوته فقال له وانی غفار لمن تاب و امن فلما نزلوا زماله راه علی بئر سقطت رکوته فیها فدعی فطغی الماء حتی اخذها وتوضأ وصلے اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل فطرح منه فیها وشرب فقال له اطعمنی من فضل ما رزقك الله تعالی فقال یا شقیق ازتزید لم تزل انعم الله علیك ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك فناولنیها فشربت منها فاذا سویق وسکر وما شربت والله الذ منه ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتهی شرابا ولا طعاما ثم لم اره الا بمکة وهو بغلمان وغاشیة وامور علی خلاف ما کان علیه بالطریق (صواعق محرقه) آپ کی کرامات بدیعہ مین سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور امہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ۱۴۹ھ ایک سو انچاس مین شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ مین جناب امام کاظم کو دیکھا کہ لوگون سے جریدہ طور پر تشریف لیجارہے ہین شقیق اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگون کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے ہوکر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ (اے شقیق اتم پرہیز کرو بہت سے گمانون سے بعض گمان گناہ ہین شقیق چاہتے تہے کہ کہین ایک جگہہ آپ کی صحبت مین فروکش ہون۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے پہر آپ کو واقصہ مین نماز پڑہتے ہوئے دیکہا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہین اور آنسو جاری ہین شقیق آپکی خدمت مین عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز مین تخفیف فرماکر یہ آیت پڑہی کہ (مین بخشنے والا ہون اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب زبالہ مین پہونچے تو شقیق نے پہر انکو دیکہا کہ ایک کوئین مین آپ کا لوٹا گرگیا ہے اور آپ بنا ہر لینے کو تاڑگا اور کوئین مین پانی بلند ہوگیا یہاتنک کہ آپنے لوٹا پکڑلیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار رکعات پڑہین پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا جو کچہ کہ آپ کو خدا نے کہلایا ہے آپ اسکا جوٹہا مجھکو عنایت فرماوین آپنے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا تجھے اپنی نعمتین عطا فرمایا کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکہا کر پہر آپنے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے پیا تو وہ ستو اور شکر سے بہرا ہوا پایا۔ مینے کبہی ایسے لذیذ ستو نہین پیے تھے اور نہ اس سے زیادہ خوشبودار دیکہے تہے۔ پس مین سیر ہوگیا کئی دن تک مجھکو پہر بہوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پہر راستے مین آپکو نہ دیکہا جب مکہ مین پہونچا تو دیکہتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمتگارون کے درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکہا تہا ان کے برخلاف بڑی شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے ؛

وکان الموسی الهادی حبسه اولا ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال له الرشید حین راه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعک الناس سرا فقال انا امام القلوب وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوة والسلام قال الرشید السلام علیک یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیک یا ابت و کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الامیتا مقیدا ودفن جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقہ) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تہا پہر چہوڑ دیا کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکہا تہا کہ آپ اس سے فرمارہے ہین تم اسی لئے سے خلافت چاہتے تہے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے بیدار ہوکر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کردیا۔ اور پہر جب رشید نے آپکو کعبہ کے پاس بیٹہا ہوا دیکہا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جس روز کہ دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کہڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیک اے میرے باپ یہی آپ کی گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کرکے بغداد مین لے آیا اور قید رکہا تا وقت انتقال آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے ؛

ولما حج الرشید سعوبه الیه وقیل ان الاموال یحمل الیه من کل جانب حتی یشتری ضیعة بثلاثین

کی حدیثین بیان کررہے تہے کہ اسی اثنا مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس نے احادیث کے بیان مین توقف کیا۔ وہ شخص حضرت کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے ای شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہی اس نے اپنا چہرہ کہولدیا اور کہا ای لوگو جسنے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتھہ سُنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین اور ان دونو آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان مین فرماتے تہے وہ نکو کارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہی فتحمند ہوا وہ شخص کہ جسنے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ جسنے اسکو چھوڑا ایک روز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مسجد مین ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسے کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تہا مجھے کسینے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تہے سائل کو اپنے داہنے ہاتھہ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین نقش دار انگوٹھی پڑی تہی سائل نے انگوٹھی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرت دیکھہ رہے تھے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے آپنے دونو ہاتھہ آسمان کیجانب اٹھا کر کہا الٰہی میری بہائی موسٰی نے تجھہ سے استدعا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کہولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کہولڈال تاکہ میری بات کو لوگ سمجہ سکین اور میرے گہر کے لوگون مین سے میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس اے میرے پروردگار تونے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائین گے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہ سے تمکو تکلیف نہ دے سکین گے۔ الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرا بہی سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گہر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر۔

خیر البشر

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہی کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی آنکھون کے نیچے ڈہلکے ہوئے تہے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکھون سے ابرو کے بال اٹھا کر کہنے لگے وہ تو خیر البشر ہے۔

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی علیہ السلام خیر البشر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا۔

الف دینار فقبض علیہ و انفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسی بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنۃ ثم کتب الیہ الرشید فی دمہ فاستعفی و اخبر انہ لم یدع علی الرشید و ان لم یکن یرسل من یسلمہ و الا خلی سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للسندی ابن شاھک بتسلیمہ و امرہ فیہ فجعل لہ سما فی طعامہ وقیل فی رطب فتوعک ومات بعد ثلاثۃ ایام و عمرہ خمسۃ و ستون سنۃ (صواعق محرقہ)

جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کسی نے رشید کے پاس شکایت کی گئی کہ آپکے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپنے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے اسپر قبضہ کرلیا اور عیسی بن جعفر بن منصور کو حکم بھیجکر آپ کو قید کر دیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے پھر انکے قتل کیلیے عیسے کو لکھا عیسے نے آپکے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھہ بھیجا کہ خلیفہ کسی آدمی کو بھیجدیں تاکہ میں امام کو اسکے سپرد کر دوں۔ اگر نہیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑ دونگا جب رشید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اسنے لکھہ بھیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کر دے اور سندی کو جناب امام کے قتل کرنیکا حکم بھیجدیا اوسنے آپکے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کہتے ہیں کہ کھجوروں میں آپ کو زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تھے تین دن کے بعد انتقال فرما گئے آپ کی عمر اسوقت پینسٹھ برس کی تھی ✣

وتوفی فی خمس من شہر رجب سنۃ ۱۸۳ و اولادہ فی فصول المہمہ سبعۃ و ثلاثون و اشہر ھم علی الرضا آپکا انتقال پانچویں رجب سنہ ۱۸۳ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد کے آدمی لکھے ہیں ✣

ومن مصنفاتہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں سے مسند ہے جسکو حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے ✣

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینۃ سنۃ ۱۴۸ وقیل سنۃ ۱۵۳ امہ ام ولد یقال لہا ام البنین و اسمہا اروی کنیتہ ابو الحسن القابہ الرضا و الصابر و الزکی و الولی (تذکرۃ خواص الائمہ)

جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سنہ ۱۴۸ یا ۱۵۳ کو مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے آپکی والدہ ماجدہ ام الولد تھیں جنکو بعض نے ام البنین لکھا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تھا

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین +

قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه وکان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب الشافی وکان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر وکان کثیر الخیر واکثر ما یکون فی اللیالی المظلمة وکان جلوسه فی الصیف علی حصیر وفی الشتاء علی مسیح (تذکرہ خواص الامہ)

ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوی عالم نہین دیکہا مامون اکثر سوالات مین اُن کا امتحان لیا کرتا تہا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تہے۔ آپ بہت کم سوتے تہے۔ اور روزے کثرت سے رکہا کرتے تہے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبہی نہین فوت کیے آپ اکثر اندہیری راتون مین خیرات دیا کرتے تہے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹای پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹہا کرتے تہے +

وفی الصواعق هو انبهم ذکرا واجلهم قدرا ومن ثم احله المامون محل مهجته وانکحه ابنته واشرکه فی مملکته وفوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنه احدی ومأتین بان علی الرضا ولی عهده واشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا واخبر قبل موته بانه یاکل عنبا او رمانا مسموما وان المامون یرید دفنه خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک کله کما اخبر به (صواعق محرقہ) صواعق محرقہ مین ہے کہ سب سادات سے از روی ذکر کے روشن تر ہین اور قدر مین سب سے برتر ہین اسیوجہ سے مامون نے اپنے سینہ مین انکو جگہہ دی تہی اور اپنی بیٹی کے ساتھ انکا نکاح کیا تہا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تہا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کرکے ۲۰۱ ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہدنامہ اپنے ہاتہ سے لکہدیا تہا۔ لیکن آپ اُس سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ مامون کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تہا کہ آپکو زہر دار انگور یا انار کہلایا جائیگا مامون کا ارادہ تہا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور مامون کی جگہہ پر جناب امام دفن ہوے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی تہین +

عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة وهارون الرشید یخطب قال ترونی و ایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکہا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون کہ مین اور یہ یعنے ہارون رشید ایک گہر مین دفن ہونگے +

ومنهم الیه معروف الکرخی استاذ السری السقطی لانه اسلم علی یدہ (رواہ الحاکم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں مین سے تھے کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے تھے +

عن محمد بن عیسی بن حبیب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیہ ببلدنا فسلمت فوجدت عندہ طبقا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی فناولنی منہ ثمانی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینۃ ونزل ذلک المسجد وھرع الناس للسلام علیہ فمضیت نحوہ فاذا ھو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیہ وبین یدیہ طبق من خوص المدینہ فیہ تمر صیحانی فسلمت علیہ فاستدنانی وناولنی قبضۃ من ذلک التمر فاذا اعدتھا بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت لہ زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناک (رواہ الحاکم) محمد بن عیسے بن حبیب کہتا ہے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد مین آپ فروکش ہوے ہین مین حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہون اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کھجورون کے پتون کا طبق رکھا ہوا ہے جس مین صیحانی کھجورین ہین آپنے مجھکو ان مین سے آٹھ کھجورین عطا فرمائی ہین جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد مین اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے مین بھی آپکے پاس گیا دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہین جس جگہہ پر کہ مینے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا تھا۔ اور مدینہ کی کھجور کے پتون کا طبق صیحانی کھجورون سے بھرا ہوا آپکے سامنے رکھا ہوا ہے مینے سلام عرض کیا آپنے مجھے قریب بلا کر مٹھی بھر کر ان کھجورون مین سے عطا فرمائین مینے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائین جو مجھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے خواب مین عطا فرمائی تھین۔ مینے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجھے زیادہ عطا کرین آپنے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرینگے تو ہم بھی زیادہ دینگے۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخھا وشق سوقھا وعلیہ مظلۃ لا یری من وراءھا تعرض لہ الحفظان ابو زرعۃ الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعھما من طلبۃ العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیہ ان یریھم وجھہ ویروی لھم حدیثا عن آبائہ فاستوقف البغلۃ وامر غلمانہ ازیکشف المظلۃ واقر عیون تلک الخلائق برویۃ طلعتہ المبارک فکانت لہ ذوابتان معلقتان علی عاتقہ والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلتہ۔ فصاحت العلماء

یامعاشر الناس نصتوا فانصتوا و استملی منہ الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیہ جعفر عن ابیہ محمد الباقر عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابیطالب قال حدثنی حبیبی وقرۃ عینی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم قال حدثنی جبرئیل قال سمعت رب العزۃ سبحانہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالہا دخل حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی ۔ ثم ارخی الستر وسار فعد اہل المحابر والدوی الذی یکتبون فانا فوا عشرین الفا وفی روایۃ ان الحدیث مروی ۔ الایمان معرفۃ بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان ۔ لعلہما واقعتان ۔ وقال احمد لو قرأت ہذا الاسناد علی مجنون لبری من جنتہ صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ نیسا پور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیسا پور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام سے چلنا دشوار تھا ۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چہاتا لگا ہوا تھا ۔ جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑہکر باگ تہام لی ۔ طلبہ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تہی جو شمار میں نہیں آسکتی تہی ۔ دونو بزرگون نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں ۔ اور اپنے آباء کرام کی کوئی حدیث سنائیں ۔ آپنے خچر کو کہڑا کردیا اور چہتری کو اتار دیا ۔ آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی آنکھہ کو ٹہنڈک حاصل ہوئی ۔ دو گیسو آپکے کندہوں پر لٹکے ہوئے تہے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لوٹتے ۔ اور خچر کے پاؤں کو چومتے تہے ۔ علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہوجاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے دو حافظان حدیث کی التماس پر آپنے فرمایا مجہ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے ۔ اور ان سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے ۔ اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے ۔ اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں کہ اور اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجہ سے میری آنکھوں کی ٹہنڈک ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا ۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ کلمہ لا الہ الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا ۔ یہ کہکر جناب امام نے پردہ چہوڑ دیا ۔ اور تشریف لیگئے ۔ جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اسحدیث کو لکہہ رہے تہے انکا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اسحدیث کو بیان فرمایا تہا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتہ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتہ عمل کرنے کا نام ہے ۔ شاید یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

اسحدیث کو انہین اسناد کے ساتھ پڑہکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ تندرست ہوجائیگا +

وکانت وفاتہ ۲۰۳ھ فی اخر صفر وعمرہ خمس وخمسون ودفن بسنا اباد رستاق من اعمال طوس و اولادہ خمستہ واشہرھم جواد (صواعق) آپ کی وفات ۲۰۳ھ مین صفر کے آخرے تاریخون مین ہوئی ہے اسوقت اپکی عمر پچپن برس کی تہی۔ آپ قریہ سنا آباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوئے ہین آپکی پانچ اولاد تہین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین +

ومن مصنفاتہ مسند اہل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل بیت ہے جس مین اہل بیت کے رویات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے +

امام جواد علیہ السلام

امہ ام الولد یقال لہا سکینۃ المرسیۃ وکنیتہ ابوجعفر ککنیۃ جدہ محمد الباقر ولقبہ۔ تقی والجواد والقانع والمرتضی ولد بالمدینۃ تاسع عشر رمضان ۱۹۵ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا نام نامی سکینۃ المرسیہ تہا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت پر ابوجعفر تہی آپکے اشہر القاب تقی اور جواد ہین اور آپکے القانع اور المرتضی کے القاب بہی مشہور ہین انیسوین رمضان ۱۹۵ھ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا +

(وفی الصواعق) کان واقف والصبیان یلعبون فی ازقۃ بغداد ومر المامون ففروا ووقف محمد وعمرہ تسع سنین فالقی محبتہ فی قلبہ فقال لہ یا غلام ما منعک من الانصراف فقال لہ یا امیر المومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعہ لک ولیس لی جرم فاخشی والظن بک حسن ان تفر من لاذنب لہ فاعجبہ کلامہ وحسن صورتہ فقال ما اسمک واسم ابیک فقال محمد بن علی الرضا فترحم علیہ وعلی ابیہ وساق جوادہ وکان معہ بزاۃ للصید فلما بعد عن العراق وارسل بازا علی دراجۃ فغاب عنہ ثم عاد وفی منقارہ سمکۃ وتعجب من ذلک غایۃ العجب ورجع فرای الصبیان علی حالہم ومحمد عندہم ففروا الا محمد فدنا منہ وقال یا محمد ما فی یدی فقال یا امیر المومنین ان اللہ خلق فی بحر قدرتہ سمکا صغارا تصیدھا بزاۃ الملوک والخلفاء فیختبر بہا سلالۃ اہل المصطفی علیہ وعلیہم السلام فقال لہ انت ابن الرضا حقا واخذہ معہ واحسن الیہ وبالغ فی اکرامہ ولم یزل مشتغفا بہ مما ظہر لہ بعد ذلک

من فضله وعلمه وكمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم على تزويج بنته ام الفضل وصمم
على ذلك فمنعه العباسيون من ذلك خوفا من ان يعهد اليه كما عهد الى ابيه فذكر لهم انما اختاره
لتميزه على كافة اهل الفضل علما ومعرفة وحلما مع صغر سنه فتنازعوا فى اتصاف محمد بذلك ثم
تواعدوا على ان يرسلوا اليه من يختبره فارسلوا اليه يحيى بن اكثم وخواص الدولة فامر المامون
بفرش حسن لمحمد فجلس عليه فساله يحيى مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخليفة
احسنت يا ابا جعفر فاز اردت ان تسال يحيى ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول ـ رجل نظر الى
مرأة اول النهار حراما ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت عليه عند الظهر ثم حلت له
العصر ثم حرمت عليه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت عليه نصف الليل ثم حلت له الفجر فقال
يحيى لا ادرى فقال محمد امة نظرها اجنبى وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها
الظهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وكفر العشا وطلقها رجعيا نصف الليل وراجعها الفجر
فعند ذلك قال المامون للعباسيين قد عرفتم ما تنكرون ثم زوجه فى ذلك المجلس بنته ام الفضل
ثم توجه بها الى المدينة فارسلت تشتكى منه لابيها انه تسرى عليها فارسل اليها ابوها انا لم
نزوجك له لنحرم عليه حلالا فلا تعودى لمثله صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کی گلی میں کھڑے
ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا ـ تو اسکے دل میں امام کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ سے
پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگ گیا ـ آپنے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ تنگ نہیں تھا کہ میرے
ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہو جاتا ـ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا
اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا ـ کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں بھگائیں گے ـ مامون کو یہ کلام
نہایت پسند آیا ـ اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی ـ پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا
محمد بن علی الرضا ـ مامون کو آپ پر اور آپکے والد ماجد پر نہایت ترس آیا اور اپنی گھوڑا بڑھا دیا ـ مامون اسوقت
شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا ـ اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز
کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہو گیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ میں ننھی سی ایک مچھلی تھی ـ مامون دیکھکر نہایت
متعجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے
قریب ہو کر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے آپنے فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالے نے اپنے دریا کی قدرت
میں ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں اور اہل بیت مصطفی اسکے

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین مامون نے کہا بے شک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپ کو
اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم وفضل اور کمال عقل اور ظہور برہان کی حقیقت
کہلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخر ش اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل
کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس اس خوف سے مانع ہوئے۔ کہ ان کے باپ کیطرح سے کہین انکو بھی
ولیعہد نہ بناے۔ مامون نے عباسیون سے کہا مینے باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور
حلم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنے
لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائین گے جو ان امور مین انکا امتحان کرے۔ اس
بات کے لیے انہون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحیی بن اکثم کو پیش کیا سب اراکین
دولت اسوقت جمع تہے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک مکلف مسند بچہانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر
جلوس فرمایا یحیی نے ان سے چند مسائل پوچھے آپنے دلائل واضح سے جواب دیے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر
آپنے بہت ہی اچھی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحیی سے ضرور
پوچہین آپنے یحیی سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت
کیطرف دیکھا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تھی۔ پہر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہوگئی۔ پہر ظہر کیوقت
اسپر حرام ہوگئی اور عصر کے وقت پہر حلال ہوگئی پہر مغرب کے وقت حرام ہوگئی پہر عشا کو حلال ہوگئی اور آدہی
رات کو حرام ہوگئی۔ پہر فجر کو حلال ہوگئی یحیی نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا
صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکھا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تہی اور آفتاب کے طلوع کے وقت
اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہوگئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کردیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور
مغرب کے وقت ظہار* کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدہی رات کو اسے طلاق رجعی دی اور فجر کو اس سے
رجوع کیا یہ سنکر مامون نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جھگڑتے تھے اب تمنے دیکھ لیا۔ پہر اسی مجلس
مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کردیا۔ جناب امام مامون کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف
چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپ کے پاس شکایت کر بہیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا وملا رکہتے
ہین مامون نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انسے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو
حرام کرے ہرگز ایسی باتین پہر نکریو

وتوفی فی المحرم سنہ عشرین ومائتین ودفن فی مقابر قریش فی ظہر جدہ الکاظم وعمرہ خمس و

* ظہار بالکسر گفتن مرد زن خود را کہ تو بر من ہمچو پشت مادر منی و باین گفتن زن بر وے حرام میشود تا کفارہ ندہد حلال نگردد منتخب

عشرون سنة ویقال انه سم ایضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد مین قبرستان قریش مین اپنے جد امجد امام موسی کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے ✧

یقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابیہا (تذکرہ خواص الامہ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الائمہ مین لکھتے ہین کہ ام الفضل ماموں کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا ✧

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب فی تاریخ موالید اہل البیت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدینة فی رجب سنہ ۲۱۴ وامه ام ولد یقال لها سمانة المغربیة وکنیته ابو الحسن والقابه الهادی والمتوکل والناصح والنقی والمرتضی والفقیه والامین والطیب تاریخ موالید اہل بیت مین ابن الخشاب لکھتے ہین کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کی ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ مین ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تہا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے۔ اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور المرتضے اور الفقیہ اور الامین اور الطیب القاب ہین ✧

وسمی العسکری بذلک لاشخاصه من المدینة النبویة الی سر من رای واسکنه بها وکانت تسمی العسکر فعرف بالعسکری فکان وارث ابیه علما وسخاء امن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الکوفة وقال انی من المتمسکین بولای جدک وقد رکبنی دین اثقلنی حمله ما اقصد لقضائه سواک فقال کم دینک قال عشرة الاف درهم فقال طب نفسک بقضائه ان شاء الله تعالی ثم کتب له ورقة فیها ذلک المبلغ دینا علیه وقال له ایتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ایام فبلغ ذلک المتوکل فامر له بثلاثین الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال یا ابن رسول الله ان العشرة الالاف لا اقضی اربی فابی ان یسترد منه من الثلاثین شیئا فول الاعرابی وهو یقول الله اعلم حیث یجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انها شریفة بحضرت المتوکل فسال عمن یخبره بذلک فدل علی علی العسکری فجاء اجلسه معه علی سریره فسال یخبره بذلک فقال ان الله حرم اولاد الحسین علی السباع فتلقی السباع فعرض علیها ذلک فاعترفت بکذبها ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذلک فیه فامر بثلاثة من السباع فجیء بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلقت علیه والاسباع قد اصمت الاسباع من زئیرها للماشی فی الصحن یرید الدرجة مشت الیه اسکنت فمسحت

ودارت حوله وهو يمسحها بكمه ثم ربضت فصعد المتوكل وتحدث معه ساعة ثم نزل ففعلت معه الاول حتى خرج فاتبع المتوكل بجائزة عظيمة فقيل للمتوكل افعل كما فعل ابن عمك قال اتريدون قتلي رضوا عنه محرقه) آپ کا نام عسکری اسوجہ سے ہوا کہ آپ مدینہ منورہ سے سر من راہ مین جسکو سامرہ کہتے ہین نکالے گئے تہے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بہی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت مین اپنے والد ماجد کے وارث تہے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب مین سے ایک اعرابی آپ کی خدمت مین آکر کہنے لگا مین آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتہ متمسک ہون اور قرض کے بوجہ سے دب گیا ہون مین آپکے سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہین جانتا آپنے فرمایا تجہے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم آپنے فرمایا تو غم نہ کہا انشاء اللہ ادا ہو جائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکہدیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام مین ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اسنے ویسا ہی کیا آپنے اس سے میٹہی باتین کر کے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اس نے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت مین بہیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تہے بیس ہزار آپ لے لین آپنے تیس ہزار مین سے ایک درہم کے بہی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا۔ کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کے مقام کو خوب پہچانتا ہے۔ بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہین کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعوی کیا۔ متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی مین آزمایش کیجائے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلا کر اپنے تخت پر بٹہایا اور اس عورت کے دعوے سیادت مین امتحان کرنے سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچہے ڈالدو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جہوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل نے تین درندے قصر کے صحن مین چہڑوا دیے۔ پہر جناب امام کو بلوایا آپ کو اس مین داخل کر کے دروازہ بند کر دیا اور خود چہت پر چڑہ کر تماشا دیکہنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کہلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے جب آپ صحن مین پہونچکر سیڑہی پر چڑہنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑہے۔ اور ٹہیر گئے۔ اور آپکو چہیکر گرد پہرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تہے پہر درندے گہٹنے ٹیک کر بیٹہ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتہ چہت پر سے باتین کرتا رہا اور اترا آیا پہر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بہیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بہی ایسا

کر کے دکھا۔ جس طرح سے تیرے ابن عم نے کیا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہاں ہو +

وتوفی ابو الحسن علی الهادی وله من العمر اربعون سنة یوم الاثنین لخمس لیال بقیت من جمادی الآخرة ۲۵۴ھ ودفن فی داره بسر من راٰه یقال انه مات مسموما واولاده اربعة اشهرهم حسن الخالص۔

(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن چھبیسویں جمادی الآخر ۲۵۴ھ کو فوت ہوئے آپ کی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادیں تھیں جن میں سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے

الامام حسن الخالص علیه السلام

امه ام ولد یقال لها سوسن وکنیته ابو محمد والقابه الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینة لثمان خلون ربیع الآخر ۲۳۲ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور السراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھویں ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے +

وقع لبهلول معه انه راٰه وهو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انه یتحسر علی ما فی اید یهم فقال اشتری ما تلعب فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال له فلماذا خلقنا قال للعلم والعبادة فقال له من این لک ذلک قال من قول الله تعالیٰ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ثم ساله ان یعظه فوعظه بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیه فلما افاق قال له ما نزل وانت صغیر لا ذنب لک فقال الیک عنی یا بهلول انی رأیت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جهنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر من رای قحطا شدیدا فامر الخلیفة المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثة ایام فلم یسقوا فخرج النصاری ومعهم راهب کلما مد یده الی السماء هطلت ثم فی یوم الثانی کذلک فشک بعض الجهلة وارتد بعضهم فشق ذلک علی الخلیفة فامر باحضار الحسن الخالص فقال ادرک امة جدک رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان تهلک فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک ان شاء الله تعالیٰ وحکم الخلیفة فی اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم له فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراهب یده مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یده فاذا فیها عظم آدمی فاخذ من یده وقال استسق فرفع یده فزال الغیم وطلعت الشمس

ذوالقرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے دونو طرف کا مالک ہے قال الھروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنی الجنۃ ہروی ذوالقرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں جنت کی دونون طرف مراد ہیں ؁

قال ابو عبید ذو قرنیہا ھذہ الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مؤنث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنے یا علی تم اس امت کی ذوالقرنین ہو ؁

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کو ذوالقرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہون۔ بتحقیق اس سے محبت نہین کرے گا مگر مومن اور بغض نہین رکھے گا مگر منافق جسنے کہ اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جسنے اس کو بغض کیا مجھ سے بغض کیا ؁

(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سال علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ فمات ثم احیاہ اللہ لجہادھم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الاخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادھم فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سنتہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانبار وابن عبد الحکم نقلت عن کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خوارج کے پیش نماز ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچھا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا بادشاہ آپنے فرمایا نبی تھا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے اس سے محبت کی اور اسکو صاحب محبت بنا دیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کر دیا۔ پھر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بھیجا ان لوگون نے اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جس سے کہ اسکا انتقال ہو گیا پھر خدا تعالی نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کرکے اس قوم کی طرف بھیجا انہون نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مر گیا خدا نے اسکو پھر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسلیئے اسکا نام ذوالقرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ؁

(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ھو فقال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

یتعجب الناس من ذلک فقال الخلیفۃ للحسن ما ھذا یا ابامحمد فقال ھذا عظم نبی ظفر بہ ھذا الراہب من بعض القبور ما کشف عن عظم النبی تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبہۃ عن الناس ورجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلاۃ الخلیفۃ تصل الیہ کل وقت (صواعق محرقہ) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپکو بہلول دانا نے دیکھا کہ لڑکے کھیل رہے ہیں اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے روتے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں بہلول نے کہا میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی چیز تمہیں بھی مول لے دوں آپنے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں آپنے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپنے کہا خدای پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کروگے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتیں پوچھیں آپنے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہو کر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ میں آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہیں آپنے تو ابھی کوئی خطا نہیں کیا آپ نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس طرح سے ہی مجھے بھی ڈر ہے کہ کہیں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے لوگوں میں قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقا کے واسطے شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان میں ایک راہب تھا جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسیطرح ہوا۔ بعض جاہلوں کو شک پیدا ہو گیا۔ اور دین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ السلام کو بلا کر کہا اپنی جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرماویں قبل اسکے کہ ہلاک ہو جاوے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک زائل کردونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکال دینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے جب نماز استسقا کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہو گیا جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپنے وہ ہڈی اسکے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے جسم مبارک کی ہڈی ہے۔ جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کر کے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ رفع ہو گیا جناب امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے۔ اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے۔ اکثر بادشاہی انعامات انکی خدمت میں پہونچتے رہتے تھے +

وفی فصول المہمہ ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سرمن رای وقامت صیحۃ واحدۃ عطلت الاسواق وغلقت دکاکین ورکب بنوہاشم القواد والکتاب القضاۃ والمعدلون وسائر الناس الی جنازتہ فکانت سرمن رای یومئذ شبیہۃ بالقیامۃ فلما فرغوا من تجہیزہ بعث الخلیفۃ الی عیسی بن المتوکل لیصلی علیہ وصلی علیہ ودفن بالبیت الذی دفن فیہ ابوہ وکانت وفاتہ فی یوم الجمعۃ لثمان خلون من شہر ربیع الاول سنۃ ۲۶۰ھ وعمرہ ثمان وعشرون سنۃ ویقال سم ایضا ولم یخلف غیر ولدہ ابی القاسم محمد الحجۃ فصول المہمہ میں لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر مشتہر ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور عزو غا برپا ہو گیا بازار وں میں ہڑتال ہو گئی دکانیں بند ہو گئیں تمام بنی ہاشم اور قصاص کا حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلائق انکے جنازے کو دوڑے سرمن رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑہائی اور اسی گھر میں دفن کیا جس میں کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپنے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن ۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا تھا۔ آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحجہ کے سوا۔ آپکی اور کوئی اولاد نہیں رہی

الامام المہدی علیہ السلام

اسمہ محمد کنیتہ ابو القاسم لقبہ الحجۃ والمہدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب الزمان۔ وعمرہ عند وفات ابیہ خمس سنین لکن اتاہ اللہ فیہا الحکمۃ ویسمی لقائم قیل لانہ نستر وغاب فلم یعرف این ذہب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے یعنے نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہین اور آپ کا لقب الحجہ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے۔ آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر مین آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسلیے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہو گئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہان تشریف لے گئے ✤

قال الشیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المہدی حیا باقیا بعد غیبۃ الی الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء اللہ تعالی وھولاء قد ثبت بقائھم بالکتاب و السنۃ شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان مین جہان پر کہ انہون نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہین ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہین اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا مین سے ہین جناب مہدی علیہ السلام کے بقا مین بھی کوئی مانع نہین اور ان لوگون کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے ✤

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامام علیہ السلام

(۱) عن عبداللہ بن عمر قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی وعلی راسہ غمامۃ ینادی منادٍ ھذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ (اخرجہ ابونعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المہدی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر بادل سایہ کی ہوئی ہوگی۔ غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو ✤

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المہدی منی وھو اجلی الوجہ اقنی الانف یملا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی وابوداؤد وابونعیم والدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مہدی مجھ مین سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی ✤

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیبعثن اللہ من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبھہ یملا قسطا وعدلا (اخرجہ ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تعالی میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ؛

(۴) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المھدی رجل من ولدی وجھہ کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خدہ الایمن خال کانہ کوکب دری یملا الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافتہ اھل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجہ ابو نعیم والرویانی فی مسندہ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد مین سے اسکا چہرہ مثل چودھوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عرب کے لوگون کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کی پرندے خوش ہوجائین گے ؛

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المھدی منا الذی یصلے عیسی ابن مریم خلفہ (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم مین سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑہین گے ؛

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن تھلک امۃ انا اولھا وعیسی بن مریم اخرھا والمھدی وسطھا (اخرجہ احمد فی مسندہ وابو نعیم فی عوالیہ وابن ماجۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق مخبر صادق صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہین ہوگی کہ مین اسکے اول ہون اور آخر اسکے عیسے علیہ السلام ہین اور مہدی علیہ السلام اسکے بیچ مین ہے ؛

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالی ذالک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسمی

واسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجہ احمد وابوداؤد وابونعیم و الترمذی قال حسن صحیح۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر بڑہائیگا کہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی ✤

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا اخرجہ احمد والترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ وفی روایۃ احمد وابوداؤد والترمذی والدیلمی لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی۔ جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن میں میری عترت میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی نے یوں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہیں گذرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اسکا مالک نہیں ہو جائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ✤

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملأن الارض جورا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملأ عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعا (اخرجہ الطبرانی والبزار) ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بھر جائے گی تو پروردگار مجھ میں سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا اسکا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گھانس کے پتے کو اگنے سے نہیں روک سکے گی۔ وہ تم میں سات یا آٹھ برس ٹھیریگا۔ اگر اس سے زیادہ ٹھیرا تو نو برس ✤

(۱۰) عن زر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی (اخرجه ابو داود) زر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جاویگی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہو جائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ٭

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لتملأن الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اهل بیتی رجل یملاها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسویة ویجعل الله الغنی فی قلوب هذه الامة فیملک سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوة بعد المهدی (اخرجه ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ بتحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا۔ جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا۔ اللہ تعالی تونگری کو اس امت کے لوگون کے دل مین بھر دیگا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہے گا۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول الله صلی الله علیه قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جبابرة ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجه الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہون کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ٭

(۱۳) وانه لعلم للساعة قال مقاتل ومن تبعه من المفسرین ان هذه الآیة نزلت فی المهدی (صواعق محرقه) اور بتحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیرو مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المهدی لانه یهدی لامر قد خفی ویستخرج التابوت من ارض یقال لها انطاکیه (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امر دین کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ٭

(۱۵) عن سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المهدی یظهر تابوت السکینة من بحیرة طبریة حتی یحمل فیوضع بین یدیہ ببیت المقدس فاذا نظر الیه الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجه ابونعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس مین رکھدینگے سے دیکھکر بہت تھوڑے یہودی اسلام لائین گے +

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال بلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان لشئی انتزع حتی یردہ (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو لوٹا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتوں کی جڑوں سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے +

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان لله کنوزا لیست من ذهب ولا فضة ولکن بها رجال عرفوا الله حق معرفته وهم انصار المهدی اخر زمان (اخرجه نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے ہین نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہین جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخرالزمان کے انصار ہین +

(۱۸) عن کعب قال قتادة۔ المهدی خیر الناس اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمته جبرئیل وساقته میکائیل۔ هو بین الخلائق یطفی الله به الفتنه العمیاء وتامن الارض ان المرءة تحج فی خمسة نسوة ما معهن رجل لا تتقی شیئا الا الله تعالی یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی)۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنے والے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبرئیل انکے مقدمة الجیش ہین اور میکائیل سب سے پچھلے فوج ساقہ مین تشریف رکھتے ہونگے۔ خدائے پاک مہدی کی برکت سے اندہا دہند کے فتنون کو بجھا دیگا۔ یہانتک کہ زمین مین امن پھیل جائیگا۔ کہ ایک عورت پانچ عورتون کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوة ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا +

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یاوی الی المهدی امته کما یاوی النحل

الی یعسوبها ویملأ الارض عدلاً کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرهم الاول لا یوقظ نائماً ولا یهریق دماً (اخرجه نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح آکر مجتمع ہو جائینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہو جاتی ہیں وہ زمین کو عدل سے یوں بھر دیگا جسطرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہو جائینگے۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائینگے اور نہ کسیکا خون بہائینگے +

المہدی کا جناب سیدہ کی اولاد میں سے ہونا

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمه (اخرجه ابوداؤد والنسائی والبیهقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا +

(۲) عن ام سلمة قالت ذکرت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم احق المهدی فقال نعم هو حق وهو من ولد فاطمة (رواه ابن المناوی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپنے فرمایا ہاں سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزهری قال المهدی من ولد فاطمة وما الخلافة الا فیهم (اخرجه نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہیں ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه ولج البیت وقال والله ما ادری ادع خزائن البیت وما فیه من السلاح والمال او اقسمه فی سبیل الله فقال له علی بن ابی طالب امض یا امیر المومنین فلست بصاحبه انما صاحبه منا شاب قریش یقسمه فی سبیل الله فی اخر الزمان (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزائن میں تشریف لیجا کر کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتھیار لوگوں کو تقسیم کردوں یا اسیطرح پر رکھا رہنے دوں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ای

امیرالمومنین جس طرح یہ ہے اسی طرح پڑا سکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنیکے اہل نہین ہین اسکی تقسیم کرنے کا اہل ایک نوجوان ہم اہل قریش مین سے آخر زمان مین پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ مین تقسیم کریگا

عن ابن عباس قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اهل البیت فتی فلم تلبسه الفتن ولم یلبسها فقال یا ابن عباس یعجز عنها مشیختکم ولا ینالها شبانکم وهو امر الله یؤتیه من یشاء (اخرجه ابن شیبه فی مصنفه والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) ابن عباس رضی الله عنهما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا سلسلہ تبتک نہین گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت مین سے ایک نوجوان نہین آئیگا نہ تو فتنے اس سے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنون سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بوڑھے اس سے عاجز آجاینگے۔ اور تمہاری نوجوان اس سے نہین بہٹکنے پائینگے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے عطا کرے ؛

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ملک مومنان وکافران فالمومنان ذو القرنین وسلیمان۔ والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکها خامس من اهل بیتی (اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنون سے اور کافرون سے دو دو آدمی تمام روئے زمین کے مالک ہوئے ہین۔ مومنون سے ذوالقرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافرون سے نمرود اور بخت نصر پانچوان ہم اہل بیت مین تمام روئے زمین کا مالک ہوگا ؛

(۷) عن علی ابن الهلالی المکی قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی شکایة التی قبض فیها فاذا فاطمة عند راسه فبکت حتی ارتفع صوتها فرفع رسول الله صلی الله علیہ وسلم طرفه الیها فقال حبیبتی فاطمة ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال حبیبتی اما علمت ان الله عزوجل اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباک فبعثه بالرسالة ثم اطلع اطلاعة فاختار منها بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاه یا فاطمة نحن اهل البیت قد اعطانا الله سبع خصال لم یعط احد قبلنا ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین واکرمهم علی الله واحب المخلوقین الی الله وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبهم الی الله عزوجل وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء واحبهم الی الله وهو حمزة بن عبد المطلب وهو عم ابیک وعم بعلک ومنا من له جناحان اخضران یطیر فی الجنة مع الملائکة حیث یشاء وهو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطاہ ہذہ الامۃ وہما ابناک الحسن والحسین وہما سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما والذی بعثنی بالحق خیر منہما ویا فاطمۃ والذی
بعثنی بالحق ان منہما مہدی ہذہ الامۃ اذا صارت الدنیا ہرجا ومرجا وتظاہرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضہم علی بعض فلا کبیر یرحم صغیرا ولا صغیر یوقر کبیرا فیبعث اللہ عند ذلک
منہما من یفتح حصون الضلالۃ وقلوبا غلفا یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان
یملا الدنیا عدلا کما ملئت جورا یا فاطمۃ لا تحزنی ولا تبکی فان اللہ عزوجل ارحم بک وارؤف
علیک منی وذلک بمکانی منی وموضعک فی قلبی وزوجک ہو اشرف اہل بیتی حسبا واکرمہم
منصبا وارحمہم بالرعیۃ واعدلہم بالسویۃ وابصرہم بالقضیۃ وقد سالت ربی عزوجل ان تکون
اول من یلحقنی قال علی فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم تبق فاطمۃ الا خمسۃ وسبعین یوما حتی
الحقہا اللہ تعالی بہ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی علی ابن الہلالی
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت مین حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھین حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی گھگی بندہ ہوگئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیون روتی ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہین معلوم نہین کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان مین
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث بالرسالۃ کرکے بھیجا۔ پھر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا اور مینے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتین عطا کی ہین کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دیگئی ہین اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیجائینگی مین خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہون اور مین تمہارا والد ہون۔ اور ہمارا وصی
سب وصیون سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدون سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت مین سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہین اور
فرشتون کے ساتھ جہان چاہتا ہے جنت مین اڑتا پھرتا ہے اور تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباط بھی ہم مین سے ہین اور وہ دونون تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہین جو جوانان اہل جنت کے سردار ہین۔ اور قسم ہے اس خدا کی جسنے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والدین ان سے بہتر ہین اور اے خدا کی قسم ہے جسنے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس

یقول ھو عبد ناصح اللہ فنصحہ وان فیکم لشبہہ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا میں نے تمہاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگوں میں اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاھد قال قیل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال واللہ ھو احد الثقلین سبق بالشہادتین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وھو ابو السبطین الحسن والحسین وھو مولائی ومولی الثقلین ومثلہ فی الامۃ مثل ذی القرنین وردت علیہ الشمس مرتین (اخرجہ اخطب الخوارزمی) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم علی کی شان میں کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزوں میں سے ایک ہیں (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سب سے اول شہادتین (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ) کے ادا کرنیوالے ہیں۔ انہوں نے دو قبلوں (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑہی ہے۔ اور دونو بیعتیں کی ہیں (یعنے بیعت اول بیعت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں ہوئی اور بیعت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ میں ہوئی) اور وہ باپ ہیں سبطین کے جو حسن اور حسین ہیں اور وہ میرے اور تمام جن و انس کے مولا ہیں اور اس امت میں وہ مثل ذو القرنین کے ہیں اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیہ قال مجد الدین الفیروزآبادی فی القاموس۔ ذو القرنین اسکندر رومی لانہ دعاھم الی اللہ عزوجل فضربوہ علی قرنہ الایمن فاحیاہ اللہ تعالی ثم دعاھم فضربوا علی قرنہ الاخر فمات فاحیاہ اللہ تعالی او لانہ بلغ قطری الارض او الضفیرتین لہ۔ والمنذر بن ماء السماء لضفیرتین کانتا فی قرنیہ راسہ وعلی بن ابیطالب لقولہ صلی اللہ علیہ یا علی ان لک فی الجنۃ بیتا ویروی کنزا وانک لذو قرنیھا۔ ای لذو طرفی الجنۃ و ملکھا الاعظم بملک سلک الجنۃ کما سلک ذو القرنین جمیع الارض او ذو قرنی الامۃ فاضمرت وان لم یتقدم ذکرھا او ذو جبلیھا الحسن والحسین او ذو شجتین فی قرنیہ راسہ احدھما من عمرو بن عبدود والثانیہ من ابن ملجم لعنھما اللہ ذو القرنین سکندر رومی کو کہتے ہیں اسوجہ سے کہ جب سکندر نے لوگوں کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہوں نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پہر وہ لوگوں کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگوں نے انکے سر کے دوسرے طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذو القرنین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ زمین کے دونو طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلیں تہیں۔ اور منذر بن ماء السماء کو بہی ذو القرنین کہتے ہیں جو شاہان عراق میں سے تھا اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونو طرف کاکلیں تہیں۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بہی ذو القرنین کہتے ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب میں فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیئے بہشت میں ایک گہر ہے یا خزانہ ہے

امت کا مہدی بھی انہدونوں میں سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا میں جھگڑے بکھیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہو جائیں گے آمد و رفت کے رستہ رک جائیں گے ایک دوسرے کو لوگ لوٹنے لگیں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا۔ پس ایسے وقت میں اللہ تعالی اسکو برانگیختہ کرے گا اور وہ گمراہی کے تمام مضبوط قلعوں کو فتح کرے گا۔ اور بروہ جہالت میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھولیگا۔ جیسے کہ میں نے ابتداء امر میں دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ میں اسکو قائم کرے گا۔ جس طرح کہ دنیا ظلم سے بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بھر دیگا۔ یا فاطمہ تم غم ست کرو ست رؤو۔ خدا تمپر بہت مہربان ہے تمہارا درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل میں جگہہ پائی ہے تمہارا شوہر حسب میں میری سب اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سب کے منصب سے بکرم ہے اور وہ رعیت کی ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سے زیادہ جھگڑوں کی تہ کو پہونچنے والا ہے۔ میں نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہیں مجھ سے ملائیگا علی ابن الھلالی ناقل ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہیں رہیں۔ خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملادیا ؛

(۸) عن علی قال اذا نادی لمنادی من السماء ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک یظہر المھدی علی افواہ الناس ویشربون حبہ ولا یکون لھم ذکر غیرہ اخرجہ ابو نعیم و السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آسمان سے پکارنے والا پکاریگا۔ کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لوگوں کو اسکی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم وینادی منادی من الارض ان الحق فی آل عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل کلمۃ الشیطان والصوت الاعلی کلمۃ اللہ العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکارے گا کہ حق آل عیسے کا ہے۔ عباس کہتا ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدائے برتر کی آواز ہوگی ؛

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یارسول اللہ امنا المھدی ام من غیرنا یارسول اللہ قال بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد و ابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی

مکحول جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر میں سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم میں سے ہوگا۔ اللہ امر کو ختم کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے +

(۱۱) عن ابی ھریرۃ قال حدثنی خلیلی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج علیھم رجل من اھل بیتی فیضربھم حتی یرجعون الی الحق قلت وکم یملک قال خمسا واثنتین (اخرجہ ابو یعلی والسیوطی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہانتک قیامت قائم نہین ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہین برآمد ہوگا پس وہ انکو مار یگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کرین گے مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپنے فرمایا پانچ دن دو برس +

(۱۲) عن سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المھدی فقالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابن ماجۃ) سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھے ہوئے مہدی کا ذکر کر رہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہو کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا +

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری آل اور فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا +

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ المھدی من ولدک (اخرجہ ابو نعیم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد مین سے ہوگا +

(۱۵) عن قتادۃ قلت لسعید بن المسیب احق المھدی قال نعم ھو حق قلت ممن ھو قال من قریش قال من ای قریش قال من بنی ھاشم قلت من ای بنی ھاشم قال من ولد عبد المطلب قلت من ای ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمۃ قلت من ای اولاد فاطمۃ قال حسبک الآن (رواہ المناوی فی الملاحم) قتادہ کہتے ہین کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کہ آیا مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہان انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم مین سے ہونگے وہ کہنے لگے قریش مین سے مینے کہا قریش کے کس گروہ مین سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم مین سے مینے کہا

کون سے بنی ہاشم ہین سے وہ کہنے لگے عبد المطلب کی اولاد مین سے مینے کہا عبد المطلب کی کس اولاد مین سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد مین سے مینے کہا فاطمہ کی کس اولاد مین سے وہ بولے اب تجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن بنو عبد المطلب سادات اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی (اخرجہ ابن ماجہ والدیلمی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہین - مین - اور حمزہ - اور علی - اور جعفر - اور حسن - اور حسین - اور مہدی +

(۱۷) عن حذیفۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ما ھو کائن ثم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من ولدی اسمہ اسمی فقام سلمان وقال یا رسول اللہ من ای ولدک ھو قال من ولدی ھذا وضرب بیدہ علی الحسین (اخرجہ ابو نعیم فی عوالیہ) حذیفہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑہا - اور جو ہونے والی باتین تہین انکا ذکر کیا - پہر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہین رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس مین میری اولاد مین سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا - سلمان نے کہڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند مین سے ہوگا - آپ نے فرمایا میرے اس فرزند مین سے ہوگا - اور ہاتھ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کو مارا +

(۱۸) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ھل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ فدخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتی بدت دموعہا علی خدھا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ بعدک یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ تعالی اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعلک فاوحی اللہ الی فانکحتہا منک واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجتک اعلمہم علما واکثرہم حلما واقدمہم سلما فضحکت فاطمۃ واستبشرت فاراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یزیدہا

مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا یا فاطمہ
لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین
وامرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر یا فاطمۃ نحن اہل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا احد
من الاولین ولا یدرکہا الاخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وہو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء
وہو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وہو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطا ہذہ الامۃ وہما ابناک و
منا مہدی الامۃ الذی یصلے عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ہذا مہدی
الامۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابوہارون العبدی کہتے ہین کہ مینے ابوسعید خدری کے پاس جا کر کہا آپ
جنگ بدر مین موجود تہے۔ وہ بولے ہان مین موجود تہا مینے کہا کیا تم مجہ سے کوئی حدیث بیان کر
سکتے ہو جو تمنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کے حق مین سنی ہے۔ وہ کہنے لگے ارے
میری بیٹی مین تجہ سے بیان کرتا ہون کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہو
ضعیف ہو گئے۔ تو جناب فاطمہ رض آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کی داہنی طرف
بیٹہا ہوا تہا جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکہا تو رونے
سے انہین اچہو آگیا۔ اور رخسارون پر آنسو ظاہر ہوگئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
اے فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکے بعد مین اپنی تباہی سے
ڈرتی ہون۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار نے زمین کے باشندون پر اطلاع پاکر تیرے باپ کو
چن لیا۔ پہر دوبارہ اطلاع پاکر ان مین سے تیرے خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پہر خدا نے میری جانب وحی کی
اور مینے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہین جانتی خدا کی مہربانیون کو کہ خاص
تیرے حق مین کی ہین۔ مینے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم مین سب سے زیادہ اور حلم مین سب سے
اچہا اور صلح مین سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑین اور خوش ہو گئین۔ پہر آنحضرت نے
چاہا کہ ان تمام مہربانیون کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی
آل کے نصیب کی ہین۔ انکا اور دل بڑہائین۔ پس آپنے فرمایا ای فاطمہ علی کے آٹہ دانت یعنی مناقب
ہین۔ خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا۔
اور حسن و حسین کا اسکی اولاد مین سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف و نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل
بیت ہین ہمین چہہ چیزین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہم سے پہلے لوگون کو بہی نہین دی گئین اور ہمارے پچہلے
بہی ان چیزون کو نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی سب نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیون سی بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدون سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم ہین سے ہین اور وہ تیرے دونون بیٹے ہین۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمین ہین سے ہے۔ کہ جسکے پیچھے عیسی علیہ السلام نماز پڑہینگے پہر جناب حسین علیہ السلام کے کندہے پر ہاتھہ مار کر فرمایا اس سے اس امت کا مہدی علیہ السلام پیدا ہوگا۔

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کا حال کسیقدر تفصیل یا اجمال ہی سے لکھا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا متحمل نہین ہوسکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب کی مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل نے کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے ہین۔ جن سے کہ روی زمین پر ہدایت کی روشنی پہیلی ہے۔

قد تم الباب الثالث من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب ویلیہ الباب الرابع

چوتھا باب جناب امیر علیہ السّلام کے خصوصیات مین

المسمے

بالعروۃ الوثقی فے خصائص المرتضیٰ

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمۃ بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعۃ اشھر من حملی بعلی ابن ابی طالب و کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر الی یقول یا امی مالک قد تغیر لونک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیھا فقال ابو طالب ان کان ذکرا فھو لک عبد وان کانت انثی فھی لک امۃ فلما وضعتہ جعلتہ فی غشاوۃ فقال ابو طالب لا تفتحوہ حتے یاتی محمد فیاخذ حقہ فجاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفتح الغشاوۃ فاخرج منھا غلاما حسنا فغسلہ بیدہ وسماہ علیا وبزق فی فیہ واصلح امرہ ثم انہ القمہ لسانہ فمازال علی یمصہ حتے نام فلما کان من الغد طلبنا لہ ظئیرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالقمہ لسانہ فنام فکان کذلک ماشاء اللہ (اخرجہ الامام الفقیہ الحسین الکاکی فی کتابہ راحۃ الصلاۃ فی محبۃ الصحابۃ) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہین کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ مین رہے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اکثر ہمارے گھر مین تشریف لایا کرتے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم روز بروز کیون زرد پڑتی جاتی ہو مینے عرض کیا آپ کو نہین معلوم کہ مین حاملہ ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو مینے اسے ایک کپڑے مین لپیٹ رکھا ابو طالب کہنے لگے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاوین

اسکو پرت کھونا وہ آکر خود اپنے حق کو لے لینگے اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے کو کھولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس مین سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اس کے منہ مین اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا دوسرے روز ہم نے دودھ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان موہنہ مین نہ لیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ مین ڈالا وہ حضرت کی زبان مبارک کو چوستا چوستا پھر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جبتک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو چوستا رہا ۔

قال محمد بن طلحة الشافعی ولد فی لیلة الاحد الثالث والعشرین من شهر رجب سنة تسعمائة وعشرین من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملك فارس یومئذ ابرویز بن هرمز وولد بالکعبة البیت الحرام وکان مولده بعد ان تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم بخدیجة بثلث سنین وکان عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم ولادته ثمانیا وعشرین (المطالب السئول) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسوین ۹۲۰ سنہ اسکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تہا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونیکے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوئے بسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تہا ۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وهناك نسوة کثیرة اذ اقبلت منهن امراة فقلت من انت رحمك الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بنی ساعدة فقلت لها هل عندك من شیء تحدثنی به قالت ای والله حدثتنی عمارة بنت عبادة بنت نضلة بن مالك بن العجلان الساعدی انها کانت ذات یوم فی نساء من العرب اذ اقبل ابوطالب کئیبا حزینا فقلت ما شانك قال ان فاطمة بنت اسد فی شدة من المخاض واخذ بیدها وجاء بها الی الکعبة وقال اجلسی علی اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما مسرورا نظیفا منظفا لم ار کحسن وجهه فسماه علیا وحمله النبی صلی الله علیه وسلم حتی اداه الی منزلها قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت بشیء قط الا وهذا احسن منه اخرجه الفقیه ابن المغازلی الشافعی فی المناقب جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تہے وہان بہت سی عورتین بہی موجود تہین ان مین سے ایک عورت بڑہکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچہا تو کون ہے اس نے بیان کیا مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کر وہ کہنے لگی مجہ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تہی کہ مین ایک روز عرب کی عورتون مین موجود تہی اتنے مین ابو طالب تشریف لائے انکے چہرہ سے آثار حزن نمایان تہے مینے پوچہا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہین۔ پہر فاطمہ بنت اسد کا ہاتہہ پکڑ کر کعبہ مین لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہین بیٹہ جا ابہی وہ اچہی طرح بیٹہنے نہ پائی تہی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوشرو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن وجمال کا لڑکا ہمنے کبہی نہین دیکہا تہا۔ اسکا نام ابو طالب نے علی رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد نے انکو اٹہا کر گہر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہین واللہ ہم نے اس سے بہتر کبہی کوئی بات نہین سنی ہے ✣

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم مین تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاهد بن جبیر قال کان من نعمة الله علی علی وما اراد الله به من الخیر ان قریشا اصابتهم ازمة شدیدة وکان ابو طالب ذا عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه العباس وکان من ایسر بنی هاشم یا عم ان اخاك ابا طالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا الیه فلنخفف من عیاله آخذ من بنیه رجلا فنکفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا ابا طالب فقالا انا نرید ان نخفف عنك من عیالك حتی ینکشف عن الناس ما هم فیه فقال لهما ابو طالب اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه واخذ العباس جعفرا فضمه الیه فلم یزل علی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بعثه الله عز وجل نبیا فاتبعه وآمن به وصدقه (مطالب السئول کا ریاض النضرہ) ابو الحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے کہ جناب علی کے حق مین خدا کی نعمت تہی اور خدا نے انکے حق مین نیکی کا ارادہ کیا تہا کہ اہل مکہ کو در دناک قحط پیش آیا اور ابو طالب کثیر العیال تہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ ان دونون تمام بنی ہاشم مین بڑے مالدار تہے۔ جا کر کہا۔ اے عمو ابو طالب بڑے عیالدار ہین اور آپ دیکہہ رہے ہین کہ اسوقت لوگون کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتہہ ابو طالب کے پاس چلو تاکہ ہم انکا عیال بانٹ لین انکا ایک لڑکا مین لے لون اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونو کا تکفل حال کرین عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے۔ دونو ملکر ابو طالب کے پاس گئے اور انسے کہنے لگے ہم آپ کو عیال کے بوجہ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہین تاوقتیکہ قحط لوگون کے سر سے ٹلجائے۔ ابو طالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی +

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من ھذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ھذہ الامۃ بعدی اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المومنین وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا یہہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجہ پر ایمان لایا ہے اور یہہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجہ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہہ صدیق اکبر ہے +

(۴) عن ابی ذر رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تھے کہ تو سب سے پہلے مجہپر ایمان لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے +

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد والترمذی وصححہ) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں +

(۶) عن ابن عمر و انس بن مالک و جابر رضی اللہ عنہم قالوا بعث صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجہ البغوی والترمذی ... ... والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے۔

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علی وعلی علی سبع سنین وذلک لانہ لم ترفع شہادۃ ان لا الہ الا اللہ الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اس وجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کی طرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوتی تھی۔

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین معی ایمانا واعلمہم بایام اللہ واوفاہم بعہد اللہ وارأفہم بالرعیۃ و اقسمہم بالسویۃ واعظمہم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پیش قدم اور مجھ پر ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو۔

(۹) عن ابی سعید و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک یا علی سبع خصال لا یحاجک فیہن احد یوم القیامۃ انت اول المؤمنین باللہ ایمانا واوفاہم بعہد اللہ وارأفہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعلمہم بالقضیۃ واعظمہم منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاکم عن معاذ بن جبل) دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر بانٹنے میں ان سب سے پورا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے۔

اور تو اسکا ذوالقرنین ہی یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونوں طرف کا مالک ہے۔ اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح سکندر ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تہی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہیں بس ضمیر کی اسحدیث میں امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہیں آیا۔ یا اس سبب سے کہ آپ اس امت کے دو بزرگوں کے والد ہیں یعنے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے یا اس سبب سے کہ آپکے سر اقدس کے دونوں طرف دو زخم لگے ہیں پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون سے ؛

خاصف النعل

(۱) عن زر قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا اناس من المشرکین من رؤسائهم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا و رقابنا و انما خرجوا من خدمتنا فارددهم الینا فقال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتہن عن مخالفۃ امر الله اولیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن الله قلوبهم للتقوی قال بعض اصحاب رسول الله صلے الله علیہ وسلم من اولئك یا رسول الله قال منهم خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفہ (اخرجہ الترمذی و ابوداؤد) زر رضی الله عنہ سے روایت ہی کہ حدیبیہ کے روز ہماری پاس مشرکین کے چند رئیس آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہاری پاس چلے آئے ہیں اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بہاگے ہیں وہ ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تمپر ایسے لوگ بہیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتہہ انکے دلکا امتحان کرلیا ہی آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے عرض کیا یا رسول الله وہ کون لوگ ہیں فرمایا ایک ان میں سے جوتا سینے والا ہے حضور نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تہا ؛

(۲) عن علی قال ان سهیل بن عمرو اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال یا محمد ارقوننا لحقوبك فارددهم الینا فغضب رسول الله صلی الله علیہ وسلم حتی رئی الغضب فی وجهہ ثم قال لتنتہن یا معشر قریش او لیبعثن علیکم رجلا منکم امتحن الله قلبہ للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول الله ابوبکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل ثم قال علی اما انی سمعت رسول الله صلے الله علیہ وسلم یقول لا تکذبوا علی فمن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ سہیل ابن عمرو نے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایاں ہونے لگے پہر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم متنبہ ہو جاؤ ورنہ خدا تعالی تمپر ایک ایسا آدمی بہیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردن ماریگا حضرت سے پوچہا گیا کہ وہ شخص ابوبکر ہیں آپنے فرمایا نہیں پہر پوچہا گیا کیا عمر

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب و هو یقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منھن کل واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا و ابوبکر و ابو عبیدۃ بن الجراح و نفر من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ ضرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما و انت اول المؤمنین ایمانا و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی کذب یا علی من زعم انہ یحبنی و یبغضک (اخرجہ الطبری و ابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے بہتر تھی کہ جس پر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے میں سب مسلمانوں کا پیش قدم اور ایمان لانے میں سب مومنوں کا پیش رو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا موسے سے ۔ وہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو ۔ کہ مجھے دوست رکھتا ہی اور تجھ سے عداوت رکھے ۔

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص و ابی سعید و ام سلمۃ و اسماء بنت عمیس و جابر بن عبد اللہ قالوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابو وقاص اور ابو سعید اور ام المؤمنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم سب مسلمانوں سے پہلے اسلام لائے ہو ۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا صدیق الاکبر آمنت قبل ان یؤمن ابوبکر و اسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب علی علیہ السلام کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہوں اور ان سے اول ایمان لایا ہوں

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و وزیرہ و لقد علمتم انی اولکم ایمانا باللہ عز و جل و برسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا و انی لابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و شریکہ فی نسبہ و ابو ولدہ و زوج سیدۃ

نساء اهل الجنة (الیواقیت لابی عمر الزاھد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علی نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وزیر ہون تم بخوبی جانتے ہو مین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہا گروہ داخل اسلام ہوئے ہو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور نسب مین شریک ہون مین انکے بچون کا باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریة قالت کنت امرأة اخرج مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادا وی الجرحی فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیة فقلت حدثینی ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وعائشة علی فراش وعلیھما قطیفة قالت فاقعی علی کجلسة الاعرابی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاءً بی واخر الناس بی عھدا عند الموت (الیواقیت لابی عمر الزاھد) لیلے غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تہی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تہی جب جمل کا دن ہوا تو مین بہی جناب علیؑ کے ساتہ جنگ کو نکلی آپ جب اس جہگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچہ کہ تم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے حق مین سنا ہو مجہ سے بیان کرو۔ کہنے لگین ہین ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین گئی دیکہا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہین اور دونون پر ایک کہیس پڑا ہوا ہے مجہیر ابہی جلسہ اعرابی کی برابر یہ گذری ہوگی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہ تحقیق یہ شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہی۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجہ سے ملنے والا ہے۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجہ سے بات کرنے والا ہے +

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجة وقال ابو عمر ھذا حدیث صحیح الاسناد لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی جناب صدیقہ الکبرے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین ابو عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش نہین +

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار قد اتفقت

العلماء ان اول من امن بعد خدیجۃ رضی اللہ عنہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور علی ابن ابی طالب وھو قول ابن عباس وسلمان وابی ذر وجابر بن عبد اللہ الانصاری و زید بن ارقم و خباب بن الارت ومحمد بن المنکدر وربیعۃ الرائی ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مردوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت ومحمد بن المنکدر اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثۃ فالسابق الی موسی یوشع بن نون والسابق الی عیسی صاحب یاسین والسابق الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں۔ پس حضرت موسے کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسی کیطرف صاحب یاسین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں *

(۱۸) عن ابن عباس فی قولہ تعالی السابقون الاولون من المھاجرین والانصار قال سبق یوشع ابن نون الی موسی وسبق صاحب یاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی والثعلبی وابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسی کی طرف اور صاحب یاسین نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کیطرف سبقت کی ہے *

(۱۹) عن ابن عباس وابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وھو افضلھم (اخرجہ ابن النجار عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) ابن النجاری رحمۃ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار الیاسین یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریین پر ایمان لانے والا جسنے کہا تھا اے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالا جسنے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور علی بن ابی طالب اور وہ ان سب سے افضل ہیں۔

(۲۰) عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علیؑ یا رسول اللہ اهل نقدر علی ان نزورک فی الجنة کما نراک فی الدنیا قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ عزوجل قد انزل بیان ما سألت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن النجار) ابن ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کہ جن لوگوں نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ اُنکے ساتھ ہیں جنپر کہ خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے) کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جناب علی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم آپ کو جنت میں بہی دیکہہ سکتے ہیں جس طرح سے کہ ہم حضور کو دنیا میں دیکہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے پہلے اس نبی پر اسلام لاتا ہے۔ پس آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ اُنکے ساتہ ہیں جنپر کہ خدا نے نعمت نازل کی ہے یعنے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتہ ہونگے اور یہہ لوگ اُنکے اچہے رفیق ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا۔ یا علی خدا تعالیٰ نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے۔ اور تجہکو میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۲۱) عن سعید بن عمرو بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبداللہ بن عیاش بن ربیعة یا عم الا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابابکر رضی اللہ عنہ کان له السن والسابقة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس لم کان صغوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان له ماشئت من ضرس قاطع فی العلم والبسطة فی النسب وقرابته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه الذهبی) سعید بن عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابوبکر اور علی کے حالات سے خبردار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اسلام میں سبقت بہی رکہتے تہے۔ پہر ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کی طرف جہکے ہوئے تہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بہتیجے جو تو چاہتا ہے اُسی کے مطابق علم وفضل میں علی رضی اللہ عنہ تیز دانت رکہنے والا تہا۔ نسب فراخ۔ رسول اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام میں

سبقت اور قرآن کا علم۔ اور سنت مین پوری آگاہی۔ اور جنگ مین بہادری اور سخاوت مین بخشش رکہتے تہے

(۲۲) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرًا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیٔ مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا نبی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه فدخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الیّ فانکحته بك واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید الخیر کله الذی قسمه الله لمحمد وال محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها احد من الاخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی خلفه عیسی ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (اخرجه الدار قطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ مین حاضر تہے کہنے لگے ہان مینے ان سے کہا کیا تم مجہے نہین بتا سکتے جو کچہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے مین تجہے سناتا ہون کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر نہایت ضعیف ہوگئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیادت کیلیے تشریف لائین مین حضرت کے داہنی جانب بیٹہا ہوا تہا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکہہ کر رونے لگین رونے سے ان کی ہچکی بندہ گئی یہان تک کہ انکے رخسار پر آنسو جاری ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیون روتی ہین عرض کیا کہ مین آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہون حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندون کو اچہی طرح دیکہکر تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پہر دوبارہ دیکہہ کر تیرے شوہر کا انتخاب کیا پہر میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا۔ آیا تم نہین جانتے کہ خدا تعالے

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے مین سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہؑ مسکرائین اور خوش ہوگئین حضرتؐ نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دین کہ پروردگار نے محمد و آل محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھہ تیز دانت ہین یعنی مناقب ہین اللہ اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکی دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہین حاصل کر سکتے ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور ہمین سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑہین گے۔ پہر حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسینؑ کے دوش مبارک پر ہاتہہ مارکر فرمایا مہدی اس سے ہوگا +

(۲۳) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رات ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجھد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما ان اللہ تعالی اطلع علی اھل الارض اطلاعۃ فاختارنی منھم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدار قطنی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہوگئے حضرت فاطمہؑ عیادت کے لیے تشریف لائین حضرتؐ پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھہ کر رونے لگین یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر حضرتؐ نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے مین وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب سا دیکھہ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پہر دوبارہ دیکھکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی مینے اسکے ساتھہ تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا +

(۲۴) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمۃ فلما ان دخلنا علیہا ابصر اباہا دمعت عیناہا قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم و کثرت الھم وشدۃ السقم قال لہا اما واللہ ما عند اللہ خیر امما ترغبین الیہ یا فاطمۃ اما ترضین ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما و اکثرہم علما واعظمہم حلما واللہ ابنیک سید اشباب اہل الجنۃ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدہ اٹھہ ہمارے ساتھہ چل کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کرین جب ہم جناب فاطمہؑ کے پاس پہنچے وہ ہمین دیکھکر رونے لگین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ای میری بیٹی تم کیون روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم اور شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھہ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہین ہے جسکی کہ تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ سے مقدم اور ان سے علم مین زیادہ اور ان سے حلم مین بڑا ہے۔ اور تیرے دونون فرزند اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل لک فی فاطمۃ نعودھا فقلت نعم فقام متوکئا علی حتی دخلنا علیہا فقال کیف تجدنک قالت واللہ اشتد حزنی واشتد فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک روز مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کو چلین مین نے عرض کیا بہتر ہے۔ حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اوٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھہ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقون نے ستایا ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا تم راضی نہین ہوتے ہو کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت مین اسلام لانے مین مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے +

(۲۶) قال ابو حازم ومحمد بن المنکدر وربیعۃ بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم کہتے ہین کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہین +

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکر امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی معہ وصدق بہ ما جاء من عند اللہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردون

ہیں اس جو شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جو چیز کہ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اسکی تصدیق کی ہے وہ علی بن ابی طالب ہیں +

(تنبیہ) یہ سب حدیثیں اس امر کے معارض ہیں جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے بارہ میں مروی ہے۔ لیکن جاننا چاہیئے کہ وہ حدیث از قبیل احاد ہے چنانچہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں (اما الخبر الذی تمسکوا بہ فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فھو من باب الاحاد) یعنے وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد میں سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریبا اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضھم الاجماع علیہ) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ میں سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہیں۔ اور بعض راویوں سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے +

علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں (عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفہ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہیں +

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں۔ (قال شہاب وقتادہ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنے شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مردوں میں سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہیں +

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا چنانچہ علامہ مزبور اسی کے ذیل میں لکھتے ہیں (قال سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابابکر اولھم اسلاما قال لا) یعنے سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہیں انھوں نے جواب دیا نہیں۔

اسکے بعد لکھتے ہیں (سئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر فقال سبحان اللہ علی اولھما اسلاما وانما شبہ علی الناس لان علیا اخفی اسلامہ من ابی طالب) یعنے محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہیں یا ابوبکر انھوں نے جواب دیا سبحان اللہ ان دونوں میں سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہوگیا۔ کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تھا ۔

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تھا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکھتے ہین ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلک بیوم یعنی بعد اسلام خدیجۃ وصلوتہا معہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہما یصلیان فقال یا محمد ماھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفے بنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست لقاض امراحتی احدث اباطالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی وتبراء من الانداد ففعل علی واسلم (یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑہنے کے پیچھے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المومنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے دیکھا۔ عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے ۔ مین تجھے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی نے عرض کیا ۔ یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبھی نہین سنی ۔ مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچھہ لون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بہید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہوجائے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکھو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپنے مجھے کیا ارشاد کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہوجا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہوگئے ۔

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین وقال مجاہد والصحیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ اول

من اظهر اسلامہ) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب مین زیادہ تر یہ صحیح ہے کہ انھون نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے ✣

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بھی جناب علی ہی نے کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین (قال جئت فی الجاھلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء و انا انظر الی الکعبۃ فاقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلھا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینہ حتی جاءت امراۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام و المراۃ فرفع الشاب فرفع الغلام و المراۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ھل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ھذا ابن اخی فقال ھل تدری من ھذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ھذا ابن اخی وھل تدری من ھذہ المراۃ التی خلفھما فقلت لا قال ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموت والارض امرہ بھذا الدین ھو علیہ ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ) یعنے ایام جاہلیت مین مین ایک دفعہ مکہ مین گیا اور جاکر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹھیرا۔ جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈھلا مین کعبہ کیطرف دیکھ رہا تھا اتنے مین ایک جوان نے آگے بڑھکر آسمان کی جانب نگاہ اٹھاکر دیکھا اور قبلہ کی طرف بڑھا اور اسکی طرف منہ کرکے کھڑا ہوگیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کھڑا ہو گیا پھر ایک عورت آئی اور وہ ان دونون کے پیچھے کھڑی ہوگئی پھر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی اسکے ساتھ رکوع کیا پھر جوان نے رکوع سے سر اٹھایا ان دونون نے بھی رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر اس نے سجدہ کیا ان دونون نے بھی سجدہ کیا مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکھی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ نوجوان کون ہے مین نے کہا نہین وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اب تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بھتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا نہین عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجھے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کا پروردگار ہے یہی انکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہین ✣

آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے۔ اس حدیث کو روایت کر کے جناب امیر نے فرمایا۔ کیا تم نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ میں دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو وکیعۃ او لیبعثن علیہم رجلا کنفسی یتقدم فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی وکیعہ یا بنی ولیعہ متنبہ ہو جائیں یا ان پر مجھسا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو لونڈی و غلام بنالیگا ابوذر کہتے ہیں کہ ناگاہ میں نے اپنے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے تہبند کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد لیتے ہیں فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے +

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا منتظرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال ابوبکر انا ہو یا رسول فقال لا فقال عمر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کیطرف اتار کر پھینکدیا اور فرمایا تم میں ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح سے کہ میں نے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے +

الطاہر

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی وعلی والحسن والحسین وفاطمۃ علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر فی تاریخہا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا صرف پانچ شخصوں کے شان میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن اور حسین اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق میں +

(تنبیہ) نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رای کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے۔

علامہ جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک میں اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (قال العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف کے دل میں اسلام کاخوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش میں ان تینوں کے ساتھہ چوتھا ہوتا پس جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلہا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلثۃ) ثابت ہوتا ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام لانا عباس اور عفیف کندی رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا۔ اور لفظ ھؤلاء الثلثۃ کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر میں اسوقت اسلام لاتا تو میں اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر ابھی مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس ھؤلاء الثلثۃ کی قید نہ لگاتے اور عفیف کنت رابعا نہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے۔ پس قیاس میں نہیں کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو اور ابوطالب سے مخفی رہا ہو ✣

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام مشائخ قریش وفضل نہیں سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے کہ سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی یعنے میںنے تم پر ایسی حالت میں اسلام لانے میں سبقت کی ہے کہ میری مسیں بھیگ رہی تھیں میں ابھی لڑکپن کی حالت میں تھا۔ ابھی حد احتلام تک نہیں پہونچا تھا پس ایک کم سن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے اسلام فائق نہیں ہوسکتا ✣

اسکا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(الف) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے لیکن سب سے زیادہ معتبر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے۔ اور ابوعمر تابعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے کہ وہ جناب امیر کی عمر (۱۵ سال) کی بیان کرتے ہیں (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابوجعفر محمد بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السئول کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ✣

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی مین رونق افروز رہے ہین اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑہے اونتیس برس زندہ رہے ہین پس (۶۵-(۲۳+۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھہ سال کے تیئیس اور ساڑہے اونتیس نکالنے کے بعد ٹھیک ساڑہے بارہ برس باقی رہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت مین اسلام لائے ہین جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تہی اور ان کی عقل خداداد مین پختگی آگئی تہی۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم مین تھے

(ب) اگر یہی تسلیم کیا جائے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہین تہے تو اسپر کوی شرعی دلیل موجود نہین ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار۔ پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے ❊

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہے قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیًا الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ انتہی قال فلو لم یکن الاسلام مقبولا عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام وقبلہ منھم کما یظھر عن کتب الاثر وقد بایع عبد اللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین۔ شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند جسکا نام مسند ابوحنیفہ ہے) مین لکہتے ہین کہ اسمعیل بن ادریس نے ہمسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تہا مجہسے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بہی کم تہے اور انہون نے بچپن سے مطلق بتون کی پرستش نہین کی تہی۔ اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا کہتے ہین۔ اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبہی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تہا۔ چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبداللہ ابن زبیر اور عبداللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تہا حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے مین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

هم صغار لم یعقلوا ولم یبلغوا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی درانحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہیں رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے +

اسکے سوا یہ امر بھی جناب امیر کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن مین اسلام لائے ہین کہ جس مین لڑکون کی طبیعت اکثر لہو و لعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے غوامض کا سمجھنا اور سنت نبوت کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقول سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن و سال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی مین عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلیں دنگ تھین۔

جناب امیر کا ہرگز بتون کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ما کفروا باللہ قط مومن الیاسین وعلی بن ابی طالب واسیہ امراۃ فرعون (اخرجہ ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہرگز خدا سے کفر نہیں کیا ہے مومن الیاسین (یعنے حضرت یوشع پر ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ +

عن الحسن بن مداینی قال لا یعبد الاوثان قط لصغرہ ومن ثم یقال کرم اللہ وجہہ دون غیرہ من الصحابۃ (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ المشہور بمسند ابی حنیفۃ) حسن بن مداینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہین کی اسیوجہ سے انکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدا نے انکے مونہہ کو بزرگی کیا تھا کہ وہ بتون کے آگے نہین جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق مین نہین بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی لواہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر نفسہ معہ یوم المھراس وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب علی مین چار ایسی باتین ہین کہ انکو

سوا کسی دوسرے مین نہین وہ ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز مین شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ مین حضرت کا علم انکے پاس تہا اور انہون نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرتؐ کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ✤

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ✤

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑہی قبل اسکے کہ لوگون مین سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز مین شرکت کرتا ✤

عن ابی رافع قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النہار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشہر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ پیر کی صبح کو ہمین نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ رضؓ نے اسی روز کے پچھلے وقت مین نماز پڑہی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑہی علیؑ نے سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑہی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہتا ✤

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثا (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمپر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی ✤

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبہ عرنی سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین وہ پہلا شخص ہون جو اسلام لایا ہے اور جسنے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑہی ہے ✤

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے سب سے پہلے حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑہی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا

ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ والحاکم فی المستدرک و ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا میں نے سب سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ✤

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علیّ وعلی علیٍّ سبع سنین قبل الناس وذلک بانہ کان یصلی ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائکہ مجھپر اور علی پر درود پڑھتے تھے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم دونوں کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں تھا ✤

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من ہذہ الامۃ سبع سنین (اخرجہ الخلعی نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت میں سے کوئی خدا کی بندگی کرتا ✤

(۱۱) عن مجاہد عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وہما اول من صلے ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وفقیہ بن المغازلی فی المناقب وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ) خاصکر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہیں دونوں صاحبوں نے پہلے نماز پڑھی ہے ✤

(۱۲) عن عفیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلہا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ فلم یلبث حتی جاءت امرأۃ فقامت خلفہما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ہل تدری من ہذا الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہذا ابن اخی ہل تدری من ہذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبدالمطلب هذا ابن اخی - هل تدری من هذه المرأة التی خلفهما قلت لا قال هذه
خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امرہ بهذا الدین هو
علیه والله ما علی الارض احد علی الدین غیر هؤلاء الثلاثة - اخرجه احمد والنسائی وزاد جریر
الطبری قال عفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبه یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف
لوکان الله یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ ایک دفعہ مین ایام جاہلیت مین مکہ مین گیا اور عباس بن عبدالمطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب
نے بلند ہوکر کھیرا ڈالا مین کعبہ کیطرف دیکہ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا
اور پھر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کہڑا ہوگیا - کچہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور اُسی جوان کے داہنے
بازو کیطرف کہڑا ہوگیا پہر کچہ دیر نہین گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچہے کہڑی ہوگئی - پس جب اس
نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا - اور جب اس جوان نے سر اٹہایا تو ان
دونون نے بہی سر اٹہایا - پہر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونون نے بہی سجدہ کیا - مینے عباس سے
کہا یہ ایک انوکہی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا مین نہین جانتا اس نے
کہا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بہتیجا ہے - اور یہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے
کہا نہین - اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اور یہ بہی تجہے
معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا مجہے نہین معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بہتیجے
کی بی بی - اس جوان نے مجہسے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانون اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر انکے
دین کا مدار ہے تمام روی زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہین - علامہ جریر الطبری
نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور اسلام
انکے دل مین خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تہے کاش مین ان تین شخصون کے ساتھ چوتھا ہوتا - اور
امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین عفیف رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ اور زیادہ روایت
کیے ہین کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اگر اس روز خدا تعالےٰ مجہے اسلام نصیب کرتا تو مین جناب علی علیہ السلام سے
دوسرے درجہ پر ہوتا ⁂

(۱۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شئ علمتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
قدمت مکة فی عمومة لی فارشدنا علی العباس بن عبدالمطلب فانتہینا الیه وهو جالس الی الکعبة
من ثم جلسنا الیه فبینا نحن عنده اذ اقبل رجل من باب الصفا تعلوه حمرة وله وفرة جعدة

على انصاف اذنيه اقنى الانف براق الثنا ادعج العينين كث اللحية دقيق المسربة شثن الكفين حسن الوجه معه غلام وامرأة قد سترت محاسنها حتى قصد نحو الحجر فاستلمه ثم استلم الغلام ثم المراة ثم طاف بالبيت سبعا والغلام والمراة يطوفان معه فقلنا يا ابا الفضل هذا الدين لم يكن نعرفه فيكم او شیء حدث فقال هذا ابن اخی محمد بن عبد الله والغلام علی بن ابی طالب والمراة امرأته خدیجه بنت خویلد و الله ما على وجه الارض احد یعبد الله بهذا الدين الا هؤلاء الثلثة (اخرجه احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن مسعود) عبد الله بن مسعود رضی الله عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات مینے جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہو کہ ایک دفعہ مین ایک کام کے لیے اپنے چچوں کے ساتھ مکہ مین گیا پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہان انکے پاس بیٹھ گئے اتنے مین باب صفا سے ایک سرخ و سپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار تک گھونگر یالے بال کانون کی نصف تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھین۔ اسکی داڑھی بہت گھنی تھی۔ اسکی سیلی نہایت پتلی تھی ہاتھون پر گھٹی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا مونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس جوان نے بڑہکر حجر الاسود کا بوسہ لیا اور اس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پہر وہ جوان سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پہرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے تو یہ طریقہ تم مین کبھی نہین دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابیطالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہین ہے ۃ

(۱۵) اخرجه ابن اسحاق فی سیرته وابن السمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان اذا حضرت الصلوة خرج الى شعاب مكة وخرج معه علی بن ابی طالب مستخفيا من عمه ابی طالب ومن جميع اعمامه وسائر قومه فيصليان الصلوة فيها فاذا امسيا رجعا فمكثا كذلك ما شاء الله ان يمكثا۔ ثم ان ابا طالب عثر عليهما يوما فوجدهما يصليان فقال لرسول الله صلى الله عليه يا ابن اخی ما هذا الدين الذی اراك تدين قال يا عم هذا دين الله ودين ملائكته ودين رسله ودين انبيائه ابراهيم وبعثنی الله به رسولا الى العباد وانت يا عم احق من بذلت له النصيحة ودعوته الى الهدى واحق من اجابنی اليه واعاننی عليه فقال ابو طالب يا ابن اخی انی والله لا استطيع ان افارق دين ابائی وما كانوا عليه ولكن والله لا يخلص اليك شیء تكرهه ما بقيت وذكروا انه قال لعلی يا بنی ما هذا الدين الذی انت عليه قال يا ابت امنت برسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء بہ وصدقت وصلیت معہ اتبعتہ فقال اما انہ لم یدعک الا الی الخیر فالزمہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت مین اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہین کہ جب نماز کا وقت ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی مکہ کے پہاڑون کی غارون مین تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہان سے واپس آتے جب تک کہ پروردگار کا ارادہ تہا اسیبات پر ٹہیرے رہے ایک روز حضرتؐ کے ساتھ جناب علی نماز پڑہ رہے تہے کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑہتے دیکہکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کونسا دین ہے کہ جس پر تم عمل کررہے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجہکو خدا نے اس دین کے لیے لوگون کی طرف پیغمبر کرکے بہیجا ہے چچا جان آپ زیادہ تر حقدار ہین اس شخص سے جسکو کہ مین نصیحت کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور آپ میری بات کے ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہین۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجہ سے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے باپ داد اکے دین کو چہوڑ دون۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی نہین پہونچ سکے گی جب تک کہ مین زندہ ہون اکثر رواۃ نے یہبی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علیؑ سے پوچہا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کررہے ہو۔ جناب علی نے جواب دیا کہ مین خدا کے رسول پر ایمان لایا ہون اور جو کچہ کہ وہ لائے ہین مینے اسکی تصدیق کی ہے اور مین سچ کہتا ہون کہ مینے انکے ساتھ نماز پڑہی ہے اور مینے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے اُنسے کہا تم انکی بات ضرور مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچہ نہین بتائین گے ؎

(۱۰۲) عن حبۃ العرنی قال رأیت علیا ضحک علی المنبر لم ارہ ضحک ضحکا اکثر منہ حتی بدت نواجذہ ثم قال قول ابیطالب ظہر علینا ابوطالب وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلیان ببطن نخلۃ قال ماذا تصنعان یا بن اخی فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقال ما بالذی تصنعان من باس ولکن واللہ لا تعلوا استی ابدا وضحک تعجبا من قول ابیہ ثم قال اللہم لا اعرف لک عبدا من ہذہ الامۃ عبدک قبلی غیر نبیک ثلاث مرات۔ لقد صلیت قبل ان یصلی الناس سبع سنین حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مینے جناب امیرؑ کو منبر پر ہنستے ہوے دیکہا کہ کبہی اس سے زیادہ ہنستے ہوے نہین دیکہا یہانتک کہ ہنسنے مین انکی داڑہین ظاہر ہوگئین پہر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑہ رہا تہا۔ کہ ابوطالب آپہونچے اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کررہے ہو حضرتؐ نے انہین اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب نے

کہنے لگے اس بات مین جو کچھ کہ تم کر رہے ہو کچھ خوف نہین ہے لیکن واللہ لوگون کے سامنے میرے چوتڑ کبھی اونچے نہین ہونگے۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات سمجھ کر از روئے تعجب کے ہنسی آئی تہی۔ پھر فرمایا۔ اے پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے مین نہین جانتا کہ جس نے میرے سوا مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو۔ پہلے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے۔

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہو کر بتون کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی تواریناا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ ایک دفعہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ مین گیا مجھ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکھکر فرمایا بیٹھ جا آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجھے کہا میرے کندھے پر چڑہ مین دوش اقدس پر سوار ہوا اور آپ مجھ کو لیکر اٹھے اسوقت مجھ پر گمان ہو سکتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ بیت اللہ پر چڑہ گیا اسپر کانسی یا کہ تانبے کی مورت تہی مینے اسے داہنے بائین آگے پیچھے سے ہلانے لگا جسوقت کہ مین نے اسپر قابو پالیا مجھے حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ مورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پھر مین اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کر گھر مین چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمین نہ دیکھے۔

جناب امیر کا کعبہ کے بتون کو توڑنا

واخرج الحاکمی وقال بعد قولہ فصعدت علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمہم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد من حدید الی الارض فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم عالجہ فلم ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ۔ ثم ذکر باقی الحدیث ابو الخیر الحاکمی اس حدیث میں جناب امیرؑ کے اس قول کے بعد (کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینکدے وہ تانبے کی میخوں سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اسکو ہلاتا رہا یہانتک کہ میں اسپر قابو پاگیا پھر حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدو میں نے اسے پھینکدیا پھر جناب امیرؑ نے باقی حدیث کو روایت کیا ✤

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وحولہ ثلثمائۃ وستون صنما لقبائل العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنھا ویقول جاء الحق وزھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاھا جمیعا وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قواریر صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد فرمی بہ فکسر (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزھق الباطل) عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک قبیلہ کا جدا گانہ جدا تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا پس وہ بت منہ کے بل گرتے تھے یہانتک کہ سب بت گرا دیے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا جو صیقل کیے ہوئے اور ڈھلی ہوئی پیتل سے بنا ہوا تھا حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینکدو جناب امیرؑ نے پکڑ کر پھینکدیا اور ٹوٹ گیا ✤

جناب امیرؑ کا شب ہجرت میں حضرتؐ کے بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاہ رھط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد علیھم ابن عباس وقال لما ھاجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون یؤذون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصاح ابو بکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ فانطلق ابو بکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات والکفار یرمون علیا بالحجارۃ وھو قد لف رأسہ فی الثوب الی الصباح (اخرجہ احمد والنسائی) عمر بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرتؐ کے بستر پر

الصادق

عن عبد اللہ بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور۔ وسبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ) وابوبکر ابن مردویہ ابن عساکر عن ابی جعفر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام صادقون کے سردار ہیں ✤

المؤمن

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانوں سے اسلام لانیکے روسے پہلا ہے اور تو سب مومنوں سے ایمان لانے کے روسے مقدم ہے ✤

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفر لک ولولدک ولاہلک ولشیعتک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی بتحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور اور تیرے شیعوں کو۔ پس تو لوگوں کو اسکی خوشخبری بیان کر۔ بتحقیق تو انزع اور بطین ہے ✤

تنبیہ) عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا رأینا علیا قد اقبل قلنا (بزرگ اشکم) قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ لمحب الدین الطبری) ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار میں کپڑے کا بقچہ اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے بیچ رہے تھے اور ابھی ہم لڑکے تھے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس میں کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہیں۔ جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے تھے۔ ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن کہا ہے آپنے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے ✤

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ (اخرجہ الخوارزمی) حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیئے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں حجرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے ✤

لہ انزع آنکہ سوی ہر دو جانبہ پیشانی او رفتہ باشد در الحدیث علی انزع۔ کذا فی المنتخب

سوتے ہیں مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر حضرت کو پکارا جناب علی نے ان سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہیں آپ وہاں انسے جا ملیں ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو رہے کفار انپر پتھر پھینکتے تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر میں چھپائے رہے ۔

(۲) عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ العباس ان علیا قد سبقک بالھجرۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علی نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یھاجر الی المدینۃ خلف علی بن ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودائع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ ان ینام علی فراشہ قال و تسجی بردی ھذا الحضرمی الاخضر فنم فیہ فانہ لن یخلص الیک شیء تکرھہ منھم احد ولا یصیبونا بمکروہ والقوم قد احلوا بالارتحال فاوحی اللہ الی جبرائیل ومیکائیل انی قد اخیت بینکما و جعلت عمر احدکما اطول من عمر الآخر فایکما یوثر صاحبہ بالحیات فاختارا کلاھما الحیاۃ فاوحی اللہ الیھما فلا کنتما مثل علی بن ابی طالب اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویوثرہ بالحیاۃ اھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزلا جبرئیل عند راسہ والمیکائیل عند قدمیہ والملائکۃ تنادی بخ بخ من مثلک یا ابن ابی طالب اللہ باھی بک و الملائکۃ ثم توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ فانزل اللہ تعالی علیہ فی شان علی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد قال ابن عباس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات علی بن ابی طالب۔ وعن ابن عباس انشد علی شعرا فی تلک اللیلۃ ؎

وقیت بنفسی خیر من وطی الحصا + ومن طاف بالبیت العتیق وبالحجر + رسول الہ الخلق اذ مکروبہ + فنجاہ ذو الطول الکریم من المکر + وبات رسول اللہ فی الغار آمنا + موقا فی حفظ الالہ وفی ستر + وبت اراعیھم متی ینشروننی + وقد وطنت نفسی علی القتل والاسر +

(اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا کرنے کے لیے اور لوگوں کی امانتیں سپرد کرنیکے واسطے اپنے پیچھے مدینہ میں چھوڑا اور اپنے بستر پر سونیکے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمہیں کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتہہ نہین پہونچو گا۔ کفار تمام گہر کو گہیرے ہوے تہے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا میں نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے۔ اور تم دونون مین سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم مین سے کون ایسا ہی کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بہائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علیؑ کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بہائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو انپر فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ جبرئیل جناب علیؑ کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے انکے سوا اور فرشتے کہتے تہے واہ واہ ای علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجہپر فخر کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی (کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندونپر مہربان ہے) ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جس نے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین یہ چند اشعار تصنیف فرمائے (نگاہ رکہا مینے اپنی جان سے بہتر اس شخصکو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جس نے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول جب انسے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا بزرگ و برتر نے انکو مکر سے بچایا۔ اور امن سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگہبانی اور حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا۔ کہ مین دیکہ رہا تہا کہ وہ (یعنے کفار) مجہے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴) عن ابی رافع قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلہا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروجہ وقال ان قریشا لم یفقدونی ما داؤک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راوا علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیخرج علی معہ فحبسہم اللہ بذلک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین راوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہ اہلہ یمشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

الله علیہ وسلم فلما راٰہ اعتنقہ وبکی رحمۃ علیہ لما رای بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بہما رجلیہ ودعا لہ بالعافیۃ فلم تشتکہما حتی ستشہد علیہ السلام (اخرجہ ابن اثیر الجزری فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ) ابورافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تھا آپ اپنے اہل کو ساتھ لیکر اور حضرتؐ کے پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کر کے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرتؐ کو امین جانتے تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تھے۔ علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرتؐ کی امانتین ادا کین حضرتؐ نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا کہ جب قریش تمہین دیکھینگے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے۔ جناب علی ارشاد نبوی کے موافق بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکھکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجھ کر تمام شب ان پر پتھر پھینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکھکر کہنے لگے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئی ہوتے تو علی بھی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرتؐ کے طلب کرنے سے باز رکھا حضرتؐ نے جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تھا کہ مدینہ مین ہمسے آملین انہون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پھر آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تھے اور دن کو چھپ رہتے تھے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے جب حضرتؐ کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ حاضر ہونے سے معذور ہین حضرتؐ خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکھکر رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکھا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا ہے۔ حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھون کو لعاب دہن سے تر کر کے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی دعا مانگی جناب علی اچھے ہوئے پھر کبھی وقت شہادت تک پاؤن کے دکھنے کی انکو شکایت نہوئی۔

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوا القوم منہ فعرفوہ فقالوا لہ این صاحبک قال لا ادری او رقیبا کنت علیہ امرتموہ بالخروج فخرج فانتہروہ وضربوہ واخرجوہ الی المسجد فحبسوہ ساعۃ ثم ترکوہ (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) محمد بن کعب القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیہ السلام جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس سے اٹھے اور قریش نے نزدیک ہو کر انکو پہچانا ان سے پوچھا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تھا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے جناب علی کو مارا اور برا بھلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گھنٹہ تک قید رکھکر چھوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح کے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا (اخرجہ ابوحاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہین پہر جناب علیؑ نے انکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے انسے جناب سیدہ کا نکاح کردیا +

جناب امیرؑ کا گھر حضرتؐ کے گھرون کے درمیان مین ہونا

(۱) عن غزار قال سالت عبداللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فھذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) غزار کہتا ہے مینے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علی اور عثمان کے مرتبہ سے مجھکو خبردار نہین کرتے وہ کہنے لگے پس علی انکا گھر یہ دیکھہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہان بجز ہنین ملیگا۔ اور عثمان پس انہون نے احد کے دن بھاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے انہین بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمنے انکو مار ڈالا +

(۲) عن سعید بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجہد علی جہدک وزاد النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عزوجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب امیرؑ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھ انکا گھر یہ دیکھہ کہ حضرتؐ کے گھرون کے بیچ مین ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ پہر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی ہوگی۔ اس نے کہا ہان ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج مین مر جا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے یہ الفاظ روایت کیے ہین اس شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا مین انسے یعنی جناب علیؑ سے بغض رکھتا

ہوں ابن عمر نے کہا خدا تجہ سے بغض رکہے ٭

(۳) عن نافع بن عمر رضی اللہ عنہ قال اما علی فابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واشار بیدہٖ فقال
ھذا بیتہ ترون (اخرجہ البخاری) نافع بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہنے لگے کہ علیؑ
پس وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور اپنے ہاتہ سے اشارہ کرکے کہا یہ انکا گہر ہے جسے
تم دیکہہ رہے ہو۔ یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرون کے درمیان ہین ہے ٭

جناب امیر کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی مین سے بند ہو جانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعۃ
فی المسجد فقال یوما سدوا ھذہ الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد فانی قد امرت بسد ھذہ الابواب غیر باب
علی فقال فیہ انی واللہ ما سددت شیئا ولا فتحتہ ولکنی امرت بشیء فاتبعتہ (اخرجہ احمد والنسائی
والحاکم) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
مین سے چند نفر کی آمد و رفت کے لیے مسجد مین دروازے تہے ایک روز حضرت نے حکم دیا کہ علیؑ کے
دروازے کے سوا سب دروازے بند کرو بعض لوگ اس مین کچہ گفتگو کرنے لگے حضرت نے کہڑے ہو کر خطبہ
پڑہا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجہے حکم ہوا ہے کہ علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کئے
جائین اور اسی خطبہ مین حضرت نے ارشاد کیا واللہ مینے کسی کے دروازے کو بند نہین کیا اور نہ کہولا ہے
لیکن جو کچہ کو حکم ہوا ہے مینے وہی کیا ہے ٭

(۲) عن سھیل بن صالح عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لقد اوتی علی بن ابی طالب
ثلثا لو ان اکون اوتیتھا احب الی ان اعطی حمر النعم جوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لہ فی المسجد
والرایۃ یوم خیبر۔ وزوجتہ ابنتہ فاطمۃ (اخرجہ احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہین کہ عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ جناب علی کو ایسی تین باتین حاصل ہین کہ اگر وہ مجہے حاصل ہوتیں
تو مجہے سرخ پشم والے اونٹ سے زیادہ محبوب ہوتین۔ مسجد مین جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہمسائگی۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا ٭

(۳) ابی ھریرۃ عن عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن
احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ماھی قال تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد لا یحل لی فیہ

ما یحل له والرایة یوم خیبر (اخرجه ابن السمان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی دیجاتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ پیاری ہوتی پوچھا گیا وہ کون سی باتیں ہیں کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا۔ اور مسجد میں رہایش کرنا کہ انکو وہ امر جائز ہے جو مجھے جائز نہیں۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا ٭

(۴) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم زوجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنته وولدت له وسد الابواب الا بابه فی المسجد واعطاه الرایة یوم خیبر (اخرجه احمد) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں اور جناب علی کو ایسی تین باتیں دی گئی کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے زیادہ محبوب تھی حضرت کی بیٹی کا زوج ہونا اسان سے اولاد کا ہونا اور مسجد سے انکے دروازے کے سوا سب دروازوں کا بند ہونا۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا ٭

(۵) عن سعد بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الابواب الشارعة وترک باب علی (اخرجه احمد) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کی آمد ورفت کے دروازے بند کر دیے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کا دروازہ چھوڑ دیا تھا

(۶) عن سعید بن ابی وقاص قال کانت لعلی مناقب لم تکن لاحد کان یبیته فی المسجد واعطا الرایة یوم خیبر وسد الابواب الا باب علی (اخرجه احمد وابوالحسن فقیه ابن المغازلی) سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے ایسے فضائل ہیں۔ کہ دوسرے کو حاصل نہیں تھے انکا گھر مسجد میں تھا خیبر کے روز انکو علم دیا گیا تھا اور انکے دروازے کے سوا سب دروازے بند کیے گئے تھے

(۷) عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بابواب فسدت وترک باب علی فاتاه العباس فقال یا رسول اللہ سددت ابوابنا وترکت باب علی فقال ما انا سددتها ولکن اللہ سدها (اخرجه احمد والنسائی والطبرانی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا اور جناب علی کا دروازہ چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے ہمارے دروازے بند کر دیئے۔ اور علی کا دروازہ چھوڑ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں بند کیے لیکن خدا نے انکو بند کیا ہے ٭

(۸) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلہا فسدت الا باب علی (اخرجہ
احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیہ بن المغازلی) وفی روایۃ اُخری امر بسد الابواب
المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وھو جنب لیس لہ طریق غیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے
مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم
دیا سوا علی کے دروازے کے اور وہ مسجد مین سے آتے جاتے تھے بحالتیکہ وہ جنب مین ہوا کرتے تھے اور مسجد کے
سوا انکے گھر کا دوسرا رستہ نہین تھا۔

(۹) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی
منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا
آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت
اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم
ولا باسکان ھذا الغلام ان ھو امر بہ (اخرجہ النسائی) حرث بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین جاکر سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرکے پوچھا آیا آپ نے جناب علیؑ کی کوئی منقبت سنی ہے۔ کہنے لگے
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین رہا کرتے تھے ایک رات ہم لوگون کو پکار کر کہا گیا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلجائین صبح کو حضرتؐ کے چچا آکر کہنے
لگے۔ یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکھہ لیا
ہے حضرتؐ نے فرمایا۔ مینے تمہارے نکلجانے اور اس لڑکے کے رکھنے کے لیے حکم نہین دیا بلکہ خدا
نے دیا ہے۔

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا ابواب المسجد الا باب علی فقال
رجل اترک لی قدر ما اخرج منہ وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فقال
فبقدر راسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فانصرف کانہ باکیا حزینا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الابواب کلہا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ
الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی
کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کردو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے صرف اتنی جگہہ عطا
فرمائین کہ جس سے مین آجا سکون حضرتؐ نے فرمایا ہمین حکم نہین دیا گیا۔ پہر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجھے

صرف اتنی جگہہ دی جاے کہ جس مین سو میرا سر نکل سکے حضرتؐ نے فرمایا ہمین اسکا حکم ہی نہین ہے وہ شخص روتا ہوا اور نہایت غمگین واپس ہوگیا پہر آپنے فرمایا علیؑ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کردو پس کبہی وہ اس دروازے سے گذرتے اور جنب بہی ہوا کرتے *

(۱۱) عن علاء بن عرار قال سألت عبد اللہ بن عمر عن علی و عثمان فقال اما علی فلا تسئل عنہ احدا وانظر الی منزلتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم التقی الجمعان فعفی اللہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی) علاء بن عرار کہتے ہین کہ مینے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچہا وہ کہنے لگے علیؑ کی نسبت کسی سے مت پوچہو اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکہ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد مین سے بند کردیے اور انکا دروازہ برقرار رکہا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دو نو گروہ اکٹہے ہوے ایک بہاری گناہ کیا پہر خدا نے انہین بخشدیا اور تمہارا ایک چہوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انکو مار ڈالا *

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واہل بیتہ علی و فاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمدؐ اور اسکی اہلبیت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ پر *

(۱۳) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیہ عثمان فقال فیہا انا شدکم اللہ ہل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللہم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑہا اور اس مین قسم دیکر لوگون سے پوچہا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت مین مسجد کے درمیان جا سکتا تہا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین جا سکتا تہا

(۱۴) عن ناصح بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلہا غیر باب علی فقال العباس یا رسول اللہ اترک لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشئ من ذلک فسدہا (اخرجہ الطبرانی) ناصح بن عبد اللہ کہتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ کے دروازے کے سوا سب کے دروازون کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہہ چہوڑ دین کہ جہان سے مین اکیلا

داخل ہو سکوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجہ کو حکم نہیں ہو پس مسجد دروازے بند کردیے +

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربہ ان یطھر مسجدہ بھارون وانا سالت ربی ان یطھر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم اخرجہ البزار فی مسندہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھہ پکڑکر فرمایا موسی علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تہی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھہ پاک کرے مینے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجہ سے پاک کرے پہر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کریں انہوں نے سمعًا وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پہر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور نہ علی کا دروازہ کہولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہیں +

(۱۶) عن عمر بن سھیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرھم ان یسدوا ابوابھم فانطلقت فقلت لھم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وھو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگوں کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کردیں مینے جاکر کہدیا انہوں نے بند کردیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا سبنے بند کردیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پہیر دے مینے ان سے جاکر کہا انہوں نے بہی اپنا دروازہ پہیر لیا مین حضرت کی خدمت مین لوٹ آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گہر واپس ہوجا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیھم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب وھو تحت قطیفۃ حمراء وعلیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیھم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منھا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایھا الناس ما انا سددتھا ولا انا فتحتھا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ھو امرنی

ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوی
(اخرجه ابوبکر ابن مردویه) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون
کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین ابتک میری
آنکھون مین ہے کہ مینے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہین اور انکی آنکھین آنسو سی
ڈبڈبا رہی ہین اور حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا اور ابوبکر اور عمر او عباس کو مسجد سے
نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بھائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ ان لوگون پر دروازون کا
بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرتؐ نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ
ارشاد کیا کہ تمجید و توحید مین ویسا خطبہ کبھی نہین سُنا گیا تھا حمد و ثنای باری کے بعد فرمایا اے لوگو مینے
ان دروازون کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکھا ہے۔
پھر آپنے سورہ والنجم پڑہا۔ کہ قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بھٹکا اور
نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکھاتا ہے

(۱۸) عن حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه قال لما قدم اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم المدینة
لم یکن لهم بیوت وکان یبیتون فی المسجد فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا
ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابها الی المسجد ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث الیهم معاذ
ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرك ان تسد بابك الذی فی المسجد وتخرج
منه فقال سمعا وطاعة ثم ارسل الی حمزة فسد بابه وقال سمعا وطاعة لله ولرسوله وعلی متردد لا یدری
اهو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد بنی له فی المسجد بیتا بین ابیاته فقال له
النبی صلی الله علیه وسلم اسکن طاهرا مطهرا فبلغ حمزة قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی فقال یا
محمد اخرجنا وتمسك غلمان بنی عبد المطلب فقال له لو کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد
والله ما اعطاه ایاه الا الله وانك لعلی خیر من الله ورسوله اخرجه فقیه ابو الحسن ابن المغازلی
وابوبکر ابن مردویه) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب مدینہ مین آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گھر نہین تھے اسلیے مسجد ہی مین سو
رہا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین فرمایا تم مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہوجاتے ہو
پھر صحابہ نے مسجد کے ارد گرد اپنے گھر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد مین رکھے۔ حضرتؐ نے معاذ بن جبل
کو ان کیطرف بھیجا انھون نے ابوبکرؓ سے جاکر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد الناس من علی بن ابی طالب (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب)
قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگوں میں زاہد نہیں دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتے اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال یخیل الی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتے اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتے توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب و الحاکم فی المستدرک) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے حضرتؐ نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ اور آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے میں اٹھنے لگا حضرتؐ نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندھے پر سوار ہو میں دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ خیال ہو سکتا تھا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں یہاں تک کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا چھت پر ایک مورت پیتل یا لوہے کی تھی میں اسے آگے پیچھے اور اپنے بائیں سے ہلانے لگا یہانتک کہ میں نے اسے اکھاڑ لیا حضرتؐ نے مجھے فرمایا پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ بت شیشہ کیطرح سے چور چور ہو گیا۔ پھر میں اترآیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور میں بھاگ کر گھر میں چھپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے ٭

الساقی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکاۃ بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ ادم ومن ولد تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میں ایسی پانچ باتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا یہانتک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کی اولاد سب اسکے نیچے ہوگی۔ سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہیگا اور جسکو میری امت میں سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا چہارم یہ کہ وہ میرے ستر کا ڈھانپنے والا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنے والا ہے پنجم یہ کہ میں اسکی نسبت ہرگز خائف نہیں کہ وہ اپنی عفت کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے ٭

ٓ بجائے خوردن آب از حوض۔

مین ہی بند کر لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعا وطاعۃ کہکر حکم کی تعمیل کی۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاذ کو بھیجا انہون نے بھی سمعًا وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تہا کہ آیا مین بھی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گھر مسجد کے درمیان اپنے گھرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تہا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبدالمطلب کے لونڈون کو رہنے کا حکم دیتے ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیے نہین تہا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسینے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکوترین ہو +

(۱۹) عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجد طاہر لا یسکنہ الا موسی وہارون وابنا ہارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجد الطاہر لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی (اخرجہ ابن المغازلی) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجکر ارشاد کیا تہا کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خداتعالے نے مجھے وحی بھیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین میرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکھی ہے جو بلخصا درج ہے +

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیثی ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وہذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضا وکل طریق صالح للاحتجاج فضلا عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ہذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصرا علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

ببعض من تکلم فیہ من رواتہ ولیس فی ذلک بقادح لما ذکرت من کثرۃ الطرق واعلہ ایضا بانہ مخالف للاحادیث
الصحیحۃ الثابتۃ فی باب ابی بکر وزعم انہ من وضع الرافضۃ قابلوا بہ الحدیث الصحیح فی باب ابی بکر
رضی اللہ عنہ واخطأ فی ذلک خطأ شنیعا فانہ سلک رداً للاحادیث الصحیحۃ بتوھمہ المعارضۃ مع
ان الجمع بین القضیتین ممکن وقد اشار الی ذلک البزار فی مسندہ فقال ورد من روایات اھل
الکوفۃ الجمع بینھما ما دل علیہ حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یحل لاحد ان یطرق ھذا المسجد جنبا غیری وغیرک والمعنی ان باب علی کان الی جھۃ المسجد
ولم یکن لبیتہ باب غیرہ فلذلک لم یومر بسدہ ویؤید ذلک ما اخرج اسمعیل القاضی فی احکام
القرآن من طریق المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی
المسجد وھو جنب الا لعلی لان بیتہ کان فی المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتین ففی الاولی استثنی علی وفی الاخری استثنی ابو بکر ولکن لا یتم ذلک الا بان یحمل ما
فی قصۃ علی علی الباب الحقیقی وما فی قصۃ ابی بکر علی الباب المجازی والمراد بہ الخوخۃ کما صرح
بہ فی بعض طرقہ کانھم لما امروا بسد الابواب سدوھا واحدثوا خوخا یستقربون الدخول
الی المسجد منھا فامروا بعد ذلک بسدھا فھذہ طریقۃ لا باس بھا فی الجمع بین الحدیثین و
اشار بھا ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار وابو بکر الکلاباذی فی معانی الاخبار وصرح بان
بیت ابی بکر کان لہ باب من خارج المسجد وخوخۃ الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن لہ باب الا من داخل
المسجد۔ انتھی کلامہ ملخصا۔ یعنی وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں۔ ان میں سے سعد ابن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباس رض کی ہیں جنکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علا ابن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے۔ عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحیی ابن معین نے ثقہ مانا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعہ سے قطع نظر کرکے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ابن عمر سے اسکو لیکر اسکے بعض طریقون پر اسکا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگون کی باتون سے اس مین سقم پیدا کیا ہے جن لوگون نے اسحدیث کے بعض راویون مین کلام کیا ہے لیکن اس امر سے ہماری بات مین رخنہ پیدا نہین ہو سکتا جب کہ ہمنے اسحدیث کو بہت سے طریقون سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کی مخالف ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کی نسبت وارد ہے۔ ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکر رض کی شان مین وارد ہے رافضیون نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی سے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے وہم سے صحیح حدیثون کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتون مین ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونون کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت مین مسجد سے عبور کرنا جائز نہین اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد مین تھا اور اس دروازے کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہین تھا اسی لیے حضرت ؐ نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم نہین دیا تھا۔ اور اسی کی موید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن مین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرت ؐ نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت مین مسجد سے گذرنے کی اجازت نہین دی تھی اور دونون حدیثون کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازون کے بند کرنے کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ مین جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستثنی کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علی ؑ کے قصہ مین حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکر رض کے قصہ مین مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اسحدیث کے بعض طریقون مین اسکی تصریح موجود ہے جب پہلی دفعہ دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تاکہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد مین آجائین لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت کے لیئے بدستور کھلا رہا بعد مین ان دریچون کے بند کرنے کا حکم ہو گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنے دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ پس یہی ایک طریقہ لاباس فیہ ان دونون حدیثون کے جمع مین ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونون حدیثون کو ابو جعفر الطحاوی نے مشکل الآثار مین اور ابوبکر کلاباذی نے معانی الآثار مین جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد مین ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا خوخہ تھا اور دروازہ مسجد کی جانب سے علیحدہ تھا۔ اور جناب علی کا دروازہ مسجد کی طرف سے دوسری طرف نہیں تھا

جناب امیرؑ کے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں مسجد میں نہیں آسکتا تھا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجہ البزار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ یا علی میرے اور تیرے سوا بحالت جنب اس مسجد میں کسی کو آنا جائز نہیں ۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد غیر باب علی وکان یدخل المسجد و هو جنب وھو طریقه ولیس له طریق غیرہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے سب صحابہ کے دروازے بند کر دیے تھے بجز جناب امیرؑ کے دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تھے اور وہ انکا رستہ تھا سوا اس کے اور کوئی انکا رستہ نہیں تھا۔

(۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی المسجد و هو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد (اخرجہ اسمعیل القاضی فی احکام القرآن) مطلب بن عبداللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بحالت جنب مسجد میں سے ہو کر گذرنے کا اذن نہیں دیا تھا مگر علی کو کیونکہ انکا گھر مسجد ہی میں تھا ۔

(۴) عن ام المومنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی هذا حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی وفاطمة والحسن والحسین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکے اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ۔

(۵) عن ابی هریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم قیل ما هی قال تزوجه ابنته فاطمة وسکناہ المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل له ما لا یحل لغیرہ والرایة یوم خیبر (اخرجہ احمد وابو یعلی والحاکم فی المستدرک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ علی علیہ السلام کو تین باتیں

حاصل ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والی اونٹ سے بھی زیادہ تر محبوب ہوتی
کسی نے انسے سوال کیا وہ کیا ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا
اور مسجد مین اپنے ساتھ انکو رکھنا اور جو بات کہ مسجد مین انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہین
تھی ۔ اور خیبر کے روز علم کا دیا جانا ۔

(۶) عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اجفلنا واجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعالی یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب)
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین سوئے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہاتھ مین کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا ۔ کیا تم اونگھ رہے ہو ۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بھی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادہر آؤ تم کو جائز ہے مسجد مین جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو راضی نہین ہوا کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے بیشک تو قیامت کو روز میرے حوض سے لوگون کو ہانک دیگا جس طرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ مین ہوگا گویا کہ مین تیرے مقام کو اپنے حوض سے اسوقت دیکھ رہا ہون ۔

(۷) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال فیہا اناشدکم اللہ ھل تعلمون معشر المہاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل مین ذکر کرتے ہین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگون نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑہا اور اس مین فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب مین وہ داخل مسجد ہوا کرتا تھا ۔ سب نے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ہے ۔

(۸) عن جابر بن سمرۃ قال امرنا بسد ابواب المسجد کلہا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تھا سوا علی کے دروازے کے وہ وہان سے گذرا کرتے تھے اور جنب مین ہوا کرتے تھے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عزوجل امر موسی وھارون ان یبتوأ لقومھما بیوتا وامرھما ان لا یبیت فی مسجدھما جنب ولا یقربوا فیہ النساء الا ھارون وذریتہ ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ھذا ولا یبیت فیہ الا علی وذریتہ (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ میں ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون کو حکم دیا اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد میں کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور ہمیں عورتوں سے صحبت نہ کریں سوا ہارون اور اسکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہیں کہ میری اس مسجد میں رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسکی ذریت کے *

حضرتؐ کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ مینے تمکو نہیں نکالا اور علی کو نہیں داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا فتلاوموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخلہ فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلتہ واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجکم (اخرجہ النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے اٹھ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس رکھا ہے جب وہ لوگ حضرتؐ کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہیں نہیں نکالا اور علی کو داخل نہیں کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے

(۲) عن الحرب بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلۃ لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ولکن اللہ ھو امر بہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) حرب بن مالک کہتے ہیں کہ میں مکہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علی کے بارہ میں تمنے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک رات ہم میں منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جائیں صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ نے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہین حکم دیا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے ؛

(۳) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان وہو یقول اخرجت عمک وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد شق علیہم فنودی جامعۃ للصلوۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبۃ ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ثم قرء والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان ہو الا وحی یوحی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) حبہ عرنی کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد مین تہے لوگون پر یہ بات نہایت شاق گذری حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکہون مین ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑہے ہوے ہین اور رو رہے ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابوبکر اور عمر کو اور عباس کو نکالدیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکہا ہے جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگون پر شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید و توحید مین اس سے بلیغ تر خطبہ کبہی نہین سنا گیا تہا حمد و ثنائے باریتعالے کے بعد فرمایا اے لوگو مینے دروازے بند نہین کیے اور نہ تم کو نکالا ہے اور نہ اسکو رکہا ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتین پڑہین جنکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے ؛

(۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاہ عمہ فقال یارسول اللہ اخرجتنا عمامک واصحابک واسکنت ہذا الغلام قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاہرا لا یسکنہ الا ہو وہارون وابنا ہارون وان اللہ قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنہ الا انا وعلی والحسن والحسین سدوا ہذہ الابواب الا باب علی قبلہ

ان ینزل العذاب فخرج الناس مبادرین وخرج حمزۃ یجر قطیفۃ لہ حمراء وعیناہ تذرفان ویبکی ویقول یارسول اللہ اخرجت عمک واسکنت ابن عمک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا اخرجتک ولا انا اسکنتہ ولکن اللہ عزوجل اسکنہ (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے (کہ وہ بھی حضرت کی معیت میں مسجد میں رہا کرتے تھے) ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کے سوا سب لوگ مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے موسی کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے اسمیں بجز موسی اور ہارون اور ابنای ہارون کے کوئی رہنے نہ پائے اس طرح سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جسمیں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر لو۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہو گئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل گھسیٹتے ہوئے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکالدیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے +

(۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربہ ان یطہر مسجدہ بہارون وانا سالت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع ثم قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ البزار فی مسندہ الوصابی فی الاکتفاء بفضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب علی سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کرو انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر اور عباس رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہلا بھیجا اسکے بعد حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے۔ مگر خدا نے علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں +

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان موسی سال ربہ ان یطہر مسجدہ بہارون وذریتہ وانی سالت اللہ ان یطہر مسجدی لک ولذریتک من بعدک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن اللہ سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ)

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تھی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے ذریعے پاک کرے اور میں نے بھی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کے لیے پاک کردے پھر حضرت نے ابوبکر کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر حضرت نے منبر پر چڑھکر فرمایا میں نے تمہارے دروازے نہیں بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اپنے اصحاب میں بھائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجھے کسیکا بھائی نہیں بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۲) عن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الخلعی) (وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب میں بھیاچارہ بنایا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ میں تیرا بھائی ہوں جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر واخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسندہ) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابوبکر وعمر اور علی باقی رہ گئے حضرت نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بھائی ہے۔

(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این فلان وابن فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ

فاخی بینہم فقال لہ علی بن ابی طالب لقد ذہبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیاً ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ وانت اخی ووارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب اللہ وسنن انبیائہ وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین وانت رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخواناً علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی کنز العمال) زید بن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں شخص کہاں ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہاں تک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپ نے ان میں بھیاچارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسے سے اور میرا بھائی اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں تو بہشت میں میرے ساتھ میرے قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی ورفیقی ثم تلا ہذہ الآیۃ اخواناً علی سرر متقابلین (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرمارہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے

(۶) عن رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلے انت اخی وانا اخوک (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

الحبیب

(۱) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراہیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراہیم فیالہ حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم والدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھکو اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصروں کے درمیان میں ہوگا پس مبارک ہو اسکے لیے جو کہ حبیب دو خلیلوں کے درمیان میں ہو۔

(۲) عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی قبۃ من مرجان حمراء عن یمین العرش وضرب لابراہیم من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بینہما لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین الخلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنے طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائیں جانب لگایا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلوں کے درمیان ہو۔

القاری

قال ابو عبید السلمی القاری ما رأیت اقرأ من علی قرأ القران فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید السلمی کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہیں دیکھا انہوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔

بیضۃ البلد

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی ابن ابی طالب عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ عمرۃ فقالت من ذا الذی اجترأ علیہ فقالوا علی ابن ابی طالب فقالت کانت منیۃ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ھذا فانشات ؎ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ + لکنت ابکی علیہ آخر الابد + لکن قاتلہ من لا نظیر لہ + من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد (طالب السئول) ابوالحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ اسپر کس نے اقدام کیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں نے اس سے زیادہ فخر والا زمانہ میں نہیں سنا پھر یہ مرثیہ کہا کہ اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو میں ابدتک اسپر روتی رہتی۔ لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد پکارا جاتا رہا ہے۔

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت میں ہیں (واحدۃ الذی یجتمع الیہ ویقبل قولہ) یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

المهاجرين والانصار كان يواخي بين الرجل ونظيره ثم اخذ بيد علي فقال هذا اخي قال
حذيفة فرسول الله صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وامام المتقين ورسول رب العالمين
الذي ليس له شبيه ولا نظير وعلي اخوه (اخرجه احمد في المناقب وابوبكر بن مردويه) حذیفہ بن
الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان
رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بھائی چارہ قرار دیتے تھے۔ پھر علیؑ
کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بھائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید
المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ و نظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے
بھائی ہیں ؂

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ من المہاجرین
والانصار وھو انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین ابوبکر وعمر واخی بین عثمان بن عفان و
عبد الرحمن بن عوف واخی بین طلحۃ والزبیر واخی بین ابی ذر الغفاری والمقداد رضی
اللہ تعالی عنہم ولم یواخ بین علی وبین احد منہم فخرج علی مغضبا حتی اتی جدولا
من الارض وتوسد ذراعہ ونام فیہ فسفی علیہ الریح التراب فطلبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فوجدہ علی تلک الحالۃ فوکزہ برجلہ وقال لہ قم فما صلحت ان تکون ابا تراب اغضبت حین
حین اخیت بین المہاجرین والانصار ولم اواخ بینک وبین احد منہم اما ترضی ان
تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی الا من احبک فقد حف بالامن و
الایمان ومن ابغضک اماتہ اللہ میتۃ الجاہلیۃ وحوسب فی الاسلام (اخرجہ الطبرانی و
والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی
اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو
مقداد کا بھائی قرار دیا اور علی کو کسیکا بھائی نہ بنایا جناب علی نہایت غصہ ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئی
اور اپنی کلائی کا تکیہ کرکے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر انکے بدن پر پڑ گئی حضرت نے انکو تلاش کیا اور
ایسی حالت میں پایا حضرت نے انکو اپنے پاؤں سے ٹھوکا کر فرمایا اٹھ تجھ کو بجز ابوتراب بننے کے کچھ صلاحیت
نہیں ہے کیا تو خفا ہو گیا جبکہ میں نے صحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا کیا تو
راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون موسی سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان مین گھر رہیگا۔ اور جو تجھے دشمن رکھے گا خدا اسکو کفار کی موت سے مار یگا۔

(۹) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم المباہلۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین و الانصار و علی واقف یراہ و یعرف مکانہ و لم یواخ بینہ و بین احد فانصرف علی باکی العین فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذھب فاتنی بہ فمضی بلال الی علی و علی قد دخل منزلہ باکی العین فقالت فاطمۃ ما یبکیک لا ابکی اللہ عینیک قال یا فاطمۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ المھاجرین و الانصار و انا واقف یرانی و یعرف مکانی و لم یواخ بینی و بین احد قالت لا یحزنک اللہ لعلہ انما اخرک لنفسہ فقال بلال یا علی اجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما یبکیک یا ابا الحسن فقال اخیت بین المھاجرین و بین الانصار و انا واقف ترانی و تعرف مکانی و لم تواخ بینی و بین احد قال انما اخرتک لنفسی الا یسرک ان تکون اخا نبیک قال بلی یا رسول اللہ فاخذہ بیدہ فارقاہ المنبر فقال اللھم ان ھذا منی و انا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا ان من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فانصرف علی قریر العین فاتبعہ عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولا کل مومن (اخرجہ ابو الحسن فقیہ ابن المغازلی)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا علی کہڑے ہوئے تھے حضرت انکو دیکہہ رہے تھے آپنے انکے ساتھ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گھر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو ندیکھا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہین لوگون نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہین حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جاکر انہین بلالاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گھر مین داخل ہوچکے تھے جناب سیدہ نے انہین روتا ہوا دیکھکر کہا خدا تمہین نہ رلائے تم کیون روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار مین رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجھے حضرت دیکھ رہے تھے لیکن مجھے کسیکا بھائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندگہین نہون شاید حضرت نے تمہین اپنی ذات مقدس کے بھائی بنانے کے لیے پیچھے رکہا ہو۔ اتنے مین بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھیاچارگی کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجھے کسیکا بھائی نہین بنایا فرمایا۔ یا علی مینے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچھے رہنے دیا تہا۔ آیا تم اپنے نبی کے بھائی بننے سے خوش نہین جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین خوش ہون۔ حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑکر انہین منبر پر چڑہایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ مجھسے بمنزلہ ہارون کے

ہے سوسے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی نہایت ٹھنڈی آنکھون سے گھر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے اے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین +

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ و ولیہ و وارثہ وابن عمہ ومن احق بینی وبینہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین تو تم اپنی اڑیون کے بل پھر جاؤ گے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے اڑیون کے بل ہرگز نہین پھرینگے اگر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین اور تم اپنی اڑیون پر پھرنا چاہو تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے +

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فانی اذا کرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیہا بعدک الا الکذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بھائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تھا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ ہمنے تجھے کیون چھوڑ رکھا ہے۔ ہمنے صرف اپنے ذات کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ تو میرا بھائی ہے اور مین تیرا بھائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہے گا تو وہ جھوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل یخلف علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکتک لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلہ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصرے بنے

الجنة معه ابنتي فاطمة وانت اخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین ثم قال له النبي صلی الله علیہ وسلم ان ذاكرك احد فقل انا عبد الله واخو رسوله ولا يدعيها بعدي الا كذاب مفتر (اخرجه جمال الدين المحدث صاحب روضة الاحباب في الاربعين) یعنے بن مرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے یہانتک کہ وہ سب آخر ہوگئے اور انکا بھائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں تو مجھ سے ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میری گھر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔ پھر حضرت نے اس آیت کا ارشاد فرمایا کہ بھائی بھائی اپنے آمنے سامنے کے تختوں پر ہونگے میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو یہ کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر وہ جھوٹ کہنے والا ٹھہرے گا ؛

(۱۳) عن عباد بن عبد الله قال قال علي انا عبد الله واخو رسوله وانا الصديق الاكبر لا يقولها بعدي الا كاذب صليت قبل الناس سبع سنين (اخرجه احمد في المناقب والنسائي في الخصائص والحافظ ابو زيد عثمان بن ابي شيبة في سننه والحاكم في المستدرك والحافظ ابو نعيم في الحلية والعقيلي) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ؛

(۱۴) عن ابي الطفيل قال لما جعل امر الشورى بين علي وعثمان وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص او سعيد بن زيد فقال علي هل فيكما احد اخي رسول الله صلی الله علیہ وسلم بينه وبينه اذا اخى بين المسلمين قالوا اللهم لا (استيعاب عبد البر) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لئے چھوڑ دیا جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اسکے درمیان رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہیں ؛

(۱۵) عن علي قال طلبني النبي صلی اللہ علیہ وسلم فوجدني في حائط نائما فضربني برجله وقال قم والله لارضينك انت اخي وابو ولدي تقاتل على سنتي من مات على عهدي فهو في

کنزالجنۃ ومن مات علی عہدک فقد قضے نحبہ ومن مات علی حبک بعد موتک ختم اللہ بالامن و الایمان ماطلعت الشمس وماغربت (اخرجہ فی المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپ نے اپنے پائے مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا اٹھو ہم تجھے راضی کریں تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ میں ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوگئی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالی اسکا خاتمہ امن اور ایمان میں کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور چھپتا رہے گا +

(۱۶) عن ابن عباس رضے اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے ای میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ میں اوندھا کرکے گرا +

(۱۷) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اخی ورفیقی فی الجنۃ یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیک ولا تاکل الصدقۃ ولا تنز الحمیر علی الخیل ولا تجالس اصحاب النجوم (اخرجہ الخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی اور جنت میں میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح سے کر ہو اگرچہ تجھ پر شاق گذرے اور خیرات نہ کھا یو اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھا یو اور نجومیون کے ساتھ مت بیٹھیو۔

(۱۸) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بھائیون سے علی اور چچون سے حمزہ بہتر ہین +

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزۃ وذکر علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بھائیون مین بہتر علی ہین اور سب چچون مین بہتر حمزہ ہین اور علی کا ذکر عبادت ہے +

(۲۰) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس اوصیکم بحب ذی قرنیھا اخی و ابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو مین تمہین اس امت کے ذو القرنین کی محبت کر لیے وصیت کرتا ہون وہ میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب ہے۔ پس بہ تحقیق اس سے محبت نہین کریگا مگر مومن *

(۲۱) عن مخدوج بن یزید الھذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامۃ بی و اقوم عن یمین العرش فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ الاوانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم انت اول من یدعی لک بقرابتک ومنزلتک عندی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی وطولہ مسیرۃ الف سنۃ لسنانہ یاقوتۃ حمراء لہ ثلاث ذوائب من نور ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم الثانی الحمد للہ رب العالمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طول کل سطر الف سنۃ وعرضہ الف سنۃ وتسیر والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ خضراء من الجنۃ ثم ینادی مناد من تحت العرش نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی ابشر یا علی انک تکسی اذا اکتسیت وتدعی اذا دعیت (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن یزید الھذلی کہ روایت ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون مین رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسے کے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہین ہے یا کیا تم نہین جانتے ہو کہ قیامت مین سب سے اول مین بلایا جاؤنگا۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا۔ اور مجھے جنت کے حلون مین سے سبز پوشاک پہنائی جاویگی۔ یا علی مین تجھے مطلع کرتا ہون کہ قیامت کے روز سب امتون سے پہلے میری امت حساب دیگی۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا۔ اور تجھے میرا علم یعنے لوا الحمد دیا جائیگا۔ تو دونون صفون کے بیچا بیچ ٹہلے گا۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے سایہ مین پناہ گزین ہونگے۔ اسکی لمبائی ہزار سالہ راہ کی ہوگی۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکے تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین۔ اور ایک دنیا کے بیچا بیچ مین۔ اسپر تین سطرین لکھی ہوئی ہونگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول و عرض ہزار سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہانتک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر ٹھیرے گا۔ اور پھر تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جاوے گی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کیا اچھا باپ ہی تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھی لباس پہنایا جائیگا تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۲۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموٰت بالفی سنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمنے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول ہیں۔ علی اسکے رسول کے بھائی ہیں۔

(۲۳) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسمع انا اخو المصطفی لاشک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد ا۔ وفاطمۃ زوجتی لاقول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بہم + من الضلالۃ والاشراک والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح شبہ نہیں ہے۔ میں نے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک اور انکار کی وجہ سے شبہ میں تھے حضرت نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۲۴) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال لما نزلت فانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتھم لہ وھم یومئذ

اربعون رجلا فیہم اعمامہ ابوطالب وحمزۃ وعباس وابولہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی
صنعت لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال خذوا بسم اللہ فاکل
القوم حتی ما لہم بشیٔ حاجۃ وما اری الا موضع ایدیہم وایم اللہ الذی نفسی بیدہ وان کان الرجل
الواحد منہم لیاکل ما قدمت بجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئت بذلک العس فشربوا حتی
رووا وبقی الشراب کانہ لم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ
وقد رایتم من ہذہ الایۃ ما قد رایتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی فلم یقم الیہ احد
قال فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ
فہو یقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری
فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند وفی المناقب والنسائی فی الخصائص و
ابن اسحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابوبکر بن مردویہ باختلاف یسیر)
ربیعہ بن ناجد ناقل ہین کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المومنین آپنے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد
بھائی کا کسطرح ورثہ پایا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو
ڈراؤ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ دارون کے ڈرانے کے
لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن مین طعام تیار کر کے اسپر بکری کے پائے رکھدو اور ایک ظرف مین دودھ
بہردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلالاؤ کہ مین ان سے گفتگو کرون اور خدا کا حکم انکو پہنچا دون۔ مینے حسب
ارشاد کھانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلالایا ان دنون وہ کل چالیس آدمی تھے جن مین حضرتؐ کے
چارون چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بھی شامل تھے جب وہ حاضر ہوئے حضرتؐ نے اس طعام سے
قدرے تناول فرما کر انکے کھانے کے لیے ارشاد کیا جب تمام لوگ کھا کر سیر ہو گئے مینے دیکھا کہ انہون نے
طعام صرف اسیقدر کھایا ہے۔ جس مقام پر کہ انہون نے اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔ باقی طعام ویسا ہی دھرا
ہوا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ان مین سے ایک آدمی سر
تمام کھانے کو کھا سکتا تھا۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کو دودھ پلاؤ مینے ان کو
دودھ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ دودھ ویسا ہی موجود تھا گویا کہ کسینے نہ پیا ہو پھر حضرتؐ نے انکو
مخاطب کر کے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب مین تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگون کی
طرف عام طور پر بھیجا گیا ہون۔ تمنے میرا یہ معجزہ دیکھا ہے۔ پس تم مین سے کوئی ہے کہ میری بیعت
کرے اور میرا بھائی اور دوست ہو کوئی شخص ان لوگون مین سے حضرت کی بیعت کے لیے نہ اٹھا

میری اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا حضرت نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے بھی ارشاد کیا میں بھی ہر ایک دفعہ اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔) اسلیے مینے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

(**تنبیہ**) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مواخات مساوات کی دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل سمجھی جاسکتی ہے اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان فضیلت ہے۔

(انت منی بمنزلة هارون من موسی)

ان صحابہ کرام کے اسماء جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابو القاسم[1] علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماه ذکر الروایات من نسختہ ثلاث ورقة عتیقة علیہا تاریخ الروایة سنة خمس و اربعین و اربعمائة وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلة هارون من موسی۔ عن عمر بن الخطاب وعن علی وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ ابن عباس وجابر ابن عبد اللہ الانصاری۔ وابی هریرة۔ وابی سعید الخدری۔ وجابر بن سمرة۔ ومالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ وزید ابن ارقم۔ وابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وعبد اللہ بن ابی اوفی۔ واخیہ زید بن ابی اوفی۔ وابی سریحة۔ وحذیفة بن اسید وانس بن مالک۔ وابی بریدة الاسلمی۔ وابی ایوب الانصاری۔ وعقیل بن ابی طالب وحبشی بن جنادة السلولی۔ ومعاویة بن ابی سفیان۔ وام سلمة زوجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ واسماء بنت عمیس وسعید ابن المسیب۔ ومحمد بن علی بن الحسین وحبیب بن ابی ثابت۔ وفاطمة بنت علی وشرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابو القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے ۔۔۔ چار سو پینتالیس میں

[1] انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں کہتے ہیں ابو القاسم بن علی التنوخی فکان ادیبا فاضلا وذکره الخطیب فی تاریخه وعاده فی شیوخه الذین روی عنهم اور سمعانی انساب میں لکھتے ہیں قال الخطیب کتبت عنه وسمعته یقول ولدت بالبصرة فی النصف من الشعبان سنة سبعین و ثلثمائة وقد قبلت شهادته عند الحکام فی حداثته ولم یزل علی ذلک مقبولا الی اخر عمره و کان متحفظا فی الشهادة محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اس حدیث کے متعلق ایک تیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس میں اس حدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد ابن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس وغیرہ الم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقة واعلم ان هذا الحديث متواتر فانه ورد من حديث عائشة و ابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن زمعة وابی سعید وعلی وحفصة حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن زمعہ اور ابو سعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ بن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی الله علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیه کثیرة جدا وقد ذکره ابن خیثمة وغیره ورواه ابن عباس وابو سعید الخدری وام سلمة واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد الله وجماعة یطول ذکرهم حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات میں سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ... سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقوں سے روایت ہوئی ہے جسکا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبداللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قوله صلی الله علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وابن عباس وابو سعید الخدری وجابر بن عبد الله وام سلمة واسماء بنت عمیس وجماعة یطول ذکرهم ذکره ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبد الله بن عبد الرحمن بن الزکی المزی فی تهذیب الکمال ابو الحجاج یوسف بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت شدہ احادیث میں سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

باتین لوگ اگر جمع ہون اوراسکے کہنے کو ہر طرح سے مانین۔

المهدی

عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ولوعلیا تجدوه هادیا ومهدیا (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفه رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفه بناؤگے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤگے

طود النهی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد الله بن عباس علی معاویة وقد تحلقت عنده بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینه فنظر الیه معاویة مقبلا قال یا سعید لالقین علی ابن عباس مسائل یعیی بجوابها قال لسعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویة ما تقول فی علی قال رحم الله ابا الحسن کان والله علم الهدی وکهف الوری وطود النهی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتهی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی۔ وداعیا الی الحجة العظمی ومستمسکا بالعروة الوثقی واکرم من شهد النجوی بعد محمد المصطفی صلی الله علیه وکان صاحب القبلتین۔ وابو السبطین۔ وزوجته خیر النساء فما یفوقه احد لم ترعینا مثله ولم اسمع سمعا مثله فمن یبغضه فعلیه لعنة رب العباد الی یوم التناد (ذخائر العقبی وینابیع) واخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن عباس) ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد الله بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور دخل ہونیکا اذن مانگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا انکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا مین ابن عباس سے ایسی باتین پوچھونگا کہ جسکے جواب مین وہ عاجز رہجاینگے سعید کہنے لگا ابن عباس تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہین ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل مین پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق مین کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے والله وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت وپناہ تھے اور عقل کے پہاڑ تھے اور دانائی کے محل تھے۔ اور بخشش کے خزانہ تھے۔ اور انتہای علم کی جگہہ تھے جسمین خدا کی قربت کیلئے ہو۔ اور وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی مین چمکتا تھا۔ اور وہ بزرگ حجت کی طرف بلانیوالے تھے۔ اور رسی مستحکم کے ساتھہ چنگل مارنیوالے تھے۔ اور بعد محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم کے ہر مشورہ دینے والے سے زیادہ بزرگ تھے۔ اور وہ دونون قبلون کے صاحب تھے۔ اور وہ سبطین کے باپ تھے۔ انکی زوجہ خیر النسا تہین۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہین لیجا سکتا میری دونون آنکھون نے انکی مثل نہین دیکھا اور میرے دونون کانون نے انکی مثل نہین سنا۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندون کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک۔

دابة الجنة

عن عمر ابن جموح از رسول الله صلی الله علیه قال لعمر ابن الخطاب هل اریک دابة الجنة تاکل الطعام وتشرب الشروب وتمشی فی الاسواق قال هذا دابة

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المومنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے۔

(۴) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب ھذا حدیث متفق علی صحتہ ورواہ الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجہ فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذالک اجماعاً منھم قال الحاکم النیشا پوری ھذا حدیث دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری میں اور مسلم نے صحیح مسلم میں اور ابوداؤد نے سنن میں اور ابو عیسے ترمذی نے جامع الصحیح میں اور ابو عبد الرحمن النسائی نے سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں روایت کیا ہے اور ان تمام ائمہ حدیث نے اسحدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث درتواتر کو پہنچ چکی ہے ٭

(۴) قال السیوطی فی الازھار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم رضی اللہ عنھم وھکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازھار ۔ وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلی وھذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازہار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترہ میں لکھتے ہیں کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی کو امام احمد بن حنبل نے ابوسعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن عباس اور حبشی ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازہار میں بھی اسیطرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم کتاب المعارج العلے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے ۔

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدھلوی فی ازالۃ الخفاء من المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی روی فی الصحیح عن سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی متواترات مین سے ہے اسحدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے ✦

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنہاج ان ھذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرھا شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی منہاج مین لکھتے ہین کہ بتحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین مین درج ہے ✦

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری) واحمد (عن کلیھما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید بن ارقم ومالک بن الحویرث) والخطیب (عن عمر) رضوان اللہ علیہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے (ان دونون) سے اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون علیہ السلام کا جناب موسی علیہ السلام سے تہا ✦

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہین جنہون نے اسحدیث کی تخریج کی ہی

✦

اب ہم ان ائمہ حدیث کی نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ
ابو داود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داود الطیالسی صاحب مسند
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر
ابن ابی شیبہ	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری صاحب جامع الصحیح
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع الصحیح
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح
ترمذی	حافظ ابو عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح۔
عبد اللہ بن احمد	حافظ عبد اللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر ابن حرب
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری
نسائی	حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن۔

مختصر نام مشہور	نام پورا
ابو یعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلے الموصلی صاحب المسند
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
ابو عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابو الشیخ	ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن حبان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
الطبرانی	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابو اللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
حاکم	ابو عبد اللہ محمد عبد اللہ المعروف بالحاکم النیساپوری صاحب المستدرک
ابو سعد	ابو سعد عبد الملک ابن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرگوشی صاحب شرف النبوۃ
ابو بکر الشیرازی	احمد بن عبد الرحمن ابو بکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ابن مردویہ	ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
ابو نعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء و المعرفۃ
ابن السمان	حافظ اسمعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ

مختصر نام مشہور	پورا نام
	بابن السمان الرازی
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی ابن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبد البر	حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابو الحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنۃ و مصابیح السنۃ
العبدری	حافظ رزین بن معاویۃ العبدری صاحب الجمع بین الصحاح الستہ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتے
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الخوارزمی خطیب خوارزم	حافظ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابو السعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ سعد الدین ابو حامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیے الصالحانی
الرازی	امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلبنسی	ابو الربیع سلیمان بن سالم البلبنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبد اللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ القرشی الشافعی صاحب مطالب السؤل
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی بن عبد اللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابو یوسف الکنجی	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحیے بن شرف النووی شارح مسلم و صاحب تہذیب الاسماء و اللغات
محب الطبری	حافظ ابو العباس محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرہ
الحموینی	الشیخ صدر الدین ابو المجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام	مختصر نام مشہور	پورا نام
	الموید محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین	الدولتابادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولتابادی صاحب ہدایت السعداء
ابن سید الناس	محدث ابو الفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر	ابن حجر العسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد	ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
عبداللہ یافعی	امام عبداللہ بن اسعد بن علی الیمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان	السیوطی	الحافظ جلال الدین ابو بکر عبد الرحمن السیوطی
			القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ	ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
علاء الدولہ السمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقی	المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب مشکوۃ المصابیح	جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن المزی الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف	المناوی	الشیخ محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین	عیدروس	الشیخ عبداللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
سید علی الہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربی		
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابو الولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر	ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
		محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
عبدالرحیم العراقی	الحافظ ابو زرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث وشرح التقریب	البدخشی	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی صاحب نزل الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا		عبد العزیز صاحب
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبوۃ
	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار

الحدیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تھذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑنا چاہا جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالھن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلبیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص سے

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے ان سے کہا کہ آپ ابو تراب پر سب کیوں نہیں کرتے۔ سعد نے کہا کیا مینے تم سے ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جنکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مین ہرگز انپر سب نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ان مین سے اگر ایک بات بہی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تہی۔ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے درانحالیکہ آپنے ان کو بعض غزوات مین اپنے پیچھے چھوڑا تہا۔ حضرت سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں مین چھوڑے جاتے ہین۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔ ونیز مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین۔ سعد کہنے لگے پس ہمنے گردن اٹھا کر دیکھا اور حضرت نے فرمایا علی کہان ہے اسکو میرے پاس لاؤ جب حاضر ہوے انکی آنکھون مین آشوب تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہدے اے محمد جھگڑنے والوں سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو۔ حضرت نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بہیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین۔

(۳) عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراهیم بن سعد انه سمع اباه سعدا وهو یقول قال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی قال سعید فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدثت به ابنك قال وما هو یا ابن اخی فقلت هل سمعت من النبی صلی الله علیه وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیه وقال سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم والا فصمتا (اخرجه النسائی فی الخصائص) محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے ناقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ مینے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جا کر سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے مینے کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق مین اسطرح سے ارشاد کیا ہے سعد اپنے کانون کیطرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ مینے ان سے یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوے سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہو جائین

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وخلف فی اھلہ علیا فقال بعض ما منعہ ان یخرج بہ الا انہ کرہ صحبتہ فبلغ ذلک علیا فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی ان تنزل منی بمنزلۃ ھارون من موسی (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو مدینہ مین چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے کارہ تھے اسلیے ان کو چھوڑ چلے ہین جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون کا موسی سے۔

(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قالا لما کان عند غزوۃ جیش العشیرۃ وھی تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انہ لابد من ان اقیم او تقیم فخلفہ فلما فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیا قال ناس ما خلفہ الا لشیء کرھہ منہ فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھی الیہ فقال لہ ما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون انک انما خلفتنی لشیء کرھتہ منی فتضاحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انک لست بنبی قال بلی یا رسول اللہ قال فانہ کذلک (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العشیرہ کہ جسے تبوک بھی کہتے ہین تشریف لے چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہان ٹھیرین یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت وہان سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہین جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو لیے یہانتک حضور کو جا لیے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیون آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ مینے لوگون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون کا موسے سے مگر یہ کہ تو نبی نہین ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفتک لان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

والمتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہمنے تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مین آپکے پیچھے رہونگا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسکہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اہلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لانبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفرا فامرہ ان یتخلف علی المدینہ فقال لا اتخلف بعدک ابدا فدعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض للجہاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قد قالوا ساحر وکاہن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لانبی بعدی واما قولک اتعرض بفضل اللہ ہذا ابہار من فلفل جاءنا من الیمن فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمۃ حتی یاتیکما اللہ من فضلہ فان المدینۃ لا تصلح الا بی او بک (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر العاقولی فی فوائدہ وابن مردویہ وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر کو بلاکر مدینہ منورہ مین پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا مین کبھی حضور کے پیچھے نہین رہونگا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ مین کچھ بولون حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد کیا پس مین رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیون روتے ہو مینے عرض کیا ایک بات نہین جسکے لیے روتا ہون۔

لہ رسوم خصلتی مقدم ۱۲ منتخب عہ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل منتخب

کل قریش کے لوگ کہینگے حضرت جنہون نے اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چہوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہون کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تہا ✤

مین چاہتا تہا کہ مجہے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بہی روتا ہون کہ میری خواہش تہی کہ خدا کی مہربانی سے مجہے غنیمت مین سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہینگے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چہوڑ گئے ہین پس اس مین تیرے لیے ایک میری سنت مقتدا ہے کہ مجہے لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہین اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مین اجر کے ملنے کی آرزو رکہتا ہون پس کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجہہ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہی اور جو تم کہتے ہو کہ مجہے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس یہ سامان جو کہ بوجہ جو ہمارے پاس مین سے آئی مین تم انکو بیچو اور فاطمہ اور تم اس سے فائدہ اٹہاؤ جہانتک کہ خدا کی مہربانی سے تمہین غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا ٹہیک نہین رہ سکتا ✤

(۹) عن ابن مسعود رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لانبی بعدی وخلفہ فی اہلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجہہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین پہر آپنے انکو اپنے اہل مین اپنا خلیفہ بناکر پیچہے چہوڑا۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لانبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجہہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے ✤

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر مین لکہی گئی ہین وہ سب موقع تبوک کے متعلق ہین۔ لیکن تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اسحدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع مین بہی ارشاد کیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہین عن جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی فی عشرۃ مواضع انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ السید علی الہمدانی فی المودۃ القربی یعنے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباے کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر یون ارشاد کیا ہے کہ تو مجہہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے ✤

از انجملہ چند مقام درج ذیل ہین ✤

(الف) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

الجنة واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہی کہ تحقیق جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہین جنت کا چار پایہ دکھائین جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چار پایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا۔

ایلیا

عن علی قال لما اخذت الرایة یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بها فجبرئیل معك والنصر امامك والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انهم یجدون فی کتبهم ان الذی یدمر علیهم اسمه ایلیا فاذا لقیتهم فقل انا علی فانهم یخذلون ان شاء اللہ تعالی فقال علی فمضیت بها حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارهم من انت فقلت له انا علی بن ابی طالب فقال قد علوتم وما انزل علی موسی انفكاك (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب خیبر کے روز مینے علم کو ہاتھ مین لیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبرئیل تمہاری ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے ہے تمہارا رعب قوم کے دلون مین بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابون مین لکھا ہوا دیکھتے ہین کہ جو شخص کہ انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا۔ جب تو ان سی ملے تو کہیو کہ مین علی ہون۔ خدا نے چاہا تو وہ شکست کھا جائینگے جناب امیر کہتے ہین کہ جب مین قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود مین سے ایک عالم نے مجھ سی پوچھا تمہارا کیا نام ہے مین نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہو گئے موسی علیہ السلام پر جھوٹ نہین نازل کیا گیا

قباب عین الفتنة

(۱) عن ذر بن حبیش انه سمع علیا یقول انا فقات عین الفتنة لولا انا ما قوتل اهل النهروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلهم مبصرا الصلوتهم عارفا بالهدی الذی نحن علیہ (اخرجہ اللنسائی) ذر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروانی نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھو گے البتہ مین تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے۔ اور اس ہدایت کا عارف ہی کہ جسپر ہم ہین +

امیر النحل

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین ومن ههنا قیل له امیر النحل (حیوة الحیوان للدمیری فی ترجمة یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنون کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقون کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوة الحیوان مین لکھتا ہے کہ اسیوجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے +

ذو البرقة

ذو البرقة علی بن ابی طالب لقبه به العباس یوم حنین (رمز قاموس اللغة فی البرق مجد الدین)

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال لما ولدت فاطمۃ الحسن قالت لعلی سمہ فقال ما کنت لاسبق باسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمہ ربی عز وجل فاوحی اللہ عز وجل الی جبرائیل انہ قد ولد لمحمد ولد فاھبط وھنہ وقل لہ ان علیا منک بمنزلۃ ھارون من موسی فسمہ باسم ابن ھارون فھبط جبرئیل فھناہ من اللہ عز وجل ثم قال ان اللہ تعالی جل ذکرہ امرک ان تسمیہ باسم ابن ھارون فقال وما کان اسم ابن ھارون فقال شبر فقال صلی اللہ علیہ وسلم لسانی عربی فقال فسمہ الحسن (اخرجہ الملا فی کتابہ وسیلۃ المتعبدین فی متابعۃ سید المرسلین) جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب جناب حسن پیدا ہوے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام رکہو جناب علی نے فرمایا مین اسکے نام رکہنے مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہین کر سکتا پہر جاکر حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا مین اسکی نام رکہنے مین اپنے پروردگار پر سبقت نہین کرسکتا پس پروردگار نے جناب جبریل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لڑکا ہوا ہے انکو جاکر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس اسکے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکہو پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہوکر رسم مبارک باد ادا کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تہا جبریل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکہین۔

(ب) موقع انسداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان موسی سال ربہ ان یطہر مسجدہ لھارون وذریتہ وانی سالت اللہ ان یطہر مسجدی لک ولذریتک من بعدی ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن اللہ سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تہی کہ انکی مسجد کو ہارون اور انکی ذریت کے لیے پاک کرے اور مینے خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پہر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کردے اور لوٹ جا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسر و چشم کہکر دروازہ بند کردیا۔ پہر حضرت عمر رض کی طرف بہی ایسا ہی کہلا بہیجا۔ پہر منبر پر چڑہکر فرمایا نہ مینے

دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا تعالےٰ نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام کا دروازہ کھولا ہے ؎

۲) عن جابر بن عبد الله انه قال جاءنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یده عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد فاجفلنا واجفل علیؑ معنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم تعال یا علی انه یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة والذی نفسی بیده انک لذائد عن حوضی یوم القیامة تذود عنه رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) جابر ابن عبد اللہ کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد میں اونگھ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگے اور علیؑ بھی ہمارے ساتھ بھاگے۔ حضرت نے فرمایا اے علی ادہر آؤ تجھے مسجد میں وہ امر جائز ہے جو کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو نہی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہانکے گا جس طرح سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیرے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا۔ میری آنکھوں میں پھر رہا ہے تیرا مقام میرے حوض سے ؎

(ج) موقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فقال علی لقد ذهب روحی وانقطع ظهری حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان هذا من سخط علی فلک العتبی والکرامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول الله قال ما ورثت الانبیاء من قبلی قال وما ورثت الانبیاء من قبلک قال کتاب الله وسنة نبیهم وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة ابنتی وانت اخی ورفیقی (اخرجه احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب وابو الشیخ والصالحانی والزرندی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھیا چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب سے آپکو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھپر کسی آپکی ناراضگی کی وجہ سے تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہمنے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وارث ہے جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین حضور سے کیا ورثہ حاصل کرونگا حضرتؐ نے ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے۔ جناب علی نے عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت مین میرے ساتھ میرے قصر مین میری بیٹی فاطمہ کی معیت مین ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔

(د) موقع فتح خیبر۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان تقول فیک طائفۃ من امتی ما قالت النصاری فی عیسی ابن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیک و فضل طھورک یستشفون بھما ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم ویکونون فی الجنۃ جیرانی لان حربک حربی وسلمک سلمی و سریرتک سریرتی و علانیتک علانیتی و ولدک ولدی وانت تقضی دینی وانت تنجز عدتی وان الحق علی لسانک و فی قلبک ومعک وبین یدیک ونصب عینیک الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی لا یرد علی الحوض مبغض لک ولیغیب عنہ محب لک فخر علی ساجدا وقال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القران وحببنی الی خیر البریۃ واعز الخلیقۃ واکرم اھل السموات والارض علی ربہ وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوۃ اللہ فی جمیع الاولین والاخرین واحسانا من اللہ وتفضلا منہ علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون من بعدی لقد جعل اللہ عز وجل نسل کل نبی من صلبہ وجعل نسلی من صلبک یا علی انت اعز الخلق واکرمھم علی واعزھم عندی ومحبک اکرم من یرد علی الحوض من امتی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین ومحمد بن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب وابراھیم بن عبد اللہ الیمنی الوصابی الشافعی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء وابن السبع الاندلسی فی کتاب شفا وابو سعد فی شرف النبوۃ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب علی خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق مین وہی بات نہ کہنے لگ جائین جو عیسے علیہ السلام کے حق مین نصاریٰ
کہہ رہے ہین تو مین تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانون کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤن
کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے۔ لیکن تیرے حق مین اتنی بات ہی
کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہین ہے۔ تو میری
ذمہ واری کو پورا کرے گا اور میرے ننگ پن ڈھانپے گا۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑے گا۔ اور
تو کل قیامت مین سب خلقت سے میرے نزدیک ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ اور تیرے شیعہ نور
کے منبرون پر سفید مونہ والے مجھے گھیرے ہوئے ہونگے مین انکی شفاعت کرون گا وہ جنت مین میرے
ہمسایہ ہونگے۔ کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میری ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا
ہے۔ اور تیرا راز میرا راز ہے۔ اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے
وعدون کو پورا کرے گا۔ حق تیری زبان اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھون کے آگے ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون مین ایسا ملا ہوا ہے جیسے کہ میرے گوشت اور خون
مین ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہین ہوگا۔ اور تیرا محب اس سے غائب نہین ہوگا۔ جناب امیر سجدہ
مین گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن
مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان
آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید مرسلان برگزیدہ اولین
و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنون کی شناخت نہ ہو سکتی بہ تحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی
نسل اسی کی صلب سے بڑھائی ہے اور میری نسل تیری صلب سے بڑھائی ہے پس تو میرے پاس سب
خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے۔ تیرا محب سب امت سے جو حوض پر میرے پاس آنے والے مین
بزرگ تر ہے ؞

(۵) موقع عطاے خاتم در نماز

(۱) عن عبایۃ بن الربعی قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا و الرجل یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت قال
فکشف العمامۃ عن وجہہ قال ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا جندب بن جنادۃ

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورأیت بھاتین والا فعمیتا یقول
علی قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوۃ الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل
یدہ الی السماء قال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا فکان علی راکعا فاوم
الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یختم فیھا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بعین النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع رأسہ الی السماء وقال
اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا
قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا
ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللھم وانا محمد
نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد
بہ ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءہ حتی نزل علیہ جبریل من عند اللہ
فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ المسمی بکشف البیان فی
تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی فی مطالب السئول وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ
خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المھمہ
والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن الربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں
ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا
ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ
کھولدیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادۃ
البدری ابوذر غفاری ہوں ۔ مینے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ
دونو بہرے ہوجائیں اور ان دونو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں ختم ہو جائیں ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے
فتحمند ہوا جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اسکو چھوڑا ۔ میں ایک روز جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے

اسے کچہ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتہہ اٹہاکر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال
کیا تہا مجہے کسینے کچہ نہین دیا جناب امیرؑ رکوع مین تہے سائل کی طرف آپنے داہنے ہاتہہ کی چہنگلی سے اشارہ
کیا اس مین انگوٹہی تہی سائل نے بڑہکر اتار لی یہ سارا ماجرا حضرتؐ کے سواجہ مین ہوا حضرتؐ نماز سے فارغ
ہوکر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بہای موسی نے تجہ سے استدعا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتین لوگ سمجہ سکین اور میرے
گہر کے لوگون سے میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے
کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تونے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کی وجہ سے تیرے
بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائین گے کہ وہ لوگ تم تک نہین پہونچ سکین گے الٰہی مین
محمد تیرا نبی [illegible] برگزیدہ ہون۔ الٰہی پس میرے بہی سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے
گہر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ ابہی حضرتؐ نے اپنی دعا کو ختم نہین کیا تہا کہ جبریل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف
لاکر کہنے لگے اے محمد پڑہ حضرتؐ نے فرمایا کیا پڑہون جبریلؑ نے کہا پڑہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا
رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور زکوۃ دیتے
ہین در انحالیکہ وہ رکوع مین ہین ؁

(۲) عن اسماء بنت عمیسؓ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسالک
بما سالک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی
واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا
انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخھما وابن مردویۃ فی المناقب ومحمد
صدر عالم فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اے پروردگار مین اس دعا کے ساتہ کہ جسکے ساتہ تجہے
میرے بہائی موسی نے پکارا تہا پکارتا ہون کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا
اور میری زبان کی گرہ کہول تاکہ لوگ میری بات کو سمجہ سکین اور میرے اہل سے میرے بہائی علی کو میرا
وزیر بنا اور اسکے ساتہہ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری
تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کرین اور تو ہمین دیکہتا ہے۔

(۳) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو مھل کم لک فقالت

ست وثمانون سنۃ قال ما سمعت من ابیک شیئاً قالت حدثنی اسماء بنت عمیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی المناقب والنسائی فی الخصائص والخطیب فی تاریخہ) موسیٰ الجہنی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا رفیق ابو مہدی ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن و سال کیا ہے وہ فرمانے لگیں ستاسی برس کا ہے وہ کہنے لگا آپ نے اپنے والد ماجد سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسےٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ❖

(۴) عن اسماء بنت عمیس قالت ھبط جبرئیل علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (اخرجہ الامام علی بن موسیٰ الرضا فی مسند اھل البیت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ❖

(۵) موقع تفاخر عقیل وجعفر وجناب علی رضی اللہ عنہم

عن عقیل بن ابی طالب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عقیل واللہ انی لاحبک لخصلتین لقرابتک ولحب ابا طالب ایاک واما انت یا جعفر فان خلقک یشبہ خلقی واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ وابو بکر بن محمد المطیری فی جزء من حدیثہ وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب جو میرے ساتھ ہے دوسرے ابو طالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(س) بسواہ حضرت ابو بکر وعمر وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب ۔ عن ذکر علی فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلث خصال لان تکون لی واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابو بکر وابو عبیدۃ ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکی علی علی حتی ضرب

بیدہ علی منکبیہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا و اولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون
من موسیٰ وکذب علیّ من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم
فی الکنی والشیرازی فی الالقاب ابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقۃ ومحب الطبری فی
الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ — ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن
پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی
اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینہ کے ساتھ تکیہ
لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں
سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون
کے ہے موسے سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے درانحالیکہ تجھ
سے بغض رکھتا ہو۔

(ز) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا
نبی بعدی (اخرجہ الخطیب فی المتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔

(ح) جناب ام المومنین ام سلمہ کے گھر کا موقع۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی
ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الحافظ ابو جعفر العقیلی
والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ام المومنین ام سلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت
ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے مسجد کا موقع۔

عن انس بن مالک قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم الان یدخل
سید المسلمین وامیر المومنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يمسح العرق من جبهته و وجهه و يمسح به وجه علي و يمسح العرق من وجه علي و يمسح به وجهه فقال له علي يا رسول الله انزل في شيء قال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي انت اخي و وزيري و خير من اخلف بعدي تقضي ديني و تنجز موعدي و تبين لهم ما اختلفوا فيه من بعدي و تعلمهم من تاويل القرآن ما لم يعلموا و تجاهدهم على التاويل كما جاهدتهم على التنزيل (اخرجه ابوبكر بن مردويه في المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اسوقت سید المسلمین اور امیر المومنین اور خیر الوصیین اور نبیوں کے پاس سب لوگوں کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت نے فرمایا میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر انکے مونہہ کو اور انکی پیشانی اور مونہہ کا عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگوں کو میں اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا ہوں ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ اور میرے بعد جس میں لوگوں کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے معنے جو انکو نہیں معلوم ہیں تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑے گا جس طرح سے کہ میں قرآن کی تنزیل پر لڑا ہوں *

(ی) مدینہ کی کھجوروں کا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت عليا يقول لجماعة من الصحابة اتدرون لم سمي الصيحاني صيحانيا قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم نمشي في طرقات المدينة اذ مررنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة باخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى ثم جزناها فصاحت ثانية بثالثة هذا موسى و اخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسها هذا نوح و هذا ابراهيم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سيد النبيين و هذا علي سيد الوصيين فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال انما سمي نخل المدينة صيحانيا لانه صاح بفضلي و فضلك (اخرجه الخوارزمي في المناقب و السيد السمهودي في خلاصة الوفا باخبار دار المصطفى و محمد ابن يوسف الكنجي الشافعي) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ صحابہ سے کہہ رہے تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیون صیحانی رکھا گیا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے بخدا ہمین نہین معلوم ہے۔ جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین مدینہ کے باہر کے رستون مین جا رہا تہا ہم ایک کھجورون کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ علی المرتضےٰ علیہ السلام ہین پہر ہم وہان سے آگے بڑہے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسیٰ ہین اور یہہ انکے بہائی ہارون ہین پہر ہم وہان سے بہی آگے بڑہے چوتھی نے پانچوین سے کہا یہ نوح ہے اور یہہ ابراہیم ہے پہر ہم وہان سے بہی آگے بڑہے۔ چھٹی نے ساتوین سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیون کے سردار ہین اور یہ علی علیہ السلام وصیون کے سردار ہین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے پہر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجورون کو صیحانی یعنے پکارنے والی کھجورین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہین *

(**تنبیہ**) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھتے ہین۔ و یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہما در بعضے از باطین مدینہ میگذشت ناگاہ ازمیان نخلہ آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء *

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسےٰ الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبریٰ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ کیا تو راضی نہین ہے کہ ہو تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہین اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا *

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے *

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تیرا رتبہ مجہ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے *

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس مین لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا ؛

در منتخب البرقۃ بالفتح دہشت ولقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد ؛

مثیل عیسی

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیك مثلا من عیسی احبہ قوم فهلكوا فیہ وابغضہ قوم فهلكوا فیہ فقال المنافقون اما یرضون لہ مثلا من عیسی فنزلت هذہ الایۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منہ یصدون راخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسی کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہانتک محبت کی کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئے ۔ اور ایک قوم نے انسے بغض رکھا یہانتک کہ وہ ہمین ہلاک ہو گئے پھر آپنے ارشاد کیا ۔ کیا منافق راضی نہین کہ وہ عیسی کی مانند ہے پس یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کو تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے ؛

القرم[1]

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب قالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلهم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقۃ فلنؤدی الیك ما یؤدی العمال ونصیب ما کان فیها من مرفق[2] فبینما هما فی ذلك اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکم احد علی الصدقۃ فقال لہ ربیعۃ هذا من حسدك وقد نلت صهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدك علیہ فالقی علی ردائہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مقامی هذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذهبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض هذہ الصدقات فنؤدی الیك ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما هی اوساخ الناس راخرجہ ابو داؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہین کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب مجھ سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہین ہم نکاح کرنا چاہتے ہین آپ سب لوگون سے زیادہ سخی اور قرابت والون کے لیئے

[1] القرم بالفتح سید ۱۲ [2] المرفق کارگزاران فائدہ حاصل شود ۱۲

(۴) عن حبشی بن جنادة السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادة السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسےٰ سے

(۵) عن ابی سریحۃ وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویۃ العبدری فی جمع بین الصحاح الستۃ فی الجزء الثالث فی ثلثۃ الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسےٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ؛

(۶) عن بکر بن احمد القصری حدثتنا فاطمۃ بنت علی بن موسےٰ الرضا حدثتنی فاطمۃ وزینب و ام کلثوم بنات موسیٰ بن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمۃ وسکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلے اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسےٰ (ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسیٰ المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہے کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسےٰ الرضا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسیٰ بن جعفر کی بیٹیاں ذکر کرتی ہیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ کیا تمہیں غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے ۔ و نیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ؛

اس حدیث کو حافظ ابو موسیٰ المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھپی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بھانجیوں کی ہے اپنی پھپیوں سے ❊

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوریٰ یقول تنشدکم باللہ ھل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللھم لا - قال تنشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی غیری قالوا اللھم لا (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے شوریٰ کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین تمکو قسم دیتا ہون آیا تم لوگون مین میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہین جناب امیر نے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا کوئی ایسا تم مین ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے سب نے کہا بخدا کوئی نہین ❊

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة سالہ عن مسألة فقال سل عنھا علی بن ابیطالب وھو اعلم فقال ارید جوابک قال ویحک لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزرہ بالعلم غزرا ولقد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیہ شیء اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب والفقیہ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ والسید السمہودی فی جواھر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقہ) قیس بن حازم سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا مین تجھ سے ہی جواب چاہتا ہون معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے ❊

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وھب بن الخیر ان اباہ صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما فقال این نذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمة طریف بن عبد اللہ الموصلی

ابن جبیر ناقل ہے کہ میں نے جناب علی بن الحسین یعنے سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجہ سے تمہارے باپ نے بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تہے کہ آپکے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑہ کر فرمایا تہا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عقل والے ہم بچے کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔ بے شک مومن کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الهذلی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدک (اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الهذلی سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علیؑ سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بہائی ہے اور مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے +

حدیث یا علی انت منی وانا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قصد صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدا علی بنفسه وحمل علی صاحب اللواء فقتله فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان هذه لهی المواساة فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منه فقال جبریل انا منکما (اخرجه احمد والطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب احد کے روز مشرکون کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیرؑ نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپنے فرمایا علی میرا ہے اور مین علی کا ہون جبریل علیہ السلام نے فرمایا مین تم دونون کا ہون +

(تنبیہ) قال الزهری رحمة اللہ علیه انما قال جبریل ان هذه لهی المواساة لان الناس فروا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم احد (تذکرہ خواص الامة) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جبریل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے۔ اسلیے تہا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تہے +

(۲) عن حبشی بن جنادة کان قد شهد حجة الوداع قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول

ذلك اليوم علی منی وانا منه ولا يقضی دينی سواه (اخرجه النسائی والترمذی وابن ماجة والبغوی وابن عاصم وابن قتيبة والضيا والباوردی والطبرانی) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع مین بھی حاضر تھے روایت ہو کہ مینے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہین کرے گا ❊

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین وقيل انما قاله يوم نزل عليه وانذر عشيرتك الاقربين یعنے علی منی وانا منہ کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز ارشاد فرمایا تھا جس روز کہ آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی۔

لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے اکثر مواقع مین اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کبھی علی منی سے اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک سے ❊

(۳) عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم براءة مع ابی بكر رضی الله عنه ثم دعاه فقال لا ينبغی لاحد ان يبلغ عنی الا رجل هو منی وانا منه فدعا عليا فاعطاه اياها (اخرجه الترمذی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برات دیکر مکہ والون کی طرف ارسال کیا پھر آپنے بلالیا اور فرمایا مجھسے وہ اس سورت کو لیجا سکتا ہے جو میرا ہو پھر جناب علی کو سورہ برات دیکر روانہ کیا ❊

(۴) عن عبد خير عن علی قال اهدی للنبی صلی الله عليه وسلم قنو موز فجعل يقشر الموزة ويجعلها فی فمی فقال له قائل يا رسول الله انك تحب عليا فقال فی فمی او ما علمت ان عليا منی وانا منه (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ مین آیا حضرتؐ کیلے چھیل چھیلکر میرے مونہ مین ڈالنے لگے ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہین حضرتؐ نے فرمایا شاید تو نہین جانتا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون

(۵) عن علی قال صدرنا من مكة فاذا ابنة حمزة تنادی يا عم يا عم فتناولها علی فقال لفاطمة دونك ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها علی وجعفر وزيد فقال علی انا اخذها وهی ابنة عمی قال جعفر ابنة عمی وخالتها تحتی وقال زيد ابنة اخی فقضی بها رسول الله صلی الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلی انت منی وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقی وخلقی وقال لزيد انت مولانا (اخرجه النسائی فی الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارتے نکلیں علی نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بیٹھا و حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بٹھا لیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرتؐ نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہی۔

(٦) عن محمد بن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا علی فختنی وابو ولدی انت منی وانا منک (اخرجہ البغوی واحمد والطبرانی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو پس میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون +

(٧) عن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اٰخر وقال ان لقیتما فعلی وان تفرقتما فکل واحد منکما علیحدۃ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ منہن فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی (اخرجہ احمد والنسائی) بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنا کر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم ملجائین تو علی امیر سمجھے جاوین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو لشکرین سے قبیلہ بنی زبید کے ترجا ملے اور مسلمانون نے باہم مدد کر کے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین فتح حاصل کی سپنے انکے بال بچون کو اسیر کر لیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس خط کے ساتھ حضرتؐ کی خدمت مین ہو کر زبانی بھی اس بات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرت کو

دیا اور زبانی بھی کہہ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا مینے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھہ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو کچھ کہ اس نے کہا مینے اسکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بریدہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ❖

(۸) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علی بن ابی طالب فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فنشکوا الیہ اخبرنا ہ ما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدأوا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالہم فلما قدمت السریۃ فسلموا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تران علیا صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم قال الثالث فقال مثل مقالتہ ثم قال الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مؤمن من بعدی ❖ اخرجہ احمد والنسائی والحاکم عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنا کر روانہ کیا حسب جناب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھہ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کریں گے صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے حسب دستور وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے اس سے مونھہ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انھیں تینوں کی سی کہی حضرت ان کی طرف لوٹ بیٹھے اور غضب کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو بتحقیق علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ❖

(۵) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال فابوھا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسئلنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگون مین سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یا رسول اللہ علی کہان رہے حضرت نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھسے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناہ ابناہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن اہل شوری پر حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا نفس اور اسکے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہے سبنے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین۔

(۷) عن ام المومنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویہ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہے آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے۔

(تنبیہ) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے ہین (ثبت بالاخبار الصحیحۃ ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ فلابد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما ورد صفۃ النبوۃ ثم لاشک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا متساویا فی تلک الصفات

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور یہان مساواۃ سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تہے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بہی حاصل تہے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تہے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹہیرے تو یہ بات بہی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علی بعد رسول کے بہی افضل البشر ہین*

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ نظیر فی اُمتہ فعلی نظیری (اخرجہ الخلعی والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے*

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذ التراب من اثر قدمیک یطلبون فیہ البرکۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ایسی بات نہ کہہ گذرتے کہ جو نصاری حضرت عیسٰی کے حق مین کہہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نہ گذرتا کہ وہ تیرے پاؤن کی مٹی لیکر اس مین اپنے لیے برکت طلب نہ کرتا*

(۲) عن علی قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس لہ (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ یا علی تم عیسٰی کی مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکہا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور نصاری نے ان سے

محبت کی یہانتک کہ انکا رتبہ ایسا بڑھایا جو انکے لیے نہیں تھا

جناب امیر کا فضائل میں انبیا علیہم السّلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ
والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زھدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ
فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد و ابو الخیر القزوینی والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور فہم
میں حضرت نوح کو اور حلم میں جناب ابراہیم کو اور زہد میں حضرت یحیے بن زکریا اور حملہ میں حضرت موسی بن
عمران کو دیکھنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکھہ لے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم
فی علمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب
(اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضے اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور
جمال میں حضرت یوسف کو دیکھنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکھہ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان فی جمع
من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراھیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من
ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرسل بخ بخ لھذا
الرجل من ھو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم
قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ)
حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علمدار ناقل ہیں کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں رونق افروز تھے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکھاؤں
کہ اپنے علم میں وہ جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے کچھ دیر نہیں گذری
تھی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے
ایسا آدمی بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین نبیوں کے مساوی قیاس کیا جاسکتا ہے وہ کون ہے
حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسکو نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ

جاننے والے ہین فرمایا وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابو الحسن تیرا مثل کہان ہے ✦

(تنبیہ) اس حدیث کے ذیل مین فخر الاسلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین هذا الحديث يدل على ان عليا كان مساويا لهؤلاء الانبياء في هذه الصفات ولا شك ان هؤلاء الانبياء كانوا افضل من سائر الصحابة والمساوي للافضل افضل فوجب ان يكون علي افضل منهم (اربعين في اصول الدين) یعنے یہ حدیث دال ہے کہ جناب علی ان صفات مین انبیائے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہین کیا جا سکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل ٹھیرے ✦

جناب امیر کا غنیمت مین مثل حضرت کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يوم غزوة تبوك اما ترضى ان يكون لك من الاجر مثل مالي ولك من المغنم مثل مالي (اخرجه الخلعي نقلت من رياض النضرة) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہین کہ تمہین ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت مین بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کی ہو۔

روى الزمخشري في فضائل العشرة انه صلى الله عليه وسلم جلس في المسجد يقسم غنائم تبوك فدفع لكل واحد سهما ودفع لعلي سهمين فقام زائدة بن الاكوع وقال يا رسول الله اوحي نزل من السماء ام امر من نفسك فقال صلى الله عليه وسلم انشدكم الله هل رأيتم في راس ميمنتكم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامة الخضراء لها ذوابتان مرخاتان على كتفيه بيده حربة فحمل بها على الميمنة فازالها وحمل بها على الميسرة فازالها وحمل على القلب فازاله قالوا نعم قد راينا ذلك قال هو جبرئيل قال لي ان ادفع سهمه لعلي فقال زائدة جعلنا سهم سهم (سيرة الحلبية في ترجمة غزوه تبوك) علامہ زمخشری فضائل عشرہ مبشرہ مین لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپنے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دیے زائدہ بن الاکوع کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ وحی کے حکم سے دیتے ہین یا اپنی طرف سے عطا فرماتے ہین حضرت نے ارشاد کیا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تمنے اپنی فوج میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے سوار کو دیکھا تھا جسکے دوش پر سے گندے ہوئے گیسو لٹک رہے تھے اور ہاتھ مین ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور کفار کی میسرہ کی فوج کو اپنے حملون سے پراگندہ کر رہا تھا لوگون نے عرض کیا بے شک ہم نے دیکھا تھا

صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہماری والدہ ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی تقدرت نہین رکہتے حضور ہمکو عامل زکوۃ مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کیا کرین اور ہمین بہی اس سے فایدہ حاصل ہوجائے ابہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ تم مین سے ایک کو بہی زکوۃ پر عامل نہین مقرر فرمادینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہوگئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردا مبارک زمین پر بچہادی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے مین ابو الحسن شیر نر ہون بخدا مین اس مقام سے اسوقت تک نہین ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونون لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئین جب وہ واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگون سے زیادہ سخی اور رشتہ دارون کے حق مین سب سے زیادہ صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہم جوان ہوگئے ہین اور نکاح کرنا چاہتے ہین ہم حضور کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے لوگ ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کرین اور جو فایدہ انکو ملتا ہے ہمکو بہی ملے حضرتؐ تہوڑی دیر کے لیے خاموش ہوگئے پہر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ کی میل ہے ٭

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الثانی

انشاء اللہ تعالی

وہ جبریل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زائدہ کہنے لگا مبارک ہو ایسے حصہ پانیوالے کو۔

جناب امیر کا ہاتھ عدو میں حضرت کے ہاتھ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادۃ رض قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت لہ عدۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوہ الی علی فقال یا ابا الحسن ان ھذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ ثلاث حثیات من تمر فاحثہا لہ قال فحثہا لہ قال ابوبکر عدوھا فوجدوھا فی کل حثیۃ ستین تمرۃ لا تزید واحدۃ علی الاخری فقال ابوبکر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی لیلۃ الھجرۃ ونحن خارجون من الغار نرید المدینۃ یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء (اخرجہ ابن السمان نقلت من ریاض النضرہ) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور عرض کر دیا یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجوروں کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجوروں کے تین لپ بھر کر دیدیں جناب امیر نے وہ کھجوریں اسکو دیدیں حضرت ابوبکر نے کہا ہر ایک لپ کے چھوارے شمار کرو۔ ہر ایک میں ساٹھ ساٹھ چھوارے تھے کسی میں ایک کھجور بھی زیادہ نہیں تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابا بکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد میں برابر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرۂ واحد سے ہونا

عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ ... (اخرجہ الطبرانی والدیلمی والحاکم وابوبکر بن مردویہ والخوارزمی وابن ...) ... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ... حضرت نے فرمایا ...

اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین +

(۲) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنہ انہ سمع النبی صلی الله علیہ وسلم یقول یا علی الناس من اشجار شتی وانا وانت من شجرة واحدة ثم قرء وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (اخرجہ ابن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد الله رضی الله عنہ نے آنحضرت صلعم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ متفرق شجرون سے ہین اور مین اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہین پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور باغ انگورون سے اور کھیتیان اور کھجورین ایک جڑ مین کی اور بن ملی جڑین یعنے الگ تھائی ہین ایک کھجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے +

(۳) عن ابن عباس رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم انا وعلی من شجرة واحدة والناس من [illegible] (اخرجہ الحاکم) عبد الله بن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلے الله علیہ [illegible] مین اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین۔

[illegible] قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم اشبہت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا [illegible] الخطیب فی فضائل الصحابہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلے الله علیہ وسلم [illegible] ارشاد کیا تیرا خلق اور تیری خلقت میرے مشابہ ہے اور تو اسی شجرہ سے ہے جس سے کہ مین ہون

(۵) عن ابی امامة الباهلی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم ان الله خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرة واحدة فانا اصلها وعلی فرعها وفاطمة لقاحها والحسن والحسین ثمرها فمن تعلق من اغصانها نجا ومن زاغ عنها هوی ولو ان عبدا عبد الله بین الصفا والمروة الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ الله علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (اخرجہ الطبرانی) ابو امامہ باہلی رضی الله عنہ نے روایت کی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیة والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق الله تعالی نے انبیا کو متفرق شجرون سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے پس مین اسکی جڑ ہون اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند ہین اور حسن اور حسین اسکے پھل ہین پس جس شخص نے اسکی شاخ کو پکڑا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے [illegible] وہ سرنگون گر پڑا اور اگر کوئی بندہ ہزار برس صفا و مروہ کے درمیان خدا کی عبادت کیے اور پھر ہماری محبت کو حاصل نکرے تو الله تعالی اسے ناک کے بل آگ مین گرائیگا۔ پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہدے یا محمد نہین مانگتا

لـه نخل را بوے گشنی دہند ۱۲ منتخب ۵ ا زرع میل گردن از حق و شک مزوو

سـه ہوے از بالا فرو افتادن ۱۲

ہون مین تم سے اسپر کچھ مزدوری مگر قرابتیون کی دوستی ✦

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات وعلی تجاھہا وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی وقال ادن منی فدنا علی منہ فقال خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفی یا علی خلقتک انا وانت من شجرۃ انا اصلہا وانت فرعہا والحسن والحسین اغصانہا فمن تعلق بغصن منہا ادخلہ اللہ الجنۃ یا علی لوان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبہم اللہ تبارک وتعالی علی وجوھہم فی النار (اخرجہ عبداللہ ابن احمد بن حنبل وابونعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابوالزبیر مکی کہتے ہین کہ مینے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تھے جناب امیر حضرت کے سامنے آرہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور مین حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجہ مین ڈال یا علی مین اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہین مین اصل ہون اور تو اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکی شاخین ہین جب کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت مین داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھین کہ مثل کمان کے کبڑے ہو جائین اور یہانتک نماز پڑہین کہ مثل تار کی باریک ہو جائین پھر اگر تجھ سے بغض رکھین تو خدا تعالی انکو مونہہ کے بل دوزخ کی آگ مین گرائیگا ✦

(۷) عن عاصم بن حمزۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلقنی وعلیا من شجرۃ انا اصلہا وعلی فرعہا والحسن والحسین ثمرھا والشیعۃ ورقہا فہل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینۃ العلم وعلی بابہا من اراد العلم فلیات الباب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے مجھکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے مین اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہین ہمارے شیعہ اسکے پتے ہین کہیں پاک سے پاک کے سوا کچھ اور پیدا ہو سکتا ہے؟ مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبه ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطهرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصرت فی صلب عبد الله وصار علی فی صلب ابی طالب و اختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والعلم والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائه فاللہ محمود وانا محمد والله الاعلی وھذا علی راخرجه ابن السبوع الاندلسی فی کتابه الشفاء والصالحانی والکلاعی وسید محمد جعفر مکی وابراهیم وصابی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میں اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں پہونچا پھر وہ نور دو ٹکڑے ہو گیا میرا نور عبداللہ کی صلب میں اور علی کا نور ابوطالب کی صلب میں چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرمایا اپنے اسماء مبارک میں سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالی اعلی ہے اور یہ علی ہے ✦

(۲) عن الحسین بن علی عن ابیه علیهما السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت انا و علی نورًا بین یدی الله تعالی من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالی آدم سلک ذالک النور فی صلبه فلم یزل الله تعالی ینقلبه من صلب الی صلب حتی اقره فی صلب عبد المطلب فقسمه نصفین قسما فی صلب عبد الله وقسما فی صلب ابی طالب فعلی منی وانا منه لحمه لحمی ودمه دمی فمن احبه فبحبی احبه ومن ابغضه فببغضی ابغضه راخرجه ابن مردویه والخوارزمی وشهاب الدین احمد والمطرزی والعاصمی) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور انکی صلب اطہر میں چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں وہ نور جاگزین ہوا پھر خدا نے اسکے دو حصے کردیے ایک حصہ عبداللہ کی صلب کو اور ایک ابوطالب کی صلب کو تقسیم کیا۔ پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اسکا گوشت میرا گوشت ہی اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا پس میرے بغض کی وجہ سے اس نے بغض رکھا ✦

(۳) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالےٰ قبل ان یخلق ادم باربعة الاف عام فلما خلق ادم قسم ذالک النور جزئین فجزء انا وجزء علی راخرجه احمد فی المناقب وعبداللہ بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر والحموینی ومحب الطبری وابن المغازلی عنه وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنه) وفی روایة الدیلمی خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق ادم باربعة الف عام فلما خلق اللہ تعالےٰ ادم رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی شئ واحد حتے افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة وفی روایة ابی الفتح محمد ابن علی بن ابراهیم النطنزی فی خصائص العلویة عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول خلقت انا وعلی من نور عن یمین العرش نسبح اللہ ونقدسه من قبل ان یخلق اللہ عزوجل ادم باربع عشرة الاف سنة فلما خلق اللہ ادم نقلنا الی اصلاب الرجال وارحام النساء الطاهرات ثم نقلنا الی صلب عبدالمطلب وقسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبداللہ وجعل النصف فی صلب ابیطالب فخلقت من ذلک النصف وخلق علی من النصف الاخر واشتق لنا من اسمائه اسماء واللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی واخی علی واللہ فاطر وابنتی فاطمة واللہ محسن وابنای الحسن والحسین فکان اسمی فی الرسالة وکان اسمه فی الخلافة والشجاعة فانا رسول اللہ وعلی سیف اللہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کرکے اس نور کو دو جزوون مین تقسیم کیا پس ایک جزو تو مین ہون اور ایک جز علی ہین۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبداللہ اور اخطب خوارزم اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار مین حضرت سلمان سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب مین ملا دیا پس ہمیشہ ایک ہی چیز ہین ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ہم عبدالمطلب کی صلب مین ایکدوسرے سے جدا ہو گئے پس محمد مین نبوت اور علی مین خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی خصائص العلویہ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوے ہین ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو مردون کی پاک پشتون

سے عورتون کی پاک رحمون کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہوکر عبد المطلب کی صلب تک پہونچنے پر ہمکو دو حصون پر منقسم کر دیا ایک حصہ عبد اللہ کی صلب مین اور ایک حصہ ابو طالب کی صلب مین تقسیم کر دیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیے اپنے اسمار حسنے مین سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے اور میرا بھائی علی ہے اور اللہ تعالی فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونون بیٹے حسن و حسین ہین پس میرا نام پیغمبری مین اور علی کا نام خلافت اور شجاعت مین درج کیا مین خدائتعالے کا رسول ہون اور علی علیہ السلام اللہ تعالی کی تلوار ہے +

(۴) عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعة من نور فاسکنھا فی صلب ادم فساقھا حتی قسمھا جزئین جزءا فی صلب عبد اللہ وجزءا فی صلب ابی طالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالے نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب مین ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائین ایک جزو کو عبد اللہ کی صلب مین اور ایک جزو کو ابو طالب کی صلب مین رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالی قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعله امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منه نصفا فخلق منه نبیکم والنصف الاخر علی بن ابی طالب (اخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخه ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب الزرندی وشهاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالی عبد اللہ بن عباس رضے اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خدائتعالے نے ایک نور کی چھڑی پیدا کرکے عرش کے سامنے گاڑی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہاری نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا +

حموینی ابن عباس سے ناقل ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہین +

(۶) عن الشیخ عبد القادر الجیلانی رحمہ اللہ علیہ مرفوعا عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالی ابا البشر ونفخ فیہ من روحہ التفت آدم یمنۃ العرش فاذا
نور خمسۃ اشباح سجدا ورکعا قال ادم یارب ھل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا ادم قال فمن
ھؤلاء الخمسۃ الذین اراھم فی ھیئتی وصورتی قال ھؤلاء خمسۃ من ولدک ولولاھم ما خلقتک ھؤلاء
خمسۃ شققت لھم خمسۃ اسماء من اسمائی لولاھم ما خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی
ولا السماء ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وھذا محمد وانا العالی وھذا
علی وانا الفاطر وھذہ فاطمۃ وانا الاحسان وھذا الحسن وانا المحسن وھذا الحسین آلیت بعزتی
انہ لا یاتینی بمثقال حبۃ من خردل من بغض احدھم الا ادخلتہ ناری ولا ابالی یا ادم ھؤلاء صفوتی
بھم انجیھم وبھم اھلکھم فاذا کان لک حاجۃ فبھؤلاء توسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحن سفینۃ النجاۃ من تعلق بھا نجی ومن حاد عنھا ھلک فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیسأل
بنا اھل البیت (اخرجہ ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی وابراھیم بن
الحموینی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اسناد کو ابوہریرہ رض تک پہونچاتے ہین کہ انہون
نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابو البشر
علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم مین اپنے روح کو پہونکا جناب آدم ع عرش کے داہنے بازو کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس مین پانچ تن پاک کے جسمون کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا
اے میرے پروردگار کیا تو نے کسیکو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہین آدم ع
نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہین کہ جن کو مین اپنی ہیئت اور صورت مین دیکھ رہا ہون۔ خدا تعالے
نے فرمایا یہ تیری اولاد مین سے پانچ شخص ہین اور جس چیز سے مینے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہین ہین
انکے لیے مینے اپنے نامون سے پانچ نام مشتق کیے ہین۔ اگر یہ نہ ہوتے تو مین جنت دوزخ عرش
کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس مین محمود ہون اور یہ محمد ہے اور
مین عالی ہون یہ علی ہے۔ مین فاطر ہون یہ فاطمہ ہے مین احسان ہون یہ حسن ہے مین محسن ہون
یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوی ایک خردل کے دانہ کے برابر بہی انکا بغض لیکر میرے
پاس آئیگا تو مین اس شخص کو ضرور دوزخ مین دکھیلون گا اور مجھے اسکی کچھ بہی پرواہ نہین ہوگی۔ اے
آدم یہ میرے برگزیدہ ہین مین انکی وجہ سے بہت سے لوگون کو نجات بخشون گا اور انکی وجہ سے بہت سے
لوگون کو ہلاک کرون گا جب تجھے کوی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب مین
وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہین جس نے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خلقت انا و علی من نور واحد نسبح اللہ عزوجل فی یمنة العرش قبل خلق الدنیا و لقد سکن ادم الجنة و نحن فی صلبه و لقد رکب نوح السفینة و نحن فی صلبه و لقد قذف ابراھیم فی النار و نحن فی صلبه فلم نزل یقلبنا اللہ عزوجل من اصلاب طاھرة حتے انتھی بنا الی صلب عبد المطلب فجعل ذلک النور بنصفین فجعلنی فی صلب عبد اللہ و جعل علیا فی صلب ابیطالب و جعل فی النبوة والرسالة و جعل فی علی الفروسیة والفصاحة و اشتق لنا اسمین من اسمائه فرب العرش محمود و انا محمد و ھو الاعلی و ھذا علی (اخرجه ابو حاتم و ابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ ھل اتی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے جب خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنے کا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے۔ اسیطرح سے ہمکو پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبد المطلب کی صلب کی طرف منتقل کرکے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبد اللہ کی صلب میں اور علی کو ابو طالب کی صلب میں منتقل کر دیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے اسماء حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلے ہے اور یہ علی ہے +

جناب سرور کائنات اور جناب علی کا جسم اطہر ایک خاک پاک سے بنا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فھو فی سرته من التربة التی خلق منھا و انا و علی ابن ابی طالب خلقنا من تربة واحدة (اخرجه العاصمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف الف التحیة والثناء فرماتے تھے کہ جو بچہ کا تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہین +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتون کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکتہ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنے فرشتون کو علی بن ابی طالب کے مونہہ کے نور سے پیدا کیا ہے -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی مین شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتہیأت فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی احل بما احل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہما ابن اسحاق سیرت النبوۃ مین لکھتے ہین کہ مجہسے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم جناب امیر کو نجران کیطرف بھیجا ہوا تہا جب یہ وہان سے لوٹ کر آئے - تو احرام باندہے ہوے مکہ مین حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکہا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہین جناب امیرؑ نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپنے کیون احرام کہولدیا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ کے احرام کے کہولنے کا حکم دیا ہے اسلیے ہمنے احرام کہولدیا ہے جناب امیر حضرت کی پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستون کی طرح سے تم بہی احرام کہولڈالو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے احرام باندہنے کے وقت دعا کی تہی کہ اے پروردگار جس ذریعہ سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کہولیگا مین بہی اسی ذریعہ سے اپنا احرام کہولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہین پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی مین شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندہے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہو کر جناب امیر کی طرف سے بہی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنۃ واعطا علیا المنحر فنحر ما غبر منہا واشرکہ فی ہدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا (اخرجہ المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے ترسیٹھہ اونٹ قربانی کیے انکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بٹھادیا اور انکو قربانی میں شریک کیا پھر ہر ایک اونٹ سے تھوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا۔ پس وہ ایک ہنڈیا میں پکوا کر دونوں صاحبوں نے کھایا اور اسکا شوربا پیا۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمہا وجلودہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا فقال نحن نعطیہ من عندنا (اخرجہ المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کردے اور قصاب کو اس میں سے کوئی شے نہ دیجائے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہیں +

جناب امیر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ ابدا فکان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تہا۔ پس جناب امیر اپنی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈھے قربانی کیا کرتے تہے +

(تنبیہ) اس حدیث کو تحت میں محمد بن شہاب الزہری جنہوں نے سب سے اول بحکم عمر بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہیں انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہلہ لقربہ منہ فکانہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بنفسہ (تذکرہ خواص الامہ لسبط ابن الجوزی) یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تہا +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہیں کی مشیت پر موقوف ہونا +

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احد
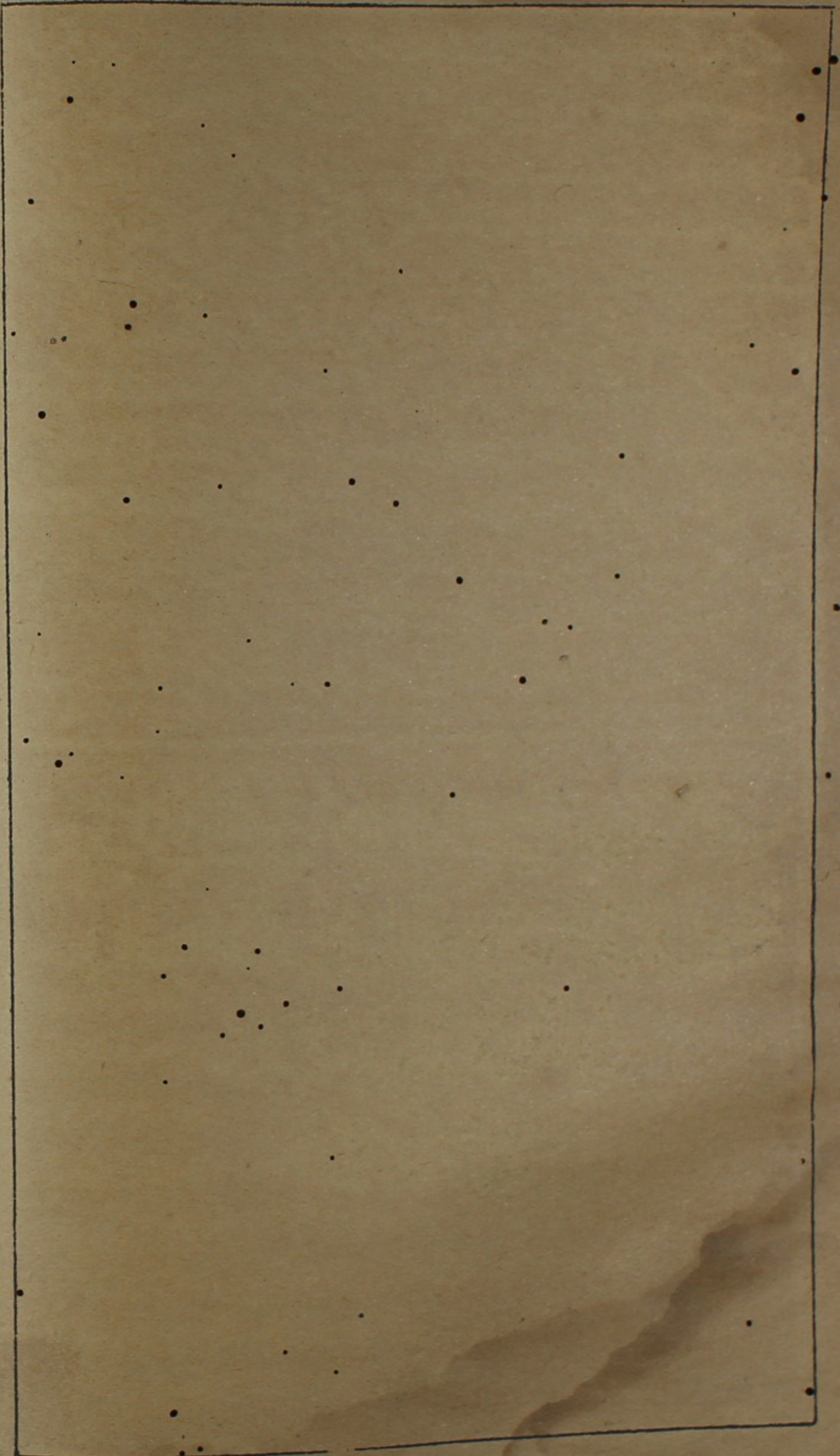
رجلیه فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدیه لوح ینظر فیه والدنیا کلها بین عینیه والخلق بین رکبتیه ویده تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبریل من هذا قال هذا عزرائیل تقدم فسلم علیه فتقدمت وسلمت علیه فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرفه وقد وکلنی الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک وروح ابن عمک علی بن ابی طالب کما بمشیته (اخرجه الملا فی سیرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک لوح تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا ۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوؤں میں تھی اسکا ہاتھ مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے آپ بڑھکر سلام کریں مینے بڑہکر سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر کہا یا احمد آپکے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا کیا تم علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیوں نہیں پہچانتا خدانے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونو کے ارادہ پر موقوف ہے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد الله بن الحارث رضی الله عنه قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی بافضل منزلتک من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینا انا نائم عنده وهو یصلی فلما فرغ من صلوته قال یا علی ما سالت الله عز وجل من الخیر الا سالت لک مثله وما استعذت الله من الشر الا استعذت لک مثله (اخرجه المحاملی فی امالیه) عبداللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپکی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑہ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے مجھسے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو ۔

(۲) عن علی قال وجعت وجعا شدیدا فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاقامنی فی مکانه وقام یصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال قم یا علی فقد برئت لا باس علیک وما دعوت الله لنفسی شیئا الا دعوت لک بمثله وما دعوت الا قد استجب الی الا انه قیل لا نبی بعدک (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن عاصم وابن جریر وصححه ابن شاهین فی السنه) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرتؐ کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو گئے اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بہ تحقیق تو تندرست ہو گیا ہے اب تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ مقبول نہ ہوئی ہو۔ مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکی الی جنبی فلما رآنی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوتہ جاء فرفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برأت فقمت وقد برأت کانما لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سألت ربی شیئا فی صلوتی الا اعطانی وما سألت لنفسی شیئا الا قد سألتہ لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبد اللہ ابن الحارث اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہو کر پھر تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اوٹھ کھڑا ہو بہ تحقیق تو تندرست ہو گیا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراہیم بن عبیدۃ بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفقاء بعضہا بعضا افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول فقدناک فقال ان ابا حسن وجد مغصا فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن عبیدہ بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ اور وہ اسکے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے رفیقان راہ ایک دوسرے کو پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اسی اثنا میں

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا۔ فرمایا ابو الحسن کے پیٹ میں پیچپش ہو رہی تھی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہ گئے ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہیں کر سکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجتری احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم صححہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غضب میں ہوتے تو سوا جناب امیر کے کسی کی جرات نہیں تھی کہ حضرت سے بات کر سکتا ✤

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب میں چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے۔

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات میں اور ایک دفعہ دن میں جب کبھی میں رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرت کھانس دیتے ✤

(۳) عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیہ کل صبح فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اھلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق میں سے کسی کا نہ تھا۔ میں ہر صبح حاضر خدمت ہو کر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو میں واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا ✤

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واعظمھم منزلۃ عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کیطرف نظر کر کے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے +

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسکہ سر میرے جسم سے۔

(۲) عن بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی منی مثل راس من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ و ابو بکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے +

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے بمنزلہ حضرت کے خدا سے ہونا

عن الشعبی قال جاء ابو بکر و علی یزوران قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑہیں حضرت ابو بکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جسکی شان میں سینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے +

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اسکے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں تھے

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی وکنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے لیے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی +

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولد لک غلام فسمہ باسمی وکنہ بکنیتی وھو لک رخصۃ دون غیرک (اخرجہ الذہبی فی المخلص) محمد بن حنفیا اپنے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہین کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگون کے سوا اسکی تمہین رخصت ہی +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الفال الحسن فسمع علیا یوما وھو یقول ھا خضرہ فقال یا ابا الحسن لبیک قد اخذنا فالک من فیک قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی (اخرجہ محب الطبری فی ریاض النضرہ) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تھی ایکدفعہ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے سنا (وہ گھیر لیا) حضرت نے فرمایا ہان ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہین پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہان جناب امیر ہی کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی +

جناب امیرؑ کی جزم کی وجہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قولہ تعالی یا یہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ۔ قال ان مولاۃ لعمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف قدمت من مکۃ الی المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجہز لقصد فتح مکۃ فلما جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا امسلمۃ جئت قالت لا قال فما جاء بک قالت انتم الاہل والعشیرۃ وقد احتجت حاجۃ شدیدۃ فقدمت علیکم تعطونی فتکسونی فحث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوہا وحملوہا واعطوہا فانصرفت فنزل جبریل فاخبرہ ان حاطب بن ابی بلتعۃ قد کتب کتابا الی اہل مکۃ یقول فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی اہل مکۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرید کم فخذوا حذرکم وانہ دفع الکتاب الی الظعینۃ المذکورۃ واعطاہا عشرۃ دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اہل مکۃ فلما اخبر جبریل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک لختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فبعث معہ الزبیر والمقداد وقال لھم
انطلقوا الی روضۃ فان فیھا ظعینۃ معھا کتاب من حاطب الی المشرکین فخذوہ منھا وخلوا سبیلھا
فان لم تدفعہ الیکم فاضربوا عنقھا فخرجوا حتی ادرکوھا فی ذلک المکان فقالوا این الکتاب
فحلفت باللہ ما معھا کتاب ففتشوا متاعھا فلم یجدوا کتابا فھموا بالرجوع وترکوھا فقال علی
واللہ ما کذبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسل سیفہ وحزم علیھا وقال اخرجی الکتاب والا
واللہ لاضربن عنقک وصمم علی ذلک فلما راتہ الجد اخرجت الکتاب من ذوائبھا قد خبتہ فی
عقاصھا فاخذ الکتاب منھا وخلو سبیلھا وعادوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الکتاب
فوجدہ علی اخبرہ بہ جبریل فاستخرج علی بقوۃ عزمہ وتصمیم اقدامہ وحزمہ ومتانتہ واحتیاطہ
ذلک الکتاب (مطالب السئول) امام ابوالحسن واحدی کتاب اسباب النزول مین اس آیت کریمہ کہ
(اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو)
کی شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے
مدینہ مین آئی۔ ان دنون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تھے جب وہ لونڈی
جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور مین پہونچی حضرتؐ نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان بنکر
آئی ہے کہنے لگی نہین حضرتؐ نے فرمایا پھر کیون آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میرے اہل اور میرا کنبہ
ہین مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہان آئی ہون آپ مجھے کچھ دین اور کپڑے پہنائین
حضرت نے بنی عبدالمطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا اونہون نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس
چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والون کی طرف ایک
خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت تمہاری طرف آنیکا قصد رکھتے ہین تم اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ خط
ظعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہونچانے کی اجرت دیے ہین جب جبریلؑ نے حضرت سے یہ
بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیرؑ کو منتخب فرمایا اور ان کے رکاب سعادت مین زبیر اور مقداد
کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ مین ظعینہ ٹھیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکھا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار
ڈالو۔ تینون صاحبون نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہان کا حضرتؐ نے پتہ دیا تھا اس
سے کہنے لگے حاطب کا خط کہان ہے اس نے بحلف انکار کیا۔ تینون صاحبون نے اسکی تلاشی
لی لیکن جب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہون نے اسے چھوڑ دیا اور واپسی کا قصد کیا جناب امیرؑ نے

فرمایا واللہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بیان فرمایا اور تلوار نکالکر بجد ہوکر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کرڈالیں گے جب آپنے اسکے قتل کا مصمم عزم کرلیا اور اس نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے سوباف میں سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے اس خط کو پڑھا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کرکے لکھتے ہیں کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور متانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا ✦

جناب امیر کا اپنے گھر کی چھت سے جبرئیل کے پرون کی آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیرؑ کا ذکر کررہے تھے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتا تھا ✦

فرشتون کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بیرًا بعیدۃ القعر مظلمۃ فانحدر فیھا فاوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاھبوا النصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فھبطوا من السماء لھم دوی یذھل من یسمعہ فلما حاذوا بالبیر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ)

جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمیں پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کرکے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل میں لیکر ایک اندھے گہرے کنوئین پر تشریف لے گئے جب اسمین اترے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکمدیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونون آسمان سے اترے جس نے اترنے مین ان کے پرون کی آواز کو سنا خوف زدہ ہوگیا جب کوئین کے قریب ہوکر گذرے جناب امیر کو ان دونو نے از روے اکرام وبزرگی بکلام عرض کیا ✦

جناب امیرؑ کے لیے فرشتہ کا لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی پکارنا

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (اخوجہ الحسن بن العرفہ العبدی (نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری)
جناب امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتے نے جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر +

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ وفی ہذا الیوم ای بدر ہاجت ریح فسمع علی ہاتفا یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایۃ الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیر نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انہم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن لہ فقال ؎ جبریل نادی معلنا والنقع لیس بمنجلی + والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل + لا سیف الا ذو الفقار + ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ)
امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار۔ اور علی کے سوا کوئی بہادر۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انھوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریل نے با آواز بلند کہا + غبار ابھی کہلا نہیں تھا۔ مسلمان انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے۔ کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحۃ بن ابی طلحۃ حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کے روز جناب امیر نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ۔ فان قیل قد ضعفوا لفظ لا سیف الا ذو الفقار قلنا ذکروہ ان الواقعۃ کانت یوم احد ونحن نقول انہا کانت فی یوم خیبر کذا ذکر

احمد فی المناقب ولا کلام فی یوم احد قالوا فی اسناد روایۃ بن عباس عیسی بن مھران تکلموا فیہ وقالوا کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہ احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین۔ کہ اگر یہ کہا جاے کہ لا سیف الا ذو الفقار کی حدیث کی بعض لوگون نے تضعیف کی ہے۔ ہم یہہ کہتے ہین کہ ان لوگون نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب مین بھی اسیکا ذکر کیا ہے اور احد کے دن مین ہم کلام نہین کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد مین ایک راوی عیسی بن مہران ہے جسکی نسبت لوگون نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تھا۔ لیکن خیبر کے دن کے واقعہ کی نسبت علماء مین سے کسینے طعن نہین کیا۔ اور یہہ بھی روایت ہو کہ یہہ بدر کے روز کا واقعہ ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے ؀

(**تنبیہ**) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ علیا فقتل دونہ یوم احد۔ ویروی ان بلقیس اھدت الی سلیمان سبعہ اسیاف کان ذو الفقار منہا۔ و قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فاوقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعثنی الیہ فذھبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرج منہ السیفین فسمی احدھما ذا الفقار والاخر مخذما فتقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی مخذما ثم اعطانی بعد ذلک ذا الفقار وانا قاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ الرحمۃ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ ذو الفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تھی بدر کے روز اسکے بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تھی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا۔

اور ایک روایت مین ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلوارین تحفہ مین دی تھین ذو الفقار انہین مین سے تھی۔

اور بعض روایتون مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن مین ایک بت ہو جو لوہے مین پوشیدہ ہے۔ علی کو وہان بھیجدو اور اسکو اکھاڑ کر اسکا لوہا لے لو۔ جناب امیر کہتے ہین کہ مجھے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا کر مین

مین بھیجا جسنے جاکر اس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے دو تلوارین بنائین ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا اور مجھے مخذم عطا کی پھر آپنے ذوالفقار بھی مجھے دیدی جسنے احد کے روز اسی سے جنگ کیا +

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان جبرائیل اتی بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی آدم تستحق امساکہ الا یکون ولیہ غلبۃ وھو بصیر بامرک فضعہ فی ید من ھو اھل لہ لممارستہ الحروب وقطع ھامات الکفرۃ والمعاندین المسارقین علیک فقال یا جبرئیل من ھو قال ھو علی فناولہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ علیا (زھرۃ الریاض)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شریف لائے اور کہا خداے تعالے بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین پاتے ۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدی حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعہ ذوالفقار فقال یا فاطمۃ رایت ذا الفقار فان اللہ فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمۃ اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتھا قبل ان تعرف فتعجب علی من قولھا ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال اخبرینی یا فاطمۃ حتی اسمعھا من لسانک فاخبرتہ فقال من این لک ھذا فقالت حین عرج بک الی السماء قال اللہ لجبریل اطلع محمدا علی منزلہ فی الجنۃ وبما اعددت لہ فیھا ولامتہ من النعیم فدخلت الجنۃ وقال لک جبریل کل من ثمار الجنۃ وکنت حینئذ عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلھا ذوالفقار مخزون مکتوب علیہ لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی وزوجتہ زھراء فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار فناولت من تلک الشجرۃ تفاحۃ واحدۃ فاکلت نصفھا والنصف الثانی اھدیتہ لامی خدیجۃ حملتھا الیھا فاکلتہ فسلت منک ومن امی وایۃ ذلک انک کلما جلست عندی تقول کلما حبست عندک کانی اجلس فی اصل شجرۃ التفاح لان رائحتک تشبہ رائحتھا فی طیب نفحھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینیھا (عن زھرۃ الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقینی) ابن عباس کہتے ہین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار انکے ہاتھ مین تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکھے کہ خدا نے اسکے ذریعہ سے خیبر کو فتح کیا یہ جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت امیر نے فرمایا یا فاطمہ

باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتین

موسوم بہ

اَلنّصُّ الجَلِیُّ مِمَّا نَزَلَ مِن کتابِ اللہِ فِی علیؑ

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما انزل یا ایھا الذین اٰمنوا۔ الا علی امیرھا و شریفھا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد والطبرانی وابن ابی حاتم وابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس آیت مین اللہ تعالی نے لوگون کو یا ایھا الذین اٰمنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہین خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام مین عتاب کیا ہے مگر علیؑ کا ذکر خیر کے ساتھہ ہی کیا ہے۔

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال ما نزلت یا ایھا الذین اٰمنوا الا کان علی لبھا و لبابھا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قرآن مجید کی کسی آیت مین۔ یا ایھا الذین آمنوا نازل نہین ہوا کہ مگر علی اسکے لب لباب تھے۔

(۳) عن ابن عباسؓ قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر وابن مردویہ) وابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خدا کی کتاب مین جس قدر آیتین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اس قدر کسی کی شان مین نازل نہین ہوئین

(۴) عن علی قال نزل القراٰن ارباعا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ وربع سیر و امثال۔ وربع فرائض واحکام ولنا کرائم القراٰن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کیا تمکو ذوالفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہاری جاننے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب امیر حضرت سیدہ کی بابت سے متعجب ہوے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جا کر جناب سیدہ کا قول نقل کیا حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے موتہہ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تم کو کہان سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی امت کے لیے جنت کی نعمتون سے سجایا گیا ہے اور انکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکھتے تہے اور اسکی جڑ کے نیچے ذوالفقار دبی ہوئی تھی اسپر لکھا ہوا تھا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین پس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی ہون پہر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدہا ٹکڑا کہایا اور آدہا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکھ لیا جب میری والدہ نے وہ ٹکڑا کہایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس بیٹھتے ہو تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹھے ہوئے ہین اور مجہسے فرماتے ہین کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند ہے جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکھون کو حضرت نے چوم لیا ✤

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی نذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایکدفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ پہنچا مجہسے حضرت نے فرمایا بیٹھ جا آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکہا اور میرے کندہے سے اتر کر بیٹھ گئے اور مجہے اپنے کندہے پر سوار کیا اور کہڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال کیا جاسکتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی چہت پر چڑہ گیا اسپر تانبے یا پیتل کے ایک مورت تہی مین اسکو دائین بائین آگے پیچہے سے ہلانے لگا یہانتک

کہ میں نے اسے برقابو پالیا حضرتؐ نے مجھے فرمایا اسے پھینک دے میں نے اسے پھینکدیا وہ شیشہ کی طرح سے چور
چور ہوگئی میں چھت پر سے اتر آیا اور حضرتؐ کے ساتھ دوڑکر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھ لے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والکنائی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤگے۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں پر نہیں پھرینگے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرماجائیں یا شہید ہوجائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسی پر جہاد کرونگا۔ یہانتک کہ میں بھی مرجاؤں۔ واللہ میں انکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے۔

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبرئیل کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینتقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عندی اذ اتاہ جبرئیل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبرئیل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراق بن مالک

(ذود) بفتح الذال من الابل من الثلاثہ الی العشرہ

الغفاری ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تہین ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکہتے تہے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاکر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے۔ جب سرگوشی کرچکے حضرت ہنسنے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ کیون ہنستے ہین ارشاد فرمایا کہ جبریل نے مجہ سے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ مین گذر ہوا وہان علی اپنے اونٹ چراتے ہوئے سوگئے تہے ان کا سینہ کہلا ہوا تہا مینے انپر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹہنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی +

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بہاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ما تری فی طلاق الامۃ فقام الی الحلقۃ فیھا اصلع فقال ما تری فی طلاق الامۃ فقال لہ احدھما جئناک وانت امیر المومنین فسالناک عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشھد علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لوان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ بن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابو القاسم محمود الزمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہین کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچہنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے اٹہکر جس مجمع مین کہ جناب علی رونق افروز تہے تشریف لے گئے اور ان سے پوچہنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہین ان مین سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہین ہم آپ سے مسئلہ پوچہنے کو آئے تہے آپ انسے پوچہنے کو آئے ہین حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ مین رکہے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکہا جائے تو علی کا ایمان ہی بہاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات مین نہایت سخت ہونا

۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان علیاً مخشوشن فی ذات عزوجل (اخرجہ ابو عمر) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحۃ بن یزید بن رکانۃ قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بمکۃ تعجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و استخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلۃ من البز الذی کان مع علی فلما دنی جیشہ خرج لیلقیاھم فاذا علیھم الحلل قال ویلک ما ھذا قال کسوت القوم لیتجملوا بہ اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتھی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قال فانتزع الحلل من الناس فردھا فی البز قال واظھر الجیش شکواہ بما صنع بھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ایھا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ و فی سبیل اللہ (سیرۃ ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہو کہ جب جناب امیر یمن سے لوٹ کر واپس ہو کر مکہ مین حضرتؐ کے حضور مین آ رہے تھے تو جناب امیرؑ نے فوج مین سے ایک شخص کو افسر مقرر فرما کر آپ پہلے سے حضرتؐ کے حضور مین تشریف لیگئے جناب امیرؑ کے تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیرؑ کے توشہ خانہ مین سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکال دیئے جب فوج مکہ کے قریب پہونچی جناب امیر انکے ملنے کو تشریف لائے تو لوگون کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگون نے یہ کپڑے کہان سے پہنے ہین اسنے کہا اپنی فوج کو کپڑے اسلیے پہنائے ہین کہ وہ لوگون مین عزت کے ساتھ ملین جناب امیرؑ نے کہا افسوس ہے حضرتؐ کے حضور مین پہنچنے سے پہلے ان لوگون سے کپڑے واپس کر کے اس شخص نے ویسا ہی کیا اور سب لوگون سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ مین واپس کر دیے فوج کے لوگون نے حضرتؐ کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرتؐ نے فرمایا ای لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات مین اور خدا کے راہ مین بہت سخت ہے ✦

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ احمد و الحاکم و الضیا و الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر خطبہ مین بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واللہ وہ خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو ✦

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افعل التفضیل من خشن خشونۃ و فی الاساس فلان خشن فی دینہ اذا کان متشددا فیہ و المعنی انہ شدید الصلب فی التشدد فی امور الدینیۃ و التصغیر ھنا للتعظیم ۔ اخیشن اخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونۃ کی افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغہ مین علامہ زمخشری لکھتے ہین فلان شخص اپنے دین مین خشونۃ والا ہے۔ یہ بات سوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین مین نہایت تشدد والا ہو اسکے معنے یہ ہین کہ وہ امور دین مین نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے ✤

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیة الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو لیس تحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے ✤

عن ابی ھریرة و زید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیًا فانہ ممسوسا فی ذات اللہ تعالیٰ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تنبیہ) ممسوس مجنون و فی الاس ممسوس الذی مس بہ من الجن یعنے ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغة میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو پری کا سایہ ہو گیا ہو ✤

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک و فضل طھورک یستشفون بہ ولکن نصیبک ان تکون منی و انا منک ترثنی و ارثک و انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی انت تودی دینی و تقاتل علی سنتی و انت فی الاخرة اقرب الناس منی و انک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول من دخل الجنة من امتی حربک حربی و سلمک سلمی و سرک سری و علانیتک علانیتی و سریرة صدرک سریرة صدری و انت باب علمی و ان ولدک ولدی و لحمک لحمی و دمک دمی و ان الحق علی لسانک و فی قلبک و بین عینیک و الایمان مخالط لحمک و دمک کما خالط لحمی و دمی و ان اللہ عز وجل امرنی ان یبشرک انک و عترتک فی الجنة و عدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک و لا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت للہ سبحانہ ساجدا و حمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام و قراءة القرآن (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا مجھ سے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نکہتی جو نصاری

جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں تو البتہ میں ایک ایسی بات تیرے حق میں کہوں کہ گذرے تو بزرگان اہل اسلام پر کہ مگر تیرے پاؤں کی مٹی نہ اٹھائیں اور تیرے وضو کا پانی نہ لیں اور اس سے شفا کے طلبگار نہ ہوں۔ لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں تو مجھ سے درثہ پاتا ہے اور میں تجھ سے ورثہ پاؤں اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہیں ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑنے والا ہے۔ آخرت میں تو سب سے میرے زیادہ قریب ہوگا کل قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقوں کو حوض سے ہٹا دے گا۔ اور تو سب سے اول حوض پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب میری امت سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دل کا بھید میرے دل کا بھید ہے تو میرے علم کا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں سچ تیرے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دل میں اور تیرے دونوں آنکھوں کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون میں ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں تجھے بشارت دوں کہ تو اور تیری عترت جنت میں ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ میں ہوگا۔ حوض پر تیرا دشمن نہیں وارد ہو سکے گا۔ اور تیرا دوست اس سے کبھی غائب نہیں ہوگا جناب علی کہتے ہیں میں یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ میں گر گیا اور اسلام اور قرآن کی نعمت جو خدا نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجا لانے لگا +

جناب امیر کے دل کو خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان کیا ہوا تھا

(۱) عن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبة قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا ناس من المشرکین فیھم سہیل بن عمرو فقال یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابائنا واخواننا وارقائنا ولیس فیھم فقہ فی الدین فارددھم الینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتہن اولیبعثن اللہ علیکم من یضرب اعناقکم علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان قالوا من ھو یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (اخرجہ الترمذی) ربعی بن فراش روایت کرتا ہے کہ جناب امیر نے رحبہ[۱] میں ہم سے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل ابن عمرو بھی ان میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہیں آپکے پاس چلے آئے ہیں آپ انہیں ہماری طرف واپس کر دیں حضرت

[۱] رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے۔

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے گا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے۔ حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے ❊

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفائک و ان اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفائک ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفاءک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربکم علی الدین قال ابوبکر انا ہو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ہو یا رسول اللہ قال لا ولکن ہو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفہا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرتؐ نے علیؑ کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے ❊

جناب امیرؑ کے دل کو خدا تعالی کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت رکھنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں ابھی نوجوان چھوٹی عمر کا تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی قوم میں بھیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہونگے میں ابھی نوجوان کم عمر ہوں قضا کی باریکیوں کو نہیں جانتا حضرتؐ نے فرمایا پروردگار تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جناب امیر کہتے ہیں۔ تب سے مجھے دو آدمیوں کے قضیہ فیصل کرنے میں کبھی شک پیدا نہیں ہوا +

(۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال یا رسول اللہ انی لست باللسن ولا بالخطیب قال لا بد لی ان اذہب بہا انا او تذہب بہا انت قال فان کان لا بد فاذہب بہا انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برأت دیکر بھیجنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میں زبان آور ہوں اور نہ خطیب حضرتؐ نے فرمایا یا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا تمہیں اسکے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانے کیلیے حاضر ہوں فرمایا جاؤ خدا تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور دل کو ہدایت کرے گا۔ پھر حضرتؐ نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکھا

جناب امیر کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ہذہ الامۃ کمثل الکعبۃ المنظور الیہا عبادۃ والحج الیہا فریضۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی ولا تاتی فان اتاک ہؤلاء القوم فسلموک ہذا الامر فاقبل منہم وان لم یاتوک فلا تاتہم حتی یاتوک (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار واخرجہ ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے چاہیے کہ لوگ تیرے پاس آئیں نہ کہ تو لوگوں کے پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کریں تو تو ان سے قبول کر لیو اور اگر نہ آئیں تو تو ان کے پاس مت جائیو یہانتک کہ خود وہ تیرے پاس آئیں +

جناب امیر کا مثل قل ہو اللہ کے ہونا

عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ فی القران (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگوں کے درمیان ایسی ہے جیسی کہ قل ھو اللہ قرآن میں +

جناب امیر کا لوگوں کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطۃ من دخلہ کان مومنا ومن یخرج کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی باب حطہ ہے (اپنے گناہوں کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے +

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبدود یوم الخندق وضربۃ علی افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبدود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کی لوگ کرتے رہیں گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے +

(۲) عن شہر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزۃ علی لعمرو بن عبدود افضل اعمال امتی الی یوم القیامۃ (اخرجہ الحاکم) شہر بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خندق کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبدود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کریں گے۔ افضل ہے۔

جنگ میں جناب امیر کے چپ وراست میں جبریل ومیکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایۃ لرجل

یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار غیر فرار یفتح اللہ علیہ جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فبات الناس متشوقین فلما اصبح قال این علی قالوا یا رسول اللہ ما یبصر قال ائتونی بہ فلما اتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی فدنا منہ فتفل فی عینیہ ومسحھما بیدہ فقام علی من بین یدیہ کانہ لم یرمد (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ خیبر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہین وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہین خدا اسکو فتح دیگا جبرئیل اسکے دہنے اور میکائیل اسکے بائین ہوگا۔ لوگ رات کو اشتیاق مین سو رہے جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین دکھ رہی ہین۔ فرمایا اسے ہمارے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوے حضرت ص نے فرمایا میرے قریب آؤ وہ حضرت کے پاس گئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھون مین لگایا اور اپنے ہاتھون سے انکو چھوا علی اوٹھ کھڑے ہوے گویا کہ انکی آنکھین دکھتی ہی نہ تہین ✣

(۲) عن عمرو بن حبشی انہ قال حین قتل علی خطبنا الحسن فقال لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبریل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی وابن جریر فی تاریخہ) عمرو بن حبشی ناقل ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام ہمکو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوے اور فرمایا آج تم سے ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ اس سے نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہین اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہونچ سکینگے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوج کے ساتھ روانہ فرماتے تو جبرئیل انکے داہنے ہاتھ کی طرف اور میکائیل انکے بائین ہاتھ کی طرف ہوتے اور وہ فتح کے بغیر نہین لوٹتے تھے۔

(۳) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی قال قال علی فی اثناء خطبۃ خطبھا یوم بویع عثمان للمہاجرین والانصار انشدکم اللہ ھل تعلمون انی کنت اذا قاتلت عن یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتلت الملائکۃ عن شمالہ قالوا اللھم نعم (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) عثمان بن عبد اللہ القرشی ناقل ہین جس روز عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی اس روز جناب علی خطبہ کے درمیان مہاجرین اور انصار سے بیان فرمایا آیا تمہین معلوم ہے کہ جب مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ کھڑا ہو کر جنگ کیا کرتا تہا تو فرشتے حضرت کے بائین طرف ہوا کرتے تہے سب نے کہا خدا گواہ ہے سچ ہے ✣

کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان میں ہے۔ اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے۔ اور ایک ربع میں قصص اور امثال ہیں۔ اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں۔ اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آئتیں ہیں ۔

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ آیۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان میں تین سو آئتیں نازل ہوئی ہیں ۔

(۶) عن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ قال نزل فی علی سبعون آیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق میں ستر آئتیں اتری ہیں ۔

آیات

{۱} انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورہ احزاب) ترجمہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ۔

(۱) عن عائشۃ رض قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی) وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالوں کی کلیم منقش اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرت نے انکو اس میں داخل کر لیا۔ پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپنے داخل کر لیا۔ پھر جناب فاطمہ تشریف لائیں حضرت نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علی رض تشریف لائے آپنے انکو بھی اسمیں لے لیا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی۔ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ۔

(۲) عن ام المومنین ام سلمۃ رض قالت ان ھذہ الآیۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل

جناب امیر کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع بن نون فتی موسی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)

جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تم نے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جس میں جناب عیسے علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسی علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اس پر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل انکے داہنے طرف اور میکائیل انکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتے تھے

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمکو قبر میں رکھوگے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وہو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ جناب علی علیہ السلام مین چار صفتین ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہین وہ سب عرب اور عجم کے باشندون سے پہلے شخص ہین کہ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے۔ اور وہ ایسے شخص ہین کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ مین انکے پاس تہا۔ اور وہ ایسے شخص ہین کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا۔

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواطن کلہا فاذا کان وقت القتال اخذہا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ مین سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے جب لڑائی کا وقت ہوتا تہا تو جناب علی علم کو اٹہا لیتے تہے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان علی اخذ رایۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاہد کلہا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ غزوہ بدر اور تمام مشاہد مین جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے۔

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرج احمد والبخاری والمسلم عن سہل بن سعد واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی ابن عمر) والنسائی وابو حاتم (عن ابی ہریرۃ) والبخاری والمسلم وابو حاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ہبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) و ابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف یسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کلہم یرجوان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب فقال ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ خیرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدہ امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور احمد اور نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابو ہریرہ) سے اور بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے (عمران بن حصین اور ابو لیلی) سے اور احمد اور نسائی نے (ہبیرہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبد اللہ بن بریدہ) سے تھوڑے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرتؐ کے پاس گئے ہر ایک شخص علم کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آ گئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھوں میں درد تھا ہی نہیں۔ پھر آپنے علم ان کے سپرد کیا ❊

(۱) عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ قال فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب قالوا یشتکی عینیہ یا رسول اللہ قال فارسلوا الیہ فلما جاء بصق فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی لم یکن بہ وجع واعطاہ الرایۃ فقال علی اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے۔ گویا کہ ان کو درد نہیں تھا آپنے ان کو علم دیا۔ علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا میں ان سے جنگ کروں جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں حضرتؐ نے فرمایا اسیطرح چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان میں جا پہونچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق واجب ہے اس پر انہیں خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہے ❊

(۲) عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ و یحبہ اللہ ورسولہ فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیہ فدعاہ فبزق فی یدہ ومسح بہا عین علی ثم دفع الیہ الرایۃ ففتح اللہ علیہ (اخرجہ النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین پس قوم نے ہاتھ بڑہائے حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکھین دکھتی ہین حضرت نے انکو بلوایا اپنے ہاتھون پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکھ کو لگایا پہر انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح عطا کی ٭

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ قال عمر رضی اللہ عنہ فما احببت الامارۃ الا یومئذ فتشارفت فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاعطاہ ایاہا وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاتلہم حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ فاذا فعلوا [illegible] دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عز وجل (اخرجہ النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین اللہ تعالی اسے فتح دیگا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس روز کے سوا مینے کبھی امارت کی آرزو نہین کی مینے نگاہ بہر کر دیکھا پس حضرتؐ نے علی کو بلوایا اور علم انکو دیدیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو۔ علی تھوڑی دور جاکر ٹہیر گئے مگر لوٹے نہین حضرت کو آواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ مین کس بات پر ان سے جنگ کرون حضرتؐ نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہی دین جب ان لوگون نے ایسا کیا تو انہون نے اپنا خون اور مال بچالیا مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہے گا ٭

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال خرجنا بخیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ٭ ولا تصدقنا ولا صلینا ٭ ونحن عن فضلک ما استغنینا ٭ فثبت الاقدام اذا لاقینا وانزلن سکینۃ علینا ٭ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالوا عامر فقال غفر اللہ لک یا عامر وما استغفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ الا استشہد قال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ لو متعتنا بعامر۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفہ وہو یقول ؎ قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر - فقال ؎ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی فرس عامر فذهب لیتقل له فوقع سیفه علی نفسه فقطع اکحل فکان فیها نفسه وانا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون بطل عمل عامر قتل نفسه فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یارسول اللہ ابطل عمل عامر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابک فقال بل له اجر مرتین ثم ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فاتیته وهو ارمد فقال لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبصق فی عینیه فبرء واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + اذا اللیوث اقبلت تلهب + واحجمت عن صولة المجیب + خلت حمای ابدا لاتقرب + اطعن احیانا وحینا اضرب + ان غلب الدهر فانی اغلب + والقرن عندی بالدما مخضب - فقال علی ؎ انا الذی سمتنی امی حیدره + کلیث غابات کریه المنظره + ضرغام اجام ولیث قسوره + عبل الذراعین شدید القصره + اکیلکم بالسیف کیل السندره + اضربکم ضربا یبین الفقره + واترک القرن بقاع جزره + اضرب بالسیف رقاب الکفره + ضرب غلام ماجد خروره + من یترک الحق یقوم صغره + اقتل منهم سبعة او عشره + فکلهم اهل فسوق فجره + قال فضربه ففلق راس مرحب فقتله وکان الفتح علی یدی علی بن ابی طالب (اخرجه ابو حاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کو جانے لگے میرے چچا عامر قوم مین رجز کہہ رہا تھا - اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا - نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے - ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین - پس جب ہم دشمنون سے ملین تو تو ہمارے قدم ثابت رکھ - اور تو ہمپر تسلی نازل کر - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ عامر ہے - حضرت نے فرمایا اے عامر اللہ تجھے بخشے - حضرت کبھی کسیکو خصوصیت سے دعا نہین دیتے تھے کہ وہ شہید نہین ہو جاتا تھا - عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھ ہمین بھی دعا مین شریک کرتے تو کیا اچھا ہوتا - جب ہم خیبر مین پہونچے مرحب نکلکر اپنی تلوار اچھالنے لگا وہ انکا بادشاہ تھا اور یہ رجز کہہ رہا تھا - خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون - تیز ہتیارون والا بہادر تجربہ کار ہون - عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ پر گئے اور یہ رجز کہنے لگے - خیبر جانتا ہے مین عامر ہون - تیز ہتیارون والا بہادر ہلاکت کی جگہہ مین - بے اندیشہ گہسنے والا ہون - دونون نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گھوڑے کو لگی وہ ان کو گرانے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی ابھی ان مین سانس باقی تھے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا ہے میں روتا ہوا حضرتؐ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ حضرت فرمانے لگے کون کہتا ہے۔ میں نے کہا حضور کے اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پھر حضرتؐ نے مجھے علی علیہ السلام کے پاس بھیجا میں انکا ہاتھ پکڑے ہوئے آنحضرت کے پاس لایا انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں۔ میں انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہانتک کہ میں انکو اپنے ہمراہ حضرتؐ کے پاس لیکر آیا۔ حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا وہ اچھے ہو گئی حضرت نے انکو علم دیا۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ تیز ہتیاروں والا بہادر تجربہ کار ہوں جب شمشیر معرکہ میں واتے ہیں گویا شعلہ مارتی ہیں اور ہٹ جاتی ہیں حملہ سے مرحب کہ حاجب ہے بادشاہ کا۔ خطا ہو اکہ خوف کی جگہہ میں کوئی نزدیک نہیں ہٹ سکتا۔ کبھی میں نیزہ مارتا ہوں۔ اور کبھی تلوار لگاتا ہوں اگر زمانہ مغلوب بھی ہو جائے تو بھی میں غالب رہوں۔ اور ہمیشہ میرے نزدیک خون میں رنگا ہوا ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ جیسے بیشہ کا شیر ڈراونی صورت والا شجاعت کے بیشہ کا شیر اور درندہ شمشیر۔ قوی بازو اور سخت گردن والا میں تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہیں ناپتا ہوں تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرہ ایک ایک الگ ہو جائینگے۔ میں سخت زمین میں نیزے کو گاڑتا ہوں۔ تلوار سے کافروں کی گردن مارتا ہوں۔ نوجوان قوم کے بزرگ زورمند کی ضرب ہے اس شخص کے لیے جو حق کو چھوڑ کر ذلت کو قائم کرتا ہے۔ میں ان میں سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا۔ کہ وہ سب فاسق و فاجر ہیں۔ پھر جناب امیرؑ نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب امیر کے ہاتھ پر رہی +

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد اخذہ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھا ثم دفع الیہ اللواء ففتح (اسد الغابہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خیبر کے روز حضرت ابوبکر علم لیکر گئے پھر دوسرے روز عمر علم لیکر گئے۔ پھر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا میں اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر فتح کے نہیں لوٹے گا۔ پھر حضرتؐ نے اشراق کی نماز پڑھی اور علم منگایا اور علی کو بلوایا انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں حضرتؐ نے ان پر ہاتھ پھیرا پھر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیبر انہوں نے فتح کیا۔

(۶) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیہ انہ قال لعلی وکان یسیر معہ ان الناس قد انکروا منک انک تخرج فی البرد فی الملاء و تخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال او لم تکن معنا بخیبر قال فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث ابابکر وعقد لہ الرایۃ فرجع فبعث عمرا وعقد لہ الرایۃ فرجع بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار لیس بفرار وارسل الی وانا ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللھم اکفہ اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلک ولا بردا (اخرجہ احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلے اپنے والد سے ناقل ہیں کہ وہ سفر میں جناب امیر علیہ السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپ کی بات کو برا جانتے ہیں ...... کہ آپ جاڑے میں باریک کپڑا اور گرمی میں بھرتی کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آ گئے پھر حضرت نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں ... مجھے آدمی بھیجکر بلوایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں میں نے عرض کیا مجھے آشوب چشم ہے آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار گرمی اور سردی کی ایذا سے اسے بچائیو پس مجھے اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے ؎

(۷) عن ابی بردۃ قال حاصرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکرؓ فلم یفتح لہ ثم اخذہ عمر من الغد فانصرف فلم یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجھد فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی دافع لوائی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللہ لہ وتنما طیبۃ انفسنا ان الفتح غدا فلما اصبح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلی صلوۃ الغداۃ ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافھم فما منا انسان لہ منزلۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو یرجوان یکون صاحب اللواء فدعا علی ابن ابی طالب وھو ارمد فتفل فی عینیہ ومسح عنہ ودفع الیہ اللواء ففتح اللہ علیہ وقال انا فیمن تطاول لھا (اخرجہ احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کے نہیں لوٹے گا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی۔ جب صبح

ہوئی اور حضرتؐ اشراق کی نماز پڑہکر سروقد کہڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کہڑے تہے ہم مین سے کوئی آدمی نہا کہ جسکی کچہہ بہی حضرتؐ کے پاس منزلت تہی مگر وہ صاحب علم ہونیکی آرزو نرکہتا ہو۔ پس حضرتؐ نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکھون مین آشوب تہا حضرتؐ نے ہاتہہ پہیرا اور علم انکے سپرد فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بردہ کہتے ہین کہ مین بہی انہین لوگون مین سے تہا جنہون نے علم کی طرف ہاتہہ بڑہایا تہا ✤

(۸) عن بریدۃ الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحضرۃ اہل خیبر فاعطی عمر لواء فنھض معہ من نھض من الناس فلقوا اہل خیبر فانکشف عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحبہ اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ فلما کان الغد تبادر ابوبکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ و اعطاہ اللواء ونھض معہ من الناس من نھض فلقوا اہل خیبر فاذا مرحب یرتجز وھو یقول ؎ قد علمت خیبر انی مرحب الی فاختلف ھو وعلی ضربتین فضربہ علی علی ھامتہ حتی عض منھا البیض و انتہی الی راسہ وسمع اہل العسکر صوت ضربتہ فما تتام ۔ اخر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ راخرجہ احمد والنسائی) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے سامنے جا اترے حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتہہ جن لوگون نے اٹہنا تہا وہ اٹہے پس اہل خیبر سے آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکہتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑہے ۔ حضرتؐ نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکہون میں آشوب تہا حضرتؐ نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگاکر علم انکو دیدیا ۔ اور جس نے انکے ساتہہ اٹہنا تہا اٹہہ کہڑا ہوا ۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تہا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون اسکو اور جناب علی کے درمیان وار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹہہ گئی تمام اہل لشکر نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا ۔ ابہی آپ کی ضرب پوری بہی نہ ہونے پائی تہی کہ لوگون نے حملہ کیا اور اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ✤

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فدعا علیا وھو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ راخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں پھر آپ نے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تھے اللہ نے انکو فتح دی *

(۱۰) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ وھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا فقال امض علی رسلک ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر و فدک (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پھر ارشاد کیا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلان شخص آیا اور کہنے لگا میں ہون حضرت نے فرمایا اپنے رستے پر چلا جا پھر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے میں یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالے اسے فتح دیگا پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالی نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی *

(۱۱) عن سلمۃ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر الصدیق بالرایۃ الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح وقد جھد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جھد فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ کرار لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بھا یھرول ھرولۃ وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکز رایتہ فی رضیم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی ابن ابی طالب قال واللہ قد علوتم ما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعون کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انھون نہایت کوشش کی فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہونے سے وہ بھی واپس آگئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اور اسکے ہاتھ سے اللہ فتح دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہین پس حضرت نے علی کو بلوایا انکو آشوب چشم تھا حضرت نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہین واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے مین انکے پیچھے پیچھے جارہا تھا

انھوں نے اپنا علم سخت پتھریلی زمین میں قلعہ کے نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے جھک کر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا میں علی بن ابی طالب ہوں وہ کہنے لگا واللہ تم غالب آوگے موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ نازل نہیں ہوا سلمہ کہتے ہیں پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس ہوئے ❊

(١٢) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجھی وتفل عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ (اخرجہ احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں میں اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھیں نہیں دکھیں ❊

(١٣) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بھولاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی رجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا فاستشرف من استشرف فقال این علی قالوا ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احد کم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ (اخرجہ احمد والنسائی وابن جریر) عمرو بن میمون سے مروی ہے میں ایک روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو تخلیہ میں بات کرنے کی اجازت دو ان دنوں ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھیں نہیں گئی تھیں ابن عباس کہنے لگے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں بعد اسکے انکے ساتھ جاکے کچھ باتیں کیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کر آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہیں۔ اور اف اور تف ان لوگوں پر کہتے ہیں کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب میں فرمایا ہے میں اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے پس جب نے اسکی طرف جھانکنا تھا جھانکا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے لوگوں نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہیں ابن عباس کہتے ہیں کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہیں پیستا تھا پس حضرت نے انکو بلوایا انکی آنکھوں میں آشوب تھا کہ وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں پر لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا۔

(١٥) عن ھبیرۃ بن عریم قال خرج الینا الحسن بن علی علیہ السلام وعلیہ عمامۃ سوداء حین قتل علی

بیتی وحامتی اذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا فقلت وانا معہم یارسول اللہ قال انک علی
الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی وصححہ ۔ والدولابی ۔ والبیہقی وابن جریر وابن المنذر
والحاکم وصححہ وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ بہ تحقیق یہ آیت کہ (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دورلیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور
پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی
اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ
نے انکو چادر اُڑہا کر فرمایا۔ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیتؑ اور میرے مددگار ہین ان سے
نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا۔ پس مینے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انکے
ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو ؎

(۳) عن عمر بن ابی سلمۃ قال نزلت ہذہ الآیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمۃ وانا فی بیت ام
سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا وجللہم بکساء ثم
قال اللہم ہؤلاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا وقالت ام سلمۃ انا
معہم یارسول اللہ قال انت علی مکانک انت علی الخیر (اخرجہ احمد والترمذی وابن
جریر والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل
ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سی
نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر
مین نازل ہوئی ہے اور مین بہی انہین کے گھر مین تہا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؑ اور علیؑ اور
حسنین علیہم السلام کو بلوا کر انپر چادر ڈالدی پہر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین ان
سے نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انہیں
کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے اور تو بہی نیکی پر ہے ؎

(۴) عن واثلۃ بن الاسقع قال اتیت فاطمۃؑ اسالہا عن علی فقالت توجہ الی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ واذا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ
علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منہم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی
فخذہ الیمنی والحسین علی فخذہ الیسری واجلس علیا وفاطمۃ بین یدیہ ثم القی علیہم الکساء ثم قرء انما یرید اللہ لیذہب

كان فيكم بالامس رجل ما سبقه الاولون ولا يدركه الآخرون ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال لاعطين الراية غدا رجلا يحبه الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يقاتل جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره ثم قال لا يرد الراية حتى يفتح الله عليه (اخرجه النسائی) ہبیرہ بن یریم ناقل ہیں کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے تو حسن علیہ السلام ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کل کے روز تم لوگوں میں ایسا شخص موجود تھا جس پر نہ تو پہلے لوگ سبقت لیگئے ہیں نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکینگے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکی داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائیں طرف لڑائی میں رہتا ہے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہووے علم واپس نہ دیگا

(۱۶) عن سعد قال كنت جالسا فتنقصوا علي بن ابي طالب فقلت لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول فيه خصال ثلث لان تكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم سمعته يقول انه مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وسمعته يقول لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله وسمعته يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (اخرجه النسائی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ جناب امیر کے حق میں بری باتیں کر رہے تھے میں نے انسے کہا میں نے جناب رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں تین باتیں ہیں اگر انمیں سے ایکبات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تھی میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اسے پیار کرتے ہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ٭

(۱۷) عن سعد ان معاوية امره فقال ما يمنعك ان تسب ابا تراب فقال لما ذكرت ثلثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وآله وتركه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله خلفتني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدك وسمعته يقول يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحبه الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا فقال ادعوا عليا فاتي به ارمد فبصق في عينيه فدفع الراية اليه ففتح الله عليه ولما نزلت ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وآله عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي (اخرجه احمد والمسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابو تراب پر سب کیوں نہیں کہتے سعد کہنے لگے کیا میں ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپنے علی کو اپنے بعض غزوات میں ساتھ لیجانیسے چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتوں اور لڑکوں کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میری بعد نہیں ہے اور میں نے خیبر کے روز سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسے فتح دیگا وہ اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہیں پس ہم نے گردنیں دراز کیا اور حضرت نے فرمایا علی کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آنکھوں کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا اور انکو علم دیا اللہ نے انہیں فتح دی اور جب مباہلہ کی آیہ نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا الہی میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہیں

(۱۸) عن سهيل بن صالح عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال لقد اوتي علي بن ابي طالب ثلث خصال لان اكون اوتيتها احب الي من ان اعطى حمر النعم جوار رسول الله صلى الله عليه وآله في المسجد والراية يوم خيبر والثالثة تزوجه ابنته (اخرجه ابو يعلى) سہل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب رض

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دیگئی ہین کہ اگر وہ مجھے دیجاتین تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد مین۔ خیبر کو روز علمکا دیا جانا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا +

(۱۸) عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ ما لا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دی گئی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بات بھی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی بہتر تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد مین بسا دینا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہین (یعنے جنب کی حالت مین مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا +

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر ابوبکرؓ ہین پھر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتین ملی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا۔ اور انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا +

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ؎ وکان علی ارمد العین یبتغی - دواء فلما لم یجد مداویا۔ شفاہ رسول اللہ بتفلۃ - فبورک مرقیا وبورک راقیا + وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا - فذاک محب للرسول موانیا - یحب الالہ والالہ یحبہ - فیفتح ھاتیک الحصون التوالیا - فخص بھا دون البریۃ کلھا علیا وسماہ الوصی المواخیا (عینی شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار مین فرماتے ہین ؎ علی کو آشوب چشم تھا اور دوا تلاش کرتے تھے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی۔ اور مبارک تھا افسون کیا گیا ہوا۔ اور مبارک تھا افسون کرنے والا۔ اور فرمایا مین ابھی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور موافقت کرنے والا ہے۔ وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اسے دوست رکھتا ہے پس وہ

فتح کرے گا بیان سب قلعوں کو جو لگا تار ہیں پس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت کے سوا علی کو۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کو سورہ برات کے ساتھ مکہ میں بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیاً فاخذھا منہ ثم سار بھا فوجد ابو بکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یودی عنی الا انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہیں گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ اُنسے سورہ برات لیکر مکہ کو چلے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں ملال گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان سے ارشاد کیا مجھ سے کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا یا وہ آدمی جو میرا ہو۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیاً واعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پھر انکو بلالیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا یہ سورہ کوئی نہیں پہونچا سکتا۔

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث براۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ لعلی فقال لہ خذ ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابو بکر وھو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہو کر لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس سورت کو خود پہونچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہون نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہین لیجا سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گھر کا ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

(۵) عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابابکر رضی اللہ عنہ مع براۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علی فعرفہ فاتاہ فقال ما شانی قال خیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی ببراۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ مالی قال خیر انت صاحبی فی الغار وانہ لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے۔ حضرت نے مجھے سورہ برات لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ پس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور مین حاضر ہوے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی اور بات نہین کہ میرے سوا یا میرے گھر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہین پہونچا سکتا تھا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا ابابکر فبعثہ بہا لیقرءہا علی اھل مکۃ ثم دعانی فقال لی ادرک ابابکر فحیث ما لقیتہ فخذ الکتاب فاذھب بہ الی اھل مکۃ فاقرءہ علیھم فلحقتہ بالجحفۃ فاخذت الکتاب منہ ورجع ابوبکر فقال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا ولکن جبریل جاءنی فقال لا یودی عنک الا انت او رجل منک (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب سورہ برارت کی دس آیتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والون کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برارت انکو سنائین پھر حضرت نے مجھے بلوا کر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہان پر ہون ان سے کاغذ لیکر مکہ والون کو تم جاکر یہ سورت سناؤ مین ان سے جحفہ مین جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق مین کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہین لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہین کر سکتا مگر یا تو خود آپ یا کہ وہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال انی لست باللسن ولا بالخطیب قال ما بد لی ان اذھب بہا انا او تذھب بہا انت قال فان کان ولا بد فاذھب انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برات کے ساتھ روانہ کیا مینے عرض کیا نہ تو مین زبان آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہیں اس سورت کو یا مین لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہیں تو مین ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جاؤ اللہ تعالی تمہاری زبان کو سیدھا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کردیگا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ انکے یعنی میرے منھ پر رکھا ۔

(**تنبیہ**) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیاً ان یقرء ببراءۃ لان عادت العرب ان لا یحلوا العہود والمواثیق الا سید القوم او زعیمہ او رجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتہم (ذکرہ لخواص الامۃ ورياض النضرہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برات دیکر اسلیے جناب امیر کو مکہ کیطرف بھیجا ۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گھر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہوسکے مثل بھائی کے یا ابن عم کے نہین کرتے تو پس حضرت نے بھی انہین کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برات دیکر بھیجا ۔

حضرت نے فرمایا مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علیؑ

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیا والباوردی والطبرانی وابن ماجہ وابن ابی قتیبہ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی ۔ علیہ السلام ۔

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی ۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیاً لیخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ

من مالها فادی علیه امانته کلها (اخرجه ابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابورافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مبارک کی نسبت روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑ کر کہا کہ اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو آئیں اور امر کیا کہ جن لوگوں نے اپنی امانتیں اور وصیتیں حضرت کے پاس رکھی ہوئی تھیں انکو انکے مالکوں کو سب ادا کر آئے +

جناب امیر کا حضرت کے قرضوں کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجہ البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا +

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواری نی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمیں غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمیں قبر میں رکھوگے اور ہمارے ذمے کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو +

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدوں کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا +

جناب امیر کا حضرت کے وعدوں کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ینجز عدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدوں کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادۃ قال کنت جالسا عند ابابکر فقال من کانت لہ عدۃ عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان ھذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ بثلاث حثیات من تمر فاحثہا لہ فاحثہا لہ (اخرجہ ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جس سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو کر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابوبکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا اباالحسن یہ شخص خیال کرتا ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بھر کر کھجور کے دینے کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیدین جناب امیر علیہ السلام نے اُس کو تین لپ بھر کر دیدیئے +

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابوحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شب معراج مین جب آسمانون پر ہمارا گذر ہوا عرش مجید کی دہنی ساق پر لکھا ہوا پایا جسکے معنے ہمین سمجھ مین آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہین۔

(۲) عن ابن عباس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بطائر فی فیہ لوزۃ خضراء فالقاہا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذہا فقبلہا ثم کسرہا فاذا فی جوفہا دودۃ خضراء مکتوب فیہا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعانی وصاحب نزہۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان ایک طائر آیا اور اس کے مونہہ مین ایک سبز بادام تھا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود مین ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پھر اسکو توڑا اسکے بیچ مین سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا جسپر زرد خط سے لکھا ہوا تھا نہین ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہین اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے +

(۳) عن ابی ہریرۃ فی قولہ تعالیٰ ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنون کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہین معبود سوا اللہ کے در آنحالیکہ وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ

ہے اور سیر رسول ہی نے علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ✤

جناب امیرؑ کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبد الرزاق قال معمر سالت عنہ الزہری فضحک وقال ھو علی ولو سالت ھولاء لقالوا ھو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف مین لکھتے ہین کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہین کہ مینے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کس نے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگون سے یعنے بنی امیہ سے پوچھوگے تو وہ یہی کہین گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ✤

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن آکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ھو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاھا وقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کہانے والی کے بیٹے (یعنے ہندہ اور معاویہ کہ جس نے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہین جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ مین حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکھنے پر مامور ہوا جب مینے لکھا کہ یہ وہ امر ہے جسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسکے مٹادو مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہین تیرے ناک پر مٹی ڈالون گا اور واللہ مین نہین مٹاونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ہمین بتاؤ وہ کونسا مقام ہے مینے حضرت کو وہ مقام بتادیا جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا گیا تہا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹادیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بہی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بہی مغلوب ہوکر ایسا ہی کرے گا۔

حضرت کا جناب امیرؑ کو مسجد قبا کے بنا کرنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال لما سأل اهل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبنی لهم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام علی فلما وضع رجله فی غرز الرکاب قنبثت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامها و ابنوا علی مدارها فانها مامورہ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر (خلاصة الوفا للسمهودی وجذب القلوب للشیخ عبد الحق محدث الدهلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپنے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تھا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑدو یہ مامور ہے یعنے جہانتک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہانتک کہ یہ دورہ کریگی وہانتک بنا کرو۔

حضرت کا جناب امیر کو لوگوں کی تہدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءہ مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیأخذن اموالکم قال عمر واللہ ما تمنیت الامارة الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول هو هذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیدہ وقال هو هذا (اخرجه عبد الرزاق وابو عمر۔ وابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کے قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ تمپر ایک مجھ سا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے اسدن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہیں کی اس امید پر میں نے اپنا سینہ ابھارا کہ شاید حضرت فرمادیں کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑکر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے۔

(۲) عن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہین بنو ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیہم امری یقتل المقاتلۃ و یسبی الذریۃ قال فقال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تراہ یعنی من تعنی۔ قال لا اعنیک ولکن خاصف النعل یعنی علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) زید ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچون کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوئی حضرت سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا ہماری مراد تمسے نہیں بلکہ جوتا سینے والے یعنی علی علیہ السلام سے ہے +

(۳) عن منصور بن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج لنا ناس من المشرکین منہم سہیل ابن عمرو فقالوا یارسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا و اخواننا و ارقابنا فاردہم الینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامعشر قریش لتنتہن او لیبعثن اللہ علیکم رجلا من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ہو یارسول اللہ قال ہو خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفہا قال فالتفت الینا علی فقال اوما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار قال احمد او الجنۃ فی النار (اخرجہ احمد و النسائی وقال الترمذی حسن صحیح) منصور بن ربعی بن فراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا وہ لوگ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یارسول اللہ ہمارے بیٹون اور غلامون اور بھائیون میں سے چند اشخاص آپکی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹا دیں حضرت نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ ورنہ خداتعالے تمپر ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بہ تحقیق خداتعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کرلیا ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا پھر جناب امیر ع ہماری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کیا سینے حضرت کو فرماتے ہوے نہیں سُنا کہ جو شخص مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈلے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دھکیلا جائیگا۔

(۴) عن علی قال جاء اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاؤک وان ناسا من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین انما فروا من ضیاعنا فاردہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال

عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد وابو حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی
والدیلمی وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) واثلہ بن الاسقع
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی تلاش مین جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت
مین گیا۔ وہ فرمانے لگین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لے گئے ہین مین ان
کی انتظار مین وہین بیٹھ گیا۔ ناگہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہاتھ
پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے مین داخل ہوگئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو داہنے زانو
پر اور حسین علیہ السلام کو بائین زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر
ڈالکر اس آیت کو پڑہا کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھروالو اور پاک کرے
تمکو خوب پاک کرنا ۔

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ادخل علیا وفاطمۃ
وابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللہم ہولاء اہلی واہل بیتی (اخرجہ ابن جریر۔ وابن مردویہ
والحاکم۔ والسیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹون کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا اے
میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہین ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین صباحا
الی بابہا یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الصلوۃ رحمکم اللہ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم
الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردویہ
والسیوطی فی الدر المنثور) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ سے
ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبحکو جناب سیدہ کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے ہی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہی خدا تمپر رحم کرے نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے
تم سے نجاست کو لے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ۔ مین جنگ کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے جنگ
کرے اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے ۔

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج
الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد والترمذی وابن ابی شیبۃ وحسنہ ابن المنذر وصححہ الحاکم و

صدقوا انھم لجیرانك وحلفاءك ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انھم لجیرانك وحلفاءك فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال ولکن ھو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا اخرجہ النسائی وابوداؤد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو امور دین میں کچھ بھی رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتون سے بھاگے ہیں آپ ہمیں واپس دیدیں حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ لوگ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس غصہ کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ واللہ بخدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ تمہیں دین کے لیے قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں آپنے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا ۔

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتھین بنو ولیعۃ او بنو وکیعۃ او لیبعثن علیکم رجلا کنفسی فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تعنی قال فاصف النعل وعلی یخصف نعلا اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو وکیعہ باز رہیں ورنہ انپر ایک ایسا آدمی بھیجا جائیگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچون کو لونڈے غلام بنائیگا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس مجھکو محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں فرمایا جوتا سینے والی سے اور علی جوتا سی رہے تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کے نسبت پیشگوئی عہد عتیق میں

(یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۱۳۔ آیت ۲۰) میں ہے کہ بابل کا ہے آباد نخواہد شد و دشت در دشت

گا ہے معمورہ نخواہد گردید در انجا عرب خیمہ نخواہند زد یعنی بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ وہاں خیمہ استادہ نکرینگے ۔

یہ پیشین گوئی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوئی ہے روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے کوچ فرماکر بابل میں پہونچے اسوقت آپ کی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہو اگر آپ فرماویں تو ہم اپنے خیمہ یہان پر استادہ کریں حضرت نے فرمایا یہان خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہ سے روانہ ہو جاؤ ۔

محمد خاوندشاہ روضۃ الصفا میں لکھتے ہیں ۔ روز چہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند و چون بحوالی مدینہ بابل رسیدند امیر المومنین علی فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مدروس گشتہ باید کہ چہار پایان را بتعجیل رانید کہ نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم و خلائق در سیر مسارعت نمودہ چون از مدینہ بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ بادائے صلوٰۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ

پس یہ بھی یانبی کا نوشتہ جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل میں عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے چنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے ردشمس بھی واقع ہوا چنانچہ مطالب السئول میں علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں و بعد النبی حین اراد ان یعبر الفرات ببابل واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابھم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمھور فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردھا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوٰۃ فاجابہ اللہ تعالیٰ وردھا وکانت کما لھا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لھا وجیب شدید ھال الناس واکثروا التسبیح والتھلیل والاستغفار (انتہی کلامہما) یعنے ایک دفعہ اور بھی ردشمس سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کو شہر بابل سے عبور کر رہے تھے انکے اکثر دوست اپنی اپنی باربرداریون کو فرات سے اتارنے مین مشغول تھے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز اپنے وقت پڑھ لی ۔ لیکن اکثر لوگ نماز سے رہ گئے ۔ لوگون نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر نے سنا خدا تعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت میں ادا کرسکیں خدا تعالے نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹھیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تھا ۔ تمام قوم نے عصر کی نماز پڑھی جب انہون نے سلام پھیرا ۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک صوت مہیب

آواز سنا گیا تمام لوگون کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل اور استغفار کثرت سے پڑہنے لگے۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسے کہ باپ کا بیٹے پر۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ہذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر۔

خدا اور جبریل کا جناب امیر سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث علیا مبعثا فلما قدم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہ و جبریل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہاں سے تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبریل تجہ سے راضی ہیں۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر سے ہمیشہ خوش رہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امرأۃ من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک و الی رسولک فاذا بالباب علی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینہ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیون پر رکھکر بطور ہدیہ بھیجے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت سے تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہو اسے میرے پاس بھیجدے ناگہان دروازہ کھولکر جناب امیر داخل ہوئے اور حضرتؐ کے ساتھ کھانے مین شریک ہوے۔

(۲) عن انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہ طائر فقال اللھم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی من ھذا الطائر فجاء ابوبکر فردہ ثم جاء عمر فردہ ثم جاء علی فاذن لہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص و الطبرانی فی الکبیر فی مسانید انس بن مالك) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تہا حضرتؐ نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیجدے کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کھانے مین شریک ہو پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو بھی لوٹا دیا پھر جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علی قال حدثنی ابی عن جدی علی قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیر یقال لہ الحباری فوضع بین یدیہ وکان انس بن مالك یحجبہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ الی اللہ فقال اللھم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی من ھذا الطیر قال انس فجاء علی فاستاذن فقال لہ انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجۃ ثم اعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فجاء علی فردہ انس فرجع ثم دعا الثالث فجاءہ فادخلہ فلما [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حبسك یا علی قال ھذہ اخر ثلث کرات یردنی انس انہ یزعم انك علی حاجۃ قال یا انس ما حملك علی ما صنعت قال سمعت دعائك فاحببت ان یکون فی رجل من قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل قد یحب قومہ فاکل معہ ثم خرج علی فقال انس فقلت یا ابا الحسن استغفر لی فان لی الیك ذنبا وان لی الیك بشارۃ فاخبرتہ بما کان من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واستغفر لی ورضی عنی (اخرجہ ابو حاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ کوئی شخص حضرتؐ کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکہا گیا حضرتؐ نے ہاتہہ اٹہا کر خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجھے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بھیجدے تاکہ میرے ساتھ کھانے مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پہر دوبارہ حضرتؐ نے دعا کی اور علی تشریف لائے انس نے پہر انکو واپس کر دیا حضرتؐ نے پہر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر جانے

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم کیسے کیون آئے عرض کیا یہ تیسرے مرتبہ حاضر ہوا ہون انس نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرت کام
کار ہین حضرتؐ نے انس سے کہا تم نے ایسا کیون کیا انس نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے حضور کی دعا سنی تہی مجھے
یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے کہا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت
رکہتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہو کر
باہر نکلے تو مینے عرض کیا یا ابا الحسن مینے آپ کا قصور کیا ہے آپ مجھے معاف فرما دین اور آپکے لیے مین
ایک بشارت رکہتا ہون پس حضرتؐ کی دعا سے مینے انکو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لیے استغفار
کی۔ اور مجھ سے راضی ہو گئے ؛

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال قال وکل
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بریان لایا حضرتؐ نے دعا کی اے میرے پروردگار
اپنی سب خلقت سے اپنے محبوب کو میرے پاس بہیجدے پس علی حاضر ہوئے آپنے فرمایا میرے پاس آؤ اور کہاؤ ؛

(۵) عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم
یرجون ان یعطاھا فقال این علی فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوہ الیہ فاتی بہ فبصق
فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ
لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سہل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے
ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتہون سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور
اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکہتا تہا حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکہون
مین آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بہیجو۔ پس وہ حضرتؐ کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن الکثیر فی تاریخہ رأیت کتابا الف الطبری وجمع فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر نے لکہا ہے کہ مینے ایک
کتاب دیکہی ہے جسکو علامہ جریر طبری نے تالیف کیا جسمین حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔
(ف) قال الحافظ الذہبی فی مختصرہ کتب الدرایۃ فی ذکر صحیح عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق
کثیرۃ جدا قد افردتھا بمصنف ومجموعھا یوجب ان الحدیث اصل حافظ ذہبی مختصر کتاب الدرایۃ مین ذکر
ابو عبد اللہ بن الحاکم کے لکہتے ہین کہ حدیث طیر کے بہت طریقے مین انکے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع اس کی اصل ہے

آنکھوں مین لگا یا وہ بالکل اچھی ہوگئین گویا کہ درد تھا ہی نہین پھر حضرتؐ نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین ان سے لڑون تاکہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوجائین حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکی میدان مین جا اترو پھر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچھ کہ انپر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس واللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بھی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔

(**تنبیہ**) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تھے اور محبت سے عبارت ہے کثرت ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکھتے ہین۔ ومحبتہ اللہ تعالی لعبدہ تمکنہ من طاعتہ وعصمتہ وتوفیقہ وتیسیر الطافہ وھدایتہ وافاضۃ رحمتہ علیہ ھذا مبادیھا وانما غایتہا فکشف الحجب عن قلبہ حتی یراہ ببصیرتہ فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتھ خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کر دیتا ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت الٰہی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کھولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت سے اپنے معبود کو دیکھتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکھتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت من النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجہا (اخرجہ الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پھپی کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مینے ان سے پوچھا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروۃ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا من کان احب الناس الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت علی فقلت ای شیء کان سبب خروجک علیہ قالت لم تزوج ابوک امک قلت ذلک من قدر اللہ

قالت وکان ذلک من قدر اللہ (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگوں سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی میں نے کہا پھر انہیں آپ کی جڑ ماری کا کیا سبب تھا فرمانے لگیں تیرے باپ نے تیری ماں سے کیوں شادی کی تھی میں نے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگیں پس وہ بھی خدا کی تقدیر تھی۔

(۳) عن مجمع قال دخلت مع امی علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن سرہا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وسالتہا عن علی قالت سالت عن احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) مجمع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور جنگ جمل کی وجہ پوچھی فرمانے لگیں یہ خدا کی تقدیر تھی۔ پھر میں نے جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگیں تو نے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا۔

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ رضی اللہ عنہا عالیا وھی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی ابوبکر رضی اللہ عنہ لیلطمہا وقال یا بنت فلانۃ اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فامسک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخرج ابوبکر رضی اللہ عنہ مغضبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف رأیتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد ذلک وقد اصطلح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعائشۃ فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور حاضر ہونیکی اجازت چاہی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چلاتے ہوئے سنا کہ حضرت سے کہہ رہی تھیں خدا کی قسم ہے میں جانتی ہوں میرے باپ سے آپ کو علی سوا عزیز ہیں حضرت ابوبکر نے بڑہکر قصد کیا کہ انکو طمانچہ لگائیں اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رض کو پکڑ لیا ابوبکر خفا ہو کر نکل گئے۔ حضرت نے ام المومنین عائشہ سے فرمایا کیوں ہمنے اس آدمی سے بچنے کیسا بچایا۔ پھر اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت کی ام المومنین سے صلح ہو چکی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجھ کو صلح میں بھی شامل کریں جس طرح سے کہ آپکے جھگڑے میں دخیل ہوا تھا۔ حضرت نے فرمایا ہمنے آپ کو صلح میں بھی شامل کر لیا ہے

(۶) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (اخرجہ الترمذی)
بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتون سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تہین اور سب مردون سے جناب علی۔

(۷) عن معاویۃ ابن ثعلبۃ قال جاء رجل الی ابی ذر وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اباذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی اعرف ان احب الناس الیک احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبۃ احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ذاک الشیخ واشار الی علی (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہین کہ ایک شخص نے حضرت کی مسجد مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے اباذر کیا آپ مجھے نہین بتا سکتے کہ سب لوگون سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ جو سب سے تمکو زیادہ عزیز ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی عزیز ہوگا۔ ابوذر کہنے لگے حضرت کو سب سے زیادہ عزیز برب کعبہ یہ شیخ ہے۔ اور اشارہ جناب امیر کیطرف کیا۔

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وقبل ما بین عینیہ فقال العباس اتحب ھذا یا رسول اللہ فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلبہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تشریف لائے حضرت انکے لیے اٹھ کہڑے ہوے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ پیارے ہین حضرت نے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مجھے یہ نہایت پیارے ہین پروردگار نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد اسکی صلب سے پیدا کی ہے۔

(۹) عن ام عطیۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا وام علیا علیھم فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا (اخرجہ الترمذی) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بہیجا تہا۔ مین سن رہی تہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تہے الہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکہائے تب تک مجھے مت ماریو۔

(۱۰) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علیا فواللہ ما یرید غیرہ فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الامام

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب
آگیا حضرت نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ مینے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا۔ اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا
بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب
کو بلاؤ مینے لوگون سے کہا افسوس ہے تمپر علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرتے
جب حضرت نے انکو دیکھا اسی کپڑے کو جو کہ حضرت اوڑہے ہوتے تہے اٹہا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا
حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تہے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لہا امرت ان لا انکحک
الا احب اہلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے
حکم ہوا تہا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب تیرے اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال زید انا
احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلنسالہ
قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ہولاء فخرجت ثم
جئت فقلت ہذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ایذن لہم فدخلوا فقالوا یا رسول
جئناک نسالک من احب الناس الیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر
فیشبہ خلقک خلقی وخلقک خلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی
واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین
کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ
کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو بہت پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ
السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹہیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہین۔
دروازہ پر آکر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تہا مجہسے ارشاد ہوا باہر دیکھو کون لوگ ہین
مینے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرت نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر
ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم عورتون کی نسبت

نہیں پوچھتے بلکہ مردوں کی نسبت عرض کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا اخلاق اور خلقت میری مشابہ ہے اور اے زید تو میرے شجرہ میں سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ اور سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے۔

شب معراج میں جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھ متکلم ہونا

عن عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وسئل بای لغت خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی ربی بلغت علی فقلت یارب خاطبتنی انت ام علی فقال یا احمد انا شیء لیس کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالی نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی۔ فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شئے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے میں تیرے دل کے بھید پر واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تاکہ تیرے دلکو تسلی رہے۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقد سئل بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت یارب خاطبتنی ام علی فقال یا احمد انا شی لیس کالاشیاء ولا اوصف بالشبہات خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک اطلعت علی سرائر قلبک ولم اجد فی قلبک احب من علی فخاطبتک بلسانہ کیما تطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) حضرت علی سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالے نے آپ سے کسکی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جاتا اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے میں تیرے دل کے بھید سے واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تاکہ تیرے دلکو تسلی رہے

(ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کیوقت گذرتے رہے اور فرماتے رہے۔ اے اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشھر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نو مہینے تک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کو دروازے پر تشریف لیجا کر فرماتے اے اہل بیت خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تمسے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۹) عن ابن عباس قال شھدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر یاتی کل یوم باب علی ابن ابی طالب عند وقت کل صلوٰۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کیوقت جناب امیر کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعا الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقۃ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء قال البدخشی فی نزل الابرار وایضا اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر پنجتن پاک یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المھاجرین والانصار صفین واخذ بید علی فمر بین الصفین فضحک فقال لہ رجل من ای شئی ضحکت یا رسول اللہ فداک ابی وامی قال ھبط جبرئیل بان اللہ باھا بالمھاجرین والانصار علی اھل السموت وباھی بی وبک حملۃ العرش یا علی (اخرجہ ابو القاسم فی فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر گذرے اور تبسم فرمایا ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نازل ہو کر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش بھی مباہات یعنے فخر کرتے ہیں۔

(۲) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفہ فقال ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامہ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ (اخرجہ الطبرانی واحمد والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہیں کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالی تم پر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاصکر بخشا ہے میں خدا کا رسول ہوں میں اپنے قریبیوں کو رشوت دلانیوالا نہیں بے شک نیک بخت اور پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بد بخت اور پورا بد بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنیکے بعد انسے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامہ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ الیکم غیر محاب لقومی ھذا جبرئیل یخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالی تم پر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور سے میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم اپنے قریبیوں کو رشوت دلانیوالا نہیں بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(۴) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یباھی بعلی کل یوم والملائکۃ المقربین حتی یقول بخ بخ لک یا علی (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل اور مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہین حتے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے شاباش یا علی ❊

(۵) نقل الامام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ احیاء العلوم ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی جبریل ومیکائیل انی قد اٰخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یوثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کل واحد منھما الحیوۃ فاوحی اللہ الیھما فلا کنتما مثل علی اخیتہ بینہ وبین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وبات علی علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویوثر بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزل جبریل عند رأسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک من مثلک یا علی یباھی اللہ بک الملائکۃ فانزل اللہ عزوجل ومن یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین نقل کرتے ہین کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سورہے تھے پروردگار عالم نے جبریل ومیکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا یعنے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونون مین کوئی ایسا ہو کہ اپنے بھائی کو اپنی عمر سے کچھ حصہ دے۔ دونون اپنی ہی طول حیات کے مستدعی ہوئے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی مثل نہین ہو یعنے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر رہا ہے۔ تم زمین پر جاکر اسے اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ پس جبریل انکے سرہانے اور میکائیل انکی پائینتی آاترے اور پکارنے لگے شاباش اے علی تیرا مثل کوئی نہین خدا اور فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگون مین سے وہ آدمی بھی ہے کہ اپنی جان کو خدا کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندو پر ❊

(۶) نقل انہ قال فی مجلسۃ العام۔ سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عما دون العرش فانی اعلمھا ازقاقا وبلکا بلکا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلک فاخبرنی این جبریل ھذہ الساعۃ فغطس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع رأسہ قائلا انی طفت السموٰت السبع فلم اجد جبریل و اظنہ انت ایھا السائل فقال السائل بخ بخ لک من مثلک یا ابن ابی طالب وربک یباھی بک والملائکۃ (کشف الغمہ) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام مین فرمارہے تھے مجھ سے پوچھ لو قبل اسکے کہ تم مجھ

گم کرو۔ پوچھو مجھ سے عرش کے ستونوں کا حال کہیں آگئے تمام کوچوں سے واقف ہوں حاضرین میں سے ایک شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائیں جبرئیل اسوقت کہاں ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر اسرار میں تفکر کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ مینے ساتوں آسمان کی سیر کی لیکن جبرئیل کو کہیں نہیں پایا میں گمان کرتا ہوں کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہیں تیرا رب اور فرشتے تجھ پر مباہات کرتے ہیں۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو کہ جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق اور اسکی دوستی عبادت ہے ✤

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ وانس وثوبان وام المومنین عائشۃ والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والخجندی وابن السماک عن ام المومنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی وجہ علی عبادۃ نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی (ابن مسعود اور عمران بن حصین سے) اور ابن عساکر (ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جابرؓ بن عبد اللہ اور انسؓ اور ثوبانؓ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابوہریرہ رضؓ) سے اور خجندی اور ابن السمان (ام المومنین عائشہ صدیقہ) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے ✤

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابابکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ ابن السمان) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مینے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے میں نے کہا ابا جان میں دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی و ابی عندنا لایمل النظر الیہ فقلت یا ابت انی رأیت قد تکثر النظر انت الی علی فقال یا بنت سمعت النبی صلی النبی صلی اللہ علیہ یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ میں نے ان سے کہا اے ابا جان کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے میری بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے *

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی و ابو الحسن المغازلی وحاکم و قال اسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے *

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلے اللہ علیہ اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی و اداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا وبین علی ما جری رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول لک ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لا یمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدیمن النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھی میں اکثر سفر میں حضرت کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضوں کی تیمار داری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر میں رونق افروز تھے علی حضرت کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے میں نے سنا کہ حضرت بی بی عائشہ سے فرما رہے ہیں کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ تر مکرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب ماجرای جمل میں جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ میں واپس آگئیں میں ان کی خدمت میں گئی اور بیٹھے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ لہذا سکے کہ آپ سن چکی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگیں اے معاذہ میرے دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہوتی کہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے میں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابوھریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابوھریرۃ انا سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہیں جاؤ انکی بیمار پرسی کرو۔ میں انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران تو تکر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیوں انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو عمران کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا میں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ کہنے لگے میں نے بھی حضرت سے سنا ہے۔

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی مالک تقدم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے +

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عزوجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی و من فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا +

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولی لعائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیا (اخرجہ ابن) ابورافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے -

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ینقص علیا فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی -

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا +

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑے اسے چھوڑ دیجیو ؎

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل اور طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر اور جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ مین لڑنے والا ہون اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اسحدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مین جنگ کرنے والا ہون اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو ان سے صلح کرے ۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اسحدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ؎

جناب امیر کا بغض علامت نفاق ہو

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق (اخرجہ النسائی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی سے فرماتے تھے کہ تجھے نہین دوست رکھیگا مگر مومن اور نہین دشمن رکھے گا مگر منافق +

(۲) عن زر بن حبیش عن علی قال واللہ الذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) زر بن حبیش سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ دانہ کو پھاڑ کر درخت پیدا کرتا ہے اور آدمی کو ظاہر کرتا ہے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ مجھے نہین دوست رکھے گا مگر مومن اور مجھ سے نہین بغض رکھے گا مگر منافق +

(۳) عن الحارث الھمدانی قال رأیت علیا علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال قضی قضاء اللہ عز وجل علی لسان نبیکم نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ ابن الفارس) حرث ہمدانی روایت کرتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر دیکھا خداتعالی کی حمد وثنا کے بعد فرمانے لگے کہ خداتعالی کے ارادہ نے تمہارے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کیا تھا کہ مجھے نہین دوست رکھے گا مگر مومن اور مجھ سے نہین بغض رکھیگا مگر منافق

(۴) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مین تم کو اس امت کے ذو القرنین اپنے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالب کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہون اس سے نہین محبت کریگا مگر مومن اور اس سے نہین بغض کریگا مگر منافق جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا +

(۵) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین الا ببغضھم علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم منافقون کی شناخت علی علیہ السلام کے ساتھ انکے بغض رکھنے کے سوا اور نہین کر سکتے تھے +

(٦) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال نحن معشر الانصار کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیا (اخرجہ الترمذی) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقوں کو بسبب انکے بغض کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے +

(٧) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بثلث بتکذیبہم اللہ و رسولہ والتخلف عن الصلوٰۃ وبغضہم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن شاذان) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں منافقوں کو تین باتوں سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے سے اور دوم نماز سے باز رہنے سے سوم جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ انکے بغض رکھنے سے +

(٨) عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد سمع رجلا یسبب علیا وھو یقول انی لاظنک من المنافقین (اخرجہ الخوارزمی) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے جناب امیر کے حق میں کسی شخص کو برا کہتے ہوئے سن پایا تھا وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ میرا گمان ہے تو منافقوں میں سے ہے +

(٩) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنۃ محبک واول من یدخل النار مبغضک (اخرجہ ابن خالویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت میں تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا اور دوزخ میں تیرا بغض رکھنے والا سب سے اول داخل ہوگا۔

(١٠) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملتہ امہ وھی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وھی التی تحیض من دبرھا قیل جاءت امرأۃ الی علی فقالت انی ابغضک قال لہا فانت اذا سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وقلت یا رسول اللہ ما السلقلق قال التی تحیض من دبرھا قالت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا واللہ احیض من دبری ولا علم لابوای (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہیں کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض میں حاملہ ہوئی ہو اور عورتوں میں سے وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنے وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی میں آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کے

کہتے ہین جناب امیرؑ نے فرمایا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا یا رسول اللہ سلقلق کسے کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے ہین دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہون اور میرے مان باپ کو بھی اسکی خبر نہین ؛

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی وھدیتی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے مین بھیجا گیا ہون میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ؛

(تنبیہ) علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین وردت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی لایحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنی صحابہ مین سے ایک طائفہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہین محبت کریگا تجھ سے مگر مومن اور نہین بغض رکھے گا تجھ سو مگر منافق ؛

جسنے جناب امیرؑ کو ایذا دی اسنے حضرتؐ کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیۃ قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتے وجدت فی نفسی علیہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما رانی قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من ان اذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ احمد وابن عبدالبر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمے جو اصحاب حدیبیہ مین سے تھے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر کی رکاب سعادت مین یمن کو گیا مجھ کو سفر مین ان سے کچھ رنج ہو گیا جب مین مدینہ مین واپس آیا تو مسجد مین بیٹھکر شکایت کرنے لگا اتنے مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لائے مجھ کو دیکھکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر مین آپ کو رنج دون فرمایا ہان جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی

اور جناب علیؑ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے ❊

ابن جریر نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں کہ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک حسن ہے)

(۱) عن الحسن بن علی قال نحن اهل بیت الذی قال الله تعالی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا (اخرجه بن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویة والسیوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اہل بیت ہم لوگ ہیں جنکے حق میں آیۃ تطہیر نازل ہوئی ہے۔

{۲} فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین ترجمہ اے محمد کہہ جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اللہ کی پس لعنت ڈالیں جھوٹوں پر ❊

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه احمد والمسلم والترمذی والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ اے محمد کہہ جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اللہ کی پس لعنت ڈالیں جھوٹوں پر نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں ❊

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمة (اخرجه الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسن اور حسین اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہیں

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا

جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ÷

(۲) عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذا علیاً فقد اذانی (اخرجہ ابو یعلی و البزار) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی ÷

(۳) عن عروۃ بن الزبیر ان رجلا وقع فی علی بمحضر من عمر وقال لہ عمر اتعرف صاحب ھذا القبر ھذا محمد ابن عبد اللہ بن عبد المطلب صلے اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب بن عبد المطلب لا تذکر علیاً الا بالخیر ان تنقصتہ اذیت صاحب ھذا القبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص جناب علی علیہ السلام کو برا کہنے لگا حضرت عمر اس کہنے لگے اس قبر کے صاحب کو جانتا ہے۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں۔ علی کا بجز نیکی کے ذکر مت کرو اگر تو نے انکی شان گھٹائی تو تو اس قبر کے صاحب کو ایذا دیگا ÷

(۴) عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا و رجلان فی المسجد فتنا ولا علیاً فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبان اعرف فی وجہہ الغضب فقلنا نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی ولکم من اذی علیاً فقد اذانی (اخرجہ ابن السبوع فی الشفاء) مصعب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں تھا وہ دونو جناب امیر علیہ السلام سے لپٹ پڑے اتنے میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غصہ میں تشریف لائے اور خفگی کے آثار چہرہ اقدس میں مشاہدہ ہو رہے تھے ہمنے کہا خدا تعالیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غضب سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے فرمایا مجھے بھی اور تمہیں بھی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی۔ جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی۔

(۵) والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا عن مقاتل ابن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکر ان نفرا من المنافقین یؤذونہ ویکذبون علیہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر۔ مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ چند آدمی منافقین میں سے جناب امیرؑ کو ایذا دیا کرتے تھے اور انکو جھٹلایا کرتے تھے ÷

جس نے جناب امیر پر سب کی اس نے حضرت پر سب کی

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا +

(۲) عن ابی عبد اللہ الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنین ام سلمۃ فقالت لی اتسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت معاذ اللہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) ابو عبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ مین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مجھ سے فرمانے لگین کیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتا ہے مینے عرض کیا معاذ اللہ فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا -

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ادخلہ اللہ النار ولہ عذاب مہین (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ مین ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے +

(۴) عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ کان ممسوسا فی ذات (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات مین دیوانہ ہے +

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بالمدینۃ فقال ذکر لی انکم لتسبون علیا فقلت قد فعلنا قال لعلک سببت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت معاذ اللہ قال لا تسبہ فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الترغیب فی موالاتہ والترہیب عن معاداتہ (اخرجہ النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ مینے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ مین دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگون نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے مینے کہا ہان مینے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے مینے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہین ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جاوے تاکہ مین جناب امیر علیہ السلام کو برا کہون تو بھی مین ہرگز ان کو برا نہین کہونگا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت

رغبت دلانا حسن لیا ہے ؛

(۵) عن سعد بن جبیران عبد اللہ بن عباس مر بعد ما حجب بصرہ بمجلس من مجالس قریش وھم یسبون علیاً فسمعھم فقال لسعد بن جبیر ردنی الیھم فردہ حتی وقف علیھم فقال ایکم الساب اللہ فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب اللہ تعالیٰ من سب اللہ فقد اشرک فقال ایکم الساب لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ من سب رسول اللہ فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما ھذا فقد کان منہ شئ فقال اشھد باللہ لسمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیاً فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ فقد کبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم ولی عنھم وقال یا بنی ماذا رأیتھم صنعوا قال فقلت لہ یا ابت سہ نظروا الیک باعین محمرۃ ۔ نظر التیوس الی شفار الجازر ۔ فقال زدنی فداک ابوک فقلت سہ خزر العیون نواکس ابصارھم ۔ نظر الذلیل الی العزیز القاھر ۔ فقال زدنی فداک ابوک فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید سہ احیاءھم عار علی امواتھم ۔ والمیتون مسبۃ للغابر اخرجہ احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبد اللہ بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس مین لے گیا ابن عباس انکے سر پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالیٰ کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ خدا تعالیٰ کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو برا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انہین کا تو ذکر تھا۔ ابن عباس کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا جس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا بے شک خدا تعالیٰ اسکو ناک کی نتھنوں کے بل آگ مین اوندھا گرائیگا یہ کہکر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تونے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ مینے کہا ابا جان اونہ شعر پڑھا سہ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھین لال کر کے دیکھتے تھے جیسے بکرے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہین۔ ابن عباس فرمانے لگے یہ بوڑھا باپ تجھ پر قربان ہو

مجھ اور پڑھ مینے یہ شعر پڑہا ۔ آنکھون کے خوف سے انکی آنکھین نیچے ہوگئین جس طرح سے کوی ذلیل عزت والے غالب کو دیکھکر ہو جاتا ہے ۔ پھر ابن عباس فرمانے لگے ہین تیرے قربان کوی اور شعر پڑھ مینے کہا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہین وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑہا ۔ ان کی زندگی انکے مردون کی عار ہین ۔ اور انکے مرے ہوئے اپنے پس ماندون کو برا کہنے والے ہین ٭

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمة قالت اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب الله عزوجل (اخرجه احمد وابو الطاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذهبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ مین گواہی دیتی ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالی سے محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالی پر غضب کیا واخرجه الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر وزاد من تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی الله عزوجل اس حدیث کو امام حافظ ابوالخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی جس نے مجھ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی ٭

جس نے جناب امیر سے بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی علی فقال له انت سید فی الدنیا والاخرة من احبك فقد احبنی وحبیبك حبیب الله وعدوك عدو الله الویل لمن ابغضك (اخرجه احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب امیر علیہ السلام کے بلانے کو بھیجا جب وہ آئے آپنے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے کہ تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے ٭

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وقد سمع رجلا یسب علیا وهو یقول له انی لاظنک من المنافقین فقال کفوا عن ذکر علی الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لوان لی واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیه الشمس وذالک انی کنت انا وابوبکر و ابوعبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی وقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلة هارون من موسی کذب من زعم انه یحبنی وهو یبغضک یا علی من احبک فقد احبنی ومن احبنی فقد احبه اللہ تعالی ومن احبه اللہ تعالی ادخله الجنة ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضه اللہ تعالی ومن ابغضه اللہ تعالی ادخله النار (اخرجه الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیر کی شان میں برا کہتے ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں میں آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب مومنوں سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہو جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم سے محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس سے محبت رکھتا ہے اور جس سے خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیها السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عزوجل باهی بکم وغفر لکم عامة ولعلی خاصة انی رسول اللہ الیکم غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوته وبعد موته وان الشقی کل

كل الشقي من ابغض عليا في حيوته وبعد موته (اخرجه احمد والطبراني والديلمي عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمپر مباہات اور فخر کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے بے شک تم مین مین خدا کا رسول ہون مین اپنی قریبیون کو وحشت دلانے والا نہین ہون تحقیق نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم حب علي بن ابي طالب حسنة لا تضر معها سيئة وبغضه سيئة لا تنفع معها حسنة (اخرجه الديلمي) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہین دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہین دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لعلي طوبى لمن احبك وصدق فيك الويل لمن ابغضك وكذب فيك (اخرجه الديلمي) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے +

(۴) عن معاویۃ بن جیدۃ قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم من مات وفي قلبه بغض علي فليمت يهوديا او نصرانيا (اخرجه الديلمي) معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرگیا اور اسکا دل بغض علی سے بھرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا +

(۵) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم كذب من زعم انه امن بي وبما جئت به وهو يبغض عليا فهو كاذب ليس بمؤمن (اخرجه الخوارزمي) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ مین لایا ہون اسپر یقین رکھتا ہے درانحالیکہ وہ علی سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہین ہے +

(۶) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علي لو ان امتي ابغضوك لكبهم الله على مناخرهم النار (اخرجه الديلمي) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالی اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ مین اوندہا دہکیلیگا۔

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبة انشد کم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ مین ان لوگون کو قسم دیکر پوچھا کہ جنہون غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور مین مومنون کا ولی ہون اسکا یہ (یعنے علی) ولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھہ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھہ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور بغض رکھہ اس سے جو اس سے بغض رکھے۔

(۸) عن عبد اللہ بن بریدة قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا لا احبتہ الا علی بغض علی فبعث ذالک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفہ افضل من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فاتانا ورأسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما ترو الوصیفة صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فوقعت علیھا فکتب وبعثنی مصدقا لکتابہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازد لہ حبا فوالذی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفہ فما کان احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبد اللہ ھو ابن بریدة واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگون مین سے کسی کا اتنا بغض نہین تہا جس قدر کہ جناب امیر کا۔ یہانتک کہ مین ایک آدمی کو اسیوجہ سے پیار کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکھتا تہا۔ وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پر بہیجا گیا۔ مینے جناب امیر کے بغض کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کر لیا اور حضرت کی خدمت مین لکھہ بہیجا کہ کوئی آدمی بہیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے۔ حضرت نے جناب امیر کو خمس لینے کے لیے ہمارے پاس بہیجا۔ قیدیون مین ایک کنیز تہی جو سب قیدیون مین افضل تہی جب پانچوان حصہ

چہانا گیا تو وہ کنیز خمس مین آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ مین آئی اور اہل بیت کے حصہ مین سے علی کی آل کے حصہ مین آئی ایک روز جناب علی ہماری پاس تشریف لائے ان کے سر کے بالون سے قطرے ٹپک رہے تھے ہم نے پوچھا آپکے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے تمنے نہین دیکھا کہ کنیز خمس مین آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ مین آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ مین آئی ہے۔ مینے اس سے صحبت کی ہے پس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرتؐ کے پاس بہیجا جب حضرتؐ کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپنے اس خط کو پڑہا مینے اسکی تصدیق کی آپنے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے مینے کہا ہان فرمایا اسکا بغض مت رکھہ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بہی زیادہ دوست رکھہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ خمس مین علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیرؑ سے کوئی زیادہ تر عزیز نہین تہا +

عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہین +

جناب امیرؑ کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہین سونگھہ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدا عبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذہبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتے یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلہا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عز وجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم مین قیام فرمایا ہے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ مین خرچ کرے پہر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پا پیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پہر صفا مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ پہر اگر یا علی تجہے دوست نرکہتا ہو تو وہ جنت کی بو نہین سونگھہ سکے گا۔ اور نہ اس مین داخل ہو سکے گا +

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجہ سے محبت کی اور جس نے مجہ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکہا اس نے مجہ سے بغض رکہا جس نے مجہ سے بغض رکہا اس نے خدائے تعالےٰ سے بغض رکہا ✣

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہون کو اس طرح سے کہا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیون کو کہا جاتی ہے ✣

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ اٰس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبت علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جبریل میرے پاس اس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اسپر سفیدی سے لکہا ہوا تہا مینے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیاہے یہ بات انکو پہونچادو۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتہ کوئی برائی ضرر نہین پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتہ کوئی نیکی نفع نہین پہونچا سکتی ✣

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی طوبیٰ لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تہے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجہ سے محبت رکہے اور تیری تصدیق کرے۔ اور افسوس ہی اسپر جو تجہ سے بغض رکہے اور تیری تکذیب کرے ✣

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہی۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اس کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہوجاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا۔

(۹) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر ھاب لقومی ولا محاب لقرابتی ھذا جبریل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے۔ اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے۔ مین خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ دارون کو وحشت دلانے والا نہین جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عزوجل قد زینک بزینۃ لم یزین العباد احب اللہ منہا۔ الزھد فی الدنیا لا تنال الدنیا فیک شیئا ووھب لک حب المساکین رضوا بک اماما ورضیت لھم اتباعا فطوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک فاما الذین احبوک وصدقوک فھم جیرانک فی دارک ورفقائک فی قصرک واما الذین ابغضوک وکذبوا علیک فحق علی اللہ ان یوقفھم موقف الکذابین یوم القیمۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجزری فی اسد الغابہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندون کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہین کیا۔ وہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات مین نہین پہونچ سکیگی

ما شانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل آدم وفي رواية ان واحدا منهم قال له المسيح بن الله لا اب له
وقال الآخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الوحي
يقول له تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين. ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام اباهلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقف اني لارى وجوها لو سال الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال اصلي الله عليه وسلم لا بناهلك الخ

ابو حاتم) ابن عباس رضي الله عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ کون ہیں
وہ بولے عیسیٰ کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ نے عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائیں۔ یہ کہکر وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبرئیل علیہ السلام حضرتؐ کے پاس
تشریف لاکر کہنے لگے جب وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہدیں کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہ حضرت آدم کی
طرح سے ہیں۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نجران کے لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرتؐ
کی جناب میں عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہیں ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے۔ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتیں بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہیں
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہیں تو آپ ہمیں کوئی خدا کا

اور سکینوں کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام پاکر خوش ہو گئے ہیں اور تو انکو اپنا پیرو پاکر خوش ہو گیا ہے اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو بیر الغبض رکھے اور تیری تکذیب کرے۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکھتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اور جنت مین تیری ہمسایہ اور تیرے قصر مین تیرے رفیق ہونگے۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین پس خدا تعالے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جھوٹون کی جگہ مین کھڑا کرے *

(۱۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب ان یستمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن مین لگایا ہے اپنے ہاتھ مین لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہیے کہ علی کی محبت سے متمسک ہو *

(۱۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہین پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے *

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست اس کا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور جس نے کہ تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا تیرا بغض رکھنے والا خدا کے ساتھ بغض رکھنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے

(۱۴) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ مجھ سے نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھے گا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق ۔

(۱۵) عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودًا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب خدا تعالیٰ انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اھل الجنۃ (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ من احبنی واحب ھذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں (یعنے حسنین علیہما السلام) کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ونحن جلوس عندہ ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا یزال قدم عن قدم یوم القیمۃ حتے یسال اللہ تعالیٰ الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اھل البیت فقال لہ عمر رض ما ایۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی وھو جالس الی جانبہ وقال ایۃ حبی حب ھذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہ اسنے کس بات میں صرف کی ہے پھر اسکے جسم سے کہ کس امر میں اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہاں پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے حضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے ✤

(۱۹) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبک فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضک اماتہ اللہ میتۃ جاھلیۃ (اخرجہ الخوارزمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا جو شخص کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین گھیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا ۔

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین امرنا اللہ بمودتھم قال علی وفاطمۃ وابناھما (اخرجہ البغوی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے یا محمد مین نہین تم سے مانگتا ہون اس تبلیغ رسالت پر کچھ اجرت مگر رشتہ والون کی دوستی ، لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین جن کی مودۃ کرلیے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونون بیٹے ہین ✤

(۲۱) عن مالک قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما یضحک فقام الیہ عبدالرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما الذی اضحکک فقال بشارۃ اتتنی من عند اللہ فی ابن عمی واخی وابنتی ان اللہ تعالی لما زوج فاطمۃ امر رضوان فھز شجرۃ طوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبینا اھل البیت ثم انشاء من تحتھا ملیکۃ من نور فاخذ کل رقا فاذا استوت القیمۃ باھلھا ناحت الملیکۃ الخلائق فلا یلقون محبا لنا اھل البیت الا اعطوہ رقا فیہ برات من النار فصار اخی وابن عمی فکاک رقاب الناس من النار (اخرجہ الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین فرمایا میرے ابن عم اور بھائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجھے بشارت آئی ہے ۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبے کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنے نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبون کی تعداد کے موافق گرے پھر اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے ۔ انھون نے وہ رقعے لے لیے ۔ جب قیامت

اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے خلقت کو پکاریں گے۔ اور ہم اہل بیت کے محبوں سے یوں ہی نہ ملیں گے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن میں دوزخ سے نجات پانے کی برات درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگوں کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے +

(۲۲) عن سلمان قال له رجل ما اشد حبك لعلى فقال سمعت رسول الله صلى الله علیہ وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہیں کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا +

(۲۳) عن انس قال قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم خلق الله تعالى من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملك یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کے مونہہ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہیں جو قیامت تک علی اور علی کے محبوں کے لیے استغفار کرتے رہیں گے +

(۲۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم الرضوان خازن الجنة ثم ملك الموت یترحم على محبی علی کما یترحم على الانبیاء (اخرجه صاحب الیواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہیں پھر میکائیل پھر جبرائیل ہیں اور اہل جنت میں سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہیں پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علیؑ کے محبوں پر وہ اسطرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیاء پر +

(۲۵) عن انس بن مالك قال قال لی رسول الله صلى الله علیہ وسلم وقد رایته فی النوم یا انس ما حملك على ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادرکتك العقوبة ولولا استغفار علی لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولکن ابشر فی بقیة عمرك ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگوں کو نہیں سناتا تا وقتیکہ تجھے عذاب الٰہی پہونچے اگر علی تیرے لیے

مغفرت نہ کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر میں لوگوں کو بشارت بیان کرتا رہیو۔ کہ علی کے محب سب سے پہلے جنت میں جانے والے ہیں اور وہ اللہ تعالی کی ہمسائگی میں رہیں گے اور خدا کے ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہیں علی تو صدیق اکبر ہیں جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے روز نہیں خائف ہوگا +

(۲۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا من احب اٰل محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی اٰل محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع الانبیاء الا ومن ابغض اٰل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالے اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت میں اسے ایک شہر عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب اور میزان سے اور صراط سے امن میں ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا میں ضامن ہوں کہ انبیا کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے نا امیدی کی آیت لکھی ہوئی ہوگی +

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا تھیا لدخول الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت میں داخل ہونیکے لیے آمادہ ہو جاے

(۲۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عھد الی عھدا فی علی فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور لمن اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہ تحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا میں نے عرض کیا یا رب وہ مجھ سے بیان فرما پروردگار نے فرمایا سن میں نے عرض کیا یا رب میں سن رہا ہوں فرمایا علی ہدایت کا علم اور ایمان کی نشانی اور ولیوں کا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان لیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے کہ اس سے بغض رکہا مجھ سے بغض رکہا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیر المومنین وامام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ ووجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ وقاتلناہ فاقول ردوا رواء مرویین فیشربون شربۃ لایظماؤن بعدھا ابدا وجہ امامہم کالشمس الطالعۃ ووجوھہم کالقمر لیلۃ البدر او کاضواء نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حوض کوثر پر امیر المومنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچیگا مین اسکا ہاتہ پکڑ کر کہڑا ہوجاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا مین انسے پوچہونگا تمنے میرے بعد ان دو بہاری چیزون کے ساتہہ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چہوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتہہ ہوکر جہاد کیا۔ مین انسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پئین گے کہ جسکے بعد انکو پہر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونہہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونہہ چودہوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے +

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عمودا تحت العرش یضئ لاھل الجنۃ کما تضئ الشمس لاھل الدنیا لاینالہ الا علی ومحبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجہے فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکیگا مگر علی یا اسکے محب +

(۳۱) عن ابی ھریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ھبط جبرئیل ثم قال ھبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ من یاقوتۃ حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیھا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل حملھا الحور العین واجری علیہ عین السلام ثم امسا غوث

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ لمن ذلک القضیب فقال من احب ان یستمسک بذلک القضیب فلیحب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑھکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبریل کیا خبر میرے پاس لائے ہیں پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبریل یہ خبر لائے ہیں کہ خدا تعالی نے شاخیں جنت میں لگائی ہیں تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے سونے کی اور انپر طاق لگائے ہیں اور ہر ایک طاق میں غرفے بنائے ہیں اور ہر ایک غرفہ میں ایک درخت لگایا اور انکے پھل حورعین ہیں اور ان درختوں کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرماکر حضرت خاموش ہو گئے۔ ایک شخص کوڈ پڑا اور عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے +

(۳۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا انا بملک جالس علی منبر من نور والملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبریل من ھذا الملک قال ادن منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبرئیل سبقنی علیا الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبہا لعلی فخلق اللہ ھذا الملک من نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون و یقدسون اللہ ویھدون ثوابہ لمحبی علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج میں جب ہم چوتہے آسمان پر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے گرد حلقہ زن ہیں ہمنے جبریل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبریل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام کریں ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا بھائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے جبریل سے کہا کیا تم ہمسے پہلے علی کو چوتہے آسمان پر لے آئے ہو جبریل کہنے لگے یا محمد نہیں۔ مگر فرشتوں نے علی کی محبت سے شکایت کی تہی۔ پس خدا تعالے نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتہ ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہیں اور خدا کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکا ثواب علی کے محبوں کو پہونچاتے ہیں

جناب امیر علیہ السلام کے شیعوں کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبد الله قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ فھم فائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ (اخرجہ بن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہو یہ اور اسکے شیعہ پس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجون تک پہونچنے والے ہین اور اسی حالت مین یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہین ٭

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بتحقیق جو لوگ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہین قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ٭

(۳) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جئت الامم یوم القیامۃ تدعون غر المحجلین (اخرجہ بن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تونے خدا تعالے کے فرمانے کو نہین سنا ہے کہ بتحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے ہین اچھے وہی لوگ ہین سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہین۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونہہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤن والے پکارے جاؤگے

(۴) عن عبد اللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار الا ما کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اغضبک فقال اغضبنی فلما جلس قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف

ذریاتنا و اشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو سعید فی شرف النبوۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے سو ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرے سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دا ہنے بائیں ہوں +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من ہذہ الامۃ سبعون الفا لاحساب علیہم ثم التفت الی علی فقال ہولاء شیعتک یا علی وانت امامہم (اخرجہ الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی والبتول والحسنین) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہوکر فرماتے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفرلک ولذریتک ولولدک ولاہلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر وانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی بہ تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت غدا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضہ وجوہہم حولی اشفع لہم ویکونون فی الجنۃ جیرانی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین الی متابعۃ سید المرسلین ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ

الخلفاء وابن اسبوع الاندلسی فی الشفا وابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی فی شرح الذبح) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر سفید مونہہ والے میرے اردگرد ہونگے مین انکی شفاعت کرونگا وہ جنت مین میرے ہمسایہ ہونگے ✤

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک ترودون علی الحوض رواء مرویین مبیضۃ وجوھھم وان اعداءک یرودون علی ظماء مقمحین (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراہیم) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے مونہہ نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضے علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت مین داخل ہونگے وہ مین اور تو اور حسن اور حسین ہین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دہنے بائین ہونگے ✤

(۱۰) عن ام سلمۃ قالت ان فاطمۃ اتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومعھا علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا راسہ قال البشر یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السبلانی المریدی فی مناقب الصحابہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت مین ہونگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثین ہین جن مین شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہین کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثین وارد ہوی ہین وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم مین اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہین کہ وہ شیعہ اولی ہم ہین چنانچہ

بندہ ایسا دکھاوین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور پہران مین پہونکے اور وہ اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجہ سے جہگڑے اسکے بعد کہ تجہے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جہوٹون پر۔ پہر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے منقاد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پہر ان لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتہہ لیکر تشریف لائے۔ اسقف نجران نے کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکہتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل جاے تو خدا تعالے اسکو اسکی جگہہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہین رہے گا۔ پس انکا اسقف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے +

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال لهم انشدکم باللہ هل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعله صلے اللہ علیہ وسلم نفسه نفسه وابناءه ابناءه غیری قالوا اللهم لا دارقطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجہ سے زیادہ قرابت رکہتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان اور کس کے بیٹون کو آپنے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سبنے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین +

{۳} قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی (رحم) ترجمہ اپنی قوم سے کہدے تو اے محمد کہ مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچہ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت۔

(۱) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآیة قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی۔ قالوا یا رسول اللہ من هؤلاء الذین امرنا اللہ تعالی بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما اخرجه احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والکلبی و

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکہتے ہین وشیعۃ اہل البیت ہم اہل السنۃ والجماعۃ لانہم الذین احبوا ہم کما امرہم اللہ ورسولہ واما غیرہم فاعداءہم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت ہین کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سی محبت کہتے ہین اور اہل سنت کی سوا دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہین۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بہی ایک رسالہ مین جو فرقہ امامیہ کے جواب مین لکہا ہے تحریر فرماتے ہین۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی واحادیثیکہ در فضل شیعہ وارد اند مورد آن مائیم نہ روافض +

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے یہ فضائل ہین یہ حدیثین وارد ہین انکا کیا اعتقاد تہا کیونکہ کتب سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین مین جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کی نسبت علی العموم لوگون کے سات مذہب تہے جنکے معتقدات مین زمین وآسمان کا فرق تہا۔

(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ اسیفہ گرد نواح بصرہ مین آباد تہا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ اللہ مسلمان تک بہی نہین جانتا تہا یہ گروہ ابتدا مین حروریہ کے نام سے مشہور تہا آخر مین خوارج اور مارقین کے نام سے معروف ہوا +

(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلمانون کا تہا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرفدار تہا یہ گروہ جناب امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجہتے تہی۔ لیکن ان کی شان اقدس مین برسر محراب ومنبر سب وشتم کرتی تہے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔

(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجہتا تہا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم کا قائل نہین تہا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجہتا تہا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ کردیا کہ اسکا نام تک مشہور نہوا +

(۴) چوتہا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دوردیگر اصحاب سی افضل جانتا تہا یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سواد اعظم نے دنیا بہر مین فروغ پایا +

(۵) پانچوان گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہی افضل اور اعلی سمجہتا تہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تہے اور ابتدا مین امام مالک[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان (استیعاب)

اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبونکی مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(٦) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور فضلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(٧) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا۔ چونکہ ابتدا ہی سے اہل سنت کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف مذہبی کے اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے انکو رفضی کہنے لگ گئے*

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الانصار لا یحبہم الا مؤمن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان بودہ در کوفہ و شعبہ کہ از مشائخ کبار اہل حدیث ست و او را امیر المومنین فی الحدیث گفتہ اند از وی روایت حدیث میکند۔ ازینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقادہاے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ متاخران دارند نبودہ است چنانچہ گفتہ اند کہ در آنوقت اعتقاد اینہا زیادہ برین نبودہ کہ امیر المومنین علی را بیشتر دوست میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ

شیخ نور الحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علمائے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تھے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتی تھے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابوداود لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال امامنا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ اہل الہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جن سے علمائے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضایقہ نہین کرتے تھے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز باید دانست کہ شیعہ اولی کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و علمی گردیدند خوفا عن التباس الحق عن الباطل فرقہ سنیہ وتفضیلیہ این لقب را از خود نہ پسندیدند و خود را باہل سنت وجماعت ملقب کردند لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا میں شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض ادعا ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اگر اہل سنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقہ کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تھے جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تھے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبھی اس نام کو اپنے لیے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند کرتے۔ علاوہ بریں متاخرین اہل سنت ان شیعان اول کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی کہتے چلے آئے ہیں اگر اہلسنت بھی اسی گروہ میں شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیوں قرار دیے جاتے۔ چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں ترجمہ ابان بن تغلب لکھتے ہیں ابان بن تغلب الکوفی شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم وقال کان غالیا وقال الجوزجانی[1] زائغ مجاھر فلقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقۃ العدالۃ والاتقان فکیف یکون

---

[1] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہیں لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹھہراتے ہیں لسان المیزان میں علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح من کان بینہ وبین من جرحہ عداوۃ سببھا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تامل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی لاھل الکوفۃ رای العجب وذلک لشدۃ انحرافہ فی النصب وشھرۃ اہلھا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ بلسان ذلق وعبارۃ طلق حتی انہ اخذ یلین مثل الاعمش وابی نعیم وعبد اللہ بن موسیٰ اساطین الحدیث وارکان الروایۃ اھ

یعنی یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق میں اختلاف اعتقاد کی عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے میں تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کی نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکھیگا۔ کہ کوفہ کے لوگوں میں سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے میں کسقدر زبان کے تیزی کو کام میں لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابو نعیم اور عبد اللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث اور ارکان روایت کو بھی نرم کر ڈالا ہے۔

عدلا من هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة على ضربين صغرے کغلو التشیع او کالتشیع بلا غلو فلا تحرف فهذا کثیر من التابعین وتابعیهم مع الدین والورع والصدق فلو ذهب حدیث هولاء لذهب جملة من اثار النبوة وهذا مفسدة بینة ثم بدعة الکبرے کالرفض الکامل والغلو فیه والحط علی ابی بکر وعمر والدعا الی ذلک فهذا النوع لا یحتج به ولا کرامة فیه یعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تہا لیکن صادق تہا ہم کہتے ہین کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعت اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع مین غلو کرنے والا تہا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پہرا ہوا۔ اور بدگو تہا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جا سکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت صغرے جیسے کہ تشیع مین غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہین ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین مین دین اور ورع اور صدق کے ساتہ بکثرت پائی جاتی تہی اگر ان کی احادیث سے ہاتہ کہینچ لیا جائے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتہ سے جاتی رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہو جائے گا۔ دوسری بدعت کبرے ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس مین غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہین ہے اور نہ اس مین کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور ہویدا ہوتے ہین۔

اول - یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ بہ نسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکہنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دونو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہین۔

دوم - یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین مین پایا جاتا تہا۔

سوم - یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتون سے دست کشی کی جائے تو آثار نبویہ کے ہاتہ سے جاتی رہنے کا احتمال ہے۔

چہارم - یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اخذ حدیث نہین کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جسکو متاخرین نے بدعت

صغریٰ قرار دیا ہے اسکی کہانتک اصلیت ہی۔

بدعت کے معنے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی افضلیت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے ملتا ہی سب سے قطع نظر کر کے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کی نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں (وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی لا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سی جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ بباعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سی انکی خلافت پر استدلال نہیں ہوسکتا۔

حضرت اگر نہیں ہوسکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت فضیلت ہی سو وہ آپ کی تقریر سی ثابت ہی۔

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب بن الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال این نذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمہ طریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے میں نے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی میرے سے وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپکے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھکر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا ای عقل والے تجھے ہم کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کی موسیٰ سے ہو۔ مومن ہمیشہ اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صلاح بن مہدی المقبلی علم شایخ فی اثار الحق علی اباء المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون بمثل قول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیاً وبقولہ قد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازدار علی علی وعمار و تراھم یتکلمون فی وکیع واضرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دیناً وورعاً یقولون یتشیع وتشیعہ انما ھو بمثل ذلک ما ذکرنا عن شریک۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر۔ فلعمری ما یسع منصفاً الخروج عنہ وارا المحدثون وسائر من سمی نفسہ بالسنۃ ردہ بدعتھم فابتدعوا فی الجانب الاخر ووضعوا ما رفع اللہ ورفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی بابت یہ پایا اسکی سبھی باتوں پر جرح کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر معاویہ حلیم ہیں۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ سچا امر بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح سے اور ایک دفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بھائی کی زیارت کو کیون نہین گیا۔ اس نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بھائی نہین ہے۔ کبھی تو دیکھیگا کہ وہی محدثین ہیں کہ ایسے اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع مین انکے بسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیع کہنے لگتے ہین۔ اور انکا شیعہ پن صرف اتناہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو مجھے اپنی جوانی کی قسم ہے۔ کہ پھر کوئی منصف مزاج اس سے نہین بچ سکیگا اہلحدیث و نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہین ان لوگون کو بدعتی ٹھیرانے کا ارادہ کرتے ہین اور خود دوسری طرف بدعت مین گرفتار رہو جاتے ہین۔ اور جس بنیاد کو کہ خدانے گرایا ہے اسکو بناتے ہین اور جسکو بنایا ہے اس کو گراتے ہین ✤

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین مین رائج تھا اب ہمکو تھوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹھا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھنا چاہیے کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان مین بھی رکھتا تھا یا نہین اگر بعض صحابہ اسکے قائل نظر آئین تو ایسا اعتقاد جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹھریگا۔ حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام تحریر فرماتے ہین روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ھولاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور جناب اور جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تھے۔ اور حافظ ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے بھی اسحدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین نقل کیا ہے ✤

انکے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف مین جہان پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے۔ واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان آخر من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع مین غلو کرنے والون کے یہ نام ہین۔ ابو الطفیل مختار کا علمبردار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب دیکھنے والون سے

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی ۔ اور ابو عبد اللہ الجدلی ۔ اور زرارہ بن اعین ۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی اللہ
عنہما ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ (یعنی ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد تشیع
رکھتے تھے اور شیخین یعنی حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
بے دیت کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے ۔

ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں ترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں ۔ دخل شریک علی المھدی فقال لہ المھدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد اللہ قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المھاجرین یسألون عما ینزل علیہم من النوازل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عز وجل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ راسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامۃ علی جور کان اول من یقعد عنہا ابوک لعلمہ
بدین اللہ وفقہہ فی احکام فسکت المھدی ولم یمض بعد ھذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ اللہ علیہ (یعنی قاضی شریک ایکدفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دو دادے حضرت عباس اور عبد اللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی بولا کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو جو معاملات میں جو
کچھ مشکلیں پیش آتی تھیں وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی کسی بات میں صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبد اللہ بن عباس تمام حروب صفین میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امامت مظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبد اللہ بن عباس ہی باعث اپنے علم دین اور فقہ فی الاحکام کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہو جاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اس
گفتگو پر بہت ہی تھوڑی مدت گذرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا ✦

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع اور اہل اہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر بن
عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی لنعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم ✦

ولنعم ما قال امامنا ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ اللہ علیہ ؎ اذا نحن فضلنا علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوالجهل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرته + رمیت نصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیهما + بحبیهما حتی اوسد فی الرمل + وایضاً قال ؎ ولو کان الرفض حب آل محمد + فلیشهد الثقلان انی روافض + وقال البیهقی وانما قال الشافعی ذلک حین نسبه الخوارج الی الرفض حسدا وبغیا (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر) کیا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا و مولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہیں کہ ہم بیوقوفوں کے نزدیک رافضی ٹھیر اسے جاتے ہیں اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل کو بیان کرتے ہیں تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہیں میں مرتے دم تک ان دونوں صاحبوں کی محبت میں ہمیشہ رافضی اور ناصبی ہوں ۔ اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن الس گواہ رہیں میں رافضی ہوں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امام شافعی نے یہ اشعار اسوقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو رافضی کہا تھا +

اب ہم ان شیعہ بزرگواروں کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ جنکو ایک طرف سے تو مبتدع قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے ۔ حافظ عبد الرحیم العراقی شرح الفیہ الحدیث میں لکھتے ہیں وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنے صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتوں سے مالا مال ہے سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں بخاری اور مسلم کے راویوں کے بیان میں لکھتے ہیں اردت ان اسرد اسماء من روی بالتشیع من اخرج لهم البخاری والمسلم او احدهما ۔ وهم اسمعیل ابن ابان ۔ واسمعیل بن زکریا الخلقانی ۔ وجریر بن عبد الحمید ۔ وابان بن تغلب الکوفی ۔ و خالد بن مخلد القطوانی ۔ وسعید بن فیروز ۔ وابو البختری ۔ وسعید بن عمرو بن اشرع ۔ و سعید بن عمیر ۔ وعباد بن العوام ۔ وعبادة بن یعقوب ۔ وعبد اللہ بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ۔ وعبد الرزاق بن همام صاحب المصنف ۔ وعبد الملک بن اعین ۔ وعبید اللہ بن موسی العبسی ۔ وعدی بن ثابت الانصاری ۔ وعلی بن الجعد ۔ وعلی بن الهاشم بن البرید و فضل بن دکین ۔ وفضیل بن مرزوق الکوفی ۔ وفطر بن خلیفہ ۔ ومحمد بن جحادہ الکوفی ۔ و محمد بن فضیل بن غزوان ۔ ومالک بن اسمعیل ۔ وابو غسان یحیی بن الجزار هولاء رموا بالتشیع انتهی ارادہ کرتا ہوں میں کہ شمار کروں نام ان لوگوں کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب ہوئے ہیں اور احادیث اخذ کیے ہیں ان سے امام بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونوں میں سے اور وہ اسمعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی - اور جریر بن عبد الحمید الخ

عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری نے المعارف مین بہی ایک فہرست دی ہے وہو ہذا۔ الشیعۃ۔ الحرث الاعور۔ وصعصعہ بن صوحان - والاصبغ بن نباتہ - وعطیۃ العوفی - وطاوس - والاعمش - والوسحاق السبیعی - وابو صادق - وسلمہ بن کہیل - والحکم بن عتیبہ - وسالم بن ابی الجعد - وابراہیم وحبہ بن جوین - وحبیب بن ثابت ومنصور بن معتمر - وسفیان الثوری - شعبہ بن الحجاج - وفطر بن خلیفہ - والحسن بن صالح بن حی - وشریک قاضی والواسرائیل - ومحمد بن فضیل - ووکیع - وحمید الرواسی - وزید بن الحباب - والفضل بن دکین - والمسعودی اصغر - وعبید اللہ بن موسی - وجریر بن عبد الحمید - وعبداللہ بن داؤد - وہشیم - وسلیمان التیمی - وعوف الاعرابی - وجعفر الضبعی - ویحیی بن سعید القطان - وابن لہیعہ - وہشام بن عمارہ - والمغیرہ صاحب ابراہیم - ومعروف بن خربوذ - وعبدالرزاق - ومعمر - وعلی بن الجعد -

انکے سوا اکثر اور بہی ایمہ حدیث انہین شیعان علی کی قطار مین شمار کیے جاتے تہے - چنانچہ ابن خلکان وفیات الاعیان مین بترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین - الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی خرج الی دمشق ودخل فسئل عن معاویۃ وماروی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ حتے خرجوہ من المسجد یعنے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق مین گئے لوگون نے ان سے امیر معاویہؓ کے فضائل کے متعلق سوال کیا - امام نسائی نے جواب دیا کہ مجہے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے خدا اسکے پیٹ کو نہ بہرے یاد نہین ہے - دمشق کے لوگون نے امام نسائی کے خصیون پر لاتین مار کر انکو مسجد سے نکالدیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تہے -

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد الحاکم کے ترجمہ مین لکہتے ہین - قال ابن طاہر سالت ابا اسمعیل الانصار عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدیداً لتعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفاً عن معاویۃ وآلہ متظاہر بذلک ولا یعتذ منہ قلت اما الخرافۃ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنے ابن طاہر ناقل ہین کہ مینے ابو اسمعیل انصاری سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگا حاکم حدیث مین ثقہ ہے رفضی خبیث ہے پہر ابن طاہر کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب مین سخت متعصب تہا اور تقدیم اور خلافت مین اپنے آپ کو اہل التسنن ظاہر کرتا تہا معاویہ اور اسکی اولاد سے منحرف تہا اور اسیکا اظہار کرتا تہا اور اس مین عذر نہین

کرتا تھا۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف توظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تھا اسلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیئے نہ رافضی +

بعض احباب یہ خیال کرینگے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا۔ کہ وہ حضرات اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکھنے والا ہے۔ اسلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے +

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تھے۔

(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تھے۔

(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تھا۔ اگر استحقاق خلافت کی لنسبت دیکھا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بھی حاصل نہین تھا۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی القاء اصلاح امت تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تھا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا +

خلافت امر منصوص نہین تھا۔ اگر ہوتا تو اس قدر جھگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر و منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجر اس نص کو نہ پیش کرتے +

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کس کا حق تھا جس وقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کر رہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر +

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکھکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تھا نہ حضرت امیر کو سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تھا انکے بعد انکی اولاد کا۔

بلا شبہ عرب کیلیے بھی سب سے بہتر اصول تھا اگر اسکو اختیار کیا جاتا۔ مگر اندرونی اور بیرونی جالقیون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت نہونے دیا۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تھا وہ اس سے بالکل مختلف تھا۔ نہ پورا جمہوری تھا نہ پورا شخصی۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی +

الحاکم والدیلمی والطبری) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
کہ (اپنی قوم سے کہدی تو اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون
مگر قرابت والون کی محبت) لوگون نے عرض کیا کہ جن لوگون کی محبت کے لیے خدا نے ہمین حکم
کیا ہے وہ کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونون کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علیؑ قال فینا اهل البیت فی حم آیت لایحفظ مودتنا الا کل مؤمن
ثم قرأ - قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربی (اخرجه ابو الشیخ) زاذان جناب امیر
علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آپنے فرمایا ہم اہل بیت کی شان کے متعلق سورہ حم
مین ایک آیت ہے - نہین نگاہ رکھیگا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن - پہر آپنے اس آیت
کو پڑہا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھہ اجرت نہین طلب
کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت)

{۴} وقفوهم انهم مسئولون (سورهٔ والصفت) ترجمہ اور کہڑا کرو ان کو تحقیق
ان سے پوچھنا ہے +

(۱) عن ابی سعید و ابن عباس رضی اللہ عنهما فی قوله تعالی وقفوهم انهم مسئولون
یوم القیمة عن ولایة علی (اخرجه الامام الواحدی فی تفسیره - و ابو بکر بن مردویه - والدیلمی
فی فردوس الاخبار) ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنهما سے روایت ہی اس آیت کریمہ کے متعلق
کہ اور کہڑا کرو انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے قیامت کو دن علی کی ولایت سے +

{۵} انما انت منذر ولکل قوم هاد (سورہ رعد) ترجمہ اسکے سوا نہین کہ تو اے
محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکہانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر وعلی هاد و اشار بیده
الی علی وقال بک یهتدی المهتدون (اخرجه الثعلبی فی تفسیره والحافظ ابو نعیم فی کتابه
ما نزل من القرآن فی علی و ابو بکر بن مردویه) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مین ڈرانیوالا ہون اور علی ہادی ہین اور آپ نے
جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانے والے تجھہ سے ہدایت
پاوین گے +

(۲) عن ابی برزة الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا منذر و وضع

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب وغیرہ کا مرعی نہین رکہا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پرملال کو چند ساعتین نہین گذری تہین اور صحابہ کبار تجہیز و تکفین کا فکر کرہی رہے تہے کہ انکے پاس خبر آئی۔ کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو امیر اور خلیفہ بنالین۔ درحقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبداللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تہا جس نے ایک دفعہ قریش کے ساتہ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہوجانے پر کہا تہا کہ یہ مصیبت تمنے آپ ہی غیرون کو بلاکر اور شہر مین بسا کر اپنے پر ڈالی ہے (لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۳۰۸) وہ اسوقت قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ خلافت قریش کے ہاتہ مین نجاتی رہے چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے یہی تہے انکو مہاجرین (یعنے مکہ والون) کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تہا اور انکو یہ خیال تہا کہ ان وطن سے بہاگے ہوئے لوگون کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہمارے انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہیں نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تہی جسکی غلامی ہم دل و جان سے کرتے تہے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الام ہم ایک کو اپنے مین سے اپنا جداگانہ امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تہا انصار نے بیعت کیلیے نامزد بہی کرلیا تہا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہوگیا تہا اور اسلام کا آیندہ اتفاق معرض خطر مین تہا (دیکہو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ۲)

حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے۔ حضرت ابوعبیدہ راستہ مین انکے ساتہ ہولیے۔ تینون صحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور دقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکہنے مین کامیاب ہوئے۔ انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابوعبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک کو منتخب کرلو۔ حضرت عمر نے عجلت کرکے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہوجائے اور فتنہ برپا نہو جائے حضرت ابوبکر کے ہاتہ پر بیعت کرلی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی پہر بہی کوشش کی مگر بنی اوس کے جو انصار مین سے دوسرا گروہ تہا بیعت کرلینے پر کامیاب نہو سکا (دیکہو لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۰۴) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تہے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جب حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہوچکے تہے۔ اسلیے شرکت جنازہ سے محروم رہے جسکا کہ قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا ؎

یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تہی۔ اب باہر کیحالت عرب مین جوش ارتداد و الحاد پہیلا ہوا تہا۔ ایک طرف

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان نبوت بر سر پرخاش تھی۔ چنانچہ جن کی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانوں میں بھی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بھنور میں گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دل پر خدا نے سکینہ اتارا تھا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہیں تھی۔ جن میں بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔ جبکہ ان تھوڑے سے لوگوں میں بھی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تھا۔ اگر عجالۃً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی میں تلوار چل جانے کا احتمال تھا جس سے اسلام کا آئندہ اتفاق بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ میں نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار میں بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ میں پہونچکر بیعت کو تھوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ میں پیدا ہو جاتا۔ پھر جسکی اصلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورشناک وقت میں جناب امیر کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو ابتدا ہی سے جناب امیر سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھوں سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے انکے سردار غزوات میں مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام میں تفرقہ ڈالدیتے۔ بھلا بنی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس نازک وقت میں اسلام میں کوئی اندرونی جھگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا دفعیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیوں سے دم بھر کی فرصت نہ ملتی یہی خاص مصلحت تھی جو صحابہ کو جناب امیر کی بیعت سے مانع آئی۔

ان واقعات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی میں آئے سو کہے۔ نہ وہ بزرگوار غاصب تھے اور نہ کسی کا حق چھیننا چاہتے تھے۔ جو کچھ انہوں نے کیا وہی مقتضای وقت تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی۔ اور وہ ایسے نیک تھے کہ بدولت خدا نے انکو وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف فرمایا تھا۔

چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش و اقارب ذو الفقار حیدری کی ابھی کہ خشک نہیں ہوئی تھی اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چھوڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی احتیاط کو مدنظر رکھکر حضرت عمر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہو چکے تھے اسلیے اصحاب شوری یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کر لیں تاکہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل میں آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت میں غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے البشریت انسے سرزد ہو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدک یا علی فرمایا کرتے تھے۔ اسلیے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا۔ اور بخوف وقوع فساد امر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا۔

لیکن اس میں کسی طرح کا شک نہیں کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کے خواہاں رہتے تھے اور انکی خواہش محض اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہو جائے۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت میں کوئی کوتاہی جو بتقاضائے البشریت اکثر خلفا سے ظہور میں آتی رہی ہے۔ احیاناً بھی وقوع میں نہ آئے۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے۔ لیکن فضلہم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب میں بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں واختلف السلف ایضاً فی تفضیل علی و ابی بکر یعنے سلف کا جناب امیر اور حضرت ابو بکر کی باہم فضیلت میں بھی اختلاف تھا۔
فضلہم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کر لیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اہل السنۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحداً منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی وابی بکر فقد ذکر ابن خیثمۃ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایۃ۔ واہل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لک من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی علی وعلی ہذا عامۃ اہل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الاخواص من اجلۃ الفقہاء و ائمۃ العلماء فانہم علی ما ذکرنا عن مالک ویحیی بن سعید القطان وابن معین۔ فہذا ما بین اہل الفقہ والحدیث فی ہذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلک فیطول وقد جمعہ قوم (انتہی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ فضلہم علے ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں ہے۔

(۴) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہیں تھے اور بوجہ المجتہد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ میں خطائی الاجتہاد واقع ہو گیا ہے۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص طلب کیے سنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر مین آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس مین ان سے اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل مین طلحہ و زبیر دونون صاحب شریک نہین ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہوگئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ مین پہنس گئین تہین

(۶) کل صحابہ مجتہد نہین تہے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تہے اور بعض عوام تہے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطائی بحث مین کرینگے +

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلون سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہین لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تہے۔ اس مین انسے خطا منکر سرزد ہوی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہین ہوگئے صحابہ معصوم نہین تہے اکثر بعض سے بتقاضائے بشریت خطاء منکر وقوع مین آگیا ہے لیکن وہ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہین ہو سکتے۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور صلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور مین اتباع سنت وترویج قواعد شریعت بلحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ مملکت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کے لیے امر لازم تہی نہ ولایت کے لیے۔ جبکہ بجز چند نفوس انبیاء کے کوئی نبی سلطان وقت نہین ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہان سے لازم سمجہا جا سکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تہا۔ لیکن نبی نہین تہا اسکے عہد مین سموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہین۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتہہ ہرگز اس مین اتفاق نہین کر سکتے +

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقعہ پر جبکہ خانہ جنگیون کے چہڑ جانے کا احتمال تہا۔ اور جسکے اسباب فراہم ہونے چلے جاتے تہے مجبور ہو کر طوعاً وکرہاً اسکو منظور کیا تہا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تہا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا +

اسلامی خلافت مین اسوقت آیا کچہ عیش وعشرت کے سامان موجود تہے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہوگئی تہی یا کہ ایک بڑی بہاری ذمہ واری کا کام تہا۔ کیا وہ سنہری سہری یا پہولون سے سجی ہوئی سیج تہی یا کہ کانٹون کا بچہونا بچہا تہا +

اب اسکی وسعت کو دیکہو کہ تمام عرب مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد والحاد اور بغاوت پہیل گئی تہی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکہتا ہے ارتدت العرب عامۃ وخاصۃ واجتمع علی طلیحۃ عوام اسد و طے
وارتدت غطفان وتوقفت ہوازن فامسکوا الصدقۃ وارتد خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل
مکان " ووثب الاسود بالیمن ووثب مسیلمۃ بالیمامۃ ثم وثب طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلہم
النبوۃ " وتنبات سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعہا الہذیل بن عمران فی بنی تغلب و
عقبۃ بن ہلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرۃ فی ہذہ الجموع
قاصدۃ المدینۃ یعنے عرب کے قبیلے بعض پورے بعض ادہورے مرتد ہوگئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طی اور بنی اسد نے
اتفاق کرلیا - اور غطفان مرتد ہو بیٹہے ہوازن کے لوگون نے زکوۃ دینا بند کرلیا - بنی سلیم سے بہی بعض مرتد
ہوگئے تہے اسی طرح ہر سب جگہہ کے لوگ بگڑ بیٹہے تہے " اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن
خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کہڑے ہوگئے تہے " بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بہی
نبوت کا دعوی کیا تہا - اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون
مین سے زیاد بن بلال اسکے ساتہہ ہوگئے تہے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتہ جزیرہ سے مدینہ کو چڑہ آئی
تہی ✣

غرضکہ مکہ والے لوگ بہی بگڑنے کو طیار تہے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بہی کیا ہے - صرف ایک
مدینہ منورہ باقی رہ گیا تہا ✣

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گہیرا ہوا تہا - وہ بہی اندرونی فساد سے معرض خوف و
خطر مین تہا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور برہم
طبائع کو قابو مین رکہا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو جولانگاہ اسلام بنادیا -
پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جاسکتا ہے تو صرف یہ ہوسکتا ہے کہ انہون نے
ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا ہے اور کیون وہ اسلامی سلطنت
دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین - اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال
چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامون کو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ
باوجود تخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین ✣

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات
سنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجہا جاتا ہے -

( ) خدا کا کلام پاک باآواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق بالاسلام تہے - مہاجر تہے - بدری تہے

بیعۃ الرضوان میں داخل تھے۔ ان جلیل القدر اسلامیوں نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصًا لوجہ اللہ اسلام قبول کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تھا۔ اور قوم کے ہاتھوں سے ظلم و ستم اٹھائے تھے۔ اور اسلام میں فقر و فاقہ کو گوارا کیا تھا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (اور) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (اور) السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اور) لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کے مصداق تھے +

پس قرآن مجید کے مخالف کونسا ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگوں کے نقائص ثابت ہوتے ہیں آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کر سکتی ہے؟ +

احراق بیت فاطمہ کی تہدید کا بے بنیاد الزام (جس کا کہ سر ولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بھی قائل نہیں ہے (دیکھو لائف اوف محمد مصنفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۱۸) ان بزرگوں کی طرف عاید کر کے بدگمان ہو جانا نہایت عقل اور انصاف سے بعید ہے +

آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہیں اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے اگرچہ انکے راوی ثقہ ہی کیوں نہوں۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چھوڑ کر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے گڑھے میں گرتا ہے +

جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیاں ثابت ہوتی ہیں وہ تو موضوع یا احاد ہیں کوئی اثر متواترات کی حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بھی نہیں پہونچتا۔ پس ایسی ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کر کے نصوص قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہیں چھوڑ دینا بالکل دیانت کے برخلاف ہے +

ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکھ بند کر کے سنتا ہی

پھر اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑھا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچھ اور اسپر طرہ لگا کر چوتھے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجھ آدمی اسکو سنکر اور اس پر یقین کر کے صحابہ کے حق مین بدظن ہو جاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے +

(سوم) اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تھے جیسکہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیر نے انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹھنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن اطہر کے پہلو مین جو روضہ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تہا۔ تو یہ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ وہ صحاب جناب امیر جیسے شجیع عرب سے۔ فدک چھین لین۔ خلافت غصب کر لین۔ بیبی چھین لین۔ گھر جلا دین اور جناب امیر انکا مونہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاوین۔ کوئی بھی بنی ہاشم سے بر سر غیرت نہ آئے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت کو روا رکھے جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تہا پھر اپنا گھر جلوایا تہا۔ لیکن جناب امیر زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گھر جلا دیا جائے۔ بہایت تعجب کی بات ہے +

چہارم۔ جہانتک کہ ہم بھی روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ ہدی علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تہے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبدالرؤف المناوی طبقات الکبری مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکھتے ہین کہ ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تہا۔ اور قاسم کی والدہ کا نام اسما بنت عبدالرحمان بن ابی بکر تہا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تہے کہ مجھے ابوبکر نے دوبار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب ہی کے ساتھ فخر کیا جا سکتا ہے جو قابل فخر ہو +

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسینے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر وعمر آپنے فرمایا ھما امامان عادلان کانا علی الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونو امام تہے عادل تہے اور حق پر تہے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب ادلۃ التقیہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودہانہ ۱۲۹۲؁ مین اسکو تحریر فرما کر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلیں اگر ہر کلام میں پیدا کی جائیں تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہو سکیں ۔

بحار الانوار میں ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمر ابن ھشام حافظ ذہبی کاشف میں ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبد اللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں ۔ اجلح بن عبد اللہ ابو حجیہ الکندی کان شیعی وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سب ابا بکر وعمر احد الا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبد اللہ ابو حجیہ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ہے ۔ خیر اسکے تو ہم قائل نہیں کہ وہ محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ۔ ہماری عرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو بہت برا جانتے تھے ۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ۔

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۔

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے ۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن ولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زبید من اھل الیمن فاقتتلنا فظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجھہ فقلت ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی وفی اسنادھما اجلح الکندی

وھو شیعی لکن وثقہ ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریب التھذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجین روانہ فرمائین ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر کہین دونو فوجین جمع ہوجائین۔ تو دونو مین علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو اپنے اپنے لشکر کے امیر سمجھے جائین۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا پہلے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ کیا۔ اور بنی زبید کے جو رہ بچے گرفتار کرلیے علی علیہ السلام نے ان مین سے ایک کنیز کو منتخب کرلیا۔ خالد بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت مین لکھہ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر مین حضرت کے حضور مین جاؤن مین نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی حضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے متغیر ہوگیا۔ مینے عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کے ماتحت کرکے بھیجا تھا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تھا جو کچھ اس نے کہا مینے حضور مین عرض کردیا آپنے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑو وہ میرا ہے اور مین اسکا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچہ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے ۔

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارۃ والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچہ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے ۔

(۴) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچہ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے ۔

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبد اللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہا فتعاھدوا اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدانا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلمنا علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تھذیب الاثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ قد اخرج الترمذی وقال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ قد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذہبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ ملخصا ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل علی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا صححہ المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف مین لائے پس لوگون کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے چار صاحبون نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کرینگے عمران بن حصین کہتے ہین کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت مین سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ پس وہ لوگ حضرت کے حضور مین آئے ایک شخص انھکران مین سے کہنے لگا یا رسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہہ پھیر لیا پھر دوسرے نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح سے عرض کیا۔ حضرت نے متوجہ ہوکر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے مین

یدہ علی صدرہ نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول ولکل قوم ھاد (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابو برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھہ رکھا پھر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھہ رکھکر فرمایا ہر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے +

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ھاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واوی بیدہ الی منکب علی فقال انت الھادی وبک یھتدی المھتدون (اخرجہ ابن جریر وابن مردویۃ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکے سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھہ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ کے کندہے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجہسے ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے +

{۶} ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (سورہ الدہر) ترجمہ اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو +

(۱) عن ابن عباسؓ قال اجر علی علی نفسہ لیقی نخلا بشعیر لیلۃ حتی اصبح فلما قبض الشعیر فطحن منہ فجعلوا منہا شیئا لیاکلوہ یقال لہ الحریرۃ رقیق بلا دھن فلما تم انضاجہ اتا مسکین فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الثانی فلما تم انضاجہ اتا یتیم فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الباقی فلما تم انضاجہ اتا اسیر من المشرکین فاطعموہ ایاہ فنزلت ھذہ الآیۃ ھذا قول الحسن والقتادۃ وقال سعید بن جبیر محبوس من اھل القبلۃ (اخرجہ الواحدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ رات بہر کی محنت اپنی قوت کے لیے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور اسکی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گہی کے بغیر پکوایا جب پک چکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا اسکو کہلا دیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکوایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا بہی اسکو کہلا دیا۔ پہر تیسری تہائی کو پکوایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلا دیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن اور قتادہ کا ہی سعید بن جبیر کہتے ہین وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا +

علی کا ہون وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ✣

اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص مین اور ابویعلے نے مسند مین اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار مین روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین لکھتے ہین کہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح مین اسکی تخریج کی ۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہین کہ ترمذی نے اس حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے ۔ اور حاکم مستدرک مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہین کیا ۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور ابونعیم نے فضائل صحابہ مین اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب مین اور ابن اثیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین اور ابن السبیع الاندلسی نے کتاب شفا مین اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال مین اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے ابوداؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد مین اور ابراہیم بن عبداللہ الوصابی نے الکفا فی فضائل الاربعہ الخلفا مین اس حدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے ۔ اور جلال الدین السیوطی کتاب قول الجلی فی فضائل علی مین لکھتے ہین کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے ۔ اور متقی نے بھی کنز العمال مین اسکو صحیح مانا ہے ✣

عن هبیرة بن مریم وسعید بن وهب وحبة العرنی وزید بن ارقم رضی الله عنهم ان علیا ناشد الناس من سمع النبی صلے الله علیه وسلم یقول من کنت ولیه فعلی ولیه فقام بضع عشر فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول من کنت ولیه فعلی ولیه (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) ہبیرہ بن مریم وسعید بن وہب وحبۃ العرنی وزید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگونکو قسم دیکر کہا جس نے حضرت سے اس حدیث کو سنا ہو کہ جسکا مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیون نے اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے ۔

(۶) روی ابوداؤد الطیالسی حدثنا ابوعوانة عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لعلی انت ولی کل مومن من بعدی (اخرجه الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وقال قال ابی عمر هذا اسناد لا مطعن فیه لاحد بصحته وثقة نقلته) وهکذا ذکره ابوالحجاج یوسف بن عبد الله المزی فی تهذیب الکمال امام ابوداؤد الطیالسی اپنی مسند مین تحریر فرماتے ہین کہ ہمسے ابوعوانہ نے اور ان سے ابوبلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اسحدیث کو مع اسناد کے نقل کرکے لکھتے ہیں کہ امام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد میں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونیکی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کرسکتا ہے۔ اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سالت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سالت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن ہوازن القشیری انک ولی المؤمنین من بعدی (اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسند صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی مینے تیرے لیے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتین قبول کی ہین مینے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کردے۔ پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے مینے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لواء حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلی اور پچھلے لوگون کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر مینے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت مین میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری اس عرض کو بھی قبول کیا۔ پھر مینے دعا کی جنت مین تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے مینے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنون کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وہب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہ لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابونعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) وہب بن حمزہ رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت مین یمن کو گئے ہوئے تھے وہان جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہوگئی جب واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی حضرتؐ نے اُنسے ارشاد کیا یہ بات مت کر علی میرے بعد تم سب سے اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال ھذا ولی کل مومن وانا ولیہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الدیلمی) سمرہ بن جندب رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی عزس قضبانہا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالب فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی الضلالۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن ارقم والحاکم فی المستدرک وابو نعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت سے مرنے کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من آمن بی وبولایۃ علی ابن ابی طالب فھو معی فی الجنۃ فمن تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی۔

(۳) عن ابی سعید الخدری وابن عباس قالا فی تفسیر قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والدیلمی) ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ وقفوہم انہم مسئولون جناب امیر کے حق مین وارد ہوی ہے کہ ٹھہراکر ان لوگون کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سی۔

(۴) قیل لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب) کہتے ہین کہ جب جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب تیرا تقرب چاہتا ہون۔

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہین سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جھنم ما جازھا احد حتی کانت معہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الحاکم) جناب امیر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ تعالی سب اگلے پچھلے لوگون کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کی پروانہ راہداری کے سوا نہین گذر سکیگا۔

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وھو جبل قد علی علی الجنۃ وفوقہ عرش رب العلمین وھو جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب وولایۃ اھل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار (اخرجہ الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس نام پر جسپر کہ خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہوکر نہین گذر سکیگا وہ جنت مین جہانک کر دیکھے گا۔ اور اپنے دوستون کو اس مین داخل کرے گا اور اپنے دشمنون کو دوزخ مین دھکیلیگا۔

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجھہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز (اخرجہ ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیرؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابوبکر کہنے لگے میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا۔

عن مجاهد عن ابن عباس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامة علی الحوض لا یدخل الجنة یوم القیامة الامن جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجه ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا انسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی جب تک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالب سے۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولائی مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ یہ حدیث اسقدر طرق کثیرہ سے روایت ہوئی کہ بعض محدثین نے انکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں۔

(۱) سب سے اول امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبیہ من یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ میں لکھتے ہیں قال ابن خزیمۃ ما اعلم علی الارض اعلم من جریر) اسحدیث کو پچہتر طریقوں سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام کتاب الولایۃ رکھا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں الف محمد بن جریر فیہ کتابا وقفت علیہ فاندہشت لکثرۃ طرقہ یعنے اسحدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا۔

(۲) انکے بعد حافظ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں ۳۳۳ھ میں اسحدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاۃ رکھا ہے اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے اسحدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدۃ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہیں ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے جسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں۔

(۳) پھر علامہ ابوالقاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی المتوفی ۴۷۰ھ نے اسحدیث کے اسناد کو ایک بارہ جزر کے رسالہ مین جمع کرکے اسکا نام دعاۃ الھداۃ الی اداحق الموالاۃ رکھا +

(۴) پھر علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر السنجری السجستانی المتوفی ۴۷۷ھ نے اسحدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کرکے سترہ جزر کا رسالہ لکھا اور اسکا نام درایہ حدیث الولایہ رکھا +

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ مین اسحدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبداللہ بن الحاکم لکھتے ہین واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدہ وقد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان سے بھی بڑھکر اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابوالمعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاہدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ھذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسع والعشرون یعنے ابوالمعالی جوینی تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اوسپر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹھائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکھی جائیگی +

ان صحابہ کرام کے نام جن کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ھذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبیداللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبدالرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبدالمطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبداللہ بن العباس (۱۳) عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبداللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابوایوب انصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبداللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرہ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابویعلے الانصاری (۳۱) ابوقتادۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(۳۴) ثابت بن یزید بن ودیعہ (۳۵) کعب بن عجرہ الانصاری (۳۶) ابو الهیثم بن التیہان الانصاری
(۳۷) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری (۳۸) المقداد بن عمرو الکندی (۳۹) عمر بن ابی سلمہ (۴۰)
عبداللہ بن ابی سید المخزومی (۴۱) عمران بن حصین الخزاعی (۴۲) بریدہ بن الحصیب الاسلمی (۴۳)
ابوسعید الخدری (۴۴) جابر بن عبداللہ الانصاری (۴۵) جریر بن عبداللہ البجلی (۴۶) زید بن
ارقم الانصاری (۴۷) حذیفہ بن اسید (۴۸) عمرو بن الحمق الخزاعی (۴۹) زید بن حارثہ
الانصاری (۵۰) مالک بن الحویرث (۵۱) ابو سلیمان جابر بن سمرۃ السوائی (۵۲) عبداللہ بن
ثابت الانصاری (۵۳) حبشی بن جنادۃ السلولی (۵۴) ضمیرہ الاسیدی (۵۵) عبید اللہ بن
عازب الانصاری (۵۶) عمرو بن مرہ (۵۷) عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی (۵۸) زید بن شراحیل
الانصاری (۵۹) عبیداللہ بن بشیر المازنی (۶۰) النعمان بن عجلان الانصاری (۶۱) عبدالرحمن
بن نعیم الدیلمی (۶۲) ابو الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) ابو فضالۃ الانصاری
(۶۴) عطیہ بن بشر المازنی (۶۵) عامر بن ابی لیلیٰ الغفاری (۶۶) ابو الطفیل عامر بن واثلہ
الکنانی (۶۷) عبدالرحمن بن عبد رب الانصاری (۶۸) حسان بن ثابت الانصاری (۶۹)
سعد بن جنادۃ العوفی (۷۰) عامر بن عمیر العوفی (۷۱) عبداللہ بن یامیل (۷۲) حبہ بن جوین
العرنی (۷۳) عقبہ بن عامر الجہنی (۷۴) ابو ذویب الشاعر (۷۵) ابو شریح الخزاعی (۷۶) ابو
جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی (۷۷) ابو امامۃ الصدی بن عجلان الباہلی (۷۸) عامر بن
لیلیٰ بن حمزہ (۷۹) جندب بن سفیان العلقی البجلی (۸۰) اسامہ بن زید بن حارثۃ الکلبی (۸۱)
وحشی بن الحرب (۸۲) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری (۸۳) عبدالرحمن بن مدلج (۸۴)
حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی (۸۵) انس بن مالک الانصاری (۸۶) ابو ہریرۃ الدوسی (۸۷)
فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸) عائشہ بنت ابی بکر ام المومنین (۸۹) ام سلمہ ام المومنین
(۹۰) ام ہانی بنت ابی طالب (۹۱) فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب (۹۲) اسماء بنت عمیس الخثعمیہ
(۹۳) جبلہ بن عمرو الانصاری (۹۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الانصاری (۹۵) ابو رافع مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۶) ابو عمرہ بن عمرو بن محصن الانصاری (۹۷) ناجیہ بن عمرو
الخزاعی (۹۸) ابو زینب بن عوف الانصاری (۹۹) یعلی بن مرۃ ثقفی (۱۰۰) سعید بن سعد
بن عبادۃ الانصاری (۱۰۱) ابو سریحۃ الغفاری رضی اللہ عنہم ثم ذکر ابن عقدۃ ثمانیۃ و عشرین
رجلا من الصحابۃ لم یذکرھم ولم یذکر اسمائہم یعنی ابن عقدہ نے اور اٹھائیس صحابیوں کا ذکر کیا ہے جنکا نام نہیں نقل کیا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور واقدی اور ابو داؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسمار مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	ابن شہاب الزہری استاذ امام مالک رح	سنہ ۱۲۵
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۲ یا ۱۵۱
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۳ یا ۱۵۴
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۰ یا ۱۶۲
۵	شریک بن عبد اللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳
۷	ابو وکیع ابن الجراح بن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۷
۸	عبد اللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹
۱	محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۳
۲	یحیے بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ ۲۰۹
۵	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۰
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱
۱۱	علی بن حکیم الاودی	سنہ ۲۳۱
۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۶ یا ۲۳۵
۱۴	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی	سنہ ۲۳۵
۱۵	عبید اللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بابن راہویہ	سنہ ۲۳۸
۱۷	عثمان بن محمد بن ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱
۲۰	ہارون بن عبد اللہ ابو موسی الحمال	سنہ ۲۴۳
۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۲۲	محمد بن المثنے ابو موسی العنزی	سنہ ۲۵۲
۲۳	الحسن بن عرفۃ العبدی	سنہ ۲۵۷
۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۲۵	اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۲۷	محمد بن یحیے الذہلی	سنہ ۲۵۹
۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۲۹	احمد بن یحیے البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
٣٠	عبد اللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ٢٧٦	١٦	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ٣٦٩
٣١	محمد بن عیسے بن سورة الترمذی صاحب الصحیح	سنہ ٢٧٩	١٧	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ٣٨٥
٣٢	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن ابی عاصم	سنہ ٢٨٧	١٨	عبید اللہ بن عبد اللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ٣٨٧
٣٣	زکریا بن یحیے السجزی الخیاط	سنہ ٢٨٩	١٩	محمد بن عبد الرحمن المخلص الذہبی	سنہ ٣٩٣
٣٤	عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ٢٩٠	٢٠	ابو عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ٤٠٠
٣٥	احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار	سنہ ٢٩٢	١	عبد الملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ٤٠٧
١	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ٣٠٣	٢	احمد بن عبد الرحمن بن احمد الفارسی الشیرازی	سنہ ٤٠٧
٢	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ٣٠٣			
٣	احمد بن علی ابو یعلے الموصلی	سنہ ٣٠٧	٣	احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ٤١٠
٤	محمد بن جریر الطبری	سنہ ٣١٠	٤	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی مسکویہ	سنہ ٤٢١
٥	عبد اللہ بن محمد ابو القاسم البغوی	سنہ ٣١٧	٥	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ٤٢٧
٦	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبد اللہ الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ	٦	احمد بن عبد اللہ ابو نعیم الاصبہانی	سنہ ٤٣٠
٧	احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی	سنہ ٣٢١	٧	اسمعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ٤٤٥
٨	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر القرطبی	سنہ ٣٢٩	٨	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ٤٥٨
٩	حسین بن اسماعیل المحاملی	سنہ ٣٣٠	٩	یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ٤٦٣
١٠	ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف بابن عقدہ	سنہ ٣٣٢	١٠	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ٤٦٣
١١	یحیے بن عبد اللہ الغبری	سنہ ٣٤٤	١١	علی بن احمد ابو الحسن الواحدی	سنہ ٤٦٨
١٢	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ٣٥١	١٢	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ٤٧٧
١٣	محمد بن عبد اللہ البزار الشافعی	سنہ ٣٥٤	١٣	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ٤٨٣
١٤	محمد بن حبان البستی	سنہ ٣٥٤	١٤	عبید اللہ بن عبد اللہ ابو القاسم الحسکانی	سنہ
١٥	سلیمان بن احمد الطبری	سنہ ٣٦٠	١٥	علی بن الحسن بن الحسین الخلعی	سنہ ٤٩٢

نمبر شمار	اسمائے مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمائے مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
	چھٹی صدی				
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵	۶	یوسف بن محمد ابو الحجاج البلوی المعروف بابن الشیخ	سنہ
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶	۷	یوسف بن قز علی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۳	زرین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵	۸	محمد بن یوسف الکنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ	۹	عبد الرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۷	۱۰	یحییٰ بن شرف النووی	سنہ ۶۷۶
۶	محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	سنہ	۱۱	احمد بن عبداللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۷	عبد الکریم بن محمد بن ابو سعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲	۱۲	ابراہیم بن عبداللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ
۸	موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم	سنہ ۵۶۸	۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
				آٹھویں صدی	
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ	۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱	۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱	۳	یوسف بن عبد الرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التوربشتی	سنہ	۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابو الفتح العجلی	سنہ ۶۰۰	۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج النیساپوری صاحب التفسیر	سنہ
	ساتویں صدی				
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶	۶	محمد بن عبداللہ ولی الدین الخطیب البغدادی	سنہ
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابو السعادات المعروف بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶	۷	عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص المعری الحلبی الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الجزری ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰	۸	احمد بن عبد القادر بن مکتوم تاج الدین القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
۴	محمد بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳	۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۵۲
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲	۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
			۱۱	عبداللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

(۲) عن ابن عباس رض ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعہم
ابوبکر رض وعمر رض فقالوا یا ابا الحسنؑ لو نذرت علی ولدك فنذر علی وفاطمۃ وفضہ جاریۃ لھما
ان برأمما بھما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معہم شئ فاستقرض علی من شمعون
الیھودی الخیبری ثلثۃ اصوع من الشعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واخبزت خمسۃ اقراص علی
عددھم ووضعتھا بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم سائل فقال السلام علیکم اھل بیت
محمدؐ مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فآثروہ وباتوا
لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم فوقف
علیھم یتیم فآثروہ ووقف علیھم اسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلك فلما اصبحوا
اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا علی رسول صلے اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون
کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسؤنی ما اری بکم فقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی
محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلك فنزل جبرئیل فقال
خذھا یا محمد ھناك اللہ فی اھل بیتك فاقرء الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا
ویتیما واسیرا (اخرجہ الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدفعہ
حسنین علیہما السلام بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو ساتھ
لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نور چشموں کے لیے
نذر مانتے تو بہتر تھا۔ پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے
رکھنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سبنے ملکر روزے رکھے انکے پاس اس
وقت کچھ بھی نہیں تھا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیرؑ نے شمعون خیبری یہودی سے جو کے تین پیمانے
قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق
پکائیں جب افطار کے لیے انکے آگے رکھیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کچھ کھلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر
کرے سبنے اپنا کھانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے اور پھر دن بھر روزہ رکھا جب رات
ہوئی اور افطار کے لیے کھانا پکایا گیا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سبنے اپنا کھانا اسی
اٹھا دیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے پس اسیطرح سے تیسرے روز کی افطاری ایک قیدی کو
بخشدی صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنہ ۷۷۴		جمال الدین المحدث	سنہ
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنہ ۷۷۸	۴	عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنہ ۹۳۲
۱۴	علی بن شہاب الدین الہمدانی	سنہ ۷۸۶	۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الہیتمی المکی	سنہ ۹۷۳
۱۵	محمد بن عبد اللہ بن احمد المقدسی	سنہ ۷۸۹	۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال	سنہ ۹۷۵
صدی نہم					
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجہ پارسا	سنہ ۸۲۲			
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب حصن حصین	سنہ ۸۳۳	۷	محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنہ ۹۸۶
			۸	میرزا مخدوم بن عبد الباقی	سنہ ۹۹۵
				صدی یازدہم	
۳	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	سنہ ۸۴۵	۱	علی بن سلطان محمد الہروی المعروف بملا علی القاری	سنہ ۱۰۱۴
۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنہ ۸۴۹			
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی	سنہ ۸۵۲	۲	محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی	سنہ ۱۰۳۱
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ المالکی	سنہ ۸۵۵	۳	الشیخ عبد اللہ العیدروس الیمنی	سنہ ۱۰۴۱
			۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی	سنہ
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنہ ۸۵۵			
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی	سنہ ۸۷۰	۵	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن نور الدین الحلبی	سنہ ۱۰۴۴
۹	عبد اللہ بن عبد الرحمن المشہور باصیل الدین محدث	سنہ ۸۸۳	۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنہ ۱۰۴۷
۱۱	فضل اللہ بن روزبہان بن فضل اللہ الخنجی الشیرازی		۷	الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی	سنہ ۱۰۵۲
		سنہ	۸	محمد بن محمد المصری	سنہ
صدی دہم					
۱	علی بن عبد اللہ نور الدین السمہودی الشافعی	سنہ ۹۱۱	۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب بمجذوب العالم	سنہ
۲	عبد الرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین السیوطی	سنہ ۹۱۱	۱۰	صالح بن مہدی المقبلی	سنہ
				صدی دوازدہم	
۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف		۱	محمد بن عبد الرسول البرزنجی المدنی	سنہ ۱۱۳۰

نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ	نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنفوری	سنہ	۸	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی المالکی	سنہ
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	سنہ	۹	احمد بن بن عبد القادر العجلی	سنہ
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	سنہ	۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	سنہ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶	۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	.
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی	سنہ ۱۱۸۲	۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	.
۷	محمد بن علی الصبان	سنہ	۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	.
			۱۴	مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	.

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ ھذا حدیث صحیح مشہور لم یتکلم فی صحتہ الا متعصب جاحد لا اعتبار بقولہ مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار مین حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہین۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت مین متعصب منکر کے سوا کسینے کلام نہین کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہین ہے +

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرة بمن حاول تضعیفہ ممن لا اطلاع لہ فی ھذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب مین بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہین کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہین کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث مین کچھ بھی خبر نہین ہے +

(۳) قال الذھبی فی تذکرة الحفاظ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلطرق جیدة وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرة الحفاظ مین بذیل ترجمہ عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے لیے بہت سے طریقے کھرے ہین مینے ایک مستقل رسالہ مین اسکی تفریق کی ہے

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاة ان ھذا حدیث صحیح لا مریة فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا ملا علی قاری مشکوة کی شرح مرقاة مین لکھتے ہین بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات میں سے شمار کیا ہے ✤

(۵) قال جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمٰن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین ھذا الحدیث متواتر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمٰن شیرازی نیسابوری اربعین میں لکھتے ہیں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ✤

(۶) قال العلامۃ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی فی کتابہ المسمی بابحاث المسددۃ فی فنون المتعددۃ من شواھد ذلک ما ورد فی حق علی فی الجنۃ وھو علی جلالتہ متواتر معنی واشھر نہایۃ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ علامہ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ میں لکھتے ہیں انھیں احادیث کی قسم میں سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد میں معنے متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث میں سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روایۃً نہایت مشہور ہیں ✤

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ احمد وغیرہ ورجال احمد ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وھذا ذکرہ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراھیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی سراج المنیر شرح جامع صغیر میں اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ✤

(۸) وھذا الحدیث اخرجہ السیوطی فی الفوائد المتکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وفی الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وعلی المتقی فی مختصر قطف الازھار اسحدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ میں لکھا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں ان دونو صاحبوں نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراھیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابہ المسمی بانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون ھذا حدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحتہ کابی داود وابی حاتم الرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح او حسان سے روایت ہوئی ہے ابوداؤد اور ابوحاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اسحدیث میں قدح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہیں +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتے میں لکھتے ہیں اسحدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذهبی هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذا الفضیلة لم یشرکه احد (اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اسحدیث کو حضور سے روایت کیا ہے میں کوئی قسم کی علت اسمیں نہیں پاتا جناب علیؑ اس فضیلت میں یکہ ہیں کوئی صحابی اسمیں آپ کا شریک نہیں ہے۔

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور اسحدیث کے طریقے کثرت سے ہیں ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی واحمد وطرقه کثیرة جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه وسلم ثلثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیده صحاح وحسان لا التفات لمن قدح فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں یہ صحیح حدیث ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اسکی تخریج کی ہے اور اسحدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت مین جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگون نے اسحدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی سندین اکثر صحیح اور حسن ہین اور جس شخص نے کہ اسکی صحت مین کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہین *

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان تسالنی عن حدیث الغدیر المتواتر ذکرت الملخص الذی ذکرہ مفیدھم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض مین لکھتے ہین اگر تو مجھ سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو مین تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہون *

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابہ الروضۃ الندیہ وحدیث غدیر متواتر عند اکثر ائمۃ الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ مین تحریر کرتے ہین کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے *

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاۃ متواتر عند السیوطی کما ذکرہ فی قطف الازہار فاردت ان اسوق طرقہ لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و ابن ابی شیبۃ واحمد عنہ وعن بریدۃ واحمد وابن ماجۃ عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادۃ والترمذی عنہ وقال حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید الغفاری وابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص و الشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن یحیی ابن جعدۃ وعن زید بن ارقم وابن عقدۃ فی کتاب الموالاۃ عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثۃ عشر رجلا وابن ابی شیبۃ عن جابر قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ مولانا محمد صدر عالم معارج العلی مین تحریر کرتے ہین آگاہ ہو کہ حدیث موالاۃ حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات مین سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف قطف الازہار مین لکھتے ہین اسحدیث کے طریقون کو شمار کرکے دکھاتا ہون تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس مین کہتا ہون کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب مین سے ہے۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو طفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب میں جناب عمر بن الخطاب سے۔ اور طبرانی مالک ابن الحویرث سے اور ابو نعیم فضائل الصحابہ میں یحییٰ بن جعدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ میں حبیب بن بدیل بن ورقا اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیوں نے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کہ میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے ٭

(۱۹) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں۔ این حدیث بدرجہ تواتر رسیدہ وازسی کس از صحابہ از انہا علی وابوب وزید بن ارقم وبراء بن عازب وعمرو بن مرہ وابوہریرہ وابن عباس وعمارہ بن بریدہ وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وانس وجریر بن عبداللہ البجلی ومالک بن الحویرث وابوسعید الخدری وطلحہ وابو الطفیل وحذیفہ بن اسیدہ وغیرہ مروی گشتہ وجمہور محدثین این حدیث را در صحاح وسنن ومسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طرق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت علیاً فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابو نعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبداللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ بن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امیر کے ساتھ یمن میں غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہو گئی جب میں واپس آیا تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کرنے لگا میں نے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا ہے پھر آپ نے ارشاد کیا اے بریدہ کیا میں تمام مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں میں نے عرض کیا بے شبہ حضور اولے ہیں پھر فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے ٭

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وعاد قاصداً المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایھا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایھا الناس الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل

ما شهدتم ثم قال ایها الناس قد خلفت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله واهل بیتی الا وان اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وسعة حوضی ما بین بصری وصنعاء عدد آنیة عدد النجوم ان الله لسائلکم کیف خلفتمونی فی کتاب الله واهل بیتی ثم قال ایها الناس من اولی الناس بالمؤمنین من انفسهم قالوا الله ورسوله یقول ذلک ثلث مرات ثم قال فی الرابعة واخذ بید علی اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه یقولها ثلاث مرات ثم قال الا فلیبلغ الشاهد منکم الغائب (اخرجه ابن الشهاب الزهری واحمد فی المسند وابن جریر وابو نعیم والنسائی فی الخصائص والضیاء المقدسی وابن ابی شیبة والسیوطی فی جامع الصغیر باختلاف یسیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے اور روز ذی الحجہ کی تیرھوین تاریخ تھی۔ حضرت نے فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھا جائیگا۔ اور تم سے بھی پوچھا جائیگا آیا مینے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام لوگون نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے پہونچا دیا ہی اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مینے پہونچا دیا ہے اور نصیحت کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ بے شک سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور آپ خدا کے رسول ہین۔ حضرت نے فرمایا مین بھی تمہاری گواہی پر گواہی دیتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین اپنے پیچھے دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے خدائے مہربان خبر دینے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونو حوض پر وارد ہون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا یمن۔ اسکے پیالے آسمان کے ستارون کی گنتی کے موافق ہین۔ بتحقیق خدا تم سے پوچھنے والا ہے کہ تمنے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو مومنین کی جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول۔ یہ بات حضرت نے تین دفعہ فرماکر چوتھی دفعہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اُسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچائین +

(۳) عن عامر بن لیلی قال لما صدر رسول الله صلے الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرھا اقبل حتی کان بالجحفة نھی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتھن احد حتے اذا اخذ القوم منازلھم ارسل نقم ما تحتھن حتے اذا ثوب بالصلوٰة صلوٰة الظھر عمد الیھن وذلك یوم غدیر خم ثم بعد فراغه من الصلوٰة قال ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انه لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبله وانی لاظنه بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاك الله خیرا قال تشھدون ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وعبده وان جنته حق وان ناره حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشھد قال اللھم اشھد قال ایھا الناس الا تسمعون الا فان الله مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاه فعلی مولاه واخذ بید علی فرفعھا حتے نظره القوم ثم قال اللھم وال من والاه وعاد من عاداه اخرجه الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلے رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلے الله علیه وسلم حجة الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پھر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین پہونچے لوگونکو کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جھنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جھاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہوگیا ہے پھر آپنے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا ای لوگو مجھے میرے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے مین گمان کرتا ہون کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے۔ پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا ہم کہینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے خدا آپکو جزاے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلے الله علیه وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے۔ سبنے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پھر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جانون سے اولی ہون پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم کے لوگون نے انکو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ؛

(۴) عن حذیفة بن اسید الغفاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب بغدیر خم تحت شجرة فقال ایها الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انه لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی قد یوشك ان ادعی فانا اجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت وجهدت ونصحت فجزاك الله خیرا فقال الیس تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وناره حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعة اتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی القبور قالوا بلی نشهد بذلك قال اللهم اشهد ثم قال ایها الناس ان الله مولای وانا مولا المؤمنین وانا اولی بهم من انفسهم فمن کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال یا ایها الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیه عدد النجوم قدحان من فضة وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما الثقل الاکبر کتاب الله عزوجل سبب طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اهل بیتی وانه قد نبانی اللطیف الخبیر انهما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض واخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح) حذیفه ابن اسید الغفاری رضی الله عنه سے روایت ہو کہ بہ تحقیق جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے غدیر خم مین ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑہا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہین پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کر اب بہ تحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پہر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین اور بہ تحقیق محمد صلے الله علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہین اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور مرنا حق ہے اور مرکر جی اٹھنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین ہو اور بے شک خدا قبر کے لوگون کو زندہ کرنیوالا ہے ۔ حاضرین نے کہا ہان ہم ان امور کی گواہی دیتے ہین ۔ سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پہر ارشاد کیا اے لوگو الله میرا مولا ہے اور مین مومنون کا مولا ہون اور انکے لیے ان کی جان سے اولے بالتصرف ہون پس جسکا کہ مین مولا ہوں علی اسکا مولا ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے

جو اسے دشمن رکھے پھر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے آگے جانیوالا ہون اور تم میرے حوض پر وارد ہونے والے ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو میری نگاہ کے مقام سے صنعا مین تک ہو ستارون کی تعداد کے موافق اسپر پیالے چاندی کے رکھے ہوئے ہین جب تم میرے پاس آوگے تو مین تم سے دو بھاری چیزون کی نسبت پوچھنے والا ہون دیکھو میرے بعد تم ان دونون سے کیا سلوک کروگے پہلی بڑی چیز خدای تعالی کی کتاب ہے جسکی رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتھ مین ہو اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھون مین ہے تم اسکو مضبوط پکڑلو تم گمراہ نہین ہوگے اور تم نہین بہکوگے اور میرے قریبی اہل بیت ہین مجھے خدائے مہربان خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونون جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون ایک دوسرے سے علیحدہ نہین ہونگے ❖

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا الصلوٰۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ھنیا لک یا بن ابیطالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ رواخرجہ احمد فی المناقب والبیھقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجۃ فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والمخلص الذہبی وابو سعد وابن ابی شیبۃ والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکلات الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم سفر مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت مین تھے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم مین نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جھاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑہی اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا آیا تم نہین جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون سب نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین پھر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولی ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن او مومنہ کا مولی بن گیا ہے۔ امام احمد نے مناقب مین اور بیہقی نے اور ابو یعلے موصلی نے اور ابن ماجہ نے سنن مین اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال مین

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحب زادی مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سی مجھے رنج پیدا ہو رہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لیگئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون مین ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا۔ اتنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالیٰ آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کھلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو)۔

{۷} من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (سورۃ النساء) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ من یطع اللہ والرسول الخ قال علی یا رسول ہل نقدر ان نزورک فی الجنۃ کما ادوناک قال رسول اللہ ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ہذہ الآیۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم الخ فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ قد انزل بیان ما سالت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم و انت الصدیق الاکبر۔ (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سی مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہوتے ہین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہین کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عاد من عاداہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہیں کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکھ اسے جو اسے محبوب رکھے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ✤

(۶) عن حمزۃ الاسلمی قال لما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وھجر فخطب الناس فقال اما بعد ایھا الناس فانی مقبوض اوشک ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ واھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ ابن عقدۃ فی الموالاۃ والسمھودی فی جواھر العقدین) حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے وادی خم مین درختون کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا جب آدھا دن ڈہل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جان بحق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپ نے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آئین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ✤

(۷) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا بالجحفۃ بغدیر خم وثمہ ناس من جھینۃ ومزینۃ وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خباء او فسطاط فاشار بیدہ ثلثا فاخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ والنسائی) جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تھے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تھے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرکے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جب کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بریدۃ الاودی عن ابیہ قال دخل ابوھریرۃ المسجد فاجتمع الناس الیہ فقام الیہ شاب فقال انشدک باللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم (اخرجہ ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدۃ الاودی اپنے والد سے ناقل ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مسجد مین داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھکر ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ابوہریرہ نے جواب دیا کہ ہان مین نے اس حدیث کو سنا ہے۔

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن یا لیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدہ) عبد اللہ بن یا لیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وعبد اللہ بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند ہو کر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دی اسے جو اسے اعانت دے +

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ فی سننہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اس کا مولا ہے +

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھیدی علیھم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الہمدانی فی کتاب مودۃ القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکھہ اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھہ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دی اور نصرت دی اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا انپر گواہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی خوشبو والا کہڑا تہا مجہ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہین کہولیگا پس تو اسکے کہولنے سے ڈرتا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پہر مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق مین ارشاد کیا تہا میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی

بود الامہو خود تہا۔ اس نے مجہ سے ایسے ایسے کہا۔ حضرت نے فرمایا اے عمر وہ شخص آدم کی اولاد مین سے نہین تہا وہ جبریل علیہ السلام تہے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تہے جو کچہ مین نے تم سے علی کی نسبت کہا تہا۔

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر وعمر امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ الدارقطنی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے۔

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولا کل مومن ومومنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ماجۃ فی سننہ وابونعیم والبیہقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہی

(۲۰) عن خیثمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیا یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهن احب الی من الدنیا وما فیہا لقد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم بعد حمد اللہ والثناء علیہ هل تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وجیء بہ یوم خیبر وهو ارمد ما یبصر فقال یا رسول اللہ انی ارمد فتفل فی عینیہ ودعا لہ فلم یرمد حتی قتل وفتح علیہ خیبر واخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمہ العباس وغیرہ من المسجد فقال لہ العباس تخرجنا ونحن عصبتک وعمومتک وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنہ ولکن اللہ اخرجکم واسکنہ (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ مینے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے تہی کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بہی ایک رای تہی جو مینے سوچی تہی لیکن میری رائے خطا پر تہی۔ علی کو تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ اگر ان مین سے مجہے ایک بہی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر تہی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت وثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون ہمنے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ اُسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے دوسرے یہ کہ خیبر کے روز وہ ہاتہہ پکڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تہا جس کی وجہ سے وہ نہین

دیکھ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ میں آشوب چشم رکھتا ہوں حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگا دیا اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہوگئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی ہوگئی اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح ہوگیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو ہم دیگر تمام اصحاب کے مسجد سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ ہمیں مسجد سے نکالتے ہیں باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ رشتہ میں نسبت پدری رکھتے ہیں اور آپکے چچا ہیں اور آپنے علی کو مسجد میں رہنے کا حکم دیا ہے حضرت نے ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ انکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور انکو رکھا ہے ✢

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویۃ فی بعض حجاتہ فدخل علیہ سعد فذکروا علیا فنال منہ فغضب سعد وقال تقول ہذا الرجل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ وسمعتہ یقول انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول لاعطین الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابن ماجۃ فی سننہ وابن کثیر فی تاریخہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت خفہ ہوکر کہنے لگے ای معاویہ تو ایسے شخص کے حق میں یہ باتیں کہہ رہا ہے جسکی شان میں مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے۔ و نیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں۔ و نیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے ✢

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیرہ والسیوطی فی الدر المنثور والنظام الاعرج فی غرائب القرآن وصاحب سیرۃ الحلبیہ وابن مردویہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہد میں اس آیت کریمہ کو اس طرح پڑھتے تھے کہ اے رسول پہونچادے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب کے اتاری گئی ہے کہ علی مومنوں کا مولا ہے اور اگر تونے ایسا نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی

علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ یوم غدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب (اخرجہ بن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمے باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی بن الحسین ابن علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دو اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ابو حاتم اور ابو بکر بن مردویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے بھی اسیطرح پر ذکر کیا ہے اور ابو بکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے نزول کی نسبت عبداللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے۔

(۲۴) عن بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم پہونچا پس حضرتؐ نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومومنۃ (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آیت کریمہ اے رسول پہونچا دے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچا دے غدیر خم کے روز نازل ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے۔ پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھا حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور وابوبکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم دیا تاکہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ٹوٹے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو پکڑکر اٹھایا یہانتک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میننے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ پس حضرتؐ نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر +

(۲۷) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شھرا وھو یوم غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا بن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ فانزل اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ بن المغازلی فی المناقب وابراھیم النطنزی فی کتاب الخصائص و شھاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاھد قال نزلت ھذہ الآیۃ بغدیر خم واخرجہ الصالحانی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھے گا اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولیٰ نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولیٰ ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا مولی ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین اے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا آقا مقرر کر دیا گیا ہے پس خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالی سال سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سالنی احد عنہا قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن ابائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی البلاد بلغ ذلک بحارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ لہ فاناخ راحلتہ ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عز وجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک ام من اللہ عز وجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عز وجل بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عز وجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی معارج الوصول وملک العلماء شہاب الدین الدولتابادی والسید السمہودی فی جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ الامال ومحمد بن اسمعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیہ سال سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی ہے سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃً اپنے آبای کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہونچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور یہہ بات سب لوگون میں پہیلی تمام جگہہ مشہور ہوگئی یہ خبر حارث بن نعمان الفہری کو معلوم ہوئی۔ وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹہا کر اور اس سے اتر کر اور خدمت مین پہونچکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہین ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پہر آپنے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بہی ہمنے آپکا حکم قبول کیا پہر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بہی ہم آپ کا حکم بجا لائے پہر آپنے ہمکو روزہ رکہنے کے واسطے کہا وہ بہی آپ کا فرمان ہمنے قبول کیا۔ پہر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بہی مان گئے اسپر بہی آپ رضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑ کر اٹہایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے۔ پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہین سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتہر برسا یا ہمین دردناک پہونچا۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف لوٹا ابہی اس تک پہونچا بہی نتہا کہ خدا تعالے نے اسپر ایک پتہر پہینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب جو کہ کافرون کے لیے ہونیوالا ہے۔ عذاب اللہ کی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑہیون کا ✦

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت افاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل علی برکت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ؎ ینادیہم یوم الغدیر نبیہم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولاکم وولیکم + فقالوا ولم یبدوا ہناک التعادیا + الہک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وہادیا + فمن کنت مولاہ فہذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ہناک دعا اللہم وال ولیہ + وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بہا دون البریۃ کلہا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا + اخرجہ ابوبکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی واخطب خوارزم فی المناقب و سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ المسمی بازہار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑہنے کی اجازت ہو آپنے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہہ اشعار بیان لیے ؎ غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا - اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی - فرمایا تمہارا کون مولا اور ولی ہے - ان لوگون نے جو اس مقام مین سرکشی نہین کرتے تہے عرض کیا - تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے - اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا - پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹھہ کھڑا ہو بے شبہ مینے تجھے اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے - پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار رہیو و ہین آپنے دعا کی کہ بار الٰہا علی کے دوست کو دوست رکہیو - اور علی کے دشمن کو دشمن رکہیو - پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتھہ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بہائی رکہا *

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا رب ان قومی حدیثوا عہد بجاھلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا و نزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایھا الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیھم یوم الغدیر نبیھم الخ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالیٰ عز اسمہ کا حکم ہوا - کہ علی کو اٹھا کر لوگون کے سامنے کر دین اور جو کچھ کہنا ہے کہدین حضرت نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابھی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پہر آپ حج کو تشریف لے گیے - جب آپ وہان سے واپس ہو کر غدیر خم پر پہونچے خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی - اے رسول پہونچا دے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ تعالیٰ لوگون سے

{۸} والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک هم المتقون (سورۂ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جس نے کہ تصدیق کی اسکی وہی لوگ رستگار ہین +

(۱) عن مجاهد فی قولہ تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی (اخرجہ ابن عساکر - والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والفقیہ ابن المغازلی فی المناقب مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے - وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین - اور جس نے کہ تصدیق کی اسکی - وہ جناب امیر ہین +

(۲) عن ابی هریرۃ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ والذی جاء بالصدق سے جناب رسالتمآب وصدق بہ سے جناب علی علیہ السلام مراد ہین +

{۹} یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (سورۃ التوبہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ +

(۱) عن ابن عباس قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین کہ ہو جاؤ ساتھ صادقون کے ، کہتے ہین کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقون کے سردار ہین -

(۲) عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین - قال مع علی (اخرجہ ابن عساکر - وابو بکر بن مردویہ) جناب ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ) کی تفسیر مین روایت ہے کہ علی کے ساتھ ہو جاؤ -

{۱۰} والذین اٰمنوا باللہ ورسولہ اولٰئک هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ یہی وہی لوگ صدیق اور شہید ہین انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے -

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجہ احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیرہ وابن المغازلی فی المناقب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے شان مین نازل ہوئی ہے

{۱۱} من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ فمنهم من قضی نحبہ ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) ترجمہ اور بعض مومنون سے وہ مرد ہین کہ سچکر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انھون نے باندھا تھا - پس ایک ان مین سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے -

تیری نگہبانی کریگا۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑ کر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا میں تمہارے لیے تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیشبہ اولی ہیں پس آپنے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دیجیو اسے جو اسے چھوڑ دے اور مدد دیجیو اسے جو اسے مدد دے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہو گئی۔ اور حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑھے ہے سے انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکار کر ارشاد کیا +

(۳۱) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمه بنت علی بن الحسین زین العابدین قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابوموسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لھا فھو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منھن عن عمتھا واخرجہ محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب وعبد اللہ بن احمد بن ابراھیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی) بکر بن احمد القصری ناقل ہیں کہ ہمسے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے میری پھپیوں فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے بیان کیا کہ ان سے انکی پھپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تھیں کہ ان سے انکی پھپی فاطمہ بنت محمد باقر ابن علی کہتی تھیں کہ مجھ سے میری پھپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام فرماتی تھیں کہ مجھ سے میری پھپیاں فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیاں ارشاد کرتی تھیں کہ انسے انکی پھپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہراء علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گئے ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے (حافظ

ابوموسی المدینی نے اس حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسمامین روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہرایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ اس حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بھتیجیون کی روایت ہو کہ ہرایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے اس حدیث کو اسنی المطالب مین اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبداللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہی پھر لوگون نے اسپر بڑھا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہو کہ مین جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت مین تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کرین طلحہ انکے پاس حاضر ہوے جناب امیر نے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مینے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیون میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے +

(۳۴) عن جریر بن عبداللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ بغیضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہما الحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذین العبدین الصالحین قال لا ادری) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے پس تحقیق اسکے لیے یہ یعنے علی مولا ہے پس جو لوگون مین سے جو اسکو دوست رکہے پس تو اسکا دوست بنجا۔ اور جو شخص کہ لوگون مین سے اسکا دشمن ہبنے تو اسکا دشمن بنجا اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد دو نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پاتا کہ مین اسے اسکو سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتہ احکام جاری فرما۔

(۳۵) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی وابن قانع) حبشی ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکہے اور فتحمند کر اسے جو اسکی نصرت کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے۔

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءہ اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینہما یا ابا الحسن فقضی علی بینہما فقال احدہما ہذا یقضی بیننا فوثب علیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک اما تدری من ہذا ہذا مولای ومولی کل مؤمن من لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن (اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ والخوارزمی فی المناقب والدار قطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل الغشرۃ) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جہگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کردین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کودکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے افسوس ہو تجہ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جسکا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعہ رجل فی مسئلۃ فقال بینی وبینک ہذا الجالس واشار الی علی فقال الرجل لیس ہذا الابطن فنہض عمر واخذ تلبیبہ حتی شالہ بالارض ثم قال اتدری من صغرت ہذا مولای ومولی کل مؤمن (اخرجہ ابن السمان ومحب الطبری) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپنے فرمایا میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹہا ہوا شخص منصف ہو اور جناب علی علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو توند کے سوا اور کچہ بہی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹہکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا اور پہر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تونے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدار قطنی ومحب الطبری فی الریاض و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے +

(۳۹) عن سعید بن وہب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المشھیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد الناس من شھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کی صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے +

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشھدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ میں ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے پوچھتا ہوں۔ پس بارہ صحابی جو شریک بدر ہوئے تھے

کھڑے ہو کر اسکی گواہی دینے لگے ✤

(۲) عن سعید بن وهب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبة من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستة ومن قبل زید ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس الله اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (اخرجه احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ جناب امیر لوگوں کو مسجد کے صحن میں قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو کر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہو گئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنوں کے لیے اولی بالتصرف نہیں ہے سب حاضرین نے عرض کیا بے شبہ خدا تعالے تمام مومنوں کے لیے اولی بالتصرف ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ✤

(۳) عن عمیر بن سعد انه سمع علیا وهو ینشد الناس فی الرحبة من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقام بضعة عشر فشهدوا (اخرجه النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ اس نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے، وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیوں نے اسکی شہادت بیان کی ✤

(۴) عن عمرو بن مرة قال شهدت علیا فی الرحبة ینشد اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ایکم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وانصر من نصره (اخرجه النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم میں سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہو کر گواہی دینے لگے کہ انہوں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھ اسکا جو اس کا بغض رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے ✣

(۵۴) عن عميرة بن سعد قال شهدت عليا على المنبر يناشد اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم الاقام فتشهد فقام اثنا عشر رجلا منهم ابو هريرة وابو سعيد وانس بن مالك فشهدوا انهم سمعوا من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه اخرجه ابن كثير فی تاریخہ والطبرانی فی الاوسط والمتقی فی کنز العمال عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک بھی تھے اٹھکر بیان کرنے لگے کہ انہون نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ✣

(۴۶) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شهدت عليا فی الرحبة يناشد الناس انشد الله من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه لما قام فتشهد قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدريا كاني انظر الى احدهم عليه سراويل قالوا نشهد انا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم الست اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجي امهاتهم قلنا بلى يا رسول الله قال فمن كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه اخرجه احمد فی المناقب وابو یعلی فی المسند وابن کثیر فی تاریخہ وسعید بن منصور والخطیب والمتقی فی کنز العمال والدار قطنی وابن جریر فی تاریخہ) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتا ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے دیکھا کہ مین خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچھتا ہون جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹھکر بیان کرے عبد الرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے مجھے آجتک ان مین سے ایک کا لباس نگاہ مین ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تھا پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمنے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا مین مومنون کی جان سے اولی نہین ہون اور میری ازواج انکی مائین نہین ہین حاضرین نے عرض کیا بے شبہ آپ اولی ہین اور آپکے ازواج امہات مومنین ہین حضرت نے فرمایا پس جس کا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور

دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ❊

(۷۴) عن ابی الطفیل ان علیاً قام فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی والهیثم بن التیهان وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقی علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین (اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضرة وابن عساکر والسمهودی فی جواهر العقدین) ابو الطفیل رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں خدا کی حمد کے بعد فرمایا میں خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہونیکے لیے کہتا ہوں اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے کہ جسکے کانون نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلے اور ابو الهیثم اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ الانصاری رضی الله عنہم نیز قریش کے اور آدمی بھی موجود تھے جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تمنے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجة الوداع سے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے رکاب سعادت میں مکہ سے واپس آرہے تھے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں کے کاٹ چھانٹ کرنیکا حکم دیا اور ان پر کپڑا ڈالدیا گیا پھر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ اپنے خیموں میں سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پونچا دیا اس بات کو تین دفعہ فرما کر

کہا اے خدا گواہ رہیو۔ پھر ارشاد کیا میرا گمان ہو کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین جانے پر رضی ہو جاؤنگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے بے شبہ تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہوگیا ہے جیسے کہ یہ تمہارا آج کا دن اور یہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے مین تمکو عورتون کی نسبت اور ہمسایون کی نسبت اور غلامون کی نسبت عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہون پھر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے درمیان دو بھاری چیزین چھوڑتا ہون خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون مجھکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے اسکی خبر دی ہے پھر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے تمنے سچ بیان کیا ہے مین اسپر گواہ ہون *

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشھدوا اخرجہ احمد فی المسند والبغوی فی معجمہ والبزار والطبرانی والمخلص الذھبی ابو سلیمان زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگون کو قسم دیکر گواہی طلب کی کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر بیان کرے پس سولہ آدمیون نے اسکی نسبت گواہی ادا کی *

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ ثم قال لھم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشھدوا حین اخذ بیدہ فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال فخرجت وکان فی نفسی شیء فلقیت زید بن ارقم فقلت لہ انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعناہ من رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ذلک قال ابو نعیم لفظ الذی روی عنہ الحدیث کم بین القول وبین موتہ قال مائۃ یوم (اخرجہ ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدۃ) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو جمع کرکے کہنے لگے مین قسم دیتا ہون اس مسلمان مرد کو جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس تیس آدمی اٹھکر کھڑے ہوئے ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمیون نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا ہاتھ پکڑکر کھڑے ہوئے تو فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون حاضرین نے کہا

ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ابو الطفیل کہتا ہے کہ مین وہان سے نکلا اور میرے دل مین اس حدیث کی نسبت شک پیدا ہوگیا پس مین زید بن ارقم سے ملا اور مین نے ان سے کہا مینے جناب امیرؑ سے یہ کچھ سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بتحقیق ہمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ مینے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچھا کہ جناب امیرؑ کی وفات مین اور انکے اس قول مین کتنے دنون کی مدت تھی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تھی ❊

(۵۰) عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الى علی بالرحبة فقالوا السلام علیك یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر یقول من کنت مولاه فعلی مولاه قال رباح فلما مضوا اتبعتهم فسالت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری (اخرجه احمد فی المسند وابن السمان وابن المغازلی والمخلص الذهبی ومحب الطبری فی الریاض النضره فی فضائل العشره والملا علی القاری فی المرقاة شرح المشکوة والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح ابن الحارث ناقل ہین کہ کوفہ کے میدان مین ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا۔ السلام علیکم یا مولانا جناب امیرؑ نے فرمایا مین تمہارا مولا کس طرح سے ہوسکتا ہون حالانکہ تم قوم عرب ہو وہ کہنے لگے ہمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے رباح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہان سے بڑھ گئے تو مین انکے پیچھے ہولیا اور پوچھا یہ کون لوگ تھے لوگون نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی انہین مین ہین ❊

(۵۱) عن رباح قال بینما علی جالس اذا جاء رجل فدخل علیه اثر السفر فقال السلام علیك یا مولانا قال علی من هذا قالوا ابو ایوب الانصاری قال علی افرجوا له نفرجوا له فقال ابو ایوب سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی معجمه وابن ابی شیبة واسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر فی تاریخه ومحب الطبری فی الریاض النضره والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح بن حارث کہتے ہین کہ ایک روز جناب امیرؑ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایان تھے اور آکر کہنے لگا السلام علیک یا مولانا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہین جناب امیرؑ نے ارشاد کیا انکے لیے جگہ چھوڑ دو لوگ اس جگہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا

علی مولا ہے ✢

(۵۲) عن عبداللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایۃ) عبداللہ بن اسعد
بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس
علی اسکا مولا ہے ✢

(۵۳) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف علیہم العمائم حدیثی
عہد بسفر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ہہنا من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمۃ بن ثابت
ذو الشہادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الہیثم بن التیہان وہاشم بن عتبۃ
وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان
ان تقوما فتشہدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللہم ان کتماہا معاندۃ فابلہما فاما البراء
فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ
وقیل لما استشہد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان
فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہا العمامۃ فبرص وجہہ فسدل
بعد ذلک برقعا علی وجہہ (اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)
زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لٹکائے
ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا
السلام علیک یا مولانا جناب امیرؑ نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت
ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور
سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیرؑ نے
انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تم نے بھی سنا تھا
جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیرؑ نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کی وجہ سے

عن عکرمۃ قال سئل علی وھو علی المنبر منبر الکوفۃ عن قولہ تعالیٰ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فقال اللھم عفوا ھذہ الآیۃ نزلت فیّ وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث فانہ قضی نحبہ یوم بدر فاما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ وقال عھد عھدہ الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی وابن حجر فی صواعق محرقہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک مرتبہ کوفے کے منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کی (اور بعض مومنوں میں ایسے مرد ہیں کہ سچکر دکھایا انہوں نے جو عہد کہ خدا سے باندھا تھا) کی تفسیر میں پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بھائی عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کے روز میرے چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں اس بدبخت کے انتظار میں ہوں پھر آپ نے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ اسکو اسکے خون سے رنگین کریگا۔ میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پختہ عہد کیا ہے ✤

{۱۲} ھذان خصمان اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من النار یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ولھم مقامع من حدید کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق۔ ان اللہ یدخل الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات جنٰت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر (سورۃ الحج) **ترجمہ** یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر سو جو منکر ہوئے انکے واسطے بیں آگ کے کپڑے ڈالتے ہیں انکے سر پر کھولتا پانی پگھل جاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ میں ہے اور کھال بھی۔ انکے واسطے مونگریاں ہیں لوہے کی جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے پھر ڈالے گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلن کی مار بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کی بھلائیاں باغوں میں بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔ گہنا پہناوینگے انکو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہاں ریشم کی ✤

(۱) عن قیس بن عبادۃ قال قال علی انا اول من یجثوا بین یدی الرحمٰن للخصومۃ یوم القیامۃ قال قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث۔ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبہ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے ہیں کہ یہ آیت کہ (دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب میں) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے بدر کے روز جنگ

Presented by: https://jafrilibrary.com

چھپایا ہے تو انکو ناگہانی بلامین مبتلا کر پس براء بن عازب اندہے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گہر کا رستہ نوچہا کرتا تہے اور کہا کرتے تہے بہلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکہہ سکتا ہے جسکو بددعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤنپر برص پیدا ہو گیا اور یہ بہی روایت ہی کہ جب جناب امیر نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پر لوگون سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیر نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چہپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے مونہہ کے برص کو برقع مین چہپائے رکہتے تہے ✦

(۵۴) عن طلحۃ بن عمیر قال شہدت علیا علی المنبر ناشد اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفیہم ابو سعید وابو ہریرۃ وانس وہم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر اثنا عشر بدریا من الانصار والمہاجرین فقال علی نشدتکم باللہ ہل سمعتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقاموا کلہم وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین ما منعک یا انس ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ بیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ فقال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رایتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابو نعیم وابن مردویہ) طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تہے ان مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بہی منبر کے اردگرد بیٹہے ہوئے تہے اور جناب امیر منبر پر تشریف رکہتے تہے اور منبر کے اردگرد مہاجرین وانصار سے بارہ بدری صحابی موجود تہے پس جناب امیر نے ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ کیا تمنے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہے پس جب لوگ کہڑے ہو گئے۔ انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے انہون نے گواہی ندی جناب امیر المؤمنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تم نے بہی سنا تہا جو کچہ کہ ان لوگون نے سنا تہا۔ انس کہنے لگے یا امیر المؤمنین مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے یہ بات بہول گئی ہے جناب امیر نے دعا کی لے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چہپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ مینے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دہبہ اپنی آنکہون سے دیکہا ہے ✦

(۵۵) عن زید بن ارقم قال قال علی انشد اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت

مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایسر ومن جانب
الایمن فشھدوا بذلک قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع فلک ذکتمتہ فذھب اللہ ببصری کان یندم علی
ما فاتہ من الشھادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والفقیہ ابن المغازلی واخرجہ الطبرانی فی
المعجم الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے ان لوگوں کو قسم دیکر
پوچھا جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے الٰہا
اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے پس
بارہ اصحاب بدر کھڑے ہو گئے چھ داہنی طرف سے اور چھ بائیں طرف سے اور انہوں نے گواہی ادا کی زید بن
ارقم کہتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا جن لوگوں نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تھا پس میں نے اسکو
چھپایا خدا تعالے میری بصارت کو لے گیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم
رہا کرتے تھے اور استغفار کیا کرتے تھے ؞

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الا قام وشھد وتحت المنبر انس بن
مالک والبراء بن عازب وجریر بن عبد اللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ احد فقال اللھم من کتم ھذہ الشھادۃ
وھو یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی تجعل بہ آیۃ یعرف بھا قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا
بعد ھجرتہ فاتی الشراۃ فمات فی بیت امہ (اخرجہ ابو الحسن احمد بن یحیی البلاذری فی انساب الاشراف)
عمیر بن سعد ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر لوگوں کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے روز آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو وہ کھڑا ہوکر
بیان کرے پس لوگوں نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور براء بن عازب اور جریر بن عبد اللہ البجلی
بھی بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے مکرر اسکو فرمایا لیکن ان میں سے کسی نے کچھ نہ کہا جناب امیر نے فرمایا بار الہا
جس شخص نے اس شہادت کو چھپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ اسکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب
تک کہ تو اسکے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی میں پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس
برص میں مبتلا ہو گئے اور براء اندھے ہو گئے اور جریر بکواس کرتے ہوئے واپس آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کے گھر
میں دنیا سے انتقال کیا ؞

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد اللہ امرء نشدۃ الاسلام سمع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا

رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ و اخذل من خذلہ الا قام فشہد فقام بضعۃ عشر رجلا فشہدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا (اخرجہ الدارقطنی وابن کثیر فی تاریخہ) عبد الرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس مرد خدا کو کہ جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں کہ جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس دس بارہ کتنے آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور ایک گروہ صحابہؓ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں گئے جبتک کہ وہ اندہے اور مبروص نہیں کیے گئے ؁

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر فشہدوا انہم سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا واصابتہم آفۃ منہم یزید بن ودیعۃ وعبد الرحمن بن مدلج (اخرجہ ابو موسی وابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھسے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کر سکتا کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ اندہے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدہارے چنانچہ یزید ابن ودیعہ اور عبد الرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ؁

(۵۹) عن عائشۃ بنت سعد سمعت اباہا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ واخذ بید علی فخطب ثم قال ایہا الناس انی ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علی فقال ہو ولیی والمودی عنی وان اللہ موال من والاہ ومعاد من عاداہ (اخرجہ ابن جریر وقال الذہبی ہذا حدیث حسن غریب) عائشہ بنت سعد اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ میرے والد کہتے تہے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا ولی ہوں حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرما رہے ہیں حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کرکے فرمایا یہ میرا

ولی ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے ✤

(ف) قال السمهودی وقول بعضهم ان زیادة اللهم وال من والاه الی اخره موضوعة مردود فقد ورد ذلک من طرق صحح الذهبی سید نور الدین سمهودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگون کا یہ کہنا کہ اس حدیث مین یہ الفاظ یعنے اللهم وال من والاہ آخر تک موضوع ہیں۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت سے طریقوں سے مروی ہوے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے ✤

(۶۰) عن ابی الحمراء خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعد ما کبر سنه لواحد من رفقائه لاحدثنک ما سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم حتے دخل علی ام المؤمنین عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته فجاء حتی اذا صار کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتے اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء ادع اتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة فقال معاشر المسلمین الیس الله اولی لی من نفسی یامرنی وینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه یامرکم وینهاکم ما لکم علیه امر ونهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ بوڑھے ہوگئے اپنے ایک رفیق سے کہنے لگے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے یا میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس سے مین تجھے خبر دون ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر مین تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب کے سردار کو بلاؤ انہون نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تہا۔ پہر وہان سے برآمد ہو کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپنے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تہا۔ پہر وہان سے برآمد ہوکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گہر مین تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے
سرداروں کو بلاؤ انہون نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بہیجا۔ پہر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد
کیا اے ابو الحمراء جاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹہہ آدمی موالی عرب کے اور چالیس
آدمی حبش کے بلالاؤ۔ جب سب لوگ جمع ہوگئے حضرت نے بکری کی کہال پر ایک عہدنامہ لکہا اور لوگون کو
مثل نماز کی صف کے استادہ کرکے ارشاد کیا اے مسلمانون کے گروہ کیا خدا تعالے مجہ سے اولی نہین
ہے کہ مجہ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر پہر اسکی طرح کا حکم جاری نہین ہے۔ حاضرین نے عرض
کیا آپ بجا فرماتے ہین پہر حضرت نے ارشاد کیا۔ کیا مین تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہین ہون مین تمکو
امر ونہی کرتا ہون مجہ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہین کرسکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست
ہے پہر آپ نے فرمایا جسکا اللہ تعالی اور مین مولا ہون پس اسکا یہ علی بہی مولا ہے تمپر امر اور نہی کر
سکتا ہے تمہین اسپر کسیطرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہین ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ
اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور
چہوڑدے اسے جو اسے چہوڑدے ای میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے انکو تیرا پیغام پہونچادیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ؀

(۶۱) قال قیس بن سعد بن عبادة الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدھا بین یدی علی فی الصفین
؎ قلت لما بغی العدو علینا حسبنا ربنا ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام لسوانا بہ اتی
التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطب جلیل انما قالہ النبی علی
الامہ ختمھا فیہ قال وقیل (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ) قیس بن سعد
ابن عبادة الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے مواجہہ مین صفین کے درمیان اپنے رجز مین
یہ اشعار پڑہے ؎ کہ جب ہمارا دشمن ہمپر باغی ہوگیا۔ تو مین نے کہا کافی ہے ہمارے لیے ہمارا پروردگار
اللہ وہی ہے اچہا سپردگی کار کے لیے۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کی
لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون
پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے
سامنے اس ارشاد کو فرمایا تہا تاکہ جو کچہ کہ اس مین گفتگو ہے ختم ہو جاوے ؀

تنبیہ مولی کا لفظ چند معنون کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

معنی	تشریح
(۱) جار	یعنے ہمسایہ
(۲) معتِق	بکسر تا۔ آزاد کنندہ
(۳) معتَق	بفتح التاء۔ آزاد کردہ
(۴) حلیف	یعنے ہم عہد
(۵) ابن عم	یعنے چچا زاد بہائی سے قال الشاعر۔ مهلا بنو عمنا موالینا المولی حتفوا علینا
(۶) عصبہ	قال اللہ تعالی۔ انی خفت الموالی من ورائی
(۷) وارث	قال اللہ تعالی۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ ای ورثة
(۸) صدیق	قال اللہ تبارک وتعالی۔ لا تغنی مولی عن مولی شیئا ای صدیق من صدیق
(۹) ناصر	قال اللہ تبارک وتعالی۔ بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم
(۱۰) مالک	قال اللہ تبارک وتعالی ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ
(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فھو ولیہ
(۱۲) اولی	قال اللہ تبارک وتعالی۔ فی حق المنافقین ماواکم النار۔ ھی مولاکم۔ ای اولی بکم

اسحدیث مین لفظ مولی کے معنے متعین کرنے مین علما کا اختلاف ہے۔ لیکن۔

(۱) اسحدیث مین مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہین لیے جا سکتے کیونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہین تھے +

(۲) معتق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اسحدیث کے مفہوم سے خارج ہین۔ کیونکہ جسوقت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہین تھی +

(۳) معتق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی نہج سے مراد ہو ہی نہین سکتے۔ کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے +

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسیطرح سے نہین لیے جا سکتے۔ کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہین اور نہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکین +

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپان ہو ہی نہین سکتے۔ کیونکہ کل مومنین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہین تھے +

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہین ہو سکتے۔ کیونکہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہیں تھے +

(۷) وارث کے معنے تو بجز اس کے حدیث نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کسی نہج سے چسپان ہو ہی نہیں سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس کسی کے جناب سرور انبیاء صلے اللہ علیہ و سلم دوست تھے جناب امیر بھی اسکے دوست تھے اور اگر اس قضیہ کا عکس کرکے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہوں کہ جو میرا دوست ہے وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تھے مگر جناب امیر سے نفار رکھتے تھے حضرت نے انکی تنبیہ کے لیے ایسا ارشاد کیا ہو۔ گو بادی النظر میں یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ معنے ہرگز اس حدیث کے مفہوم میں سے نہیں ہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بھی مولا ہے۔ اس لیے صدیق کے معنے بھی نہیں لیے جا سکتے +

(۹) ناصر - کے معنے بھی ٹھیک نہیں بیٹھتے۔ کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تھے جن کسی کی نصرت حضرت فرماتے تھے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تھی۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں تھی +

(۱۰) مالک - کے معنے بھی اس حدیث میں مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہیں ہے +

(۱۱) البتہ اس حدیث میں مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہیں۔

(یا)

(۱۲) اولی کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکو فوائد ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل میں درج کرتے ہیں

(۱) ابن حیان تفسیر بحر محیط میں آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمہور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلھذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جھتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولا لھم فھو مولانا الذی یتولانا و نتولاھم۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں مادیکما النار ھی مولاکم وبئس المصیر وفی لفظ

المولیٰ ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم و تحقیقہ ان المولیٰ موضع الولی و هو القرب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منه وتصلون الیه (والثانی) قال الکلبی یعنی اولیٰ بکم وهو قول الزجاج والفراء وابی عبیدة -

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان میں لکھتے ہیں ما واکم النار هی مولٰکم ای صاحبتکم و اولیٰ بکم واحق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط میں لکھتے ہیں ما وٰکم النار هی مولٰکم - هی اولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب و المعنی انها هی التی تلی علیکم لانها قد ملکت امرکم فهی اولیٰ بکم من کل شیٔ

(۵) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ما وٰکم النار هی مولٰکم - صاحبتکم و اولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح میں بذیل لغت ولی لکھتے ہیں - واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافة خلفها وامامها - فیرید انه اولیٰ موضع ان یکون فیه الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح میں لکھتے ہیں ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافة خلفها وامامها + الفرج موضع المخافة والفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج وما بین الرجلین فرج فالجمع فروج وقال ثعلب ان المولیٰ فی هذا البیت بمعنی اولیٰ بالشیٔ - کقوله تعالیٰ ما وٰکم النار هی مولٰکم ای هی اولیٰ بکم -

اسکے ماسوا قرینہ الست اولیٰ بالمومنین من انفسہم بھی یہی معنے اولیٰ ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیوں کیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پس ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولیٰ کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہو جاوینگے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہیں کیا - اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوے روز بقید حیات رہے ہیں تمام اہل سیر متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانہ کرنے دونوں لشکروں کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا - اور اگر دونوں لشکر کہیں جمع ہو جائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائیں

اور خالد بن ولید آپ کے ماتحتی مین کارروائی کرین چنانچہ دونون لشکرین مین بنی زبید پر جا پہلے اور بنی زبید
سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہو گیا اور کفار کا زن و بچہ اسیری مین آگیا ان مین ایک لونڈی
نہایت خوبصورت تھی جناب امیرا سے اپنے تصرف مین لے آئے۔ یہ امر بعض لوگون کو شاق گذرا جب دونو
لشکر حضرت کی خدمت مین پہونچے اور حجۃ الوداع مین شریک ہوئے۔ چند آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس جناب امیرؑ کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرتؐ نے بعض لوگون کو اسیوقت
جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور میرے بعد تمہارا اولی ہے پھر جب
حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام جحفہ مین غدیر خم پر پہونچے تو حضرتؐ نے باقی لوگون کے شکوک رفع
کرنے کے لیے خطبہ مین جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے
تم لوگ جو اس کنیز مین جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنون
کے ہر ایک امر مین اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت
ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہین ؛

عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید
وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما
علیحدۃ فلقینا بنی زبید من اهل الیمن وظهر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا
الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسه فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی
ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم
فقلت ھذا مکان العائذ فبعثتنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی علی منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی (اخرجہ
النسائی فی الخصائص) واحمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہین

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب
امیر کو سردار مقرر کر کے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونون لشکر باہم جمع ہو جائین تو دونون لشکرون
پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر متفرق رہین تو ہر ایک تم مین سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر
ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا پہلے مسلمانون نے باہم مدد کر کے مشرکون سے مقابلہ کیا اور
انکا زن بچہ گرفتار کر لیا جناب علیؑ نے ان مین سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کر لی۔ خالد بن ولید کو جناب
امیر کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرت کے حضور مین ایک شکایتی عرضی لکھہ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا میںنے وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بہی جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا میںنے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تہا اور اسکی اطاعت مجہ پر لازم گردانی تہی جو کچہ کہ اس نے مجہ سے کہا مینے حضور مین عرض کر دیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ کے پیچہے مت پڑ و علی میرا ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے *

علامہ ابن حجر نے بہی کتاب صواعق محرقہ مین اس حدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکہتے ہین وسبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضے صلے اللہ علیہ وسلم حجتہ خطبہا تنبیہا علی قدرہ ورداً علی من تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری انہ کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الیمن فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین بروایت ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیر کے ساتہ یمن مین گئے ہوئے تہے واپس آکر جناب امیر کی شکایت بیان کی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تہے مثل بریدہ وغیرہ کے جسکا ذکر امام بخاری نے بہی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کہا کرتے تہے اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپ نے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بغض کی وجہ یہ تہی جسکی صحت حافظ ذہبی نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ یمن کو گئے تہے راہ مین باہم کچہ شکر رنجی ہوگئی تہی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا مین مومنون کے لیے انکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے *

اب بصرین خود چشم بصارت کہولکر ملاحظہ کر سکتے ہین کہ اولی کے سوا اس حدیث مین مولی کے اور کیا معنی ہو سکتے ہین۔ بعض محدثین نے اس حدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے وقیل کان

کی ہو وہ جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں

(۲) عن علی قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ وفی مبارزتنا یوم بدر ھذان خصمان اختصموا فی ربھم (اخرجہ البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہو کہ یہ آیت ہماری اور بدر کے روز ہمارے مقابلہ کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔

(۳) عن ابی ذر انہ کان یقسم لنزلت ھذہ الآیۃ فی حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ النابلسی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

{۱۳} ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین اٰمنوا وعملوا الصلحات سواء (سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں کہ کردیں ہم انکو مانند ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے۔

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبۃ وشیبۃ والولید۔ والذین اٰمنوا وعملوا الصلحات علی وحمزۃ وعبیدۃ (اخرجہ سبط ابن الجوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پس اس آیت میں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہیں۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہیں۔

{۱۴} افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ (سورہ ھود) ترجمہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے۔

(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک ثم قال اما انک لو لم تسألنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء علی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ (اخرجہ ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی المناقب وابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیریھما وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن منذۃ وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہو کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے

سبب ذلک ان اسامة بن زید قال لعلی لست مولای انما مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (نقلہ شمس الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح المصابیح) یعنے کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب یہ تھا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں۔ سوا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہے جب یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپنے ارشاد کیا جس کا میں مولا ہوں پس اسکا علی بھی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ÷

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو دفعہ کیا ہو۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت نے یہ ارشاد علی روس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔ بہر حال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداع میں شریک ہی نہیں تھے۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے میں چون وچرا کرنا بالکل سفسطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑھ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے والوالارحام بعضہم اولی ببعض میں لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے۔ ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریفتہ کرکے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے ÷

حضرت کا جناب امیرؑ کو غدیر خم کے روز عمامہ باندھنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امدنی یوم بدر ویوم حنین بملٰئکۃ متعممین ھذہ العمۃ والعمۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین قالہ بعلی لما عممہ یوم غدیر خم لعمامۃ سدل طرفہا علی منکبیہ (اخرجہ الخطیب البغدادی والدیلمی وصاحب کنوز الحقائق وابوداؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبۃ ومحب الطبری فی الریاض والسیوطی وابن الصباغ المالکی جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ رب العزۃ نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تھی جو عمامہ پوش تھے اور عمامہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرت نے مجھے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تھی جبکہ میرے سر پر حضرت نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندھا تھا اور اسکا شملہ میرے کندھے سے لٹکا دیا تھا ÷

(۲) قال علی بن برھان الدین الشافعی وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامۃ تسمی السحاب یکساھا

علی بن ابیطالب فکان ربما طلع علیہ علی فیقول صلے اللہ علیہ وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنے عمامۃ التی وھبہا لہ برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تہا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تہا حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر کو بندہوایا تہا جب کبھی جناب امیر اُس عمامہ کو باندہے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے کہ دیکھو علی سحاب مین تمہارے پاس آرہے ہین۔

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی المناقب) عقبہ بن سعد العوفی ناقل ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکھون پر ڈہلکے ہوئے تہے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تہے۔

(۲) عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن علی فقالت ذاک من خیر البشر لا یشک فیہ الا کافر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) عطا رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مینے جناب ام المومنین عائشہ سے امیر کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہین لا سکتا۔

(۳) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر اخرجہ ابوبکر مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا۔

(۴) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ فقد سئل منہ عن علی فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا علی ولا یشک فیہ الا منافق (اخرجہ بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچھا گیا وہ کہنے لگے علی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تہے منافق کے سوا کوئی اسمین شک نہین لا سکتا۔

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تہے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔

(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من اخلف بعدی (اخرجہ ابن مردویہ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہین مین اپنے پیچہے چہوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہین ❖

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ الرازی فی الاربعین) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگون سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے ۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرہم حلما (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بہ تحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگون سے بہتر ہے صلح مین اُنسے مقدم اور حلم مین سب سے زیادہ ہے ❖

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فسکت عنی فلما کان الغد اتی فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمہم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا مین دوڑتا ہوا خدمت اقدس مین گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون تھے فرمایا کیون مینے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تھے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بھیدون کا خزانہ اور ان سب سے جنکو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون بہتر اور میری وعدون کو پورا کرنے والا اور میرے قرضون کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے ❖

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المؤمنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلہم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہین کہ ایک دفعہ مین جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا وہ فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگین مجھے علی کے حق مین سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سُنا ہی کہ میری سب امت سے بہتر شخص کو قتل کرے گا اور مینے یہ فرماتے ہوئے بہی سُنا ہی
کہ علی حق کے ساتھہ اور حق علی کے ساتھہ ہے +

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المؤمنین عائشة فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلهم علی قال فسکت
قال فقالت سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول هم شر الخلیقة یقتلهم خیر الخلق واعظمهم عند الله
تعالی یوم القیامة وسیلة (اخرجه ابو بکر بن مردویه) مسروق سے نقل ہے کہ مین جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ
عنہا کی خدمت مین گیا وہ مجہ سے پوچہنے لگین کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام
نے وہ خاموش ہوگئین اور پہر فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے
کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہین۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ اور انکا قتل قیامت کے روز خدا کے نزدیک بڑا
بہاری وسیلہ ہوگا +

(۱۲) عن المسروق قال قلت لی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها یا مسروق انك من اکرم بنی علی و
احبهم الی فهل عندك علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامرو اعلاه النهروان
بین اخافیق وطرفا قال فقالت ایتنی معك من یشهد قال فاتیتها بسبعین رجلا فشهدوا احتدها
ان علیا قتله علی نهر یقال لاسفله تامرو اعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل الله عمرو
ابن العاص فانه کتب الی انه قتلهم علی نیل مصر قال قلت یا ام اخبرینی ای شئ سمعت من رسول
الله صلے الله علیه وسلم یقول فیهم قالت سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول هم شر الخلق والخلیقة
یقتلهم خیر الخلق والخلیقة واقربهم عند الله وسیلة یوم القیامة (اخرجه بن مردویه) مسروق
کہتا ہی کہ مجہکو جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹیون سے مجہے
زیادہ عزیز اور پیارا ہے تجہے مخدج (یعنے ننہے) کی کچہ خبر ہے مینے کہا ہان مجہے خبر ہے کہ جناب امیر نے
اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامر اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہین اور وہ اخافیق
اور طرف کے درمیان واقع ہے۔ مجہ سے جناب ام المؤمنین فرمانے لگین کسی آدمی کو میرے پاس بلا لا کہ وہ
پوری شہادت دے سکے مین ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہون نے ام المؤمنین کے پاس شہادت ادا کی
کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامر اور اوپر کی
طرف کو نہروان کہتے ہین اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المؤمنین فرمانے لگین
خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجہے لکہا تہا کہ مینے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے مسروق
کہتا ہے کہ مینے ام المؤمنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجہے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس امر مین کیا سنا ہے فرمانے لگین کہ مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین مخلوق ہین اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک بڑا بھاری وسیلہ ہوگا +

(۱۳) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضے اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت کہ (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین) نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا یا علیؑ وہ تم ہو +

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر وعمر فقال این تذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ مینے جناب علی ابن الحسین سے عرض کیا یا سیدی میرا باپ ابو جحیفہ وہب ابن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضور کے جد امجد یعنے جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا تھا کہ اس امت مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہین جناب امام نے فرمایا اے حکیم تجھے کہان لیجائین مجھ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے بے شک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے +

جناب امیر کا اور حضرت کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ان علیا لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ اے ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر میرے بعد نبوت نہین +

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس روز مینے خیبر کو فتح کیا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے ہیں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ❖

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمۃ وکان یومہا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یلبث اذ جاء علی فدق الباب دقا خفیفا فاثبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم الدق وانکرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی لہ الباب قالت یا رسول اللہ من ھذا الذی افتح لہ الباب ینظر بمحاسنی وقد نزلت فی آیۃ من کتاب اللہ بالامس فقال لہا صلے اللہ علیہ وسلم کہیئۃ المغضب ان طاعۃ الرسول کطاعۃ اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا علق یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ اتعرفینہ قالت نعم یا رسول اللہ ھذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمہ من لحمی ودمہ من دمی ھو عیبۃ علمی اسمعی یا ام سلمۃ واشہدی وھو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشہدی وھو قاصم عداتی واسمعی واشہدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا لہ و لعترتی اکبہ اللہ علی منخریہ یوم القیامۃ فی نار جہنم (اخرجہ الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی بالتدوین فی ترجمۃ ابراہیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) (النزق الطیاش وغلق الرجل ای غضب یجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس ذی ھوی یعنی انہ ضابط لنفسہ یعرف ادب الدخول)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تہا۔ کچھ تہوڑی دیر بہی حضرت کو ام سلمہ کے گھر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے کہٹکہٹانا سنکر سمجہ لیا اور جناب ام سلمہ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹہکر دروازہ کہولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ایسا ہوا انکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کہولدوں اور میری رخساروں کو دیکہے حالانکہ کل میرے حق میں (یعنی ازواج مطہرات کی حقوق کے متعلق) کلام اللہ آیت کی نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہو کر فرمایا بتحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازے پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ عشق باز ہے دروازے پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کھولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمہؓ نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرتؐ نے فرمایا تمنے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور میری علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھو اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو توڑنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایک ہزار برس رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جائے خدا اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا ٭

جناب امیرؑ کا رازدار آنحضرتؐ ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب سری (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے ٭

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وکانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن لہ حبا وکان لھا مولے قد رباھا وکان لا یصلی صلوۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب علیا قال لانہ قتل عثمان وشرک فی دمہ قالت اما انک لمولای ورببتنی وانک عندی بمنزلۃ والدی ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد انتصف النہار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم تناجیا طویلا حتی قام الظہر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی ووقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت الشمس الا ان یخرج الی الصلوۃ فیذھب یومی ولم ارقط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت علی الباب فقلت السلام علیکم الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اذن علی یتساران وعلی یقول افامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجہہ حتی دخلت وخرج

فاخذنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعدنی فی حجرہ فالتزمنی واصاب منی ما نصیب الرجل من اهله من اللطف و
الاعتذار ثم قال یا ام سلمة لا تلومینی فان جبرائیل اتانی من عند الله یامرنی ان اوصی به علیا من بعدی وکنت
بین جبرئیل وعلی وجبرئیل عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر علیا بما هو کائن من بعدی الی یوم القیمة
فاعذرینی ولا تلومینی ان الله اختار من کل امة نبیا ولکل نبی وصیا وانا نبی هذه الامة وعلی وصیی فی عترتی اهل
بیتی وامتی من بعدی فهذا ما شهدت من علی الآن یا ابتاه فسبه او فذره فاقبل ابوها یناجی اللیل و
النهار اللهم اغفر لی ما جهلت من امر علی فان ولیی ولی علی وعدوی عدو علی فتاب المولی توبة نصوحا
واقبل فیما بقی من دهره یدعو الله تعالی ان یغفر له انتهی (الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تہین روایت
کرتی ہین کہ انکا ایک غلام تہا جسنے انکی پرورش کی ہوئی تہی۔ وہ ہر نماز کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تہا جناب ام سلمہ ایک روز اس سے فرمانے لگین اے ابا۔ تو علی کو کیون کوسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ علی
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل مین شرکت کی ہے۔ جناب ام سلمہ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بجائے والد
کے نہ ہوتا تو مین تجہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبہی خبردار نکرتی۔ لیکن اب بیٹہ جا مین تجہے
حضرت کے بہید سے واقف کرتی ہون جسکو مین نے اپنی آنکہون سے دیکہا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گہر مین علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ مین پنجہ ڈالے ہوئے تہے اور نوین دن میری
نوبت آئی تہی جب گہر مین داخل ہوئے مجہسے ارشاد کیا اے ام سلمہ تم کوٹہری خالی کرکے باہر چلی جاؤ مین باہر
ہوگئی اور دونون صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجہے انکی آواز سنائی دیتی تہی لیکن سمجہ مین نہین آتا
تہا کہ یا ہم کیا باتین کر رہے تہے یہانتک کہ دوپہر ہوگئی مینے بڑہکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجہے داخل
ہونیکی اجازت ہو حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹہی رہو پہر حضرت ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوگیا مینے اپنے دلمین خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہین جا رہا ہے علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتون مین لگا رکہا ہے مینے بڑہکر اور دروازہ پر جاکر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو مین پہر ہٹ کر اپنے مقام پر آبیٹہی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا مین
نے اپنے دلمین کہا کہ اب حضرت نماز کیلیے باہر تشریف لیجائین گے اور میرا دن یونہی نکل جائیگا مینے اس دن سے
زیادہ طولانی کوئی دن نہین دیکہا تہا مینے بڑہکر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا بہت
اچہا اور مین حجرہ مین گئی جناب علی کو دیکہا کہ حضرت کے زانو پر ہاتہہ رکہے ہوئے اور حضرت کے کان کے ساتہہ مونہہ
لگائے ہوئے باتین کر رہے ہین اور حضرت کا مونہہ حضرت علی کے کان کے ساتہہ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہہ رہے ہین

میں اسی طرح سے کروں گا جب میں اندر گئی تو جناب علی ہو نہ پھیر کر باہر تشریف لے گئے۔ حضرتؐ نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا۔ اور جو کچھ کہ مرد اپنی اہلیہ سے کرتا ہے کیا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا اے ام سلمہ تم ہمیں سرزنش نکرو پروردگار کی طرف سے جبریل آیا ہوا تھا اور یہ حکم لایا تھا کہ میں علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤں میں علی اور جبریل کے درمیان واسطہ تھا جبریل میری دہنی جانب اور علی میری بائیں جانب کو تھے جو کچھ کہ مجھے جبریل کہتے تھے میں علی کو ان امور کہ میرے بعد میں قیامت کے روز تک ہونیوالے ہیں آگاہ کر رہا تھا۔ یا ام سلمہ تم مجھے معذور رکھو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے پس میری عترت اور میرے اہلبیت سے میری امت میں علی میرا وصی ہے ٭

اے ابا جان یہ امر علی کا ہے جسکی کہ میں اس وقت شہادت دیتی ہوں۔ اب تم اسے خواہ سب کرو خواہ چھوڑ دو۔ اسد کہتے ہیں اس نے سب کو چھوڑ دیا اور جناب الٰہی میں شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں میں نے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے۔ پس اس غلام نے خدا کی جناب میں مضبوط توبہ کی اور اپنی باقی زندگی میں استغفار کرتا رہا ٭

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی والطبرانی فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان اناجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طائف کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا۔ لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن عم سے بہت بڑھ گئی ہے حضرتؐ نے فرمایا میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے ٭

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اسکے معنے یہ ہیں خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے ٭

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلا فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) انس کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی اپنے ابن عم سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اسکا چرچا حضرتؐ تک پہونچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی احلف بہ ان کان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مراراً و
اظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من
ادناھم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب
الناس بہ عھداً (اخرجہ احمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی
قسم کھائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے قریب العہد ہین جناب ام سلمہ فرماتی
ہین کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کی عیادت کے لیے جایا کرتی تہین حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے ہین حضرت
کا خیال تہا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لیے کہین بہیجا ہوا تہا اور اب وہ آگئے ہین ہمنے خیال کیا کہ حضرت
کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹھ گئین مین ان سب مین سے دروازہ کے قریب
تہی پس علی حضرت پر جہک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پہر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے پس وہ سب لوگون
سے حضرت کے ساتہ قریب العہد تہے ❊

(۲) عن ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات فسمعت علیاً یقول بایع الناس
لابی بکر وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفاراً وفیکم
احد کان آخر عھدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ العقیلی) ابو الطفیل
رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ مین شوریٰ کے روز دروازہ پر تہا پس لوگون مین شور برپا ہوا مینے جناب علی علیہ السلام
کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگون نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت مین مین انسے اولیٰ اور احق تہا
پس مینے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائین۔ کیا تم مین کوئی ایسا ہو جو سب کے بعد جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مین رکہا ہو۔ سوا میرے

حضرت کا جناب امیرؑ کو وفات کے وقت اپنی ردا مین لے لینا

(۱) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال
ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابابکر فنظر الیہ ثم وضع رأسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمراً
فنظر الیہ ثم وضع رأسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید
غیرہ فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ
الدارقطنی والرازی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جب جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ مینے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

سُنا کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص کہنے لگا آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیرؑ نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے منہ سے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تو نے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے پھر جناب امیرؑ نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ یعنے اپنے رب کے دلیل روشن پر ہیں اور میں شاہد منہ یعنے اسکی طرف سے گواہ ہوں

(۲) عن ابن عباس افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وشاھد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینۃ من ربہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے خاصکر علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں ٭

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) **ترجمہ** پس بیشک اللہ وہی رفیق ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور نیک مومنوں کا نیک ٭

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی الدر المنثور والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں ٭

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابونعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی - وابن عساکر - وابن مردویہ - وفخر الرازی فی الاربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں - ٭

{۱۶} وتعیھا اذن واعیۃ (سورہ الحاقہ) **ترجمہ** اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا ٭

(۱) عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابو نعیم فی ما نزل من القرآن فی علی - وابن جریر وابن ابی حاتم - والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہو کہ تمہیں یاد رکھنے کیلئے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

بلا بھیجا جب وہ آئے تو حضرت نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپنے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں کو کہدیا افسوس ہے تم جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے جب حضرت نے ان کو دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپنے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لے لیا۔ اور علی حضرت سے بغلگیر رہے جب تک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا۔

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعنده عائشة وحفصة رضی اللہ عنہما اذ دخل علی فلما راٰہ رفع راسہ ثم قال ادن منی فاستند الیہ فلم یزل عنده حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری سے صاحب فراش ہوگئے حضرت کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں کہ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے انہیں دیکھکر اپنا سر اقدس بالین سے اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پاگئے ۞

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی الا طمست عیناہ (اخرجہ محدث الدہلوی فی ماثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھیں جاتی رہیں گی ۞

(۲) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی یشربہ (ما ثبت بالسنۃ) جعفر بن محمد علیہ وعلے آبائہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پلکوں میں غسل کا پانی جمع ہوگیا جناب علی نے اسکو پی لیا ۞

(۳) سئل عن علی عن سبب فہمہ وحفظہ قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفونہ فرفعتہ بلسانی فازدتہ فادری قوۃ حفظی عنہ (ماثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تو آپ کے پلکوں میں پانی اکٹھا ہوگیا میں نے اسے چوس لیا اس باعث سے میں نے اپنے آپ میں اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پایا ہوں

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی

صلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ علی علیہ السلام مین چار خصلتین ایسی موجود ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے مین نہین اور وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ ہر معرکہ مین حضرت کا علم انکے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جس روز سب لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ گئے تو وہ جنگ مین حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہین کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین رکھا +

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم مجھے غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر مین رکھوگے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے صاحب علم ہو

حضرت کا جناب امیر پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی افرغ من الحساب واما ثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وادم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی۔ فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل۔ واما الخامسۃ فلست اخشے ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ دنیا و ما فیہا سے مجھے پیاری ہین اول خدا کے سامنے جب مین حساب دینے کے لیے کھڑا ہونگا۔ تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ مین حساب سے فارغ ہو جاؤن دوم لواء الحمد انکے ہاتھ مین ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے۔ چہارم وہ مجھے کفن پہنا کر مجھے میرے رب کے سپرد کرنے والے ہین۔ پنجم مجھے اسکا خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پھر زنا کیطرف رجوع کرین یا مسلم ہونیکے بعد پھر کافر ہو جائین +

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبعثنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب)

ابن عباس کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قیامت کے روز خدا تعالی مجھے اٹہائیگا درآنحالیکہ مین علی بن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوے ہونگا +

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لایتفرقان حتے یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونون جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہون -

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمة فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمة بیدہ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمرو بن اخی عبد اللہ ابن امیة وامرتہما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فی حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ مین جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھا ہوا تہا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا مین ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابو ثابت ہون جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابو ثابت جبکہ لوگون کے دل اپنی اپنی ہواؤن مین پرواز کر رہے تہتے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تہا - اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اڑ رہا تہا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا - اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین ام سلمہ کی جان ہے مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونون جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے مینے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بہتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تہا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والون سے لڑین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردون مین اور گہرون مین بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ مین خود نکلکر علی کی صف مین جا کہڑی ہوتی +

(۳) عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

يقول وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ايها الناس يوشك ان اقبض قبضا سريعا فينطلق وقد قدمت اليكم القول معذرة اليكم الا انى مخلف فيكم الثقلين كتاب الله عزوجل وعترتى اهل بيتى ثم اخذ بيد علي فرفعها فقال هذا مع القرآن والقرآن مع ذلك لا يتفرقان حتى يردا على الحوض فاسئلهما ما خلفتم فيهما (اخرجه ابن عقدة) ام المومنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگو خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب میں اس دار فانی سے رحلت کر جاؤں میں پہلے تمکو کہہ چکا ہوں کہ میں دو بھاری چیزیں تم لوگوں میں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں یہہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے میں ان دونوں سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے ÷

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعيد ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجه ابویعلی والضیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ÷

(۲) عن عبد الرحمن بن سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی الله علیہ وسلم فی نفر من المهاجرين ومر علی فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجه ابن مردویه) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے ÷

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول ان عليا مع الحق والحق معه لن يزولا حتى يردا علی الحوض (اخرجه ابن مردويه) ابو ذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونوں نہیں زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں ÷

(۴) عن ام سلمة قالت کان علی علی الحق من اتبعه اتبع الحق ومن ترکه ترک الحق عهدا معهودا قبل يومه هذا (اخرجه ابن مردويه) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھیں جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے ان کو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی یزول معہ حیث مازال اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان الحق معک وعلی لسانک وفی قلبک وبین عینیک (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دل میں ہے اور تیری دو آنکھوں کے بیچ میں ہے

(۷) عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اہلہا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدی معک (اخرجہ ابن مردویہ) ابو موسی الاشعری کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کیطرف پھر گئی بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حیان التیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن حیان التیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المومنین عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما عقر جملہا ودخلت دار البصرۃ فقال لہا اخوہا محمد انشدک اللہ اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یتفرقا فقالت نعم (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کی جب پاؤں کٹ گئے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لے گئیں انکے بھائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپنے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ فرمانے لگیں ٹھیک ہے۔

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن اصحاب النہر وعن ذی الثدیہ فاخبرتہا فقالت یا مسروق اتستطیع ان تاتینی بناس ممن یشہد فاتیتہا من کل سبع برجل فشہدوا انہم راوہ فقالت رحم اللہ علیا انہ کان علی الحق ولکنی کنت امراۃ من الاحماء (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے نہروان والون اور ذوالثدیہ کی بات پوچھی مینے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سُنائی فرمانے لگین اے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لائے جو اسکی گواہی دے سکین مین ہر ایک قبیلہ کا ایک ادمی انکی خدمت مین لیگیا انہون نے گواہی بیان کی کہ ذی الثدیہ کو انہون نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمانے لگین خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے مین ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والون کے بس مین تھی ❊

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المعونۃ کثیر المؤنۃ فرفع الیہ راسہ فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبآیاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک من جہل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہین کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہو گئے ابھی ان مین رمق باقی تھی کہ جناب امیر انکے سر پر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے اے زید خدا تجھ پر رحم کرے ہم نے تجھ کو نہین دیکھا مگر مدد کرنے مین سستی اور جلدی کرنے والا اور اہل و عیال کے نفقہ مین کثرت سے رنج کی برداشت کرنے والا زید نے یہ سُنکر سر اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے ہمنے آپ کو نہین دیکھا مگر اللہ کے ساتھ زیادہ علم والا اور خدا کی آیات کو زیادہ پہچاننے والا مینے آپ کی معیت مین ناواقفیت سے جنگ نہین کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی نکوکارون کے سردار اور بدکارون کے قاتل ہین خدا سے مدد پائی اس نے جس نے کہ انکی مدد کی اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑا بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع مین ہے تم نے انہین کیطرف میل کرنا ❊

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جہادھم فمن لم یستطع جہادھم بیدہ فیجاھدھم بلسانہ فمن لم یستطع بلسانہ فیجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شیء قال ادع لی ان ادرکتہم ان یعیننی و یقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر فخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابورافع تیرا کیا حال ہوگا جب قوم علی کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر اور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ میں اُن سے جہاد کرنا حق ہوگا جو شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے اُنکے ساتھ جہاد کرے۔ اور جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی بات نہیں ہے اگر تو ان لوگوں کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کریں اور یہ بھی تقویت دین۔ ابورافع کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہوگئے میں نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جنکا کہ حضرت نے ذکر کیا تھا ابورافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہولیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آگئے ❖

(۱۳) عن عبداللہ بن عبداللہ الکندی قال حج معاویۃ فاتی المدینۃ واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم متوافرون فجلس فی حلقہ بین عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر الخلیفۃ المقتول فضرب بیدہ علی فخذ ابن عباس ثم قال اما کنت احق واولی بالامر من ابن عمک قال وبم قال لانی ابن عم الخلیفۃ المقتول ظلما قال ھذا اذا یعنی ابن عمر اولی بالامر منک لان اباہ قتل قبل ابن عمک فاعرض عن ابن عباس واقبل علی سعد بن ابی وقاص وقال وانت یا سعد الذی لم یعرف حقنا من باطل غیرنا فیکون معنا او علینا قال سعد انی لما رایت الظلمۃ قد غشیت الارض قلت لبعیری ئخ فانختہ حتی اذا استفرت مصیبۃ قال واللہ لقد قرأت المصحف یوما بین الدفتین وما وجدت فیہ ئخ فقال اما اذا ثبت فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت مع الحق والحق معک قال لتجیئنی بمن سمعہ معک او لافعلن قال ام سلمۃ قال فقام فقاموا معہ حتی دخل علی ام سلمۃ قال فبدأ المعاویۃ فی الکلام فقال یا ام المؤمنین ان الکذابۃ قد کثرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یزال قائل یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل وان سعدا روی حدیثا زعم انک سمعتہ منہ قالت ما ھو قال زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت مع الحق والحق معک قالت صدق فی بیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الآن الوم ما کنت علیہ واللہ لو سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زلت خادما لعلی حتی اموت (اخرجہ ابن مردویہ) عبداللہ بن عبداللہ الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ میں گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب وہان پر بکثرت تھے وہ ایک مجلس مین گیا جہان پر عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے
معاویہ ابن عباسؓ کی ران پہ ہاتھ مار کر کہنے لگا کیا مین آپکے ابن عم (یعنے جناب امیر) سے خلافت مین
زیادہ مستحق نہیں تہا ابن عباسؓ نے کہا کیون کہنے لگا مین خلیفہ مقتول (یعنے عثمان رضی اللہ عنہ) کا
ابن عم ہوان ابن عباسؓ نے جواب دیا شاید یہ شخص یعنے عبد اللہ بن عمر مجھسے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اسکے والد
تیرے ابن عم سے پہلے شہید ہوے ہین ابن عباس ہونہہ پہیر کر سعد بن ابی وقاص کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا
اے سعد تو وہی شخص ہے جس نے کہ ہمارے حق کو ہمارے غیر کے باطل سے نہیں پہچانا اور ہمارا ساتھ نہین
دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب مینے دیکہا کہ اندہیرا تمام زمین پر چہا گیا ہے مینے اپنے اونٹ کو کہا بیٹھ
جا اور مینے اسکو بٹہا دیا۔ یہانتک کہ مصیبت ٹہیر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی مینے دن بہر اول
سے آخر تک قرآن شریف کو پڑہا ہے اس مین بیہودہ بات نہین پائی سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات تمنے
بہی ہو جائے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کیساتہ
ہے اور حق تیرے ساتہ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتہ چل تو نے کس کے مواجہہ مین اس حدیث کو سنا
ہے ورنہ مین تیرے ساتہ کچہ کر بیٹہون گا سعد نے کہا مینے جناب ام المؤمنین ام سلمہؓ کے سامنے اس
حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹھہ کہڑا ہوا اور اسکے ساتہ اور لوگ بہی اٹھہ کہڑے ہوے اور جناب ام سلمہ کی
خدمت مین گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المؤمنین جہوٹی باتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہین ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرتؐ نے نہین فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے انکا خیال
ہے کہ آپنے بہی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المؤمنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا انکا زعم ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تہا کہ تو حق کے ساتہ ہے ام المؤمنین فرمانے لگین سچ
کہتا ہے حضرتؐ نے اس حدیث کو میرے گہر مین ارشاد کیا تہا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب
مین ملامت کے قابل ہون جس بات پر کہ مین تہا واللہ اگر یہ حدیث مینے حضرتؐ سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے
تک ہمیشہ مین جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا ننتظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد
انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیله فقال ابوبکر انا هو یا رسول الله فقال لا فقال عمر انا هو یا رسول الله فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجه احمد والنسائی ومحی السنة البغوی فی شرح السنة وابو حاتم وابو یعلی وابن حبان وابو نعیم فی الحلیة والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم قال صحیح شرط الشیخین) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین حضور گھر سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈالکر فرمایا تم مین ایک ایسا شخص ہے کہ لوگون سے قرآن کی تاویل پر جنگ کریگا جسطرح سے کہ مینے اسکی تنزیل پر جنگ کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص مین ہون فرمایا نہین عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ وہ شخص مین ہون فرمایا نہین ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے ✢

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجه الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالی کے ارشاد مین (کہ پھر ہم کبھی تجھکو لیجاوینگے اور ہمکو انسے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کی شان مین نازل ہوئی ہے کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لینگے ✢

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول الله امرتنا بقتال هؤلاء فمع من قال مع علی ومعه یقتل عمار بن یاسر (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمکو ان لوگون کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے ✢

(۳) عن علی بن ربیعة قال سمعت علیا علی منبرکم هذا یقول عهد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وابن اثیر فی اسد الغابة) علی بن ربیعہ کہتے ہین کہ مینے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا عہد لیا ہے ✢

(۴) عن سعید بن جبادۃ عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین واما الناکثون فہم اہل جمل واما القاسطون فاہل الشام والمارقون فاہل النہروان (اخرجہ ابن عساکر) سعید بن جبادہ جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا گیا ہے پس ناکثین اہل جمل ہیں اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان +

(۵) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ ھذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر میں تشریف لائے تھے میں جناب امیر بھی آگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے +

(۶) عن علقمۃ عن عبد اللہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ ھذا واللہ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف لارہے تھے کہ جناب امیر بھی حاضر ہوگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو مارنیوالا ہے +

(۷) عن عقاب بن ثعلبۃ قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ سے روایت ہو کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین مع علی (اخرجہ ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہم نے ابو ایوب انصاری سے جاکر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مشرکوں کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں اب آپ مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت میں ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا ہے +

(۹) عن علقمۃ والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفہ من صفین فقلنا یا ابا ایوب

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعل اذنک واعیۃ یا علی فعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاماً الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی)

مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے مانگا ہے وہ سننے والا کان تیرے کانوں کو بنادے پس خدا نے ایسا ہی کردیا۔ جناب امیر کہا کرتے تھے پھر میں نے اس روز سے کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس رض قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وتعیھا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی وقال علی فما نسیت شیئاً بعد ذالک (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیا وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ) دریاد رکھتا ہے کان سننے والا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ اسے تیرے کان بنادے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسکے بعد مجھ کو کوئی بات نہیں بھولی۔

{۱۷} افمن کان مؤمناً کمن کان فاسقاً لا یستوون (سورۃ سجدہ) **ترجمہ** آیا وہ شخص کہ مؤمن ہو مساوی ہے مثل اسکی جو کہ فاسق ہے؟

(**تنبیہ**) اخرج الواحدی وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس۔ واخرج ابن جریر والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار۔ واخرج ابن عدی۔ والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی۔ والولید بن عقبۃ ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن عساکر من طریق لہیعۃ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انھا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطا ابن یسار سے روایت کیا ہے۔ اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہیعہ کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لساناً واملأ الکتیبۃ فقال لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقاً لعلی افمن کان مؤمناً کمن کان فاسقاً۔ قال قتادۃ ما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر بمنازل الفریقین فقال تعالے اما الذین

لمن الله اکرمک بنزول محمد صلے الله علیه وسلم فی بیتک والجمع ناقته تفضلا من الله واکراما لک حتی اناخت ببابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب به اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما الناکثون فقد قاتلناهم وهم اهل الجمل طلحة والزبیر واما القاسطون فهو منصرفنا من عندهم یعنی معاویة وعمرو بن العاص واما المارقون فهم اهل الطرفا والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) علقمہ اور اسود کہتے ہیں کہ جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بے شک اللہ تعالےٰ نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گھر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے لیئے تھی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگوں کے سوا تمہارے گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی آب آپ اپنے کندھے پر شمشیر رکھکر تشریف لائے ہیں کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو قتل کریں ابو ایوب کہنے لگے بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت میں تین گروہوں کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا وہ لوگ ناکثین اور قاسطین اور مارقین ہیں پس ناکثین اہل جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے اور قاسطین یہ لوگ ہیں جہاں سے کہ ہم واپس آرہے ہیں یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفا اور نخیلات اور نہروان ہیں واللہ مجھے نہیں معلوم کہ اب وہ کہاں ہیں لیکن انشاء اللہ انکے ساتھ بھی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت میں تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل (۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان ✣

(۱) واقعہ جمل دونوں جانب سے صحابہ کرام تھے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیرؓ سے نزع خلافت کا تھا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تھا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ میں بھی مبادرت ان سے نہیں ہوئی۔ صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تھے جو بخوف جان جناب امیر کی فوج میں آچھپے تھے۔ انہوں نے موقع پاکر دونوں لشکروں کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہوکر فوراً معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسلیئے انکی خطا کو خطا فی الاجتہاد سے علما نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین میں تمام مہاجر اور انصار جناب امیرؓ کے طرفدار تھے معدودے چند مؤلفة القلوب صحابہ امیر معاویہ کی طرفداری کرتے تھے واقعات پر نظر کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ بسبب نزاع خلافت کی تھی کو متاخرین اسکے فعل کو کسی لفظوں سے تعبیر کریں مگر خطائے منکری کا پلہ بھاری رہتا ہے
(۳) معرکہ نہروان میں کوئی صحابی جناب امیر کا مخالف نہیں ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت
نہیں واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ بحث میں ضمناً درج ہے۔ بہر حال اہل صفین کے اس فعل کی نسبت
مفصلہ ذیل بحث درج کیجاتی ہے۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من ھذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (اخرجہ
فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر السیلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تھے کہ اس امت کے
لوگوں میں سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی اور معاویہ باہم جھگڑنے کے لیے کھڑے ہونگے

(**تمہید**) یہ امر سچ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ مدارج تعظیم اور کثرت
ثواب کا مجوز اور تزاید حسنات کا موجب ہے۔ کوئی شرف خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اسکی حد تک نہیں پہونچ
سکتا لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی
جلیل القدر کیوں نہ ہو معصوم نہیں۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل ومناقب متواترات
کی حد تک پہونچ چکے ہیں محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہیں اور ان بزرگوں کی شان میں صدور معصیت
کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد ہے۔

اس امر کے متعین کرنے میں کہ وہ افاضل صحابہ کون ہیں اور کتنے ہیں جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہیں
علمائے کرام نے نہایت دقت نظر صرف کرکے یہ نتیجہ نکالی ہے کہ جو بزرگوار صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف
ہوئے ہیں وہ ہر طرح سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ اسکے بعد پھر کوئی ایسا مشہد نہیں جو معیار فضل سمجھا جائے
کیونکہ بعد میں اکثر منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ
الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل میں لکھتے ہیں (در میان صحابہ سبقت تقدم را موجبیہ لا یستوی منکم من
انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اعتبار باید کرد زیرا کہ ہر
قدر تقدم وسبق بیشتر وقت احتیاج اسلام وتقویت آن بیشتر چنانچہ بخرج حدیث قال صدقت وقلتم کذبت دلالت
بر آن وارد۔ پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد خود مثل ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وحمزہ وجعفر وعثمان بن مظعون وطلحہ وزبیر ومصعب بن عمیر وعبد الرحمن بن عوف وعبد اللہ بن
مسعود وسعید بن زید وزید بن حارثہ وابو عبیدہ وبلال وسعد وعمار بن یاسر وابو سلمہ بن عبد الاسد وعبد اللہ
بن جحش وغیرہم من نظائرہم بعد ازان اہل العقبہ باز اہل بدر بعد ازان مشاہد احد۔ تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ
رسید زیرا کہ انزال سکینہ وصفائی قلوب ایشان منصوص بنص قرآنی ہست اما بعد ازان لیس بالقطع صحیح

مشہود سے نیست کہ مدار فضل بران بودہ باشد زیراکہ درین مشہد جماعت منافقان بودند قولہ تعالیٰ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ) انتہی کلامہ رحمہ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکھا جاتا ہے تو وہ بھی انہین بزرگون کی علو شان کو متعلق پائے جاتے ہین۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا۔ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ و مثلہم فی الانجیل الخ فہذہ صفۃ من بدر الی تصدیقہ والایمان بہ وازرہ ونصرہ ولصق بہ وصحبہ ولیس کذلک جمیع من راٰہ ولا جمیع من امن وستری منازلہم من الدین والایمان وفضائل ذوی الفضل والتقدم منہم فاللہ تعالیٰ فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک و تعالیٰ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنے پروردگار تعالیٰ شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکے مونہہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے ان کی توراۃ مین اور یہ کہاوت ہے انکی انجیل مین۔ پس جن لوگون نے حضرت کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہے اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہے جسکو خدا نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہین ہے اور نہ ہر ایک شخص جو ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے۔ عنقریب ہے کہ دین و ایمان مین تو انکے درجون کو دیکھیگا۔ اور صاحبان فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا۔ پس خدا تعالیٰ نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ؞

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سو وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہے ؞

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہین

اور انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تھے۔ دوسری روایت مین ہے عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ کو سُنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندون سے بہتر ہو ✤

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تھے ✤

پس جو اصحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابدا انشاء اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شھد بدرا والحدیبیہ یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے (خدا راضی ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت کے نیچے تجسے بیعت کی) اور جس سے کہ خدا راضی ہوا اسپر کبھی ناراض نہین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے ✤

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین اگرچہ بعد مین بھی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوے ہین انکے فضائل ومناقب بھی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین ✤

تاہم باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجھنا بدیہیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین التفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکھتے ہین اذ لیس کل صحابی معصوما وکل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موصوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک شخص کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے نیکی کا نشان رکھنے والا ہے ✤

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قذف مین شریک ہونا۔ اور حاطب بن ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز کو افشا کرنا۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکھکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا شرب خمر کرنا۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا۔ اور ایک صحابی کا منع زکوۃ کرنا۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہوجانا جنکی تنبیہ کیلیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی فرمائی۔ ایسے واقعات ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا نہیں تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا محفوظ عن الخطا ہونیکے مناقض ہے÷

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہو تو پھر کونسی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ برحق کی بغاوت کرنے میں معذور یا مخطی بخطاء اجتہادی تصور کریں اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے میں کون سی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ میں سے شمار نہیں کیے جاتے۔ وہ نہ ہجرت میں شریک ہوئے نہ بدر میں نہ بیعت رضوان میں کہ انکو مناقب مخصوص تصور کیے جاویں انکا اسلام تو بعد مکہ کی فتح کے ہوا ہے جس میں بقول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہوگئے تھے علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں بذیل ترجمہ امیر معاویہ تحریر کرتے ہیں هو وابوه واخوه من مسلمة الفتح یعنے امیر معاویہ اور انکے والد ابوسفیان اور انکا بھائی فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے تھے÷

امیر معاویہ عامہ صحابہ۔ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہیں قال ابو عمر معاویه وابوه من المولفة القلوب (استیعاب للعلامہ ابن عبدالبر واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری واصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر وتاریخ الخلفا للسیوطی)۔ ہاں اس معصیت پر انکے ارتکاب کو بوجہ شرف صحبت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت نبوی و معافی مرتضوی اور عفو خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بدالفاظ سے یاد کرنا سخت برائی ہے÷

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطا فی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہیں÷

(اولًا) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہیں تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد بن قاسم العبادی آیات بینات میں لکھتے ہیں (الصحابة تنقسم الی مجتهدین وعوام) یعنے صحابہ کی دو قسمیں ہیں مجتہدین اور عوام ہمکو امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے قسم سے شمار کرسکیں۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کرلیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد بھی تھے۔ لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے لیے ادلہ ثلاثہ شرعیہ یعنے کتاب و سنت و اجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل میں (یعنے خلیفہ وقت سے محاربہ کرنے میں) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہیں ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے میں کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے میں یا کسیکو راہ صواب کی طرف مائل کرنے میں تیغ و شمشیر نکالنا۔ اور معرکہ قتال آراستہ کرنا جسمیں ہزارہا بے گناہ مسلمانوں کی جان تلف ہوجاے ہرگز جائز نہیں÷

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے مین کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے اسیبات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلۂ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کرنے کے لیے تھی۔ چنانچہ وہ صواعق محرقہ مین لکھتے ہین ومن اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ان ماجری بین معاویۃ وعلی من الحروب فلم یکن المنازعۃ فی الخلافۃ للاجماع علی حقیتہا لعلی یعنے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد مین سے ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوے ہین وہ خلافت کا جھگڑا نہین تھا کیونکہ جناب علیؑ کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا علامہ ابن حجر اور انکے بعض ہم خیال بزرگون کو اسلیے یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض مین امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائین۔ تاکہ اصحاب جمل کی بریت پر جو دلائل قائم ہو سکتے ہین وہی انکی برات پر قائم ہو سکین ❊

لیکن یہ بالکل خلاف نفس الامر ہے۔ واقعات چھپائی سے چھپ نہین سکتے ❊

(اولاً) اس امر پر تمام اہل سنت وجماعت کا اتفاق نہین ہے کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال وجدال سے جناب عثمان کے قاتلون کا طلب کرنا تھا۔ اور خلافت پر تنازع نہین تھا۔ چنانچہ عبدالشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ التمہید فی بیان التوحید مین لکھتے ہین وقال اھل السنۃ والجماعۃ بان معاویۃ فی حال حیوۃ علی ومن تابعہ کانوا مخطئین فی دعوی الامارۃ والبیعۃ باغین فی المقاتلۃ مع علی یعنے اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی مین امارت اور بیعۃ کے دعوی کرنے مین خطادار تھے اور جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے مین باغی تھے ❊

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول مین لکھتے ہین وبعض گویند کہ معاویہ در ابتدا طلب قاتلان عثمان میکرد و در آخر طلب خلافت ہم نمودہ بود و بصحت خلافت علی قائل نبود میگفت کہ بیعت او باشان با علی منعقد نیست چہ اہل حل وعقد از صحابہ مثل طلحہ و زبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند ولہذا تحت بیعت نمودند و معاویہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود و اذا ملکت فارفق بہم از ینجہت اورا طمع خلافت بہم رسیدہ بود و از اہل شام بیعت گرفتہ بود ❊

(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کے طلب کرنے ہی پر مقصور ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتے۔ تسخیر بلاد اور بیت المال مین دست درازی نکرتے لوگون سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور کبیر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنیکے لیے صلح نکرتے۔ مسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب مین لکھتے ہین قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علی مال یحمله الیه لشغله بعلی یعنی امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسیلیے صلح کرلی تہی تاکہ علی کے ساتھ جنگ کرنے مین مشغول ہون۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بہیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چھین لیتے۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکھتے ہین۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذها من ید محمد بن ابی بکر وھو عامل لعلی علیھا واستعمله معاویۃ علیھا یعنی پہر امیر معاویہ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تہے پہر امیر معاویہ نے اسپر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو در اصل خلافت کی طمع تہی +

(سوم) جبکہ تحکیم ہوچکی تہی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تہا تو ضعیف سے ضعیف روایت بہی اسکی تائید نہین کرتی۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو۔ پس اگر امیر معاویہ مدعی خلافت نہین تہے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیون راضی ہوگئے تہے +

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہوکر امارت عامہ انکے سپرد کی۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہوگیا۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پہر کبہی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی جستجو کی ہے۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے۔ باوجودیکہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چہ سال سے زیادہ کا زمانہ نہین گذرا تہا اور یہ امر ہرگز خیال مین نہین آتا کہ اس قلیل مدت مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلہم رہگرائے عدم ہوگئے ہون اور اس جماعت کثیر مین سے ایک متنفس بہی زندہ نرہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا +

خیر بطریق تنزل ہم بہی تسلیم کرلیتے ہین کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کو طلب کرتا تہا۔

اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر اس بغاوت مین امیر معاویہ کو معذور سمجہا جائے تو انکے مقلدین کو بہی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل +

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ یہ بادشاہ فلان مقتول مسلمان کے قاتلون سے قصاص نہین لیتا اسیلیے مین اسکے ساتھ جنگ کرتا ہون اور جن اس امر مین

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون - تو آیا کوئی فقہی جزیہ اسکی تائید کیلیے پیش کیا جاسکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید مین اسکو معذور سمجھ سکتا ہے +

(ب) مقتول کے خون کے لیے عند الشرع دعوی کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے اور شہود پیش کرکے دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پھر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے - نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے +

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے - تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہوجاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطائی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تھے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا - کیونکہ یہ فعل اس نے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے +

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطائی الاجتہاد تھا - تو کیا جناب امیر کی شان اقدس مین بر سر محراب و منبر سب و شتم کرنا بھی خطائی الاجتہاد تھا - عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی مع النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ رض نے انکو جناب ابو تراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم ابو تراب پر سب کیون نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات مین جبکہ اپنے عقب مین چھوڑا - تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون کے پاس چھوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھسے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے - پس ہم علم کیطرف بڑھے

اور آپ نے ارشاد کیا علی کہان ہین وہ انکی خدمت مین آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی انکھون مین لگا کر علم انکو دیا۔ اور اللہ نے انکو فتحدی اور جب یہ آیت نازل ہوی۔ پس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہاری بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمہاری جانون کو حضرت نے علی فاطمہ اور حسنین کو بلا کر فرمایا الہی میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین *

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثین ہین جن سے کہ ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے اس بدعت کو خطبہ مین ایجاد کیا تہا۔ جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے اسکو منسوخ کیا۔ یہ ایسے واقعات محققہ ہین کہ جس سے کسینے انکار نہین کیا۔ پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ بہی خطائی بالاجتہاد ہو سکتے ہین۔ حاشا وکلا۔

اکثر لوگون کو مفصلہ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطائی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے *

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر دور تک پہونچ جاتا ہے *

لیکن یہ وہم بالکل بادر ہوا ہے۔ اور ادنی تامل سے رفع ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت سے محاربہ کرنا معصیت ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہوین باب مین شرح و بسط کے ساتھہ اسپر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کے گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن معیط کا شارب خمر ہو کر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدۃ (استیعاب و اسد الغابہ و اصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ وعلی ابائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر چالیس درہ لگائے تہی اسیطرح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بہی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی عائشۃ فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تہا جو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان کہڑا کرنے مین کوشش کیا کرتا تہا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجہ صحابیت سے ساقط ہو گئے اور نہ کافر ہو گئے۔ اگر ہے تو صرف اس قدر کہ ان سے خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہو سکتا صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہیں ہو سکتا ۔

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ میں امیر معاویہ کے شریک تھے جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطائے منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہیں ہے ۔

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے ۔ اگر بنظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکھا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر میں امیر معاویہ کا شریک نظر نہیں آئیگا ۔ اور یہ دو تین صاحب افاضل صحابہ میں سے شمار نہیں کیے جاتے حرب صفین میں تمام انصار و مہاجرین اور بدریین جناب امیر علیہ السلام کے ربقہ اطاعت میں دکھائی دیتے ہیں ۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما ان باہمی مقاتلہ سے کہ دین میں ایک امر جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تھے ۔ کنارہ گزین ہو گئے تھے ۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اس وجہ سے نہیں تھی کہ وہ جناب امیرؑ کی خلافت میں شک و شبہ کرتے تھے ۔ بلکہ انہیں بزرگواروں سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیرؑ کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ میں علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ میں باغی گروہ سے نہیں لڑا عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسیٰ علی شیء الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئۃ الباغیۃ یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کسی بات کی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر میں باغیوں کے گروہ سے نہیں لڑا ۔

عن خیثمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیاً یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ واخطأ رأیی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ سعد ابن مالکؓ سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچھا نہیں کہتے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے یہ بھی ایک رای تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری رائے غلط نکلی ۔

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضائے بشریت ابتدا میں جناب امیرؑ سے کنارہ گزین تھے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تھی قال الشعبی ما مات مسروق

امنوا (خرجہ الواحدی) وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ولید جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے تیز نیزہ والا ہوں۔ اور تیز زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہے پس خدا تعالیٰ نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہو سکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہے مثل اس شخص کے جو کہ فاسق ہے؟ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ وہ دونو ہرگز نہ دنیا میں نہ خدا کے پاس آخرت میں برابر ہو سکتے ہیں۔ پھر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے۔ پر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں +

(۲) قال حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ ۵ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوّأ الولید من ذاک فسقا + وعلی متبوء ایمانا + لیس من کان مؤمنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یجزی الولید خزیا ونارا + وعلی لا شک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلقی هناک هوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق میں نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹھکانا جتایا۔ اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا۔ نہیں ہے وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہے عنقریب دوزخ میں ولید رسوا کیا جائیگا۔ اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملیگی پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملینگے۔ اور ولید وہاں رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاٰخر وجاهد فی سبیل اللہ لا یستون عند اللہ (سورۃ توبہ) کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ میں جہاد کیا نہیں ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت هذه الاٰیۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

(۲) اخرج ابوحاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول۔ والقرطبی۔ وابن اثیر فی جامع الاصول۔ والنسائی فی سننہ۔ والسیوطی فی الدر المنثور۔ والحافظ ابونعیم فی فضائل الصحابہ۔ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیها۔ فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشهر قبل الناس وانا صاحب الجهاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ و

حتے تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفہ عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مسروق رضی اللہ عنہ نہین فوت ہوئی جبتک کہ انہون نے خدا کی جناب مین جناب امیر سے جنگ مین مخالفت کرنے سے توبہ نہین کی (تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطاء منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جسسے امور دین مین ایک بڑا بھاری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم وبرہم ہوجاتا ہے ؛

لیکن الصحابۃ کلہم عدول سے محفوظون عن المعاصی کیسینے مراد نہین لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہی چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع مین لکھتے ہین والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل کغیرهم وقیل الی قتل عثمان وقیل الا من قاتل علیا یعنے اکثر علماء صحابہ کی عدالت کے قائل ہین بعض یہی کہتے ہین کہ صحابہ بھی عدالت مین دوسرون جیسے ہین بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عدول تھے اور بعض کہتے ہین کہ سب صحابہ عدول ہین مگر وہ لوگ جو جناب امیر سے لڑے ہین وہ عدول نہین ؛

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ الصحابۃ کلہم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس مین بھی بعض ائمہ نے کلام کیا ہے ؛

عبارت مندرجہ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلماء ہے۔ اسکی عبارت کو ملاحظہ کیا جاہیے۔ وہ لکھتے ہین والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا یبحث عنہا فی روایۃ ولا شہادۃ لانہم خیر الامۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان ومن طرأ له منہم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ہم کغیرہم فیبحث عن العدالۃ فیہم فی الروایۃ والشہادۃ الا من یکون ظاہر العدالۃ او مقطوعہا کالشیخین وقیل ہم عدول الی حین قتل عثمان ویبحث عن عدالتہم من قتلہ لوقوع الفتن بینہم من حینئذ وفیہم ممسک عن خوضہا وقیل ہم عدول الا من قاتل علیا فہم فساق لخروجہم علی الامام الحق مع ترجمہ اکثر علماء سلف وخلف عدالت صحابہ کے قائل ہین کہ روایت اور شہادت مین انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت سے بہترین ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے اس حدیث کو شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل کیا جاوے گا۔ بعض علماء کہتے ہین کہ صحابہ بھی روایت اور شہادت مین مثل دیگر اشخاص کے ہین انکی عدالت سے بھی بحث کی جائیگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

گئے اور بعض علما کا قول ہی کہ تمام صحابی جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک عدول تھے اور انکے نسل کے بعد ان میں فتنہ واقع ہونیکی وجہ سے انکی عدالت سے بحث کی جاتی ہے لیکن بعض خوض کرنے سے رکے ہوئے ہیں اور بعض علما کا مقولہ ہے کہ تمام صحابی عدول ہین مگر جن لوگون نے جناب امیر سے جنگ کی ہے وہ عدول نہیں ہین امام برحق پر خروج کرنے کی وجہ سے ❖

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ وسن طرار لہ قادح کی توضیح مین لکھتے ہین نبہ بہ علی عدم عصمتہم یعنے صاحب متن نے اس مقولہ سے صحابہ کی عدم عصمت سے آگاہ کیا ہے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات و المشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما حاصل تقریر علامہ یہ ہے کہ صحابہ سے جو محاربات اور منازعات وقوع مین آئے وہ کتب تاریخ مین درج ہین اور ثقہ لوگون کی زبانون پر مذکور ہین بظاہر اس امر پر دال ہین کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کرکے حد فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک وریاست وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا ❖

(د) تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابۃ عدول سے عدل فی الروایۃ مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی ۔ اور صحابہ عادل فی الروایۃ اسلیے تسلیم ہوئے ہین کہ جب علما نے طبقات رجال مین قوانین جرح و تعدیل کو جاری کیا ہے تو صرف بہ نسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث بچا ہوا پایا ہے۔

(چہاردہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جای تو اہل شام جن مین بعض صحابہ بھی شریک تھے موعود بوعید نار تصور کیے جاتین گے اور وعید نار مستلزم کفر ہے ۔ لیکن وعید نار بھی مستلزم کفر نہین کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر وزنا وسرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت نبی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جائے (پانزدہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا ٭

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ اسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے ٭

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل متباین تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہیں ٭ اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے خلافت کا دعوی نہیں کیا۔ اسلیے بعض علمانے انکے باغی قرار دینے میں تامل کیا ہے۔ اور امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد میں علامہ سعد الدین التفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ وذہب الکثیرون الی ان اول من بغی فی الاسلام معاویۃ یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے کہ اسلام میں سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہیں ٭

(ب) تمام کتب سیر و تواریخ باواز بلند پکار رہے ہیں کہ اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہیں کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے رات کو لڑائی شروع ہوگئی تو ناچار اصحاب جمل دفاع (یعنے حفاظت خود اختیاری) کیلیے اٹھ کھڑے ہوے (قال العلامۃ سعد الملۃ والدین التفتازانی فی شرح المقاصد والمحققون من اصحابنا رحمہم علی ان الحرب الجمل کانت فلتۃ لا من قصد من الفریقین بل کانت تہیجا من قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ حین صاروا فرقتین واختلطوا بالعسکرین واقاموا الحرب خوفا من القصاص وقصد عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یکن الا اصلاح الطائفتین وتسکین الفتنۃ فوقعت فی الحرب) یعنی ہماری محقق اصحاب رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ حرب جمل بلا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہوگیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی انگیخت تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونوں لشکروں پر جا پڑے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھا دیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونوں گروہ میں صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن لڑائی میں پھنس گئیں ٭

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہوگئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہوگیا۔ فوراً محاربہ سے کنارہ کش ہوگئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیر کھا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال اہل العلم ان علیا دعاہ فذکرہ اشیاء من سوابقہ وفضلہ فرجع طلحۃ عن قتالہ علی ما صنع الزبیر واعتزل فی بعض الصفوف ورماہ مروان ابن الحکم فقتلہ ولا یختلف العلماء الثقات فی ان مروان قتل طلحۃ یومئذ وکان فی حزبہ یعنے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر انکے سابقت اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر

زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیحدہ ہو گئے تھے مروان بن الحکم نے تیر مار کر انکو شہید کیا۔ اور علماء ثقات
میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو اسی دن مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے
گروہ میں سے تھا۔ وعن یحیی بن سعید قال قال طلحۃ یوم الجمل ع ندمت ندامۃ الکسعی لما شربت
رضی بنی حزم برغمی۔ اللھم خذ منی لعثمان حتی ترضی۔ فرماہ مروان بسہم فی رکبتہ۔ اخرجہ ابو عمر
صاحب الاستیعاب و ابن الاثیر فی اسد الغابہ ومحب الطبری فی الریاض بلکہ جناب طلحہ کا تجدید بیعت کرنا بھی
ثابت ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ از ثور بن مجزاۃ
کہ گفت گذشتم بطلحہ بن عبد اللہ یوم الجمل ووے افتادہ بود بر زمین در آخر رمق پس ایستادم بروی وبرداشت سر
خود را و گفت بدرستی ہر آئینہ مے بینم روی مردی را کہ گویا قرص ستارہ است گفت کیستی گفتم از اصحاب امیر المومنین علی گفت
فراخ کن دست خود را تا بیعت کنم ترا پس فراخ کردم دست خود را پس بیعت کرد و سپرد جان خود را پس آمدم نزد
علی و خبر دادم او را بقول طلحہ پس گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا کرد خدا تعالی کہ در آرد
طلحہ را در بہشت مگر آنکہ بیعت من در گردن او باشد۔ انتہی کلامہ۔

اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ باواز بلند شہادت دیتی ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوا جناب
امیر نے انکو بلا کر متنبہ کیا وہ فوراً اصحاب جمل کا ساتھ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کو چلے گئے اور وادی سباع میں بحکم
عمرو بن جرموز کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شہد الزبیر الجمل فقاتل فیہ
ساعۃ فناداہ علی وانفرد بہ فذکرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وقد وجدہما یضحکان
بعضہما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت لہ ظالم فذکر ذلک الزبیر فانصرف عن القتال نادما
مفارقا للجماعۃ التی خرج فیہا منصرفا الی المدینۃ فاتبعہ ابن جرموز فقتلہ بموضع یعرف بوادی
السباع وجاء بسیفہ الی علی فقال بشر قاتل ابن صفیہ بالنار یعنے پھر زبیر رضی اللہ عنہ فوج سے باہر نکلکر
حملہ آور ہوئے اور تھوڑی دیر تک لڑتے رہے پھر جناب امیر نے انکو بلایا اور تنہائی میں انسے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا کہ تمنے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہوئے پاکر پوچھا تھا اور حضرت نے
فرمایا تھا تم عنقریب علی سے لڑو گے اور تم انپر ظلم کرو گے جب جناب امیر نے انسے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑائی
سے نادم ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابن جرموز نے انکا پیچھا کیا اور وادی سباع میں انکو شہید کیا
اور انکی تلوار لیکر جناب امیر کے پاس حاضر ہوا جناب امیر نے فرمایا۔ ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری ہو۔
(**تنبیہ**) صفیہ بنت عبد المطلب جناب زبیر کی والدہ جناب امیر کی پھوپھی تھیں اور جناب زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے عمزاد بھائی تھے اسی لیے جناب امیر فرمایا کرتے تھے۔ اخواننا بغونا یعنے ہمیں

ہماری بھائیوں نے بغاوت کی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے - ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد مین لکھتے ہین - وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارھا (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا اظہار ندامت فرماتی رہین اور یہانتک رویا کرتی تہین کہ انکے سر کی اوڑہنی تر ہوجاتی تہی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما وقلت لہا ما تقولین فی علی فاطرقت رأسہا ثم رفعتہ وقالت ؎

اذا التبر حک علی المحک + تبین غشہ من غیر شک + وفینا الغش والذہب المصفی + علی بیننا

شبہ المحک (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہین جن سے کسینے انکار نہین کیا - پس کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا منشا کہ مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایک ہی روز مین ہوگیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہین اسیطرح سے اصحاب جمل بہی ہین جنکی برأت خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین وقد روی عن علی قال واللہ لارجوان اکون انا وعثمان وطلحۃ والزبیر ممن قال تبارک وتعالی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیر سے منقول ہو کہ فرماتے تہے خدا کی قسم ہے مین امید کرتا ہون کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان مین سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالی نے فرمایا ہے - اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیبون مین تہی خفگی بہائی ہوگئی - تختون پر بیٹہے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہین - انکے فضائل ومناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کیے جاتے ہین - اسکے ماسوا خود جناب امیر نے انکی برأت کی نسبت شہادت دی ہی - باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جاسکتا ہے - البتہ انکا جناب امیر پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہی جسکو خطائی الاجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے جنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین وبود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطا در اجتہاد +

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج ثابت کہ اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بہی ثابت ہی - برخلاف ان امور کے امیر معاویہ بقولے پانچ سال اور بقولے چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر رہے جنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑے ہین +

بلکہ مخالفت ہی پر بس نہین رہے۔ تسخیر بلاد اور دعوی خلافت کو منظور نظر رکھکر امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کرلی +

اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مد نظر نہین تھا تو محمد بن ابی بکر جناب امیرؑ کے عامل سے مصر کو کیون چھین لیا تھا +

بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہین اور انکے مناقب اصحاب جمل کے مناقب کے ہم پلہ ٹھیرائے جاتے ہین۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب منقبة اور امیر معاویہ کے مناقب غیر ثابتہ مین زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عفت پر قرآن ناطق ہے حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات سے مسلم اور مثبوت ہین۔ امیر معاویہؓ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہو الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی علیہ الرحمة مدارج النبوة مین لکہتے ہین وگفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در فضل معاویہ ہیچ حدیث امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہین ما اعرف لہ فضیلة الا لا اشبع اللہ بطنہ یعنے مین امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہین جانتا کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے خدا اس کے پیٹ کو نہ بھرے۔ دوسرے مقام پر بقول اما یرضی معاویة ان یخرج راسا براس زبان پر لاتے ہین یعنی معاویہ اس پر راضی نہین کہ سر بسر نجات پاجاے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی اخر عمرہ وخرج الی دمشق فسئل عن معاویة وما روی من فضلہ فقال اما یرضی معاویة ان یخرج راسا براس حتی یفضل وفی روایة ما اعرف لہ فضیلة الا لا اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان ومراة الجنان للامام عبد اللہ الیافعی) محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہین کہ مینے اپنے مشائخون کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمة اپنی آخر عمر مین مصر کو چہوڑ کر دمشق چلے گئے۔ وہان کے لوگون نے انسے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کی نسبت پوچھا امام نسائی نے جواب دیا۔ کہا امیر معاویہ اس بات پر راضی نہین ہوتے کہ وہ نجات ہی پاجائین کہ انکے فضائل کو بیان کیا جاے اور ایک روایت مین ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجھے انکی کوئی فضیلت معلوم نہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ پر کرے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث معاویة لیکتب فقیل لہ انہ یاکل فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا اشبع اللہ بطنہ (اخرجہ ابو داؤد الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ اگر کہنو

منگاوہ کھانا کھارہا ہے مین حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے ❁

بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہین کہ وہ کاتب الوحی تہے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بہی ثابت ہو سکتی ہے ❁

لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے مین بہی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث الدہلوی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین واما معاویۃ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبدالرحمن یکے از انجملہ است کہ مینوشت برای انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید کتابت نکردست در مواہب لدنیہ میگوید وی مشہور ست بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی را ملکہ مینوشت کتب ومناشیر را ❁

ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے ہے جسکا ثواب انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا مین لوگ قرآن شریف پڑہنے والے ہین یا ہوتے چلے آئے ہین یا ہوتے رہینگے انکے پڑہنے پڑہانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال مین ثبت ہورہیگا ❁

(چہلا وہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی سپرد فرماتے ❁

لیکن یہ وہم بہی بالکل بیجا ہے۔ کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتھ مین کرنے سے جو پیشتر باغی رہ چکا ہو۔ اور پہر تائب ہو کر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عاید نہین ہو سکتا۔ جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جا سکتا ہے ❁

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور مین محفوظ عن الخطا ہونا کسی طرح سے ثابت نہین ہوتا ❁

اسکی ٹہیک مثال ایسے ہے کہ ایک گاؤن کے مالک نے غلہ کا انبار مساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ کرے۔ پہر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہو جائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون کے سردار سے یہ عہد لیکر وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کردے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہین کہ تم مساکین پر صرف کیا کرو۔ اور اس مین خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے فتنہ وفساد

فرد ہو جائے اور خون ریزی مٹ جائے۔ تو اس صورۃ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارت گردن سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تھا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنوں کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے نہ اپنا ہی بچاؤ چھڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے۔

اور نہ ان رہزنوں کا افسر جس زمانہ تک کہ غلہ اسکی تفویض نہیں ہوا تھا اور وہ اس میں بیجا تصرف کرنا چاہتا تھا اعتراض سے بچ سکتا ہے ✤

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل میں صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ میں تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگر پھر وہ راہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کرکے شرائط کو پورا نکرے تو پھر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس عہد گیرندہ یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا ✤

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس میں اور حدود اللہ سے تجاوز کرکے بہن اور بھائی کی شادی کا مجوز ٹھیرنے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تھا اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج میں محق تھے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہیں کا حق تھا ✤

(ساتواں وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تھے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیوں انتخاب کیا تھا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیوں سپرد نہیں فرمائی تھی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد میں افضل صحابہ میں سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے ✤

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کی وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اسوجہ سے سپرد فرمائی تھی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہیں کیا تھا کہ بغیر اسکے خون ریزی کا انسداد محال تھا۔ اگر جناب امام کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بھی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تھا ✤

اسکے ماسوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تھا۔ اب مملکت عضوضہ کے عہد کی صبح نمودار ہونیوالی تھی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہیں کرتا تھا بمصداق اعط القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجھا اور جس امر کے لیے وہ برسوں سے کشت و خون کر رہے تھے انکے حسب منشاء انہیں کے سپرد کیا ✤

اب رہا یہ امر کہ امیر معاویہ تفویض امارت کے بعد بھی امام ہوئے ہیں یا نہیں اسکی نسبت اہل سنت وجماعت میں باہم اختلاف ہے فخر الاسلام حسن بزدوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اما بعد موت علی معاویہ هل صار اماما قال بعض اهل السنة والجماعة صار اماما وقال بعضهم لم يصر اماما انه لم يكن افضل الصحابة بعد علی بل كان من الصحابة يومئذ هو افضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة ولان احدا من الصحابة لم يره امام حق ولم يعقد له عقد الامامة ومعاوية ما كان من جملة الخلفاء ولكن كان من جملة الملوك یعنے جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی امیر معاویہ امام ہوئے ہیں یا نہیں بعض اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ امام ہوگئے تھے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگوں کے قول کی وجہ کہ جو کہتے ہیں کہ امام نہیں ہوئے یہ ہے کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اسوقت کے موجودہ صحابہ سے افضل نہیں تھے بلکہ اسوقت اکثر ایسے اصحاب موجود تھے جو نسب اور علم اور تقوی اور شجاعت میں امیر معاویہ سے بدرجہا افضل تھے اور امیر معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ بادشاہوں میں سے تھے اسلیئے کسی صحابی نے انکو امام نہیں تسلیم کیا اور انپر امامت کا عقد نہیں ہوا *

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفاء میں سے نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے چلے آرہے ہیں تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین السیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف سے نقل کرتے ہیں عن سعيد بن جمهان قال قلت لسفينة ان بني امية يزعمون ان الخلافة منهم قال كذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من اشد الملوك واول الملوك معاوية یعنے سعید بن جمہان کہتے ہیں میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفاء جانتے ہیں وہ کہنے لگے یہ کنجی عورت کے جنے جھوٹ بکتے ہیں یہ لوگ سخت ترین بادشاہوں میں سے ہیں اور انمیں سے پہلا بادشاہ معاویہ ہے *

فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ المیسر میں لکھتے ہیں ومعاوية ما كان من جملة الخلفاء ولكن كان من جملة الملوك على ما روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم بعده ملك عضوض وقد تم ثلاثون سنة بعلي (انتهى كلامه) یعنے معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ ملوک میں سے تھے بدلیل اس حدیث کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میری بعد تیس برس تک رہے گی پھر ایک درندہ بادشاہی ہوگی۔ اور تیس برس جناب امیر علیہ السلام تک پورے ہو چکے تھے *

(آٹھواں وہم) سواد اعظم اہل سنت وجماعت نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطا فی الاجتہاد ہے۔ اور وہ اس میں معذور بلکہ ماجور اور مصاب تھے اسکے برخلاف خطاے منکر کا قائل ہونا ان کو باغی اور عاصی قرار دینا۔ خارق سواد اعظم بنتا ہے اور من شذ شذ في النار کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے *

یہ ایک بڑی بھاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برأت پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے ❊

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہوتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل وعقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی شرکت مین چند صحابہ جنکی تعداد جمع قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نو مسلمانون کی جمعیت کو ساتھہ جنکے امور دین مین ماہر ہونے کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اهل العلم كنا فی دمشق الشام نبحث عن معاوية وعلی وكان قوم من العامة يأتون فيستمعون منا فقال لی ذات يوم بعضهم وكان اعقلهم واكبرهم لحية كم تطنبون فی علی ومعاوية فقلت فما تقول فی ذلك قال من تريد قلت علی ما تقول فيه قال أليس هو ابو فاطمة قلت ومن كانت الفاطمة قال امراة النبی صلی الله علیہ وسلم بنت عائشة اخت معاوية قلت فما كانت قصة علی قال قتل غزاة حنين مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑھی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا اگر ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تیری اس مین کیا راے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتا کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین وانصار اہل حل وعقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت وجماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطای منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین ❊

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام واہل بیت عظام وانصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آرا سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دھبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی معذوری کو نہ تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ ــ "مخالفی کہ داشت با حیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق در انجا بدست حیدر بود۔ جنگ با او خطای منکر بود"۔ کا قائل ہو تو اسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے۔

(ب) یہ حجت خطابیات کی قسم سے ہے نہ برہانیات سے۔ ایسے دلائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اثبات حجت

والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله ابوحاتم۔ اور ابو الشیخ۔ اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور ابن مندہ اور ثعلبی اپنی تفسیر میں اور واحدی اسباب النزول میں اور قرطبی اور ابن اثیر جامع الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی درمنثور میں اور حافظ ابونعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا میں خانہ کعبہ کا متولی ہوں اور اگر میں چاہوں تو وہیں رہا کروں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں زمزم کا متولی ہوں اور اسکا نگہبان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا مینے چھ مہینے پیشتر لوگوں سے نماز پڑہی ہے اور میں خدا کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہوں پس خدا تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (سورۂ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور نہ انکو ڈر ہے نہیں اور نہ وہ غم کھاتے ہیں

عن ابن عباس رض فی قوله تعالی الذین ینفقون اموالهم الخ قال نزلت فی علی کانت معه اربعة دراهم فانفق فی اللیل درهما وفی النهار درهما وفی السر درهما وفی العلانیة درهما فانزل الله تعالی هذه الآیة (اخرجه الواحدی وابوبکر بن مردویه) والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم دن کو اور ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر پس خدا تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا ✤

{۲۰} سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج (سورۂ المعارج) ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافروں کے لیے نہیں کوئی اسکا دفع کرنیوالا۔ عذاب اللہ کی طرف سے ہے جو سیڑہیوں والا ہے ✤

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره ان سفیان بن عیینة سئل عن قوله تعالی سال سائل بعذاب واقع الخ فیمن نزلت فقال للسائل لقد سالتنی عن مسئلة ما سالنی احد عنها قبلک حدثنی الامام ابوجعفر محمد عن آبائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاه فعلی مولاه فشاع ذلک فطار فی البلاد وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانا خ راحلته فنزل عنها فقال یا محمد امرتنا عن

سے عجز کی دلیل ہے۔ اس سے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کے مخالف کہہ سکتے ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل اور مقدمات مسلمہ بھی اسی قبیل کے ہونگے ✦

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت افراد مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب جنکی جماعت بمقابلہ احناف کے نہایت قلت کے ساتھہ اسلامی دنیا مین آباد ہے۔ من شذ شذ فی النار کے مورد سمجھے جاتے ✦

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علماء کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی رعایت پر کسی قسم کا اشارہ بھی کیا ہو۔ بلکہ جناب امیرؑ کے ساتھہ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ کرنے سے بھی مستفاد ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کے ساتھہ انکی مخالفت کو بغاوت اور اس بغاوت کو عصیان سمجھتے تھے۔ اور انکے ساتھہ جنگ کرنا واجب جانتے تھے ✦

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ یاد دلایا تھا جس سے وہ یقیناً اہل صفین کو خاطی۔ باغی۔ عاصی سمجھتے تھے۔ اور ان کو ایسا سمجھنے مین بعیت امام وقت انھون نے اجماع کر لیا تھا۔ اور انکا اجماع تقتلک الفئۃ الباغیۃ سے منصوص تھا ✦

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔

(۲) عن ام سلمۃ قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیھم اللبن وقد اغبر شعرۃ صدرہ قالت فواللہ ما نسیت وھو یقول اللھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر الانصار والمھجرہ + وقالت جاء عمار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور آپ کے سینہ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تھے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجھے ابتک یاد ہے

آنحضرت فرماتے تہے بتحقیق نیکی آخرت ہی کی نیکی ہے ای پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخش دی اتنے مین عمار آئے حضرت نے ان سے فرمایا تجہے باغی گروہ قتل کریگا +

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاتل عمار و سالبہ فی النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور انکو برا کہنے والا دوزخ مین ہوگا +

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال حدثنی من ھو خیر منی ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ مجہ سے اس نے بیان کیا ہے جو مجہ سے بہتر ہے یعنے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجہے باغی گروہ قتل کریگا۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنۃ لبنۃ وعمار لبنتین لبنتین فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وھو یقول یا عمار الا تحمل کما یحملون اصحابک قال انی ارید الاجر من اللہ قال فجعل ینفض التراب عنہ وھو یقول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تہے ہم ایک ایک اینٹ اٹہا رہے تہے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹین اٹہاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکہا آپ عمار کے سر سے مٹی جہاڑنے لگے اور فرمایا تم کیون اپنے دوستون کیطرح سے ایک ایک اینٹ نہین اٹہاتے عمار نے عرض کیا مین خدا سے اجرت چاہتا ہون حضرت نے انکے سر سے مٹی جہاڑ کر فرمایا اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا +

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معہ یقتل عمار ابن یاسر (اخرجہ بن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتہ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمین ان لوگون کے ساتہ لڑنیکے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت مین فرمایا علی ابن ابیطالب کی معیت مین اور انکے ساتہ عمار بن یاسر بہی قتل ہونگے +

(۷) عن حبۃ العرنی قال قلت لحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئۃ التی فیہا ابن السمیہ فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال تقتلہ الفئۃ الباغیۃ

(اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حبہ بن عرنی ناقل ہین کہ ہمنے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچہ بتادو کیونکہ ہم فتنون سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتہہ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین کیونکہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہے کہ تجہے باغی گروہ قتل کریگا ✦

(۸) عن حبۃ العرنی قال شہد خزیمۃ فی الجمل وھو لا یسل سیفہ وشہد صفین وقال لا اسلی ابدا حتے یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال فلما قتل عمار قال خزیمۃ قد ظہرت لی الضلالۃ ثم اقترب فقاتل حتی قتل (اخرجہ الخوارزمی) حبۃ العرنی نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہون نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور پہر صفین مین حاضر ہوئی اور کہنے لگے مین کبہی تلوار نیام سے باہر نہین نکالون گا جب تک کہ عمار شہید نہ ہوجائینگے پہر مین دیکہونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئی سنا ہی کہ انکو باغیون کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجہے گمراہی ظاہر ہوگئی ہے پہر بڑہکر لڑے اور شہید ہوگئے ✦ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۹) عن محمد بن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت قال شہد خزیمۃ الجمل وھو لا یسل سیفا وشہد صفین ولم یقاتل وقال لا اقاتل حتی یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول تقتلہ الفئۃ الباغیۃ فلما قتل عمار قال خزیمۃ قد ظہرت لی الضلالۃ ثم تقدم فقاتل حتی قتل (اخرجہ ابن الاثیر فی اسد الغابۃ واحمد) عمار بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تہے لیکن انہون نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پہر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہوجائینگے مین دیکہہ رہا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اب گمراہی کا مجہ پر اظہار ہوگیا ہے۔ پہر خزیمہ بڑہے اور لڑائی کی اور قتل ہوگئے ✦

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ستقاتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی الحق فمن لم ینصرک فلیس منی (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری مدد نہین کریگا وہ مجہ سے نہین ہی ✦

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شہدنا صفین مع علی فرأیت عمار بن یاسر لا یاخذ فی ناحیۃ ولا واد من اودیۃ صفین الا رأیت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبعونہ کانہ علم لہم (اخرجہ ابن الاثیر

فی اسد الغابہ) ابو عبد الرحمن ناقل ہیں کہ ہیں صفین میں حاضر تھا میں نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ صفین کے کسی میدان کیطرف نہیں جاتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتھ ساتھ نہیں ہوتے تھے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تھے +

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربة لبن فقال ان رسول الله صلے الله علیہ قال آخر شربة تشربها من الدنیا شربة لبن فشربها وقال ابو عبد الرحمن قال عمار الیوم القی الاحبة محمدا وحزبه وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابی البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز عمار بن یاسر کہنے لگے مجھے کچھ پلاؤ پس انکے پاس پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیے گا دودھ ہوگا۔ پس عمار نے پی لیا۔ اور ابو عبد الرحمن ناقل ہے کہ اسوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب وہ شہید ہونے کو تھے کہنے لگے مجھے میرے کپڑوں ہی میں دفن کرنا تاکہ قیامت میں میں انہیں کپڑوں میں جھگڑونگا

تنبیہ - قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنة وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی وتسعون - ابن الاثیر اسد الغابہ میں لکھتے ہیں کہ ان کی عمر اس روز چورانوین برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ ترانوین برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں اکانوین برس کی تھی +

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیہ المزنی وقیل الجهنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ آخر فاحتز رأسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منهما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص والله ان یختصمان الا فی النار - والله لوددت انی مت قبل هذا الیوم بعشرین سنة (اسد الغابہ) اور انکے قاتل میں اختلاف ہے کہتے ہیں کہ ابو الغادیہ المزنی نے قتل کیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تھا جب وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے اُنپر چڑھکر انکا سر کاٹ لیا پس وہ دونو جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک ان میں سے یہی دعوی کرتا تھا کہ میں نے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے لگا واللہ یہ دونوں نہیں جھگڑتے مگر دوزخ میں گرنیکے لیے واللہ میں اگر بیس برس اس سے پہلے مرجاتا اچھا سمجھتا تھا

(۱۳) عن عبد الله بن الحارث قال انی لسائر مع عبد الله بن عمرو بن العاص ومعاویة فقال عبد الله بن عمرو سمعت رسول الله صلے الله علیہ یقول عمار تقتلہ الفئة الباغیة قال عمرو یا معاویة اتسمع ما یقول هذا فحدث بہ فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتھ سفر میں تھا عبد اللہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اسکو باغیوں کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ نے اسے اپنی طرف کھینچکر کہا ہم نے قتل کیا ہے اس نے قتل کیا ہے جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا +

(۱۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لابیہ حین قتل عمار وقد قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما قال فقال عمرو لمعاویۃ اتسمع ما یقول عبد الله فقال انما قتلہ من جاء بہ وتسمعہ اهل الشام فقالوا انما قتلہ من جاء بہ فبلغت علیا فقال یکون النبی صلی الله علیہ وسلم قاتل حمزۃ لانہ جاء بہ (اخرجہ الخوارزمی) عبد الله بن عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جبکہ عمار رضی الله عنہ شہید ہو گئے۔ جو کچھ کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تھا فرمایا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہمنے عمار کو مارا ہے اس شخص نے مارا جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیوں نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے قتل کیا جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔ جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی الله عنہ کے قاتل آنحضرت صلے الله علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے *

(۱۵) عن علقمۃ والاسود قال اتینا ابا ایوب الانصاری رضی الله عنہ عند منصرفہ عن صفین فقلنا یا ابا ایوب ان الله اکرمک بنزول محمد صلی الله علیہ وسلم فی بیتک والمجیئ ناقتہ تفضلا من الله واکراما لک حتے اناخت علی بابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب اهل لا الہ الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم امرنا بقتال ثلاثۃ مع علی الناکثین والقاسطین والمارقین فاما الناکثون فقد قاتلناهم اهل الجمل والقاسطون فهذا منصرفنا من عندهم والمارقون فهم اهل الطرفاء والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله قال وکان فی بیتی رسول الله صلے الله علیہ وسلم ولیس فی البیت غیر رسول الله صلے الله علیہ وسلم وعلی جالس عن یمینہ وانا عن یسارہ وانس قائم بین یدیہ اذ تحرک الباب فقال صلے الله علیہ وسلم انظر یا انس من فی الباب فخرج انس فقال هذا عمار بن یاسر فقال افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس ودخل عمار فسلم علی رسول الله صلے الله علیہ وسلم فرحب بہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم وقال انہ سیکون من بعدی فتنۃ فی امتی حتے یختلف السیف فیما بینهم وحتی یقتل بعضهم بعضا فاذا رأیت یا عمار ذلک فعلیک بهذا الاصلع وان سلک الناس علی واد فاسلک وادی علی ان علیا لا یردک عن هدی ولا یدلک علی ردی یا عمار طاعۃ علی طاعتی وطاعتی طاعۃ الله یا عمار من یقلد سیفا اعان بہ علیا علی عدوہ قلدہ الله تعالی یوم القیمۃ وشاحین من درر ومن یقلد سیفا اعان بہ عدو علی قلدہ الله یوم القیامۃ وشاحین من نار (اخرجہ احمد وابن عساکر وزاد الخوارزمی یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی الحق والحق معک علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی الله عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے ان سے کہا اے ابو ایوب بیشک آپکے گھر میں آنحضرت صلے الله علیہ وسلم فروکش ہوئے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور دوسرں کے گہر کے واحضرت کی اونٹنی آپ کے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا کا خاص فضل تہا آپ کے لیے - اب آپ کلمہ کہنے والوں کو قتل کے لیے کندہے پر تلوار رکہکر آئے ہین - ابوایوب کہنے لگے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت جناب امیر ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فرمایا تہا - پس ناکثین اصحاب جمل ہین - اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس ہوے ہے اور مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین - لیکن انشاءاللہ انکے ساتھ بہی جنگ کرنا ضروری ہے - پہر ابوایوب کہنے لگے کہ میرے گہر مین حضرت رونق افروز تہے اور علی و ہنے طرف بیٹھے ہوئے تہے اور مین بائین طرف تہا - انس سامنے کہڑے تہے ناگہان دروازہ ہلا حضرت نے فرمایا ای انس دیکہہ دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرت نے فرمایا عمار پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیے دروازہ کہولدے - عمار نے حاضر ہوکر حضرت سے سلام عرض کیا حضرت نے جواب سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کہ لوگون مین تلوار چل جائے گی اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکہے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجہے لازم ہے کہ اس اصلع یعنے جناب امیر کا ساتہ اختیار کرے - علی تجہے ہدایت سے نہین پہیریگا - اور برائی کی طرف رہنمائی نہین کریگا - اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے ای عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا - خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اسحدیث مین یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتہ اور حق تیرے ساتہ ہوگا

(۱۶) عن عبد اللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبد اللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجہسے میرے باپ نے بیان کیا ہی کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجہے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی گروہ کے ساتہ نہین لڑا ✤

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی راس عمار یقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبد اللہ بن عمرو لیطلب احد کما نفسا اصاحبہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) مسعود بن مسعود بن حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تہا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جہگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان مین بہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبد اللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسرے دوست کی ذلت پر کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا ❖

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلک الفئة الباغیة ہو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلک الفئة الباغیہ نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے ❖

قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تقتل عمارا الفئة الباغیة وہذا اخبار بالغیب اعلام نبوتہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے (تنبیہ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل لذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن طلحة الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السؤل مین لکہتے ہین قیل معاویة کان من کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکان خال المؤمنین فکیف یحکم علیہ وعلی من معہ بکونہم بقتال علی بغاة فی فعلہم جائرین عن سنن الصواب بقصدہم قاصدین بما ارتکبوہ من فعلہم الحیف فی زمرة الخارجین عن طاعة ربہم قلت لم احکم علیہم بصفة البغی ولوازمہا وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بہا نقلا واتباعا فانہ روی الائمة الاعیان من المحدثین فی مسانیدہم الصحاح احادیث متعددة ترفع کل واحد منہم حدیثہ بسندہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلک الفئة الباغیة وہذہ الاحادیث لاخلل فی اسنادہا ولا اضطراب فی متونہا فثبت بہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف الفئة القاتلة عمارا بکونہا باغیة وصفة البغی لا ینفک عنہا وہی لازمہا۔ والبغی عبارة عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعة ربہ فتکون الفئة القاتلة عمارا متصفة بہذہ الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتہی کلامہ)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے ماموں تہی تم انپر اور انکے متبعین پر۔ علی علیہ السلام کے ساتہہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کو مرتکب اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی وصف

اور اسکے لوازمات کا حکم بغاوت اور جھوٹ اور اپنی طرف سے گھڑ کر نہیں بلکہ بیننے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع کے کیا ہے جسکو محدثین میں سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندوں میں متعدد حدیثوں کے درمیان روایت کیا ہے اور ہر ایک ان میں سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تھا تجھے باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ جنکی اسناد میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہے۔ اور ان احادیث کے متون میں بھی کسی قسم کا اضطراب نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتھ قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہیں پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جائر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالوں کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صفات کے ساتھ متصف ٹھہرا ✤

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین میں سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکھتے تھے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تھے لیکن اس فعل میں متاول تھے۔ یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہیں تھا۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ بروی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وکان علی علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا ای غیر عالم ابطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تھے اور امیر معاویہ باطل پر تھا مگر اپنے فعل میں تاویل کرنے والا تھا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہیں تھا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ انکی شہادت ہمارے گروہ کے ہاتھوں سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلوں کی نسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا ہے جس کا کہ خود انکو بھی علم حاصل ہو گیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پھر کونسی ایسی تاویل تھی جو ان کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تھی ✤

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہیں انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو ✤

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تھا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہما اللہ کی حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کر دیا تھا ✤

یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہیں ہو سکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پا سکتا ہو بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہیں شرح مواقف میں میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وذہب الیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربوا علی لانہما امامان فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضهم کالقاضی ابی بکر ذهب الی ان هذه التخطیة لا یبلغ حد الفسق ومنهم من ذهب الی التفسیق کا

وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور امت اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنیوالے خطا کار تھے۔ کیونکہ وہ دونون امام تھے۔ اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا مگر بعض شخص مثل قاضی ابوبکرؒ کی اس طرف گئے ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی اسکے فسق ہونیکے بھی قائل ہین *

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخر کار اپنی خطا سے رجوع کیا تھا *

بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے *

بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عنداللہ ماجور سمجھتے رہے ہین *

پس ایسی صورتون مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطائی الاجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے اور انکے خطای منکر کے قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔ جو لوگ کہ خطائی الاجتہاد کے قائل ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔

دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہین تھی جس مین انکو کد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔ دوم اس رد وقدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے تھے جنپر کہ صحابیت کے لفظ کا اطلاق ہوتا تھا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار کیا۔ انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجھتے اسی لکیر کو پیٹتے رہے۔ اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہوسکتے ہین کہ طبقہ اولی سے علمائے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہ کے خطائی الاجتہاد کیطرف ہے *

معہذا اگر تلاش کیا جاے تو اکثر ایسے محدثین بھی نکلینگے جنکی راے خطائی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان رکھتی ہے۔ چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین لکھتے ہین ؎

قال النواصب قد اخطأ معاویۃ — فی الاجتہاد واخطا فیہ صاحبہ
والعفو فی ذاک مرجو لفاعلہ — وفی اعالی جنان الخلد راکبہ
قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا — فی النار قاتل عمار وسالبہ

واما دعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم الشقی کان مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ ونفو

باطلا یروج بہ ما یراہ اجتہاد المریق فی الدنیا مبطل او لا بات احل منکر الا و قد اہب لہ غدرا ۔

ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہین کہ امیر معاویہ انکو دوست سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے جسکو فاعل کے لیے خدا کی عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد کے درجات عالی مین ہوگا ہم کہتے ہین تم لوگ جھوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پیر حضرتنے ہمسے کیون فرمایا تھا کہ عمار کا قاتل اور اسکی مقتول ہونیکے بعد اسکے ہتیار لیجانیوالا جہنم مین ہوگا امیر معاویہ کیلیے الم جنگ کے بارے مین اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہی جیسیکہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل کے ابن ملجم شقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل مین مجتہد قرار دیتا ہی چنانچہ ابن حجر نے تلخیص مین ابن حزم سے ہمارا تکو نقل کیا ہی جبکہ کوئی شخص اپنے ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہوکر ہذیان بکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا مین کوئی امر باطل نہین رہیگا جسکے لیے عذر نہ گہڑ لیا جائے ۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی ۱۷۷ سبع وسبعین ومائۃ توفی بالکوفۃ ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی و کان عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل علیا عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر مین لکھتا ہی کہ قاضی شریک کا ۱۷۷ مین انتقال ہوا ہی وہ مہدی باللہ کی خلافت کے زمانہ مین قاضی بغداد تھے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تھے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی حلیم تھے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان نبجائے اور حضرت علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہین ہوسکتا ۔

امیر معاویہ کو ہم بھی صحابی اور خال مومنین جانتے ہین ۔ خدا انپر رحم کرے مانکے بعض افعال سے دل لرزتا ہے لیکن بلحاظ شریعت کچہ نہین کہا جاسکتا ۔ صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ انسے خطاے منکر سرزد ہوئی ہے ۔

اس بحث کے سوا ان سے بعض امور ایسے سرزد ہوئے ہین کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹھتا ہے مثلا جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین لکھا ہے قال قتادہ سم الحسن بن علی سمتہ امراتہ الجعدہ بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حسن بن علی علیہ وعلی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ کی لاگ سے تھا ۔

علی ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احمد کہتے ہین کہ مینے یحیے سے پوچھا کیا تمہین معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

اللہ عزوجل ان نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ
منک وامرتنا بالزکوٰۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ
منک ثم لم ترض بھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک نفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی
مولاہ فھذا شیٔ منک ام من اللہ عزوجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ والذی لا الٰہ الا ھو ان
ھذا من اللہ عزوجل فولی الحارث بن نعمان الفھری یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان
ما یقول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حقا فامطر علینا حجرۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل
راحلتہ حتی رماہ اللہ عزوجل بحجر سقط علی ھامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عزوجل
سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کی بارے میں پوچھا کہ یہ آیت
کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھا امام جعفر محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب
کہیں پہونچ گئی۔ حارث بن نعمان الفہری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر
حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الٰہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لئے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے
مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمکو زکوٰۃ دینے کے لئے
کہا ہم نے وہ بھی آپکا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہمکو حج کرنیکا حکم دیا ہم نے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے
روزہ رکھنے کے لیے کہا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا۔ اسپر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر
اٹھایا اور انکو ہمپر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپ کیطرف سے ہے
یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان
یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کیطرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو معاذ اللہ
ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالےٰ نے اسپر ایک آسمانی
پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالیٰ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک
مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی
طرف سے ہے جو سیڑہیوں والا ہے +

{۲۱} یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (سورہ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دو اس

تھے وہ کہنے لگے ہاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مین سے تھے بیگناہ بھوک سے اور پیاس سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی سعید المقبری ان معاویۃ حین حج قدم علی عائشۃ فاستاذن علیہا فاذنت لہ فلما قعد قالت لہ یا معاویۃ اما خشیت اللہ فی قتل حجر ابن عدی واصحابہ یعنے سعید بن مقبری سے روایت ہو کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگین اے معاویہ تجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستون کے قتل کرنے مین خدا کا خوف نہ آیا *

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہین کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار ہوتا ہے چنانچہ جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن سعید بن دینار قال قال معاویۃ انی رایت منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وعصاہ لا یترکان بالمدینۃ وھم قتلۃ عثمان واعداؤہ فلما قدم طلب العصا وھی عند سعد القرظ فجاء ابو ھریرۃ وجابر بن عبد اللہ فقالا ننشدک اللہ عز وجل ان تفعل ھذا فان ھذا لا یصلح یخرج منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من موضعہ ویخرج عصاہ الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیہ ست درجات فھو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما صنع یعنے سعید بن دینار سے ناقل ہو کہ امیر معاویہ نے کہا مین مناسب سمجھتا ہون کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ مین نہین رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن ہین جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر مین تھا منگوایا ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما آکر کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہین کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت نے اپنے منبر مبارک کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام مین لیجانا اچھا نہین ہے۔ لیکن معاویہ نے منبر کو توڑ کر اسکے چھ درجے اور بڑھا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑہیونکا ہے۔ پھر لوگون کے پاس اپنے ارتکاب کا عذر پیش کیا *

اسی طرح سے لوگون کا خصی کرانا بھی انہین کے محدثات مین سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وفی الاوائل للعسکری قال معاویۃ اول من اتخذ الخصیان لخاص خدمتہ یعنی عسکری کتاب الاوائل مین لکھتے ہین کہ پہلے اسلام مین جس نے کہ آلت کٹی خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہین *

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کسری وقیصر کی سنت پر برخلاف عہدنامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہیں کے محدثات سے ہے +

اخرجہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طرق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المومنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبدالرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں اور لفظ انہیں کے ہیں بطریق کئی کہ مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑھا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تھا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اپنے اہل بیت میں سے نہیں بنایا گو کوئی کیسا ہی کیوں نہ ہو ۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تھا کیونکہ انہوں نے بھی اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہیں مگر معاویہ حسب عہدنامہ یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانیکے مجاز نہیں تھے کیونکہ عہدنامہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پھر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرۃ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی شرطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خثیمۃ من طریق عبداللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج میں سند قوی کے ساتھ ابی بصرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط لی ہے ۔ اور ابن ابی خیثمہ عبداللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہو گئے ۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتھ اور امیر معاویہ شامیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب دونو لشکر باہم اکٹھے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کر لی +

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تھا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہدنامہ خلیفہ بنجائیں گے اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑھنا بھی انہیں کے محدثات سے ہے قال الزھری اول من

احدث الخطبة قبل الصلوٰة فی العید معاویۃ یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے *

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب میں لکہتے ہیں قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزبیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم و امر بہدایا النیروز و المہرجان و اول من قتل صبرا وجرا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام و اول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچہے مقرر کیا۔ اپنی صحت میں۔ اور زبیر کہتے ہیں کہ اول دفتر پہ مہر لگانا بہی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب سے اول اسلام میں نوروز اور مہرکان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بہی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بہوکا پیاسا رکہکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے سب کے پہلے اسلام میں لوگوں کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انہوں نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیاں زیادہ بڑہائی ہیں اب ہم پوچہتے ہیں کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہیں خطا فی الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلالۃ و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہیں *

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلہم فلا تتبعن مدبرا ولا تجہزن علی جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچہا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو *

(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرۃ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ حتے ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقۃ من الناس اٰیتہم رجل مخدج ازعج احد ثدیہ مثل ثدی المرءۃ او کالبضعۃ تدردر قال ابو سعید اشھد انی سمعت ھذا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واشھد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین قاتلھم فارسل الی القتلی فاتی بہ علی نعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولھذا الحدیث طرق کثیرۃ اخرجہ الشیخان وغیرھما ابو داؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابو یعلی والحاکم و الخطیب وقد رواہ غیر ابی سعید جماعۃ من الصحابۃ مثل علی وعمر وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن الخباب بن الارت وعقبہ بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی اللہ عنھم فالروایۃ الاولی اخرجہ احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیۃ اخرجہ ابو نصر السنجری صاحب الابانۃ والخطیب وابن عساکر والثالثۃ اخرجہ احمد والطبرانی والرابعۃ اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسۃ اخرجہ ابو داؤد الطیالسی والسادسۃ اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والسابعۃ اخرجہ الطبرانی والثامنۃ اخرجہ احمد وابن جریر والطبرانی والتاسعۃ اخرجہ البخاری والعاشرۃ والحادیۃ عشر اخرجھما الطبرانی والثانیۃ عشر اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثۃ عشر اخرجہ ابن جریر والرابع عشر اخرجہ الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسۃ عشر اعنی روایۃ سعد و عمار معا اخرجہ الطبرانی (نزل الابرار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو الخویصرہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجیے۔ آپنے ارشاد فرمایا تجھ پر ہلاکی ہو اگر مین عدل نہین کرونگا تو پھر کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو اسکے ساتھی ایسے ہین تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزون کے مقابل حقیر معلوم ہونگے وہ قرآن پڑہین گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہین اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بہاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے ہم تم مین سے کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز اس مین نہین پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہین پائیگا اس مین کوئی شے پھر نگاہ کریگا اسکے پرون کیطرف پس نہ پائیگا اسمین کوئی چیز۔ گذر اہے وہ تیر سرگین اور خون مین۔ وہ ایک بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان مین ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا ایک دودہ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اس امر کی گواہی دیتا ہون کہ مین نے یہ بات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے

تتی ہے اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں علی بن ابیطالب کے ساتھ تھا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتھ جنگ کر رہے تھے جناب امیر نے لوگوں کو مقتولوں کیطرف بھیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹھا لائے جو نشانیاں کہ حضرت نے بیان فرمائی تھیں وہ سب اسمیں موجود تھیں ٭ یہ حدیث کو شیخین اور شیخین کے سوا ابوداؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل۔ اور ابویعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور عبد بن الخباب بن الارت اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بھی روایت کیا ہے ٭

پس ان روایات میں سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے ٭

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابونصر سجزی مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے ٭

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے

اور چوتھی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں لکھا ہے ٭

اور پانچویں کو ابوداؤد طیالسی نے درج کیا ہے

اور چھٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں مذکور کیا ہے ٭

اور ساتویں کو طبرانی نے لکھا ہے۔

اور آٹھویں کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے

اور نویں کو امام بخاری نے لکھا ہے

اور دسویں اور گیارہویں } کو طبرانی نے روایت کیا ہے

بارہویں کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا ہے

تیرہویں کو ابن جریر نے تاریخ الرسل و الملوک میں درج کیا ہے

چودھویں کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں۔ اور طبرانی نے معجم کبیر میں مذکور کیا ہے

پندرہویں یعنے سعد اور عمار بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔

(۳) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر و علی یکلم الناس و یکلمونہ فقال یا امیر المؤمنین اتاذن لی ان اکلم فلم یلتفت الیہ و شغلہ ما ھو فیہ مجلس الی رجل فسالہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ھؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم بما یسمون حروریۃ قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراً فسمی بذالک فقالت طوبی لمن شھد منکم یعنی ھلکتھم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرھم فجئت

اسالہ عن خبرہم فلما فرغ علی قال ابی المستاذن فقص علیہ کما قص علینا۔ قال علی انی دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس عندہ غیر عائشۃ ام المومنین فقال لی کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا قلت اللہ ورسولہ اعلم ثم اشار بیدہ وقال قوم یخرجون من المشرق یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فیہم رجل مخدج کان یدیہ ثدی ثم قال انشدکم باللہ اخبرتکم بہ قالوا نعم قال انشدکم باللہ اخبرتکم انہ فیہم قالوا نعم قال فاتیتمونی واخبرتمونی انہ لیس فیہم فحلفت لکم باللہ انہ فیہم فاتیتمونی بہ فوجدتموہ کما نعت لکم قالوا نعم قال صدق اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر رہے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے کچھ پوچھنے کا اذن عطا ہو۔ جناب اسکی طرف ملتفت نہ ہوئے اور باتون مین مشغول رہے۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس شخص سے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا۔ مجھ سے فرمانے لگین یہ قوم کہ جس نے تمہاری ملک مین خروج کیا ہے۔ حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے۔ مینے عرض کیا چونکہ ان لوگون نے حرورے کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلائے جاتے ہین۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنیمین شریک ہو۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کرون۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھون۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر چکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تھا جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرتؐ کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوی نہ تھا حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد کیا۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہو جائیگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرکے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہونگے۔ لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اترے گا دین سے وہ اس طرح پر بھاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا۔ اسکا ایک ہاتھ پستان کی مانند ہوگا پھر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تھی؟ سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تھا۔ پھر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتا دیا تھا۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے ہمسے اسکا ہونا انہین لوگون مین بیان کیا تھا پھر تمنے مجھسے اگر بیان کیا کہ وہ انمین نہین ہے اور مینے قسم کھا کر کہا کہ واللہ وہ انہین مین ہے پھر تم اسکو میرے پاس لے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تھا سب نے عرض کیا بجا ہے پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اسکے

کا رسول سچا ہے۔

(۴) عن عبیدة السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیھم رجل مخدج الید او مودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد اللہ تعالیٰ علی لسان نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم لمن قتلھم قال فقلت لعلی اسمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة (اخرجہ المسلم)

عبیدہ سلمانی سے منقول ہے کہ جناب امیر نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انہیں ایک ناقص ہاتھ والا یا سوکھے ہاتھ والا آدمی ہے اگر تم حیرت میں نہ آجاؤ یا غرہ نہ ہو جاؤ تو میں تمہیں خبر دوں اس وعدہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے۔ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر سے عرض کیا آیا جناب نے خود حضرت سے سنا ہے تین دفعہ رب کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا خود میں نے سنا ہے۔

(۵) عن عبید اللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الحروریة لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقالوا لا حکم الا للہ قال علی کلمة حق ارید بھا الباطل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف اناسا لاعرف صفتھم فی ھولاء الذین یقولون الحق بالسنتھم لا یجوز ھذا واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منھم رجل اسود احدی یدیہ کلبن الشاة او حلمة ثدی فلما قاتلھم قال انظروا فنظروا ولم یجدوا شیئا قال ارجعوا واللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلثا۔ ثم وجدوہ فی خربة فاتوا بہ حتے وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرھم وقول علی فیھم (اخرجہ النسائی وابو حاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہے کہ جب حروریہ نے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہنے لگے کہ سوا خدا کے کسی کا حکم ماننا گوارا نہیں ہے جناب امیر نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہے ہیں بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے اوصاف بیان فرمائے تھے میں انکی وصف اس گروہ میں پاتا ہوں۔ حق انکی زبان پر ہے۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ مگر انکے اس سے نیچے نہیں اترتا۔ مبغوض ترین خلق اللہ ہیں انہیں ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کی شکل ہے۔ جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا۔ جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجھ سے جھوٹ نہیں کہا گیا اور نہ میں نے جھوٹ کہا ہے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پھر جا کر تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے ایک گڑھے میں سے نکالا۔ اور جناب امیر کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ میں جناب امیر کے فرمانے اور لوگوں کو اس شخص کے اٹھا لانے تک وہیں حاضر تھا۔

(۶) عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فوالله لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیه وفی روایة من ان اقول علیه مالم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند الله یوم القیمة (اخرجه البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ جب میں تم سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گرنا میرے نزدیک حضرتؐ پر جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں وہ بات کہوں جو آپنے نہیں ارشاد کی۔ اور اگر میں تم سے وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان میں ہے۔ پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق مینے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ میں ایک قوم نوجوان بے وقوفوں کی پیدا ہوگی خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرینگے اور قرآن پڑہیں گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بہاگیں گے جیسے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے تم جہاں کہیں کہ انکو پاؤ قتل کر ڈالو انکے مارنیوالے کو قیامت کے روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا +

(۷) عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القتل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة ھم شر الخلق طوبی لمن قتلھم یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء من قاتلھم کان اولی بالله منھم (اخرجه ابوداود) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچھا سمجھے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑہے گی اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بہاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے اس قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن اسمیں سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک اسے بہتر ہوگا +

(۸) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلھم ثم قال انظروا فان النبی صلی الله علیه وسلم قال انه سیخرج قوم یتکلمون بالحق لایجاوز حلوقھم یخرجون من الحق کما یخرج السھم من الرمیة سیماھم ان فیھم رجلا مخدج الید فی یدہ شعرات ان کان ھو فیھم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن ھو فقد قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الا انه

النسائی) طارق بن زیاد ناقل ہیں کہ جب ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیوں کی قتل [illegible] نکلے اور وہ سب مارے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا ۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہین اتریگا وہ سچ سے ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے ۔ انکا پتہ یہ ہے کہ ان مین ایک ناقص ہاتھہ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھہ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ مین ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہین ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے ۔ ہم سب رونے لگے ۔ جناب امیر نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو ۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈھونڈ نکالا ۔ ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ مین گر گئے ۔

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال اخبرنی ابی انہ کان مع علی یوم النہروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یدہ شئ فقلت ما شان یدک قال اکلھا بعیر فلما کان یوم النہروان وقتل علی الحروریۃ فخرج علی قتلتھم حین لم یجد ذی الثدیہ فطاف حتی وجدہ فی ساقیہ فقال صدق اللہ عزوجل وبلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال وفی منکبیہ ثلاث شعرات من حلمۃ الثدی ثواب لمن قتلھم (اخرجہ النسائی) ابوسلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھہ موجود تھا نقل کرتا ہے کہ مین نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تھا اسکا ایک ہاتھہ نہین تھا مینے اس سے پوچھا تیرے ہاتھہ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہوچکی اور جناب امیر نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولون کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا ۔ ادہر ادہر پہرتے ہوئے ایک زمین پست مین سے ڈھونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا ابوسلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندہے پر عورت کے پستان کا سرا تھا اور اسپر تین بال اگے ہوئے تھے ۔

(۱۰) عن ذر بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقأت عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النہروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عزوجل علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ لمن قاتلھم مبصرا ضلالتھم عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (خرجہ النسائی) ذر بن حبیش سے روایت ہے کہ اسنے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجھ کو اسکا خوف نہ ہو کہ تم عمل سے ہاتھہ کھینچ لوگے تو مین تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالے نے تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اسی شخص کے لیے کہ ان کی نمازون کو دیکھکر ان سے لڑا ہے اور اس ہدایت کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہین ۔ جاری کیا ہے ۔

(۱۱) عن سلمۃ بن کھیل قال حدثنا زید بن وھب الجھنی انہ کان فی جیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یخرج من

منہم یقرؤن القرآن لیس قراءتکم الی قراءتہم بشئ ولا صلوتکم الی صلوتہم بشئ ولا صیامکم الی صیامہم بشئ یحسبون انہ لہم وہو علیہم لا یجاوز صلوتہم تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ لو یعلم الجیش الذین یصیبونہم ما قضی لہم علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم لاتکلوا عن العمل وآیت ذلک ان فیہم رجلا لہ عضد لیس لہ ذراع علی راس عضدہ حلمۃ الثدی علیہ شعرات بیض فتذہبون الی معاویۃ واہل الشام وتترکون ہؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم واللہ انی لارجو ان یکونوا ہولاء القوم فانہم سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم اللہ قال سلمۃ بن کہیل فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد اللہ بن وہب الراسبی فقال لہم القوا الرماح وسلوا سیوفکم من جفونہا فانی اخاف ان یناشدکم کما ناشدوکم یوم حرورا فرجعوا فوحشوا برماحہم وسلوا السیوف وشجرہم الناس برماحہم فقتل بعضہم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان فقال علی التمسوا المخدج فلم یجدوہ فقام علی بنفسہ حتی اتی ناسا قتل بعضہم علی بعض قال اخروہم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر علی ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المؤمنین واللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعت ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استحلفہ ثلثا وہو یحلف لہ (اخرجہ المسلم والنسائی) سلمہ بن کہیل ناقل ہین کہ مجہسے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تہے جو خود اس لشکر مین موجود تہے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ خوارج سے لڑنیکے لیو نکلا تہا کہ جناب امیر فرماتے تہے اے لوگو مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت مین ایک گروہ پیدا ہوگا وہ لوگ قرآن پڑہینگے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نماز انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزون کے آگے کچہ حقیقت نہین رکہتے ہونگے وہ یہ سمجہینگے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہین اتریگی، وہ دین سے ایسے بہاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی یہ کہ وہ بات انکو انکے مارنے سے حاصل ہوگی کہ جسکا مذکور خدا تعالی نے اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کرلین تو عمل کو ترک نہین کرینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ ان مین ایک آدمی ہوگا کہ اسکا بازو تک ہاتہ نہین ہے اسکے کندہے پر ایک پستان جیسے گوشت کا ٹکڑا ہے اور اسپر سفید بال ہین معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو۔ اور ان لوگون کو اپنے پیچہے چہوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کرین خدا کی قسم ہے مین خیال کرتا ہون یہ وہی قوم ہے کیونکہ ان لوگون نے ناحق خون کیے ہین اور بیجا لوگون کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہین کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دونون عبد اللہ

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے ✤

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم (اخرجہ الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول، وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ہکذا ذکر الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انہا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی (اخرجہ بن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ ای رسول پہونچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے ✤

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیۃ وابن مردویہ وعینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے ای رسول پہونچا دو اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یہ کہ علی مومنوں کا مولی ہے اور اگر تو نے نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا رکھیگا ✤

(۳) عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے ✤

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایہا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اے رسول علیؑ کے فضائل کو پہنچا دے

عبداللہ بن وہب راسبی خارجیون کا سردار تہا وہ خارجیون سے کہنے لگا نیزون کو پہینک دو اور تلوارین کہینچ کر جنگ کرو
مین ڈرتا ہون کہ تمکو قسم نہ دین جیسے کہ حرور کے دن قسمین دیے تہے انہون نے لوٹ کر نیزے پہینکدیے اور
تلوارین کہینچ لین پس اسطرف سے لشکر کے لوگ اپنے نیزون سے انکے ساتھ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کرکے ایک
دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیون کے سوا کوی نہ مارا گیا جناب امیر کہنے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگون
نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت اٹھکر مقتولون کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کہینچو پس اسکو
زمین پر دبا ہوا پایا جناب امیر نے دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول
نے سچ پہونچایا ہے عبیدۃ السلمانی نے اٹھکر عرض کیا یا امیر المومنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہین
مینے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچہا وہ حلفا بیان کرتے
رہے ٭

(۱۲) عن زید بن وهب الجهنی قال خطبنا علی بقنطرۃ الدیرجان فقال انه قد ذکر لی خارجة یخرج من قبل
المشرق وفیهم ذو الثدیه فقاتلهم فقالت الحروریة بعضهم لبعض لا تعلهم تکلمهم فیردکم کما ردکم یوم
حروراً فشجر بعضهم بعضاً بالرماح فقال رجل من اصحاب علی اقطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا
واستداروا وقتل من اصحاب علی اثنی عشر رجلا او ثلثة عشر فقال علی التمسوا المخدج وذلك فی یوم شات
فقالوا لا نقدر علیه فرکب علی علی بغلة النبی صلی اللہ علیہ الشهباء فاتی وهدة من الارض فقال التمسوا فی
هؤلاء فاخرج فقال ما کذبت ولا کذبت فقال اعملوا ولا تتکلوا لولا انی اخاف ان تتکلوا لاخبرتکم
بما قضی اللہ لکم علی لسانه یعنی النبی صلی اللہ علیہ ولقد شهدنا اناس من الیمن فقالوا کیف یا امیر المؤمنین
قال کان هو اهم بغیتہ (اخرجه النسائی) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل
پر ہم سے خطبہ مین فرمایا کہ مجہ سے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کیطرف سے نکلینگے اور ان مین ذو الثدیہ بہی
ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا۔ حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تو نہین جانتا کہ ان سے باتین کرو گے
پس تمکو پہیر دینگے جیسکہ حرور کے روز پہیر دیا تہا۔ ان مین سے بعضے نیزون کے ساتھ لڑنے لگے جناب امیر کی
فوج مین سے ایک شخص نے کہا نیزونکو کاٹ ڈالو پس پہیر اپا ہتہا انہون نے اور خارج گہیرے مین آگئے جناب امیر کے دوستون
مین سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تہا لوگون نے عرض کیا
ہم سے نہین سکتا جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہوکر پست زمین کی
طرف گئے اور فرمایا ان مقتولون کو تلاش کرو لوگون نے اسے ڈہونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کلام کرو اور فخر
مت کرو۔ اگر مجہے تمہارے فخر کرنیکا خوف نہ ہوتا تو مین تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

[illegible] علیہ وسلم کی زبان پر جاری [illegible] کہ لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تہی ؎

(۱۳) عن زید بن وہب عن علی [illegible] قال لما کان یوم النہروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال اطلبوا ذا الثدیہ فطلبوہ فلم یجدوہ فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوہ فوجدوہ فی وہدۃ الارض علیہ ناس من القتلی فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنور فکبر علی والناس اعجبہم (اخرجہ النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہین کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہون نے نیزون سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذو الثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگون نے ڈھونڈا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ مینے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگون نے ایک گڑھے مین اسکو پایا اسپر بہت سے لاشین پڑی ہوئی تہین وہ ایک آدمی تہا کہ اسکے ہاتھ پر مثل بلی کی موچہون کے بال تہے۔ پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب رہ گئے ؎

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلہم علی فسکتت فقلت لہا یا ام المومنین انی انشدک باللہ وبحق نبیہ ان کنت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فاخبرینہ قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہم شر الخلق والخلیقۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) وفی روایۃ قالت لی یا مسروق ہل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نہر یقال لاسفلہ تامرا واعلاہ النہروان فقالت قاتل اللہ عمرو بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلہ علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکروز مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مجھسے استفسار فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہوگئین مینے عرض کیا یا ام المومنین مین آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ اگر آپنے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھسے بیان فرمائین فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق مین انکو نیکوترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق بتجھے مخدج کا کچھ علم ہے مینے عرض کیا ہان جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکے نشیبی طرف کو تامرا اور اونچی ساحل کو نہروان کہتے ہین مارا ہے فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ جس نے مجھے لکھا تہا کہ مینے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ؎

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ

عن عبد الله بن عباس قال لما خرجت الحرورية واعتزلوا في د[illegible] ستة آلاف فقلت لعلي يا امير المؤمنين
ابرد بالصلوة لعلي اكلم هولاء القوم قال اني اخافهم عليك قلت كلا فلبست وترجلت ودخلت عليهم في
الدار نصف النهار وهم يأكلون فقالوا مرحبا لك يا ابن عباس [illegible] اتيت من عند اصحاب
رسول الله صلى الله عليه والمهاجرين والانصار ومن عند ابن عم رسول الله صلى الله عليه وصهره
الذي انزل فيهم القرآن وهو اعلم بتاويله منكم فليس فيكم رجل منهم لابلغكم ما يقولون وابلغهم
ما تقولون فانتحى لي نفر منهم فقلت هاتوا ما تنقمون على اصحاب محمد صلى الله عليه وابن عمه قالوا
ثلث قلت ما هن. قالوا. اما احدهن فانه حكم الرجال في امر الله تعالى عز وجل. وقال الله تعالى ان الحكم
الا لله فما شأن الرجال والحكم قلت هذه واحدة قالوا واما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم فان كانوا كفارا فقد حل سبيهم وان
كانوا مومنين فما حل سبيهم ولا قتالهم قلت هذه اثنتان فما الثالثة فقالوا واما الثالثة فانه محى
نفسه من امير المومنين فان لم يكن امير المؤمنين فهو امير الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا قالوا
حسبنا هذا. قلت لهم ارأيتم ان قرأت عليكم من كتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه ما يرد قولكم
اترجعون قالوا نعم قلت اما قولكم حكم الرجال في امر الله تعالى فاني اقرء عليكم كتاب الله عز وجل انه قد
صير الله حكمه الى الرجال في ثمن ربع درهم فامر الله عز وجل ان يحكموا فيه الرجال قال الله تعالى يا ايها الذين
امنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل
منكم الاية فكان من حكم الله تعالى ان صيره الى الرجال يحكمون فيه ولو شاء يحكم فيه فجاز فيه حكم الرجال
انشدكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات البين وحقن دمائهم افضل ام في ارنب قالوا بل هذا
افضل. وفي المرأة وزوجها وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان
يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما الاية فنشدتكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات بينهم وحقن دمائهم
افضل من حكمهم في بضع امرأة. اخرجت من هذه قالوا نعم قلت واما قولكم قاتل ولم يسب ولم يغنم
افتسبون امكم عائشة رضي الله تعالى عنها تستحلون منها ما تستحلون من غيرها. وهي امكم. فان
قلتم انا نستحل منها ما نستحل من غيرها فقد كفرتم وان قلتم ليست بامنا فقد كفرتم لان الله تعالى
يقول النبي اولى بالمومنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين الضلالتين فاتوا منها بمخرج.
اخرجت من هذه قالوا نعم واما قولكم محى نفسه من امير المؤمنين فانا آتيكم من ترضون به نشهد ان
النبي صلى الله عليه يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي اكتب يا علي هذا ما صالح عليه محمد
رسول الله صلى الله عليه فلما كتب قالوا لو نعلم انك رسول الله لا طعناك فاكتب محمد بن عبد الله

فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امح یا علی رسول اللہ اللھم انک تعلم انا رسولک امح یا علی اکتب ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ وابی لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر من علی وقد محی نفسہ ولم یکن محوہ ذلک محوا من النبوۃ اخرجت من ھذہ قالوا نعم فرجع منھم الفان وخرج سائرھم فقتلوا علی ضلالتھم ۔ قتلھم المھاجرون و الانصار اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب حروریے خروج کیا اور وہ ایک گہر مین جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تہے مینے جناب امیرؑ سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈی وقت مین پڑہین مین اس گروہ کے ساتھ کچھ باتین کرنا چاہتا ہون جناب امیر ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہین کہ تم سے گستاخی نکرین مینے کہا ہرگز نہین کر سکتے مین دوپہر کیوقت لباس بدلکر اور شانہ کرکے انکے پاس گیا وہ کہانا کہا رہے تہے مجھے مرحبا کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہین مینے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہون جنکے حق مین قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل زیادہ جاننے والے ہین تم مین انمین کا کوئی آدمی نہین ہے مین اسلیے آیا ہون کہ جو کچھ وہ کہتے ہین تمکو اور کچھ تم کہو انکو پہونچا دون پس چند نفر ان مین سے جدا ہوکر میرے پاس آئے مینے انسے کہا ۔ بیان کرو تم کیا اعتراض حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہین ۔ مینے کہا وہ کون سے ہین وہ کہنے لگے ۔ ایک یہ کہ جناب امیرؑ نے خدا کے حکم مین منصف مقرر کیے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسیکا حکم نہین پس حکم مقرر کرنا کہان رہا مینے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا اعتراض ہے کہ جناب امیرؑ نے لوگون سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیرؑ نے جہاد کیا وہ کافر تہے تو انکو اسیر ہی بنا لیتا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تہا ۔ اور اگر وہ مومن تہے تو انکا قید کرنا جائز تہا تو انکے ساتھ لڑنا بھی حرام ٹھیرا ۔ مینے کہا یہ دو باتین ہوئین تیسری کیا ہے ۔ وہ کہنے لگے جناب امیرؑ نے اپنی جان کو مومنین کے امیر ہونے سے خود ہٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہوئے تو (معاذ اللہ) کافرون کے امیر ٹھیرے مینے کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینون اعتراض کافی ہین مینے ان سے کہا دیکھو اگر مین تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کرون تو تم رجوع کروگے ۔ وہ کہنے لگے ہان ہم رجوع کرینگے ۔ مینے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے خدا تعالے کے حکم مین لوگون کو منصف بنایا پس مین تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہون کہ پروردگار نے ایسی چیز مین منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی قیمت درہم کا آٹھوان حصہ ہے ۔ پس خدا تعالی نے حکم دیا ہے کہ اس مین لوگون کو منصف ٹھیراؤ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام مین اور جو کوئی تم مین سے اسکو مار ڈالیگا تو بدلا ہی اس مارے کے برابر مویشی مین سے وہ ٹھیرا دین دو معتبر پس خدا کا حکم ہے کہ لوگون کو اس مین منصف

بنا یا جاوی۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو اس مین منصف ٹھیرانا مین تمکو خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹھیرانا بہتر ہی
یا کہ ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہے [illegible] کے خاوند کو درمیان
خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناحاقی سے ڈرتے ہو تو بہیجو ایک معتبر مرد کے لوگون مین سے اور ایک معتبر
عورت کے لوگون مین سے اور وہ صلح کراوین پہر موافقت کر دیگا اللہ ان دونو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر
ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سی نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہی
پہر پوچھا کہ اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیر نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی مان ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو انکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری
مان ہی اگر تم یہ کہو کہ ہم اس سے جائز سمجھتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجھتے ہین۔ پس تم کافر ہو جاوگے
اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری مان نہین پہر بہی تم کافر ہوجاوگے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سے
بہتر ہے اور انکی بی بیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر نہ بنانا
اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہی اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیر نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سے ہٹا دیا ہے
پس شہادت مین مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہو جاوگے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سے صلح کی جناب امیر سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکھ یہ
وہ امر ہے جس پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیر نے یہ تحریر کیا مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکھین پس جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم
نے جناب امیر سے فرمایا یا علی اسکو مٹا دی۔ اور اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹا دے
اور لکھ یہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے
افضل تہی اور حضرت نے اپنے نفس کو محو کیا تہا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تہے۔ آیا یہ
امر اس سی ثابت ہو گیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہو گیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی
سب اپنی گمراہی پر باری گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اسحدیث کی موید حدیث

عن علقمة بن اسحاق قال قلت لعلے اتجعل بينك وبين ابن اكلة الاكباد حكما قال انى كنت كاتب

رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ما قاضی علیہ محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال سہیل بن عمرو لو علمنا انہ رسول الله ما قاتلناہ امحہا فقلت ہو والله رسول الله وان رغم انفک لا والله لا امحوہا فقال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاہا فقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی)

علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا آپ نے اور جگر کہانیوالے یعنے معاویہ کے بیٹے کے درمیان حکم مقرر کرتے ہین فرمایا مین حدیبیہ کے روز جناب رسالت مآب صلے الله علیہ وسلم کی طرف سے کتابت پر مقرر تہا۔ مینے تحریر کیا۔ یہ وہ امر ہے جسپر جناب محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم صلح کرتے ہین۔ سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ الله کے رسول ہین تو ہم ان سے لڑائی نکرتے آپ مٹادین مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہین۔ تیری ناک پر مٹی ڈال کر۔ مین کبھی نہیں مٹاؤنگا۔ سرور عالم صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام ہے جہان میرا نام مبارک لکہا ہوا ہے مینے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کو وہ مقام دکھادیا حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تیرے لیے بہی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بہی مغلوب اور مقہور ہوکر ایسا ہی کریگا ✣

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم بہا رانا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لہم فقال لی علی یا ابا الیقظان ہل لک ان تاتی ہؤلاء ننظر کیف یعملون فجئناہم فنظرنا الی عملہم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی دقعا من التراب فنمنا فوالله ما انبہنا الا رسول الله صلی الله علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا مما الرقعا فیومئذ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی یا ابا تراب لما رای علیہ من اثر التراب قال الا احدثکما باشقی الناس قلنا بلی یا رسول الله فقال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ہذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہا ہذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ مین اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی مین باہم رفیق تہے جب جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے وہان فروکش ہوکر قیام کیا۔ ہمنے بنی مدلج کے چند آدمیون کو ایک نخلستان مین ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھ سے جناب امیر فرمانے لگے اے ابا یقظان اگر تمہارا منشا ہے تو ہم انکے قریب جاکر دیکھین یہ کیا کر رہے ہین۔ پس ہم انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہمپر نیند کا غلبہ ہوگیا اور ہم نخلستان مین مٹی کے ڈھیر پر سوگئے خدا کی قسم ہے کہ ہمکو بجز جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے کسینے بیدار نہ کیا حضرتؐ نے ہمکو اپنے پاؤن سے ہلایا

ہم غبار میں اٹھے ہوئے اسی روز حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو مٹی میں اٹا ہوا دیکھا ابو تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہمنے عرض کیا یارسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اسپر یعنے سر کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنے تمہاری ریش مبارک تر ہوجائیگی ✤

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قالہ لعلی (اخرجہ ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جبتک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول ✤

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبد اللہ بن سلام وقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انک ان جئتھا لیصیبک بھا ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ یوما ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رأیت کالیوم قط محارب یخبر ھذا عن نفسہ (اخرجہ البزار وابو نعیم فی المعرفۃ) ابو الاسود الدوئلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ فرمانے لگے جب میںنے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میںنے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں پہنچے جاتے ہیں کہ آپکو وہاں تلوار کی دہار کا زخم لگے جناب امیرؑ نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میںنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیرؑ کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے ✤

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ان الامۃ ستغدر بک وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی وان ھذہ تخضب عن ھذہ یعنی لحیتہ من راسہ (اخرجہ الدار قطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہوگے اور میری سنت پر مارے جاؤگے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنے داڑھی سر کے خون سے ✤

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری سنت پر مارے جاؤ گے ✤

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فجلست عندہ معہما فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابوبکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا باس علیہ ولن یموت الان ولا یموت حتے یملأ غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ ابن السمان والدار قطنی والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے مین انکے پاس گیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے مین انکے پاس بیٹھہ گیا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمین انکی حالت سے خوف پیدا ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا۔ کوئی خوف نہین یہ اسوقت نہین مرینگے اور جب تک کہ غصہ سے بہر نہین جائین گے نہین مرینگے اور نہین مرینگے مگر مقتول ✤

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی کان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک فی ھذا المنزل ولو ھلکت بہ لم یدفنک الا اعراب جھینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیاہ اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اھل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ھذا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عھد الی ان لا اموت حتے اضرب ثم تخضب ھذہ یعنی لحیتہ من ھذہ یعنی ھامتہ قضا مقضیا وعھدا معھودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ ابن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ مین اپنے والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھہ ینبع مین جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کے لیے گیا وہ وہان بیمار پڑے ہوئے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپکس لیے یہان ٹہیرے ہوئے ہین اگر آپ یہان فوت ہوگئے تو جنگلی بدوون کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہین کریگا۔ مین آپ کو مدینہ شریف مین لیجاتا ہون اگر آپ وہان انتقال فرما جائین گے تو آپکے دوست آپ تجہیز وتکفین کرینگے اور آپ پر نماز جنازہ پڑہینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدر مین سے تھے جناب امیر نے انکو کہا مین اس دکھہ سے نہین مرونگا بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے عہد کیا ہے کہ مین نہین مرونگا جب تک کہ مارا نہ جاؤن اور یہ میری داڑہی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہوجائے یہ قضا جاری ہوچکی ہے اور عہدہ بندہ چکا ہے پس ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھہ صفین مین شہادت پاگئے ✤

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلے اللہ علیہ وسلم انک قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

واستشهد من استشهد من الشهادة من ورائك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فکیف صبرک اذا خضبت هذه من
هذه بدم واهوی بیده الی لحیته وراسه فقال علی یا رسول الله اما اذ ثبت لی ما ثبت فلیس لک من مواطن الصبر
ولکن من مواطن البشری والکرامة (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا
تھا کہ تیرے لیے شہادت پیچھے ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا۔ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری
یا اسکے خون سے رنگین ہوجائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپنے اپنے دست مبارک سے انکی داڑہی اور سر کیطرف
اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہوچکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں
بلکہ خوشی اور بزرگی کا مقام ہے +

(۱۰) عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انک مؤمن مستخلف وانک مقتول
وهذه مخضوبة عن هذه یعنی لحیته من راسه (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والدیلمی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بتحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور
بتحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری یہ اس سے رنگین ہوگی یعنے داڑہی سر کے خون سے +

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من اشقی الاولین یا علی قال الذی
عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقی الآخرین قال الله ورسوله اعلم قال اشقی الآخرین الذی
یضربک علی هذه واشار الی یافوخه (اخرجه الطبرانی وابو یعلی والملا فی سیرته) وزاد وکان علی یقول وددت
انه قد انبعث اشقاکم فیخضب هذه من هذه یعنی لحیته من دم راسه (اخرجه ابن حجر فی الصواعق وقال
رجاله ثقات) صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اگلے لوگوں میں زیادہ
بدبخت تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا جسنے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرت نے فرمایا
تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول خوب بہتر جاننے
والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب
امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک
کو سر اقدس کے خون سے +

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی تدری من اشقی الاولین قلت الله ورسوله اعلم قال عاقر

الناقۃ ثم قال من اشقی الآخرین قلت اللہ ورسولہ اعلم قال قاتلک (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا اے علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگوں مین کون زیادہ بدبخت تھا مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جس نے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے۔ پھر ارشاد کیا پچھلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت ہو مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدئلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکواک ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول انک ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی راسہ فیسیل دمہا حتی تخضب لحیتک یکون صاحبہا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (لخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین ہم آپ کی اس بیماری سے ڈرتے ہین آپنے فرمایا مین اپنی جان پر اس سے نہین ڈرتا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے یہان پر یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑھی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تھا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی ھذہ حتی تبل منہا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبرانی وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دو بدبختون کی خبر دون ایک احیمر ثمود جسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس قائم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاتکوا بہم وابتدعوا فی دینہم واحد ثوا علی انفسہم ثم الذین یجتہدون فی الباطل ویحسبون انہم علی الحق ویجتہدون فی الضلالۃ ویحسبون انہم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النہروان منہم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہو کہ ایک روز مین جناب امیر کی خدمت مین لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگون نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمین ذو القرنین کی خبر سنائین جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

جب یہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولیٰ ہوں پس اسکا علی مولیٰ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولیٰ ہے +

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (سورۂ مائدہ) ترجمہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارا دین اور مینے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت +

(۱) عن ابی سعید الخدری رضہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم کان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھما حتے نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتے نزلت ھذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم وابوبکر بن مردویۃ عنہ وعن ابی ھریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابونعیم فیما نزل من القران فی علی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا کر درخت کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم کیا وہاں سے کانٹوں کو جھاڑو سے دور کیا گیا پھر آپنے علی کو بلوا کر انکے دونو بازو پکڑ کر اٹھائے یہانتک کہ لوگوں نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر آپنے فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز مینے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور مینے اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ دین کے کامل ہوجانے۔ اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر +

(۲) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وھو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شھرا (اخرجہ ابن المغازلی وابوالفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا میں سب مومنوں کی جان سے اولے نہیں ہوں اور لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک یا

تھا جسے خدا نے ایسی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تھے اور اپنے دین میں بدعتیں نکالتے اور اپنی جانوں کے لیے نئی باتیں پیدا کرتے تھے وہ ان میں سے تھے کہ باطل میں کوشش کریں اور سمجھیں کہ ہم حق پر ہیں اور گمراہی کی کوشش کریں اور سمجھیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔ پس ان لوگوں نے اسکے سر کے داہنی طرف ضرب لگائی اور وہ مر گیا پھر خدا نے اسے زندہ کیا پھر انہوں نے اسکے سر کے بائیں طرف ضرب لگائی پس وہ مر گیا پھر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگوں سے دور نہیں ہیں +

(۲) عن عبیدة قال قال علی ما یحبس اشقاھا ان یجیء یقتلنی اللھم انی سئمتھم وسئمونی فارحنی منھم وارحھم منی (اخرجہ ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ آکر مجھے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان سے ملال پیدا ہو گیا ہے اور یہ لوگ بھی مجھ سے ملال میں ہیں۔ پس مجھے ان سے راحت پہنچا اور مجھ سے انکو راحت دے +

(۳) عن عبد اللہ بن سبع قال سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر اشقاھا والذی فلق الحبة وبرء النسمة عھد الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخضبن ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ وراسہ فقالوا اخبرنی یا امیر المؤمنین من ھو لنبیرنہ قال انشدکم باللہ ان یقتل غیر قاتلی (اخرجہ ابن سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان کنت قد علمت انک مقتول فاستخلف اذا قال لا ولکن اکلکم الی من وکلکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن سبع سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانے کو پھاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے خون سے رنگین ہوگی اور جناب امیر نے اپنی داڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائیں کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کر ڈالیں۔ فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے بغیر کسی کو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اسحدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ شہید ہونیوالے ہیں تو آپ اپنے بعد کے لیے خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے۔ فرمانے لگے نہیں میں تمہیں اسیکے سپرد کرتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے +

(۴) قیل سئل علی وھو علی منبر الکوفة عن قولہ تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فقال اللھم عفوا ھذہ الآیة نزلت فی وفی عمی حمزة وفی ابن عمی عبیدة بن الحارث بن عبد المطلب فانہ قضی نحبہ یوم بدر واما عمی حمزة فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظ

اشقاہا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ عہد عہدہ الی حبیبی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راخرجہ ابوبکر بن مردویہ وسبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک
دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔ مومنون سی بعض
ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا انہون نے اس بات کو جسپر اللہ تعالی سی عہد کیا تھا۔ پس ایک ان مین سے وہ کہ اپنا وقت
پورا کر چکا اور ایک ان مین سی وہ ہے کہ انتظار مین ہے جناب امیر فرمانے لگے اے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے
چچا حمزہ اور میرے چچازاد بہائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ بن حارث بدر
کے روز اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کر چکے اب مین اس امت کی بدبخت
کی انتظار مین ہون کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے +

(۵) عن زید بن وہب قال قدم علی علی قوم من اہل البصرۃ من الخوارج فیہم رجل یقال لہ الجعد بن
نعجۃ قال اتق اللہ یا علی فانک میت قال علی بل مقتول تضرب علی ھذہ وتخضب ھذہ یعنی لحیتہ من
رأسہ عہد معہود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری راخرجہ احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت
ہے کہ بصرہ کی خارجیون مین سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان مین جعد بن نعجہ ایک شخص تہا
جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا
ہون مجہے بیانہر ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہوجائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ عہد
بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہو چکی ہے اور نا امید ہوا جہوٹ بولنے والا +

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعۃ فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم قال
علی ما یحبس اشقاہا فواللہ لیخضبن ھذہ من ھذہ واومی الی لحیتہ ورأسہ ثم تمثل ؎ اشدد حیازیمک للموت
لان الموت لاقیک + ولا تجزع من القتل + اذا حل بوادیک + راخرجہ ابن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ
وابن الاثیر فی الکامل) ابو الطفیل نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے بیعت کے لیے لوگون کو جمع کیا اور عبد الرحمن
بن ملجم مرادی بہی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پہر فرمایا اس امت کے
بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین
کرے پہر اسپر ایک مثل کہی ؎ اپنی چہاتی کو موت کے لیے تان۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے۔ قتل ہونے
سے تو مت چلا۔ جبکہ وہ تیرے سامنے آجاے۔

(۷) عن عبیدۃ قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال ؎ ارید حیوتہ ویرید قتلی

غدایری من خلیلی من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمن بن مرادی کو دیکھتے فرماتے سے مین اسکی زندگی مانگتا ہون اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا خلیل اور میری مراد ہے ✤

(۸) عن عثمان بن المغیرۃ قال لما دخل شہر رمضان جعل علی یتعشی لیلۃ عند الحسن ولیلۃ عند الحسین ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر اللہ واحب ان اخمیص وانما ھی لیلۃ او لیلتان (اخرجہ ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہین کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقمون سے زیادہ نہین تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے مین چاہتا ہون کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک دو رات کا معاملہ ہے ✤

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیہ قال خرج علی لصلوۃ الفجر فاستقبلہ الاوز یصحن فی وجہہ قال فجعلنا نطردھن عنہ فقال دعوھن فانھن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)

وقال ابن الاثیر ھذا یدل علی انہ علم السنۃ والشہر واللیلۃ التی یقتل فیہا (کامل التواریخ) حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے بطین انکے سامنے ہو کر چلانے لگین ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے ✤

ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ یہ امر اس پر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس اور مہینے اور اس رات سے کہ جس مین وہ شہید ہوئے واقف تھے ✤

(۱۰) عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاد واللدد قال ادع علیہم قلت اللہم ابدلنی بہم من ھو خیر لی منہم وابدلہم بی من ھو شر منی فخرج فضربہ الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و اخرج ابو عمر ھذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے بیان کیا کہ آج رات خواب مین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرت نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو مینے کہا اے میرے پروردگار انکے بدلے مین مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے مین اسکو کسی بدترین کی صحبت مین رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے اور اس آدمی نے

انکو شہید کیا*

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلثة نفر من الخوارج عبدالرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبداللہ التیمی وعمرو ابن بکیر التیمی فاجتمعوا بمکة وتعاھدوا وتعاقدوا لیقتلن ھولاء الثلثة علی و معاویة وعمرو بن العاص فقال ابن ملجم انا لکم بعلی وقال البرک انا لکم بمعویة وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاھدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او لیلة سابع عشر رمضان ثم توجہ کل واحد منھم الی المصر الذی فیہ صاحبہ فقدم ابن ملجم الکوفة فلقی اصحابہ من الخوارج فکان لھم ما یرید من لیلة الجمعة سابع عشر سنة اربعین فاستیقظ علی سحرا فقال لابنہ الحسن رأیت اللیلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاد واللدد فقال ادع اللہ علیھم فقلت اللھم ابدلنی بھم خیرا منھم وابدلھم بی شرا لھم۔ ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوة فخرج علی من الباب ینادی ایھا الناس الصلوة الصلوة فاعترضہ ابن ملجم فضربہ بالسیف فاصاب جبھتہ الی قرنہ ووصل الی دماغہ فشد الیہ الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ خوارج مین سے عبدالرحمن بن ملجم المرادی اور برک بن عبداللہ التیمی اور عمرو ابن بکیر التیمی تین آدمی خوارج سے بچے ہوئے مکہ معظمہ مین جا اکٹھے ہوے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تین شخصون کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا مین جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہون برک نے کہا مین معاویہ کے مارنیکا ذمہ لیتا ہون اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینون نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب مین واقع ہو رمضان کی گیارہوین یا سترہوین کو پہران مین سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس مین کہ اسکا مدنظر قیام پذیر تہا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ مین پہونچا اور خارجیون مین سے اپنے دوستون سے ملا۔ پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے۔ رمضان کی سترہوین سنہ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوئے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے بیٹے آج رات خواب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ انکو حق مین دعا کرو مینے دعا کی بار الہا انکے بدلے مین مجھہ انسے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بدکی صحبت عطا کر اتنے مین ابن النباح موذن نے آکر الصلوة الصلوة کی آواز بلند کی جناب امیر دروازہ سے باہر نکلے اور ایہا الناس الصلوة الصلوة پکارنے لگے ابن ملجم نے ترکر آپ کی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ میں بیٹھ گئی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے ✤

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویة وعمرو بن العاص فخرج لذلک ثلاثة فکان ابن ملجم هو الذی التزم لهم قتل علی فدخل الکوفة لذلک واشتری سیفا لذلک بالف درهم وسقاه السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسأله ویستحمله فحمله الی ان وقعت عینه علی قطام امرأة رائقة جمیلة کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباها واخوتها بالنهروان فخطبها ابن ملجم فقالت له لا اتزوج الا علی مهر لا ارید سواه فقال وما هو قالت ثلاثة الاف دینار وقتل علی فقال ابن ملجم والله لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی هذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلته ونجوت فهو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویهنیک العیش معی وان قتلت فما عند الله خیر من الدنیا فقال لها لک ما اشترطت فقالت له سالتمس من یشد ظهرک فبعثت الی ابن عم لها فاجابها ولقی ابن ملجم شبیب بن بجرة الاشجعی فقال یا شبیب هل لک فی شرف الدنیا والاخرة قال وما هو قال تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا۔ کیف تقدر علی ذلک قال انه رجل لا حرس له ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسه فنکمن له فی المسجد فاذا خرج الی الصلوٰة قتلناه فان نجونا نجونا فان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والاخرة فقال ویلک ان علیا ذو سابقة فی الاسلام مع النبی صلی الله علیه فانشرح نفسی بقتله قال ویلک انه حکم الرجال فی دین الله عز وجل وقتل اخواننا الصالحین فنقتله ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابه واقبلا حتی دخلا علی قطام وهی معتکفة فی المسجد الاعظم فی قبة ضربت لنفسها فدعت لهم واخذوا سیوفهم وجلسوا قبالة السدة التی یخرج منها علی فخرج منها علی الی الصلوٰة الصبح فبدر شبیب فضربه فاخطاه فضربه ابن ملجم لعنه الله علی علی راسه وقال الحکم لله لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتکم الکلب فشد الناس علیه من کل جانب فاخذوه وهرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی حبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) وابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار سے منقول ہو کہ خارجیوں سے جو لوگ کہ جنگ نہروان میں قتل ہونیسے بچ گئے تھے انہوں نے جناب امیر اور معاویہ اور عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان میں سے عبد الرحمن بن ملجم مرادی وہ نامراد شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ میں اس غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھا دیا۔ اس عرصہ میں جناب امیر کی خدمت

مین آتاجاتا رہتا کہ جناب امیر اسے کوی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی ناگہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت حسینہ تہی۔ اور خارجیون کی رائی کو دیکہہ رہی تہی جناب امیرؑ نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بہائیون کو قتل کیا ہوا تہا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخوست کی اس نے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچہ نہین چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچہی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیر کا قتل ہے ابن ملجم نے کہا بخدا تونے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیرؑ کو قتل کیا اور تو نجات پا گیا۔ پس وہی بات تجہے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سی بہی تجہے مہر مین رعایت حاصل ہو گی۔ اور تجہہ مجہ سے ایک گوارند عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو بس جو کچہ کہ اللہ کے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجہے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا مین تجہے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا۔ پس اسنے اپنے چچا زاد بہائی کو بلا بہیجا وہ اسکے پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بجیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا اے شبیب کیا تجہے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے مین کچہ رغبت ہے شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیر کا قتل کرنا ہے شبیب نے کہا تیری مان کے بچے مرین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیر کا کوی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوی انکے ساتہہ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹہہ رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پہر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چہوڑ جائینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بہلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجہ پر سخت افسوس ہے انہون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بہائیون کو قتل کیا ہے ہم انکو ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرحسے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک خیمہ کہڑا کیا ہوا تہا اور وہ اس مین معتکف تہے۔ اس نے اندونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو لیکر اس دروازے کے پاس بیٹہہ گئے۔ جہان سے جناب امیر مسجد مین آیا کرتے تہے پس جناب امیر صبح کی نماز کے لیے گہر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑہکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پہٹکار اس پر برسے جناب امیر کے سر اقدس پر تلوار لگائی اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپکے دوستون کا۔ جناب امیرؑ نے لوگون سے کہا دیکہو یہ کتا تم سے کہین بہاگ نہ جاے لوگ ہر طرف سے اسپر ٹوٹ پڑے اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بہاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر مین مرگیا تو تمنے اسکو قتل کردینا اور مثلہ نہ کرنا۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میرے اختیار مین ہوگا *

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوة الصبح بسیف کان سمه لسم ومات من یومه ودفن بالکوفة لیلا (اخرجه البغوی) واختلفوا اهل ضربه فی الصلوة وقبل الدخول فیها وهل استخلفه من اتم الصلوة او هو اتمها والاکثر علی انه استخلف جعدة بن هبیرة فصلی بهم تلک الصلوة (اخرجه محب الطبری فی الریاض) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز مین زہر کی بجھی تلوار ماری تھی اور اسی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے۔

اور لوگون کا اس مین اختلاف ہو کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز مین تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے۔ اور آیا جناب امیر نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تہا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تہا۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تہا اور اس نے اس نماز کو پورا کیا تہا

(۴) عن هارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربه ابن ملجم قال فزت برب الکعبة (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیے کہتے ہین کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیر نے چلا کے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے مین رستگار ہوگیا *

جناب امیرؑ کی اپنے قاتل سی ہمدردی

(۱) عن هشیم مولی الفضل قال لما قتل ابن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا به فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول و ایاکم المثلة ولو بالکلب العقور (اخرجه الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہو کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمانے لگے ہین تمہین خدا کی قسم دیتا ہون کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کرلیا ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ڈرو تم مثلہ کرنے سے اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو *

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیه وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجهه فطردوهن فقال دعوهن فانهن نوائح فضربه ابن ملجم قلت له یا امیر المومنین قل هینا وبین بنی مراد فلا تقوم بهم ثاغیة ولا راعیة ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

انا مت فاقتلوہ فاذا عشت فالجروح قصاص (اخرجہ احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گھر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہو کر فریاد کرنے لگین لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین۔ پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی ہمنے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تاکہ ان مین اونٹ اور بکری باقی نہ چھوڑا جائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مرجاؤن اسکو قتل کر دینا اور اگر مین زندہ رہون تو صرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا +

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان ھلکت فاقتلوہ وان بقیت رأیت فیہ رأئی یا بنی عبد المطلب لا الفینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المومنین الا لا تقتلن الا قاتلی انظر یا حسن ان انا مت من ضربتی ھذہ فاضربہ ضربۃ فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم المثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) حسین بن کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو مار ڈالنا۔ اور اگر مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی راے کو دیکھونگا۔ ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین۔ خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا۔ اے حسن نگاہ رکھیو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مرجاؤن۔ تو تو نے بھی میرے قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے نکرنا بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مثلہ کرنے سے بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو +

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوہ فان انا مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب امیر نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر مین مرجاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا +

(۵) عن الزھری قال لما ضرب علی تلک الضربۃ قال ما فعل ضاربی اطعموہ طعامی واسقوہ من شرابی فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوہ ولا تزیدوہ علیہ (اخرجہ الخوارزمی) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل میرا کھانا اُسے کھلاؤ۔ اور میرا پانی اُسے پلاؤ اگر مین زندہ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار ہون اور اگر مین مر گیا پس تمنے اسکو ایک ضرب لگانا اور سے کسی قسم کی زیادتی نکرنا +

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت:

(۱) عن الزهری قال اوصی علی للحسن یا حسن لا تغال فی کفنی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول لا تغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیرا عجلتمونی وان کان شرا القیتموه عن اکتافکم (اخرجه الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیرؑ نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہو کر چلنا (یعنے نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تم نے میرے لیے اسکی تعجیل کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تم نے اپنے کندھے کا بوجھ ہلکا کیا ہوگا ❊

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفات قبل بعیده فقال هذا ما اوصی به علی بن ابی طالب اخو محمد صلی الله علیه وآله وابن عمه وصاحبه اول وصیتی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله خیرته بعلمه وارتضاه لخلقه وان الله باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالهم عالم بما فی الصدور ثم ان اوصیک یا حسن وکفی بک وصیا بما اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر همک واوصیک یا بنی بالصلوٰة عند وقتها والزکوٰة فی اهلها عند محلها والصمت عند الشبهة والاقتصاد والعدل فی الرضاء والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمة المجهود واصحاب البلاء وصلة الرحم وحب المساکین ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العبادة وذکر الموت وزهد فی الدنیا فانک رهن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیة الله تعالیٰ فی سرائرک وعلانیتک وانهاک عن مخالفة الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شیء من امر الاخرة فابدأ به واعرض لک امر من الدنیا فتأنه حتی تصیب رشدک فیه وایاک وموطن التهمة والمجلس المظنون به السوء فان قرین السوء یغیر جلیسه وکن لله یا بنی عاملا وعن الخنی زجورا وبالمعروف امرا وعن المنکر ناهیا واخ الاخوان فی الله واحب الصالح لصلاحه ودار الفاسق عن دینک وابغضه بقلبک وزائله باعمالک لئلا تکون مثله وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراة ومجاراة من لا عقل له واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیها بالامر الدائم الذی تطیقه والزم الصمت تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکرا لله تعالیٰ علی کل حال وارحم من اهلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاما حتی تصدق منه

قبل اكله وعليك بالصوم فانه زكوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جليسك واجتنب عدوك و
عليك بمجالس الذكر واكثر من الدعاء فاني لم آلك يا بني نصحا وهذا فراق بيني وبينك واوصيك باخيك محمد
خيرا فانه ابن ابيك وقد تعلم حبي له واما اخوك الحسين فهو شقيقك وابن امك وابيك والله الخليفة
عليكم واياه اسأل ان يصلحكم وان يكف الطغاة البغاة عنكم والصبر الصبر حتى يقضي الله هذا الامر ولا حول
ولا قوة الا بالله. (نور الابصار) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پدر والا ماجد علیہ السلام کی وفات کا
وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی بن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی
اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب. وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کے لیے اختیار
کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور انسے
انکے اعمال کی پرسش فرمائیگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن
مین تجھ کو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تو کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر
اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف نہ کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھ کو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے
وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب کہ زکوۃ دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت
رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی
تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجالا اور مسکینون سے محبت کر
اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین [illegible]
کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے
اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین شرع
شریف کی مخالفت سے منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور
جب کوئی امور دنیا مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنے بہبودی کو اس مین تحقیق کرلے
اور ایسے مقامات مین کہ جہین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسلیے
کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہمصحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص
اور خالص کر اور گنہگار کو تنبیہ اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بھائیون سے خدا کی
راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

یارسول اللہ آپ ہماری جان سے اولیٰ ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا جسکا کہ میں مولیٰ ہوں اسکا علی مولیٰ ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور مینے پوری کی ہے تمپر اپنی نعمت روزہ رکھے اسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھا جائیگا ✤

(۳) عن مجاهدٍ قال نزلت هذه الآية بغدیر خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی ✤

{۲۳} ان الذين امنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية (سورہ البینہ)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔

(۱) عن جابر بن عبد الله رضہ قال كنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم قد اتاكم اخی ثم التفت الی الكعبة فضربها بيده ثم قال والذی نفسی بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة ثم قال انه اولكم ايمانا معی واوفاكم بعهد الله واقومكم بامر الله واعدلكم فی الرعية واعظمكم عند الله مزية واقسمكم بالسوية قال ونزلت هذه الاية ان الذين امنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلے الله عليه وسلم اذا اقبل علی قالوا قد جاء خير البرية (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابن عساكر والسيوطی فی الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپنے کعبہ کیطرف متوجہ ہو کر اُس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں اور یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہونچنے والے ہیں پھر آپنے فرمایا۔ بتحقیق یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق میں عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جبکہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ جو سب خلقت سے بہتر ہیں وہ تشریف لا رہے ہیں ✤

برا سمجھ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہو کہ تو بھی مثل اسکی ہوجائے اور بازارون مین نہ بیٹھا کر اور
بے وقوفون سے صحبت نہ کیا کر دانائی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات
مسنونہ مین سے اسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھہ سکو۔ اور سکوت کو اپنے
اوپر لازم کرے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجھے غنیمت
حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن
ہو اسکی بزرگی کر اور جب تو کھانا کھانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھ کو روزہ رکھنا لازم ہے
اسلیے کہ وہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار
رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون بیٹھا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور
اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجھے نصیحت کرنے مین کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان
جدائی ہوتی ہے مین تیرے بھائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا
بیٹا ہے اور مجھے جو کچھ کہ اس سے محبت ہی تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بھائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن بھائی ہی
اور تیری مان اور تیرے باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ
تمہارے کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجھے صبر کرنا چاہیے۔
یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ✽

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ وقد عصب رأسہ قال قلت یا امیر المؤمنین ارنی
ضربتک قال فحلہا فقلت خلاش ولیس بشیٔ قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لہا
اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المؤمنین ماذا تری قال ھذہ الملائکۃ وفود والنبیون
وھذا محمد صلی اللہ علیہ یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ ابن الاثیر) عمرو بن ذی مر سے
روایت ہی کہ جب جناب امیرؑ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو پٹکا باندھے ہوئے تھے مینے کہا یا امیر
المؤمنین مجھے اپنا زخم دکھایے انہون نے پٹکا کھولا اور مجھے زخم دکھایا مینے کہا تھوڑا سا زخم ہی اور کچھ بھی نہین ہے
فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین جناب امیرؑ نے فرمایا چپ رہو
جو کچھ کہ مین دیکھتا ہون اگر تم بھی دیکھتین تو ہرگز نہین روتین مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیا دیکھتے
ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائے ہین اور یہ جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہیں یا علی بشارت ہو جس حال میں کہ تو ایسا ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبدالرحمن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیۃ قال اقرء علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ثم لم یتکلم الا بلا الہ الا اللہ حتی قبضہ اللہ وغسلہ ابناہ و عبداللہ بن جعفر وصلی علیہ الحسن و کبر علیہ اربعا وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیہا قمیص و دفن فی السحر (اخرجہ ابن الاثیر) عبدالرحمن بن حبیب کہتے ہیں کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا میں تمکو سلام علیکم کہتا ہوں اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تمپر ہو پھر آپنے بجز لا الہ الا اللہ کے اور کوئی کلام نہ کیا یہانتک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دو تو بیٹوں اور عبداللہ بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکو جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں اور تین کپڑوں میں کہ ان میں قمیص نہیں تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا ؛

(۳) وقال الخجندی صلی علیہ الحسن و کبر علیہ اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) خجندی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں بعض کہتے ہیں نو تکبیریں کہیں ؛

(۴) روی ھارون بن سعید انہ کان عندہ مسک اوصی ان یحنط بہ وقال فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہو کہ جناب امیر کے پاس قدرے مسک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیرؑ کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شہاب الزہری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبدالملک بن مروان لاسلم علیہ فوجدتہ فی قبۃ فسلمت وجلست فقال یا ابن شہاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت وراء الناس حتی اتیت خلف القبۃ وحول الی وجہہ فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط فقال لا یعلم ھذا احد غیری وغیرک فلا یسمعوا منک فما حدثت بہ احدا حتی توفی (اخرجہ ابن الضحاک والخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہو کہ میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس میں عبدالملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ میں تہا میںنے سلام کیا اور بیٹہہ گیا عبدالملک مجہ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجھے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے تہے اس روز بیت المقدس میں کیا ہوا تہا میںنے کہا مجھے معلوم ہے عبدالملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ میں لوگوں کے پس پشت ہو کر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اس نے میریطرف مونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے میں نے کہا اس روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا تھا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہیں آتا تھا۔ عبد الملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار ہونا نہیں چاہیے اور تجھ سے کوئی اس بات کو نہ سنے

ابن شہاب کہتا ہے کہ عبد الملک کے مرنے تک میں نے اسکا تذکرہ پھر کسی سے نہیں کیا

قال الحافظ ابو بکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ھاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری ان ذلک کان حین قتل الحسین ولعلہ وجد عند قتلھما جمعا رنقلہ الزرندی فی درر السمطین) حافظ ابوبکر بن حسین بیہقی کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں اسیطرح کا بیان ہے اور زہری سے روایت ہے بیت المقدس کے پتھروں کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تھا۔ اور اس روایت کی سندیں صحیح ہیں شاید کہ انکے دونوں صاحبوں کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو۔

(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی مسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراھیم فقلت ماھذا قالوا راھب قد اسلم فھو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیہ فاذا شیخ کبیر علیہ جبۃ صوف وقلنسوۃ صوف عظیم الجثۃ وھو قاعد عند مقام ابراھیم سمعتہ یقول کنت قاعدا فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منھا اشرافۃ فاذا الطائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخر ثم طار وعاد وتقایا ھکذا الی ان تقایا اربعۃ ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضھا من بعض فالتامت فقام منھا انسان کامل وانا اتعجب مما رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم عاد فاختطف ربعا اخر ثم طار وھکذا الی ان اختطف جمیعہ فبقیت متفکرا التحسران لاکنت سالتہ من ھو وما قصتہ فلما کان فی الیوم الثانی اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعلہ بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی مبادرا الیہ ودنوت منہ وسالتہ من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ھذا الطائر یقتلنی کلیوم قتلۃ۔ فھذا خبرہ فانقض الطائر فاخذ ربعہ وطار فسالت عن علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاسلمت (اخرجہ الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف بابن الوفا سے منقول ہے کہ میں کعبہ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا مقام ابراہیم کے گرد مجتمع ہیں میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا ایک راہب مسلمان ہوگیا ہے اور ایک عجیب بات بیان کرتا ہے۔ بس میں اسکے دیکھنے گیا دیکھا کہ ایک بڈھا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہے اور سب لوگ کان دھر کر سن رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا

ایک طائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گیا اور بعد اسکے اس نے قے کی۔ اسکے مونہہ سے چوتھائی آدمی کی نکلی بعد اسکے اڑ گیا اور تھوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پھر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتھائی ٹکڑا نکلا بعد اسکے اڑ گیا۔ اور پھر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے مونہہ سے نکلے بعد اسکے پھر اڑ گیا پس وہ چارون ٹکڑے آپس مین ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجھے اسکے دیکھنے سے نہایت تعجب ہوا۔ ناگاہ وہ طائر پھر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جھپٹکر اسکا چوتھا حصہ اڑا لیگیا۔ اسیطرح پورے اس آدمی کو اڑا لے گیا مجھے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پھر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چارون ٹکڑے مل گئے۔ اور وہ شخص پورا آدمی بنگیا مین اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچھنے لگا تو کون ہے وہ خاموش رہا۔ پھر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پھر کہا تجھ کو قسم ہے اسکی جسنے تجھ کو پیدا کیا ہے مجھسے سچ بتلا تو کون ہے وہ کہنے لگا مین ابن ملجم ہون مینے اس سے پوچھا تیرا اس طائر کے ساتھ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیئے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھ پر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتھ ہر روز یہی فعل کرتا ہے جو تونے دیکھا ہے بعد ازان مین اپنے صومعہ سے باہر نکلکر پوچھا کہ علی بن ابی طالب کون ہین معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہین پس مین اسلام سے مشرف ہوا۔

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی حمزة قال خطب الحسن بن علی حین قتل علی فقال یا اهل العراق لقد کان فیکم رجل بالامس قتل اللیلة واصیب الیوم لم یسبقه الاولون ولم یدرکه الاخرون کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا بعثه فی سریة کان جبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فلا یرجع حتی یفتح الله علیه (اخرجه ابن جریر فی تاریخه والدولابی) والطبرانی فی الکبیر عن هبیرة بن مریم ابن ابی حمزه سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم مین ایک ایسا آدمی موجود تھا جو رات کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہونچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہین لے گئے اور نہ پچھلے اس تک پہونچ سکین گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی فوج کا سردار بناکر بھیجا کرتے تھے تو جبریل انکے دہنی طرف اور میکائیل انکے بائین طرف ہوتے تھے۔ جبتک کہ خدا تعالے انکو فتح نہین دیتا تھا وہ واپس نہین پھرتے تھے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علیؑ قام خطیبا فحمد الله واثنیٰ علیه فقال اما بعد والله لقد قتلتم اللیلة رجلا فی لیلة نزل فیها القرآن وفیها رفع عیسیٰ بن مریم وفیها قتل یوشع بن نون فتی موسیٰ (اخرجه ابن جریر فی تاریخه) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہی جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تمنے آج ایسی رات مین ایک آدمی کو مارا ہے جسمین کہ قرآن اترا ہے اور جس رات مین عیسیٰ بن مریم آسمان پر اٹہائے گئے اور جس رات مین جناب موسیٰ کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوئے +

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول الله صلی الله علیه لیعطیه الرایة فلا ینصرف حتی یفتح الله علیه ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائة درهم کان یرصدها الخادم لاهله (اخرجه احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہی کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمین خطبہ مین ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچھ نہین چھوڑا ۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تہا +

جناب امیر کی وفات پر لوگون کی رائین

(۱) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت لما بلغها موت علی بن ابی طالب لتصنع العرب ما شاءت فلیس لها احد ینهاها (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگین اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہین رہا +

(۲) وکان معاویة یکتب فیما ینزل به لیسال له علی بن ابی طالب عن ذالک فلما قتل علی قال ذهب الفقه والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبة اخوه لا یسمع هذا اهل الشام فقال دعنی عنک (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تہے انکو لکھکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچہا کرتا تہا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے تو امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بہائی کہنے لگا کہ مین یہ بات اہل شام نہ سن لین معاویہ نے کہا چہوڑ مجہے +

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتہہ بڑہا اور میرے ساتہہ جنت مین جہان

مین داخل ہون تو بہی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوریٰ دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی بعلی قال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی مدیدک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابوبکر الشافعی و ابوالحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہوگئے اور انہون نے مشورت کے لیے حکم دیا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا انکے پاس جاکر کہنے لگین اے ابا لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ چہون جناب علی سے ناراض ہین۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجہ کو تکیہ لگادو پہر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ ای علی اپنا ہاتہ میرے ہاتہ مین دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتہ جہان کہ مین داخل ہون ✣

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتہ جنت مین ایک گہر مین ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی و انت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تہے کہ یا علی تم جنت مین میرے ساتہ میری بیٹی فاطمہ کے ساتہ میرے قصر مین ہوگے۔ اور تم میرے بہائی اور رفیق ہو پہر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑہی کہ بہائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✣

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا و ایاک و ہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن و الحسین (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد کیا یا علی مین اور تو اور یہ دونون جنت مین ایک مکان مین ہونگے اور ان دونو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تہی ✣

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا فی المنام فاستسقا الحسین قال فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاءہ الحسن فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا و لکنہ یعنی الحسن استسقا قبلہ ثم قال انی و ایاک و ہذین و ہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شب جناب رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین تشریف لائے مین سوئے کو تہا حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہکر تشریف لے گئے اور ایک تہوڑی دودہ والی بکری اپنے ساتہہ لائے اور اسکو دوہکر برتن مین دودہ ڈالدیا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹادیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگین شاید حسن ان دونون مین سے زیادہ پیارے ہین آپ نے فرمایا نہین۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے پہر حضرت نے فرمایا مین اور تو اور یہ دونون اور یہ اونگہنے والا قیامت کو روز ایک مکان مین ہونگے ✣

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یزہر باہل الجنۃ کما یزہر کوکب الصبح باہل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی جنت کے لوگون پر اسطرح سے چمکیگا جسطرح کہ صبح کا ستارہ دنیا کے لوگون پر چمکتا ہے ✣

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کہٹکہٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیہا بغیر حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجہ سے فرماتے تہے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کہٹکہٹائیگا اور بغیر حساب کے اس مین داخل ہوگا ✣

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک ولاہلک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بہ تحقیق اللہ تعالی نے تجہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ✣

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتہن غفر لک مع انک مغفور تقول لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموات السبع ورب الارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مجھسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم تجھے ایسے چند کلمات بتائین کہ جب تو انکو پڑھے تو خدا تجھے باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یہ کہا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو حلم والا اور کرم والا ہے اور نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے +

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادۃ عن علی قال انا اول من یجثوا للخصومۃ بین یدی الرحمن یوم القیمۃ قال قیس فیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزۃ وعبیدۃ الحارث وشیبۃ ابن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ مین قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تھی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب پر +

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ فتذاکرا صحاب الجنۃ فقال صلی اللہ علیہ ان اول اھل الجنۃ دخولا الیھا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ ان اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد شرف النبوۃ) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مینے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا ❊

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اھل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہوں گے ❊

(۳) عن سلمان اول ھذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے ❊

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہوں گے اس پر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہوں گے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی ❊

جناب امیر کا حوض سے منافقوں کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بھا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا تو منافقوں کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا ❊

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ھاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد الابل الغریب عن حیاضھا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ مین ان دونون سے تیز ننے ہاتھون کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقون علمونہ کو ہانک دونگا جسطرح سے کہ پیاسا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے ؛

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ قیامت کے روز تو میرے آگے آگے ہوگا پس مجھ کو لواء الحمد دیا جائیگا میں وہ تجھے دیدونگا تو لوگون کو میرے حوض سے ہٹا دیگا ؛

جناب امیر کا گھر جنت مین حضرت کے گھر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد ارانی اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات مین مجھے تم سب کے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ رکھتے ہین یا علی تو راضی نہین ہوتا کہ تیرا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا ؛

جناب امیر کا گھر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گھر کے بیچ مین ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراھیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ دہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائین طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ مین سفید موتیکا قبہ کھڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلون کے درمیان مین ہے کیا خیال ہے ؛

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراھیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراھیم فیا لہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے تحقیق خدا نے مجھکو اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا اور بہ تحقیق میرا قصر جنت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

(۲) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآیۃ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریۃ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تاتی یوم القیامۃ وهم راضیین ومرضیین ویاتی اعداؤک غضابا مقمحین (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیرا گروہ قیامت مین آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئینگے خفگی مین گردن اٹھائے ہوئے ؞

(۳) عن زید بن شراحیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا مسندہ الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریۃ - انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جثت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب وابو بکر ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شراحیل انصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب ناقل ہین کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تہے آپنے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تونے خدا تعالے کے فرمانے کو نہین سنا ہے کہ بیشک وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہین - پس وہ مین اور تو اور تیرا گروہ ہین میرے اور تیرے وعدہ کی جگہہ حوض ہے جبکہ قیامت کو امتین حساب دینے کے لیے آئینگی تو وہ لوگ سفید مونہہ اور سفید ہاتھ پانون والے پکارے جائینگے ؞

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہین -

{۴۴} ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودًّا (سورۂ مریم)

ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمٰن انکے لیے محبت ؞

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللهم اجعل لی من عندک عهدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودۃ فانزل اللہ تعالے ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودًّا (اخرجہ احمد والبخاری وابو داود فی السنن والحمیدی فی جمع بین الصحیحین وعبدری فی کتابہ جمع بین الصحاح الستۃ وصاحب المشکوۃ عن الصحیح الترمذی والحافظ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیرہ و

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان مین ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت مین جناب امیر کی خدمت مین ہوگی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ وناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبھا فغلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منھا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلی من عنبر ووسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج مین جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمین جنت کے درجات مین سے ایک درجہ مین بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ مین دیدی ہم اسکو اپنے ہاتھ مین پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس مین سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہمنے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھی تھی اس نے ہمین سلام کیا ہمنے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا مین راضیۃ المرضیہ ہون خدا نے مجھے تین چیزون سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دھڑ مسک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا بنجا مین بنگئی مجھکو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیر کو جو اونٹنی کہ جنت مین ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا یا علی ورکبتھا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی ملیگی اور یا علی تم اسپر سوار ہوگے تمھارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہانتک کہ تم جنت مین داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج مین کسی آسمان پر سے ہو کر نہین گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہون اور جنت مین کوئی نبی ایسا نہین کہ علی کا مشتاق نہ ہو +

جناب امیر کو جنت مین سات باغون کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی جنان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن ھذہ الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منھا ثم اومی بیدہ الی راسہ ولحیتہ ثم بکا حتی علی بکاؤہ قیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور قوم لا یبدونھا لک حتی تفقدونی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہو کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیرؑ کی معیت مین مدینہ کے باغون مین سے ہو کر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرتؐ نے فرمایا جنت مین تیرا باغ اس سے بھی بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ فرما کر رونے لگے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہو گئی۔ عرض کیا گیا حضور کیون روتے ہین فرمایا ایک قوم کے دل مین کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد ظاہر ہونگے +

عن علی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینۃ اذ اتینا علی حدیقۃ فقال قلت یا رسول اللہ ما احسنھا من حدیقۃ فقال ما احسنھا ولک فی الجنۃ احسن منھا حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلک اقول لہ ما احسنھا وھو یقول لک فی الجنۃ احسن منھا۔ فلما خلا لہ الطریق اعتنقنی ثم اجھش باکیا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن لک فی صدور اقوام لا یبدونھا لک الا من بعد موتی قال فقلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال فی سلامۃ من دینک (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہو کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونو مدینہ کی گلیون مین پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ مین پہونچے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے یہانتک کہ ہم سات باغون مین گئے جب مین یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر جب خالی رستہ مین پہونچے تو مجھکو حضرتؐ نے گلے سے لگایا بعد اسکے آپ رونے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا تیرے لیے لوگون کے دلون مین کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے مینے

کہا یا رسول اللہ میری دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں ہے۔

جناب امیر کو جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ الھروی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ)
جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے پس دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے (یعنی قابل گرفت نہیں کیونکہ تو نے ناگہان طور پر دیکھا ہے) اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہیں ہے (یعنی جائز نہیں)

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ مالو قسم علی اہل الارض لوسعھم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت میں وہ چیز ہے کہ اگر تمام روی زمین کے لوگوں کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے۔

جناب امیر کا سب سے اول حلۂ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکن علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک اذ تکسی اذا اکسیت وتعطی اذ اعطیت (اخرجہ الذھبی وابو طاھر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہیں تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم راضی نہیں جب مجھے لباس پہنایا جائے تو تمہیں بھی پہنایا جائے اور جب مجھے دیا جائے تمہیں بھی دیا جائیگا۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو باعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انت امامی یوم القیمة فیدفع الی لواء الحمد فادفعه الیک وانت تزود الناس عن حوضی (اخرجه المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے الله علیه وسلم فرماتے تھے کہ یا علی کہ تم قیامت کے روز ہماری آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہین دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگون کو ہٹادوگے۔

(۲) عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قالوا یا رسول الله من یحمل ایتک یوم القیامة قال من یحسن ان یحملها الا من حملها فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجه نظام الملک فی الامالیه والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول الله قیامت کے روز آپکا لوا کوی اٹھائیگا آپنے فرمایا کوی نہین اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا مین اٹھاتا تھا ✤

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی الله عنہما سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دھوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر مین رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے علمدار رہو ✤

(۴) عن علی قال کسرت یدی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیه فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم ضعوه فی یده الیسری فانه صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجه الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسولخدا صلے الله علیه وسلم نے فرمایا علم اسکے بائین ہاتھ مین رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت مین میرا علمدار ہے ✤

عن مخدوج بن زهد الذهلی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انه اول من یدعی به یوم القیمة بی فاقوم عن یمین العرش فی ظله فاکسی حلة خضراء من حلل الجنة ثم یدعا بالنبیین بعضهم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنة الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامة ثم انشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وهو لواء الحمد تسیر به بین السماطین آدم وجمیع خلق الله یستظلون بظل لوائی یوم القیامة وطول مسیرة الف سنة سنانه یاقوتة حمراء وقبضه فضة بیضاء زجه دره خضراء له ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ فلسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب)

وفی روایۃ نقلہ الملانی سیرتہ - قیل یا رسول اللہ علی ان یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخدوج بن زید الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم نہیں جانتے کہ قیامت میں سب سے اول مجھ کو بلایا جائیگا اور میں عرش کے سایہ میں داہنی طرف کھڑا ہونگا اور مجھے جنت کا سبز حلہ پہنایا جائیگا پھر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پھر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور وہ دو صفوں میں عرش کو داہنے جانب کھڑے ہونگے اور انکو بھی جنت کے سبز لباس پہنائے جائینگے - اور یا علی میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا - پھر بشارت دیتا ہوں کہ سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور میں تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹھاکر دونوں صفوں کے درمیان میں سیر کرتے ہوگے - اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ میں ہوگی اسکے سیر کی جگہہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی پھال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا - اور سبز موتیوں کا ہوگا - اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک دنیا کے وسط میں - اسپر تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسری میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوگا - ہر سطر ہزار سالہ راہ کے طول میں ہوگی - تم اس علم کو اٹھائے ہوئے سیر کروگے حسن تمہارے داہنے ہاتھ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائیں ہاتھ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں آکر کھڑے ہوجاؤگے پھر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا واہ کیا باپ ہے تیرا ابراہیم اور وہ کیا بھائی ہے تیرا علی ✢

اور ملانے اپنی سیرت میں اسحدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علی لواء الحمد کو کیونکر اٹھا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتیں عطا ہوئی ہیں میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت ✢

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل و زید بن وهب و الشعبی رحمہما اللہ قتل علی لثمان عشر لیلۃ من رمضان وقیل اول لیلۃ من العشر الاواخر (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین +

(۲) عن ابن عباس قال ضربہ ابن ملجم فی مسجد الکوفۃ یوم الجمعۃ لثلاث عشرۃ بقین من شہر رمضان وقیل لیلۃ احدی وعشرین منہ فبقی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وقیل یوم الاحد (اخرجہ سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تھا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلۃ الجمعۃ سابع عشر رمضان سنہ اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) واختلفوا فی موضع قبرہ علی قولین احدہما فی قصر الامارۃ وعلموا موضعہ قال الواقدی والثانی انہم جعلوہ فی الصندوق وحملوہ علی بعیر الی المدینۃ فضل البعیر الذی کان علیہ فاخذتہ طی فظنوہ مالا فلما راوہ دفنوہ قالہ ابو نعیم والثالث انہ فی نبلہ ذکرہ ہشام بن محمد قال واخبرت ان حائط القبلۃ انشق فی ایام الجحضر وا فوجدوا شیخا ابیض الراس واللحیۃ وعلی ثیابہ اثر الدم فردوا علیہ التراب وقد حکاہ ابن شبرمۃ والرابع انہ فی الکوفۃ عند مسجد الجامعۃ حکاہ ابن سعد فی الطبقات عن الشعبی والخامس انہ علی النجف فی المکان المشہور یزار الان (تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین دفن ہوئے اور اس جگہہ کو لوگون نے چھپا دیا۔ دوسرا یہ قول ہے کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ لیجائین پس وہ اونٹ گم ہو گیا۔ اور بنی طی مین جا پڑا انہون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسپر مال ہے جب انہون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا۔ یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ بیت

اندر مین مدفون ہین چنانچہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے - وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی خبر لگی ہے کہ ایک دفعہ ایام حج مین قبلہ کی دیوار شق ہوگئی - لوگون نے اسکو کھودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آئے جنکے کپڑون پر خون کے دہبے تہے - لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی - ابن شبرمہ نے اس بات کو بیان کیا ہی چوتہا قول ہی کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے - پانچوان قول ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جہان آجکل لوگ زیارت کرتے ہین +

(۲) عن عبد اللہ بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ (نزل الابرار) عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین +

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فبینما ہم فی مسیرہم لیلا اذند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے تو لوگ انکو اٹہا کر لے چلے تاکہ آنحضرت کے پاس انکو دفن کرین اثنائے راہ مین اونٹ رستہ سے بہٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینۃ وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابو بکر بن عیاش کہتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کردیا گیا تہا تاکہ خوارج انکو نہ اکہاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے دوسری قبر مین تحویل ہوئے +

(۵) واختلف فی موضع دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارۃ بالکوفۃ وقیل دفن فی رحبۃ الکوفۃ وقیل دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکہتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارہ مین دفن ہوئے ہین - اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان ہین اور بعض کہتے ہین کہ نجف مین +

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرہ) جخندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچھے دفن ہین اور وہ جگہہ نہین ہے کہ جس جگہہ کا لوگ نشان دکہاتے ہین +

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جہل موضعہ (ریاض النضرہ) جناب امام ابو جعفر محمد بن باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کردیا گیا ہے +

(۸) وفی مدفنه اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الان رنزل الابرار)
جناب امیر علیہ السلام کے مدفن شریف مین بہت بڑا اختلاف ہو زیادہ تر صحیح یہی ہے کہ وہ مقام غری یعنے نجف اشرف مین دفن ہوئے ہین جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ؀

(۹) عن ابی عبد الله الحافظ ان علیه قال علی للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیانی الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساحة فادفنانی (اخرجه الحاکم) حافظ ابو عبد اللہ نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن اور حسین علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جس وقت میرا انتقال ہوجائے مجھکو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنی نجف اشرف مین لیجانا وہان تم دونون ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس مین نور چمکتا ہوگا پس اس مقام پر زمین کو کھودنا اس مین ایک تختہ پاؤ گے اسی قبر مین مجھے دفن کرنا ؀

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطرد الی موضع قبر علی الان فارسل فهودا علی صید فبعث الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الان ولم یقدم علی الصید فعجب الرشید من ذلک فجاء رجل من اهل الخبرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتک علی قبر ابن عمک علی ابن ابی طالب ما لی عندک قال اتم مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت اجئ مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجئ مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجئ مع ابیه محمد الباقر وان محمد کان یجئ مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر المسنم فکان اول اساس اوقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیه ابنی حمدان وتفاصم فی ایام الدیلم ای ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناک زا وصی ان یدفن فیه وللناس فی هذا الامر اختلاف و تباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہان پر کہ آجکل جناب امیر علیہ السلام کی قبر مبارک ہے ہارون نے اپنے چیتون کو ایک شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر ٹہیرا جہان پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہے چیتے بھی قبر مبارک سے دور ہٹ کر کھڑے ہوگئے ہارون رشید اس بات سے نہایت متعجب ہوا اتنے مین ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور رشید سے کہنے لگا اگر مین تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتا دون تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون کہنے لگا مین تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر زیارت کے لیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر اپنے والد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی بعیت مین یہان زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہان پر کٹہرہ لگوا دیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف مین بنائی گئی پھر سلاطین سامانیہ کے عہد دولت مین یہان پر بہت سی عمارتین بن گئین پھر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہوکر نئے سرے سے ادعمارتین بنائی گئین بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اسنے بنوایا ہے اور اسنے وصیت کی تھی کہ مجھے اس مقام مین دفن کیا جاے لوگون کا اسمین بڑا ہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹھیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(۱) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدھا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشھور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپنے تریسٹھ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول ہے) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹھ برس کی تھی (تیسرا) قول ہے سرسٹھ برس کی تھی (اور چوتھا قول ہے) کہ اڑسٹھ برس کی تھی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے +

(۲) وکان لہ یوم التشھد ثلث وستون سنۃ علی الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکھتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک تریسٹھ برس کا تھا۔ اور لوگ چونسٹھ اور پینسٹھ برس کا بھی کہتے ہین اور ستاون اور اٹھاون کا بھی کہتے ہین +

(۳) قال محمد بن الحنفیہ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا اثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز تریسٹھ برس کا تھا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہماری نزدیک یہی ثابت ہے +

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشہر لانہ بویع لہ فی ذی الحجۃ لثمان عشر لیلۃ خلت منہ سنۃ خمس وثلاثین واستشہد فی رمضان سنۃ اربعین (تذکرۃ خواص الامۃ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہوگئے۔

(۲) وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشہر وقیل اربع سنین وتسعۃ اشہر وستۃ ایام وقیل ثلاثۃ ایام اخرجہ ابن اثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتلاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ او ستمائۃ درھم ارصد بھا لخادم (اخرجہ احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا سوا سات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا چاہتے تھے +

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی اجرۃ علی اجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ) حافظ ابونعیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بالش پر بالش اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنہ الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وکان عالما فاضلا وابنہ عبداللہ بن یحیی کان عالما (تذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور انکے بیٹے عبداللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے +

ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن
عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا
کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنوں کے دل میں میری
محبت ڈالدے۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے
البتہ کریگا رحمٰن انکے لیے محبت ٭

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ رض فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن
وُدًّا انہ قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واھل بیتہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علیؑ
(اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق کہ بے شک وہ
لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمٰن انکی محبت۔ روایت کرتے ہیں کہ کوئی مومن ایسا
باقی نہیں رہیگا کہ جس کے دل میں علیؑ کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ٭

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی علی فصلی اربع رکعات ثم رفع
یدہ الی السماء فقال اللھم سالک موسی بن عمران وانا محمد اسالک ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری
واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ
فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالت فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیک الی السماء وادع ربک واسالہ یعطیک فرفع یدہ الی السماء وھو
یقول اللھم اجعل لی من عندک عھدا واجعل لی عندک ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا (اخرجہ ابن المغازلی
فی المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتیں نماز کی پڑھیں پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر
فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور میں محمد ہوں اور تجھ سے دعا کرتا ہوں میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے
کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور
اس سے میری پشت کو قوی کر اور میرے امر میں اسکو میرا شریک گردان ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے ایک پکارنیوالے کو
پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد ہم نے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو نے مانگا ہے پس حضرت نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے
ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور میں بھی تیرے لیے دعا کرتا ہوں وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی اے
میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ نشر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (نزل الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیرؑ کی خلافت میں آپکا غلام نشیر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (نزل الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (تاریخ الخلفا ونزل الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسندت ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی ابائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ بن عساکر) جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی ابائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتر چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کی انتقال پر ابو الاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا وقد رات الیقینا + الا قل الخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + ورحلہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن قرء المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرہم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رأیت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجھ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیر المومنین پر کیوں نہیں روتی۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسوں سے ان پر روتی ہیں اور (۳) خارجیوں کو وہ جہاں کہیں ہوں کہدی۔ ہمارے حاسدوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام میں ہمکو دردمند کیا۔ ایسے شخص کے ساتھ جو سب سے بہتر تھا (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جو ان سب سے بہتر تھا جو اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور کشتیوں پر چڑہتے ہیں (۶) اور جو نعلین پہنتے ہیں اور جو نہیں پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑہتے ہیں (۷) اور سب نیکی کی وصف انہیں موجود تھے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ (۸) قریش جہاں کہیں ہوں اسبات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ تو ان سب سے حسب اور نسب میں بہتر ہے (۹) جبوقت کہ حسین علیہ السلام کے باپ کے سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودہویں چاند کو دیکھا جو دیکھنے والوں کو تعجب میں ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچھے تھے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے میں پاتے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عامله علی البصرة عبداللہ بن عباس وعلی الیمن عبید اللہ بن عباس وعلی الطائف ومکة وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینة ابوایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرة الیربوعی (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبداللہ بن عباس تھے۔ اور یمن پر عبید اللہ بن عباس۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر۔ اور مدینہ پر ابوایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرة الیربوعی تھے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بھیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدا عہد خلافت سے خانہ جنگیوں میں پہنسے رہے تاہم آپنے اشاعت اسلام میں اور کفار پر فوج کشی کرنے میں تساہل نہیں فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں و توجہ الحرث بن مرة العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المومنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ہو ومن معہ یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حرث بن مرۃ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کر کے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں ایک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہاں تک کہ ارض قیقان میں وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے ⁂

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جبریل علیہ السلام او علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ میں عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کریں گے ⁂

جناب امیرؑ کی بی بیان

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذہب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حرام بن خالد۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابوبکر الصدیق ولما توفی ابوبکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبد اللہ ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنا علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب وکان امیر المؤمنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین۔ واما الخامسۃ المخباۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلابیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلفوا فیہما ہل کانتا مملوکیۃ من السبایا المرتدین ام اعتقہما او

دتزوجھما فاحدھما خولۃ بنت جعفر بن قیس الحنفیۃ والاخری ام حبیب الصہبا بنت ربیعۃ التغلبیۃ (نزل الابرار)

جناب امیر علیہ السلام کی بیبیون کی نسبت سات پر تو راویون کا اتفاق ہی اور دو کی نسبت اختلاف ہی جن سات پر علمار کا اتفاق ہی ان سی اول جناب سیدۃ نسار العالمین فاطمۃ الزہرا بنت محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہین جناب امیر نے انکے ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہین کیا جب تک کہ انکا انتقال نہین ہو گیا علما مین سی ایک فریق کا یہ مذہب ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کے ساتھ حضرت کے داماد و نیز دوسری عورت سی نکاح کرنا حرام تہا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ السلام کی ام البنین بنت حرام بن خالد تہین۔ تیسری بی بی اسمار بنت عمیس الخثعمیہ تہین انکا نکاح پہلے جعفر طیار بن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بہائی سے ہوا تہا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جب وہ بہی انتقال کر گئے تو جناب امیر کے نکاح مین آگئین۔ اور انکو تینون صاحبون سی اولاد ہوئی۔ عبداللہ اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحیے اور عون جناب امیر سے۔ چوتہی بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تہین۔ ابوالعاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقۃ الکبری ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہانجی تہی اور بی بی امامہ کی مان زینب رضی اللہ عنہا انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تہین جو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سی جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تہین اور زینب حضرت کی حیات مین فوت ہو گئی تہین۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے حسب وصیت جناب سیدہ نکاح کیا تہا حضرت امیر کی شہادت کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیر نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تہی تاکہ معاویہ انسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس سنہ پچاس مین فوت ہوئین۔ پانچوین بی بی مخبات بنت امرر القیس الکلابیہ تہین۔ چہٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تہین۔ ساتوین لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیہ تہین اور دو بیبیان کہ جن مین اختلاف ہی کہ آیا مملوکہ تہین جو مرتدین کے قیدیون مین تہین۔ یا کہ جناب امیر نے انکو آزاد کر کے انسے نکاح کیا تہا۔ انمین سے ایک خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تہین دوسری ام حبیب الصہبا بنت ربیعہ التغلبیہ تہین ؞

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیر المومنین ففیہ اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاھم زینب وام کلثوم امھم فاطمۃ علیہا السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشہور بابن الحنفیۃ امہ خولۃ بنت جعفر ومحمد الاوسط امہ امامۃ بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انھما اثنان وعبید اللہ امھم لیلی بنت مسعود وعمر واختہ رقیۃ امھما ام حبیب بنت ربیعۃ والعباس وجعفر وعثمان وعبد اللہ امھم ام البنین بنت حزام

ویحیی وعون امہما اسماء بنت عمیس ورملۃ المکناۃ بام الحسن وقیل ہما اثنتان وزینب الصغریٰ وامامۃ ومیمونۃ وحذیفۃ وفاطمۃ وام ھانی وام الکرام وام سلمۃ اولاد شتّیٰ

والعقب من الذکور اولادہ ست فی الحسن والحسین ومحمد بن الحنفیۃ وعمر وعباس رضی اللہ عنہم وقد اخرج منہم کثیر الطیب (رتل الابرار) جناب امیرؑ کی اولاد کے بارہ میں اختلاف ہے پس حسنؑ یا حسینؑ اور محسن جسکا نہایت صغر سنی میں انتقال ہوگیا۔ اور انکی دونو بہنیں زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہیں انکی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ امامہ بنت ابو العاص تھیں۔ اور محمد الاصغر جنکی کنیت ابو بکر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے اس نام کے تھے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلی بنت مسعود تھیں۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تھیں۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تھیں۔ اور یحیے اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تھیں۔ اور رملہ جنکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض راویوں کے نزدیک اس نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور زینب صغری اور امامہ اور میمونہ اور حذیفہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تھی ❊

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت سے طیب اور طاہر پیدا کیے ہیں

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل بن شہر اشوب فی کتابہ ان علیا لما قدم الکوفۃ وقدم علیہ طوائف من الناس وکان فیہم فتی فصار من شیعتہ یقاتل من بین یدیہ فی مواقفہ فخطب امرأۃ من قوم عرب استوطنوا الکوفۃ فاجابوہ فصلی علی یوم صلوۃ الصبح قال لبعض من عندہ اذہب الی محلۃ کذا تجد مسجدا الی جانبہ بیت تسمع فیہا صوت رجل وامرأتہ یتشاجران باصوات مرتفعۃ فاحضرہما الیّ فمضی وعاد معہما فقال لہما فیم تتشاجرا اللیلۃ فقال الفتی یا امیر المؤمنین ان ہذہ المرأۃ خطبتہا وتزوجتہا فلما خلوت بہا وجدت فی نفسی منہا نفرۃ منعتنی ان المّ بہا ولو استطعت اخراجہا لاخرجتہا قبل النہار فنقمت علی ذلک ونحن فی التشاجر الی ان جاء امرک فحضرنا بین یدیک فقال علی لمن حضرہ رب حدیث لا یؤثر من یخاطب بہ ان یسمعہ غیرہ فقام من کان حاضر الدیق عندعلی غیر الفتی والمرأۃ فقال لہا ہل تعرفین من ہذا الفتی فقالت لا فقال اما انا اخبرتک بحالۃ تعلمینہا فلا تنکریہا قالت لا یا امیر المؤمنین قال الست فلانہ بنت فلان قالت بلی قال الیس کان لک

ابن عم وکلا واحد منکما راغب فی صاحبہ قالت بلی قال الیس اباک منعک منہ ومنعہ عنک ولم یزوجہ بک واخرجہ
من جوارک لذلک قالت بلی قال الیس خرجت لیلۃ لقضاء الحاجۃ فاغتالک ووطئک فحملت امرک عن ابیک
واعلمت امک فلما ان الوضع اخرجتک لیلا فوضعت ولدا فلففتہ فی خرقۃ فالقیتہ من خارج الجدران
حیث قضاء الحوائج فجاء کلب فشمہ فخشیت ان یاکلہ فرمیتہ بحجر فوقعت فی راسہ فشججتہ فعدت انت
وامک فشدت راسہ بخرقۃ من جانب مرطہا ثم ترکتماہ ومضیتما ولم تعلما حالہ فسکت فقال تکلمی بحق
فقالت واللہ یا امیر المؤمنین ان ہذا الامر ما علمہ منی غیر امی فقال قد اطلعنی اللہ علیہ فاصبح بنو فلان
فرہب فیہم الان کبرہ وقدم معہم الکوفۃ وخطبک وہو ابنک ثم قال للفتی اکشف عن راسک فکشف ذلک
فوجد اثر الشجۃ فیہ فقال ہذا ابنک قد عصمہ اللہ مما حرمہ علیہ فخذی ولدک وانصرفی فلا نکاح بینکما
(مطالب السؤول) ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ جب جناب امیر کوفہ میں تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگوں نے
اگر کوفہ میں بود و باش اختیار کی۔ ان ہی میں سے ایک جوان جناب امیر کے شیعوں میں داخل ہوگیا اور جناب امیرؑ کے ساتھ
لڑائیوں میں حاضر رہا۔ اس نے کوفہ میں وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگوں میں اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک
روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلاں محلہ میں جا وہاں ایک مسجد ہے اس کے
قریب ایک مکان ہے۔ اس میں تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونوں کو
میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جا کر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کی خدمت میں لے آیا حضرتؑ نے انسے پوچھا رات
بھر تم کیوں تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المومنین میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا
وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی کہ میں صحبت نہیں کر سکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو میں اسیوقت رات کو
صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکالدیتا۔ میں اسی وجہ خاص سے اسسے بگڑ گیا۔ ہم دونوں اسی تکرار میں تھے کہ جناب کا
خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپکے حضور میں حاضر ہیں۔ جناب امیرؑ نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتیں ہوتی
ہیں کہ غیر کے سامنے بیان نہیں کیجاتیں۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھکر چلے گئے جناب امیرؑ
نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری
کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دیں تو تو انکار مت کریو اس نے عرض کیا میں ہرگز انکار نہیں کرونگی۔ آپنے ارشاد
کیا کیا تو فلانی اور فلاں شخص کی بیٹی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگی ہاں میں وہی ہوں پھر آپنے فرمایا کیا تیرا چچیرا
بھائی نہیں تھا اور تم دونوں میں محبت نہیں تھی۔ اس نے عرض کیا بجا ہے۔ پھر آپنے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح
اس سے نہیں کرنا چاہتا تھا اور تیرے پڑوس سے اسکو نکالدیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے
امیر المومنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہو گئی اور تو نے اپنے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ وضع حمل کے وقت رات کو وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا۔ اور تو نے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے نہ کھا جائے اسلیے تو نے اس کتے کو پتھر کھینچ مارا۔ وہ پتھر اس لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہو گیا۔ تو نے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال چھننے کی جگہ پر پٹی باندھکر چھوڑ دیا اور دونوں گھر کو چلی آئیں۔ پھر تمکو اسکا حال نہیں معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش رہگئی جناب امیر نے یہ فرمایا سچ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس سے کوئی خبردار نہیں آپنے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلان قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگوں میں پرورش پاکر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا یہ لے وہ تیرا بیٹا یہی ہے پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا۔ جناب امیر نے فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ اسپر حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونوں کا نکاح نہیں ہے +

(۲) ومنها ما رواه الحسن بن رکذان الفارسی قال کنت مع امیر المؤمنین وقد شکا الیه الناس امر الفرات وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلك زراعنا ونحب ان تسأل الله ان ینقصه فقام دخل بیته والناس مجتمعون ینتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمامته ورداءه وفی یده قضیبه فدعا بفرسه فرکبه ومشی الناس معه وانا معهم رجالة حتی وقف علی الفرات فنزل عن فرسه وصلی رکعتین خفیفتین ثم قام واخذ القضیب بیده ومشی علی الجسر ولیس معه غیری وولداه الحسن والحسین وانا فاهوی الی الماء بالقضیب فنقصت الفرات ذراعا فقال ایکفیکم فقالوا لا یا امیر المؤمنین فادمی بالقضیب واهوی به فی الماء فنقصت الفرات ذراعا اخر وهکذا الی ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا یا امیر المؤمنین فعاد ورکب فرسه ورجع الی منزله (مطالب السؤول) اور آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ جسکو حسن بن رکذان الفارسی نے روایت کیا ہے کہ میں جناب امیر کی خدمت میں موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتوں کے تلف ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الہی میں دعا فرماویں کہ فرات کا پانی کم ہو جاوے۔ جناب امیر یہ سنکر گھر میں تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ اور ردا پہنکر اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت میں پیادہ چلے میں بھی پیادہ پا ہمراہ تھا جناب امیر فرات پر پہونچکر ٹہر گئے اور گھوڑے سے اترکر اور چھوٹی چھوٹی دو رکعتیں

نماز کی پڑہین پہر اُٹہکر او عصا ہاتہہ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا عصا کے ساتھ پانی کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہوگیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابہی زیادہ ہے پہر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بہی کم ہوگیا پہر لوگون سے پوچہا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا ابہی زیادہ ہے پہر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بہی کم ہوگیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ وہان سے گہر کو لوٹ آئے ٭

(۳) ومنہا ماصح فی قضیۃ مقتلہ وتلخیص ذلک انہ لما فرغ من قتل الخوارج عاد الی الکوفۃ فی شہر رمضان فام المسجد فصلی رکعتین ثم صعد فخطب خطبۃ حسناء ثم التفت الی ابنہ الحسن فقال یا ابا محمد کم مضی من شہرنا ھذا قال ثلث عشرۃ یا امیر المومنین ثم التفت الی الحسین فقال یا ابا عبد اللہ کم بقی من شہرنا ھذا قال سبع عشرۃ یا امیر المومنین فضرب بیدہ الی لحیتہ وھی یومئذ بیضاء فقال اللہ اکبر واللہ لیخضبنہا بدمہا اذا انبعث اشقاھا ثم قال ؎ ارید حیاتہ ویرید قتلی + خلیلی من عذیری من مرادی + وابن الملجم المرادی یسمع فوقع فی قلبہ ذلک شئی فجاء حتی وقف بین یدیہ فقال اعیذ باللہ یا امیر المومنین ھذہ یمینی وشمالی بین یدیک فاقطعہما اوفاقتلنی قال فکیف اقتلک ولا ذنب لک الی ولو اعلم انک قاتلی لم اقتلک ولکن ھل کانت لک حاضنۃ یہودیۃ فقالت لک یوما من الایام یا ابا شفیق عاقر ناقۃ ثمود قال قد کان ذلک یا امیر المومنین فسکت علیہ السلام فلما کانت لیلۃ ثلث وعشرین قام لیخرج من دارہ الی المسجد لصلوۃ الصبح وقال ان قلبی لیشہد انی لمقتول فی ھذا الشہر وفتح فغلق الباب بمیزرہ فجعل ینشد ؎ اشدد حیازیمک للموت - فان الموت لاقیک - ولا تجزع من القتل - اذا حل بوادیک - فخرج فقتل (مطالب السؤل) اور ایک کرامت جناب امیرؑ نے اپنی شہادت کے متعلق کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہوکر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے۔ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اثنا خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے مین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز پہر جناب امام حسین سے پوچہا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑا وہ ان دنون بالکل سفید ہوچکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پہر آپ نے یہ شعر پڑہا ؎ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجہے قتل کرنا چاہتا ہے۔ میرا دوست مجہ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد سے ہے نامراد ابن ملجم مرادی نے جب یہ کلام سُنا اسکا دل کانپ اٹہا۔ اور سامنے کہڑے ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے پناہ مانگتا ہون۔ میرے دونون ہاتہہ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجہے مار ڈالین آپنے ارشاد فرمایا تیرا کیا گناہ ہے کہ مین تجہے مار ڈالون۔ اگر مجہے یہ علم بہی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بہی تجہے نہ مارون۔ لیکن ایک یہودن نے تجہے بغلگیر

نے کہا تھا ای شقیق کے باپ شقی کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال۔ ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہوگی ہے
پھر جناب امیر علیہ السلام خاموش ہو گئے جب رمضان کی انیسویں تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف
لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے میں شہید ہو جاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا تہ بند دروازہ سے اٹک
گیا آپنے یہ شعر پڑھا۔ تو موت کیواسطے اپنے سینہ کو ابھار۔ کیونکہ موت تجھ سے ضرور ملاقات کریگی۔ قتل ہونے سے فریاد
مت کر جبکہ تیرے سامنے آجائے۔ پس آپ گھر برآمد ہوے اور شہید ہو گئے۔

(۴) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت قالت لی فاطمة لیلة دخل بی علی سمعت الارض تحدثه وتحدثها
واصبحت فاخبرت والدی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد سجدة طویلة ثم رفع رأسه وقال یا فاطمة ابشری بطیب
النسل فان اللہ فضل بعلک علی سائر خلقه وامر الارض ان تحدثه باخبارها وما یجری علی وجهها من
شرق الارض الی غربها (مطالب السئول للعلامة بن طلحة الشافعی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ مجھ سے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے میں نے زمین کی آواز
کو سنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تھی اور وہ زمین سے باتیں کرتے تھے میں نے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ تجھے بشارت ہو پاک نسل کی کہ
بے شک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور
جو کچھ کہ اس پر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے۔

(۵) قال الشیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی حکی ان معاویة قال لجلسائه انی اریکم علم علی فانه لا
یقول الباطل فدعا ثلثة رجال من ثقاته وقال لهم امضوا حتی تصیروا جمیعا من الکوفة علی مرحلة
ثم تواطوا علی ان تنعونی بالکوفة ولکن حدثنکم واحد فی ذکر العلة والیوم والوقت وموضع القبر
ومن تولی الصلوة علیه وغیر ذلک حتی لا تختلفوا فی شیء ثم لیدخل الثانی فلیخبر بمثله ثم لیدخل
الثالث فلیخبر بمثل خبر صاحبیه وانظروا ما یقول علی فخرجوا کما امرهم معاویة ثم دخل احدهم وهو
راکب فقال له الناس بالکوفة من این جئت قال من الشام قالوا له ما الخبر قال مات معاویة فاتوا علیا
فقالوا رجل راکب من الشام یخبر بموت معاویة فلم یحفل علی بذلک ثم دخل آخر من الغد فقال
له الناس ما الخبر فقال مات معاویة وخبر بمثل خبر صاحبه فاتوا علیا فقالوا رجل راکب آخر یخبر عن موت
معاویة بمثل ما خبر صاحبه ولم یختلف کلامهما فامسک علی ثم دخل الآخر فی الیوم الثالث فقال الناس
ما الخبر قال مات معاویة فسالوه عما شاهد فلم یخالف قول صاحبیه فاتوا علیا فقالوا یا امیر المومنین قد
صح الخبر هذا راکب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبیه فلما اکثروا علیه قال امیر المومنین کلا او تخضب هذه من

هذہ یعنی لحیتہ من ہامتہ ویتلاعب بہا ابن اکلۃ الاکباد راو۔ لانکۃ الاکباد) فرجع الخبر بذلک الی معاویۃ رلطف التدبیر) شیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی المعروف باخطب الخطبا خوارزم شاہی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ امیر معاویہ نے اپنے چند ہمنشینون سے بیان کیا کہ مین تمہین علی کے علم کا امتحان لیکر دکہاتا ہون کہ وہ کبہی باطل حرف زبان پر نہین لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیون کو بلاکر کہا تم کوفہ مین جاکر میرے مرنیکی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجاے تو تم ایک دوسرے کے عقب مین داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کیوقت اور قبر کی جگہہ اور نماز پڑہنے والے کی نسبت تمہارے بیان مین اختلاف نہ ہو۔ تم مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین داخل ہوکر میرے مرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور پہر دیکہو کہ علی کیا فرماتے ہین۔ تینون معاویہ کے حکم سے کوفہ کو چلے جب کوفہ ایک منزل رہگیا ان تینون مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین پہونچا۔ لوگون نے اس سے پوچہا کہان سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگون نے کہا وہان کی کچہ خبر بیان کرو وہ بولا معاویہ مر گیا ہے لوگ اسکو جناب امیر کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہ کے مرنیکا حال بیان کرتا ہے۔ جناب امیر نے اسکے قول کو جنبش تک نہ دی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوفہ ہوا اس نے بہی وہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق نے بیان کی تہی۔ اسکو بہی لوگ جناب امیر کے حضور مین لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچہ نفرمایا۔ پہر تیسرے روز تیسرا سوار داخل ہوکر وہی خبر بیان کرنے لگا لوگ اسکو بہی جناب امیر کی خدمت مین لیگئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین۔ اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ تیسرا سوار بہی ان دونو کی تصدیق کرتا ہے۔ جب لوگون نے ہجوم کیا جناب امیر نے فرمایا۔ ہرگز معاویہ نہین مرا بلکہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کہانیوالی (یا جگر چبانے والی) یعنے ہندہ جگر خوار جس نے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس ہو گئے *

(۶) عن زید بن ارقم قال نشد علی بن ابیطالب الناس فقال انشد اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا ستۃ من جانب الایمن وستۃ من جانب الایسر فشہدوا قال زید بن ارقم وکنت فیمن سمع ذلک فکتمتہ فذہب اللہ ببصری وکان یندم علی ما فاتہ من الشہادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے لوگون کو قسم دیکر پوچہا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کہڑا ہو جاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن مین سے چہہ منبر کی بائین جانب سے اور چہہ داہنی جانب سے اٹہہ کہڑے ہوے اور انہون نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

{۲۵} من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (سورہ البقرہ)
اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لیئے اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندوں پر *

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول اللہ صلے اللہ علیہ اوحی اللہ تعالیٰ الی جبرئیل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول من الاخر فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منہما الحیوۃ فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ یؤثرہ بالحیوۃ فاہبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا بن ابی طالب یباہی اللہ بک والملائکۃ فانزل اللہ عز وجل ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (واخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ میں نے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور تم دونوں میں کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لیئے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تم دونوں علی کی مثل ہرگز نہیں ہو۔ میں نے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اس پر فدا کر رہا ہے تم دونو زمین پر جا کر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبرئیل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤں کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے رہے شاباش اے ابن ابی طالب خدا اور اسکی فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خداتعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے)

{۲۶} ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۂ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمدؐ *

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی تفسیر ہذہ الآیۃ انہ قال رضی محمد صلے اللہ علیہ ان لا

کہتے ہین مین بہی انہین لوگون مین تہا جنہون نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تہا پس مینے اس کو پوشیدہ رکہا اسلیے خدا نے مجہے اندہا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المؤمنین قال علی المنبر انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اھل الجنۃ وانا سید الوصیین واخر وصیاء النبیین لا یدعی ذلک غیری الا اصابہ بسوء فقال رجل من عبس لا یحسن ان یقول ھذا انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسألناہ قومہ ھل تعرفون بہ عرضا قبل ھذا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہو کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرمانے لگے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون مینے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے مینے سیدۃ نساء اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے مین تمام وصیون کا سردار ہون مین تمام نبیون کے وصیون کا آخر وصی ہون میرے سوا کوئی اسکا دعوی نہین کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتہہ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا۔ کیا بری بات ہو اپنے منہ سے یہ کہنا کہ مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون ابہی اسے یہ بات کہتے ہوئے کچہ دیر نہین گذری تہی کہ شیطان نے اسے دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگون نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ سے باہر گہسیٹا۔ ہمنے اسکی قوم سے پوچہا کبہی پیشتر بہی اسکو یہ عارضہ ہوا تہا وہ خدا کی قسم کہا کر کہنے لگے ہرگز نہین

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشھد اثنا عشر رجلا من انصار وانس بن مالک فی القوم لم یشھد فقال لہ امیر المؤمنین یا انس ما منعک ان تشھد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللھم ان کان کاذبا فاضربہ بیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشھد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہین کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگون سے قسم دیکر پوچہا جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تہا۔ انصار کے بارہ آدمیون نے اس کی شہادت بیان کی انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے لیکن انکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے ان سے فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تہا۔ باوجودیکہ جو کچہ ان لوگون نے سنا تہا۔ تم نے بہی سنا تہا انس اپنی کبرسنی اور نسیان کا عذر کرنے لگے جناب امیرؑ نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتے ہین۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چہپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مینے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکہا تہا۔

(۹) حکی ان علیا اتھم رجلا یقال لہ الغرار برفع اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذلک وجحد فقال امیر المؤمنین

يدخل احد من اهل بيته في النار (اخرجه القرطبي وابن المغازلي في المناقب و ابن جرير في تفسيره والسيوطي في احياء الميت) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہوگئے کہ انکی اہل بیت مین سے کوئی دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا ÷

{۲۷} مرج البحرین یلتقیان (سورۃ الرحمن) ترجمہ - چلائے دو دریا ٹہیر چلتے ÷

عن انس بن مالك في قوله تعالى مرج البحرين يلتقيان قال هو علي وفاطمة ويخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين (صاحب كتاب الدرر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین کہ ملتے ہین دو دریا آپس مین روایت ہے کہ دو دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہین اور نکلے ان سے موتی اور مونگا یہ جناب حسنین ہین ÷

{۲۸} واجعل لی لسان صدق فی الآخرین (سورۃ الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلون مین ÷

عن ابي عبد الله جعفر بن محمد الباقر قال لسان صدق هو علي ابن ابي طالب لما عرضت ولايته على ابراهيم عليه السلام فقال اللهم اجعل من ذريتي ففعل ذلك (اخرجه ابوبكر ابن مردويه) جناب امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہین جب انکی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انھون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا بس خدا تعالی نے ایسا ہی کیا ÷

{۲۹} والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا (سورۃ والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان مین ہے مگر جو ایمان لائے ÷

عن ابن عباس قال ان الانسان لفي خسر ابو جهل والا الذين آمنوا علي وسلمان (اخرجه ابو نعيم وابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان مین ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی اور سلمان ہین ÷

{۳۰} والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (سورۃ والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بہٹکا

(۱) عن ابي الحمراء حبة العرني رض قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسد الابواب التي في المسجد شق عليهم قال حبة كاني لانظر الى حمزة بن عبد المطلب وهو تحت قطيفة حمراء

وعيناه تذرفان ويقول اخرجت عمك وابابكر وعمر والعباس واسكنت ابن عمك فعلم رسول الله صلے الله علیہ وسلم انه قد شق عليهم فدعا للصلوة جامعة فصعد المنبر فلم يسمع من رسول الله صلے الله علیہ وسلم خطبة كان ابلغ منها تمجيدا وتوحيدا فلما فرغ قال يا ايها الناس والله ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتكم واسكنته وقرأ والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن مردويه) والسيوطي في الدر المنثور في سورة النجم ابو الحمرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد میں تھے لوگوں پر نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین کہ ابتک میری آنکھوں کے سامنے وہ سمان پہر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور انکی آنکھوں سے اشک جاری ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین آپ نے اپنے چچا اور ابوبکر اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچیرے بھائی کو رکھ لیا ہو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ ان لوگون پر دروازونکا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرای اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید مین ویسا خطبہ نہین سنا گیا تہا۔ پہر فرمایا اے لوگو مینے ان دروازونکو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھہ لیا ہے پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہکا اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکیطرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے ؂

(۲) عن ابن عباس قال كنا جلوسا بمكة مع طائفة من شبان قريش وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انقض نجم فقال عليه السلام من انقض هذا النجم في منزله فهو وصي من بعدي فقاموا ونظروا وقد انقض في منزل علي فقالوا قد ضللت بعلي فنزلت والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن المغازلي وصاحب ينابيع وذخائر العقبى) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم لوگ مکہ مین جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تہے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم مین تشریف رکہتے تہے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا پس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گہر مین گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے۔ یہ سنکر لوگ اٹھہ کہڑے ہوے اور دیکہنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گھر مین گرا۔ پس لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) آپ بسبب علی کے دہوکا کہاتے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارہ کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا ٭

{۳۱} وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پھر بنایا اسکے لیے جد اور سسرال کو ٭

عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیہ السلام هو ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمة علیها السلام فکان له نسبا وصهرا (کفایة الطالب للعلامة عبد اللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین (کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرالی کا رشتہ) کہتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرتؐ انکے لیے سسرالی کا رشتہ ہین ٭

{۳۲} سلام علی آل یاسین (سورۃ والصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجه الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمهودی الشافعی فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویة والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو آل یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہو کہ یعنے آل محمد پر سلام ہو ٭

تنبیہ فقد نقل جماعة من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلك سلام علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے

{۳۳} اخوانا علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بہائی بہائی تختون پر آمنے سامنے ہونگے ٭

(۱) عن زید بن ابی اوفی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین

(اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کے روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے *

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال علی یا رسول اللہ ایما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب الی منک وانت اعز علی منھا وکانی بک وانت علی حوضی تذود عنہ الناس وان علیہ لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمۃ وعقیل وجعفر اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں میں سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے میں یا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو میں اور تم حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگوں کو اس سے ہٹاؤ گے اور اسپر آسمان کے ستاروں کی تعداد کی موافق پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے *

{۳۴} **ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین** (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے کہ جس نے تیری تایید کی اپنی مدد سے اور مومنوں سے *

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہو اللہ تعالی کے قول کی تفسیر میں کہ اس نے تیری تایید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں سوا خدا کے کوئی معبود در انحالیکہ وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تایید کی ہے *

{۳۵} **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین** (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ *

عن مجاهد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت هذه الآية فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصة وهما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص والحافظ ابو نعیم۔ وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامة) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے حق میں خاصکر نازل ہوئی اور انہیں دونو صاحبوں نے اول نماز پڑھی ہے اور یہی دونوں پہلے جھکے ہیں +

{۳۶} والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار (سورۂ توبہ) ترجمہ جو لوگ کہ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے۔ اور مدد کرنے والے +

(۱) عن ابن عباس رض فی قوله تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی موسی وسبق صاحب الیاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الضحاک والطبرانی وابن مردویة) ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون الاولون کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیہ السلام کیطرف اور صاحب الیاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیہ السلام کیطرف اور جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے میں سبقت کی ہے +

{۳۷} فاما نذهبن بك فانا منهم منتقمون (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجھ کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے +

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاما نذهبن بك فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابو بکر بن مردویة والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیت فاما نذہبن بک فانا منہم منتقمون علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد انتقام لینگے +

(۲) عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قوله تعالی فانا منهم منتقمون بعلی (اخرجہ الحافظ ابو نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کی کلام پاک میں کہ ہم انسے بدلا لینگے۔ یہ مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم انسے بدلا لینگے +

{۳۸} وجنات من اعناب و زرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقے بماء واحد (سورہ رعد) ترجمہ اور باغ انگوروں سے اور کہیتیاں اور کہجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تہالی مین ایک کہجور پلای جاتی ہین ایک پانی سے ÷

عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ یقول الناس من اشجار شتی وانا وانت یا علی من شجرۃ واحدۃ ثم قرأ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقے بماء واحد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا۔ اور باغ انگوروں سے اور کہیتیاں اور کہجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تہالی مین ایک کہجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے ÷

{۳۹} یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ (سورہ التحریم) ترجمہ جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں اسکے ساتہ ÷

عن ابن عباس رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی من حلل الجنۃ ابراھیم لخلتہ من اللہ عزوجل ثم محمد لانہ صفوۃ اللہ ثم علی یزف بینہما الی الجنان ثم قرأ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابراہیم علیہ السلام باعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کی لباس سے ملبوس ہونگے پہر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہین پہر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت مین ٹہلتے ہونگے۔ پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا ÷

{۴۰} وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا (سورۃ الاحزاب) اور آپ اٹہالی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زور آور زبردست ÷

عن عبد اللہ بن مسعود کان یقرأ ھذا الحروف وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا (اخرجہ بن مردویہ) وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پر پڑہا کرتے تہے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی مین علی کے ساتہ اور اللہ ہے قوی عزت والا ÷

{۴۱} فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والآصال (سورۃ النور) ترجمہ ان گہرون مین کہ اللہ تعالی نے انکے بلند کیے جانے اور ان مین اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس مین اسکے لیے تسبیح کرتے ہین
عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بیوت اذن اللہ الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منہا واشار الی بیت علی وفاطمۃ قال نعم من افاضلہا (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑہی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کن گہرون سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیا کے گہرون سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گہر یعنے جناب علیؑ اور فاطمہ کا انہین گہرون مین سی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین مین سے ✣

{۴۲} یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الطیبات ما احل اللہ لکم (سورۃ مائدہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزون کو کہ خدا تعالے نے تمہارے لیئے حلال کی ہین ✣
(۱) عن قتادۃ عن ابن عباس رض قال انہا نزلت فی علی واصحابہ وقال ان علیا وجماعۃ من اصحابہ منہم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا ویترکوا النساء ویترھبوا فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستون کے حق مین نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستون نے کہ جن مین سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بہی تہے یہ ارادہ کیا تہا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتون کو چہوڑ کر راہب بنجانا چاہیے تب یہ آیت نازل ہوئی ✣

{۴۳} ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ (سورۃ النساء) ترجمہ کیا لوگ حسد کرتے ہین اس شخص پر کہ جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے۔
عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال واللہ نحن اہل البیت ہم الناس (اخرجہ ابو الحسن المغازلی فی المناقب والعلامہ ابن حجر فی الصواعق جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہو کہ واللہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہین +

{۴۴} **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** (سورۃ آل عمران) **ترجمہ** اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ھذہ الآیۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والعلامۃ بن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہو کہ وہ خدا کی رسی ہم ہین +

{۴۵} **کمشکوۃ فیہا مصباح** (سورۃ النور) **ترجمہ** مانند چراغدان کے ہے جسمین چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سالت الحسن عن قول اللہ تعالی کمشکوۃ فیہا مصباح قال المشکوۃ فاطمۃ وشجرۃ مبارکۃ ابراھیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منھا امام بعد امام یھدی اللہ لنورہ من یشاء یھدی اللہ لو لایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مینے جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے لگے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہین اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لا شرقیہ و لا غربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تھین اور نہ نصرانیہ اور نور علی نور سے یہ مراد ہے کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا۔ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسے چاہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہماری ولایت سے جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے +

{۴۶} **ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا** (سورۃ الشوریٰ) **ترجمہ** جسنے کہ نیکی کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہین +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی +

{۴۷} **افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ** (سورۃ القصص) **ترجمہ** پس جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنہما (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیر اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی +

{۴۸} افمن شرح الله صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (سورۃ الزمر) ترجمہ

• پس جس کا کہ سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کہولدیا سو وہ اجالے مین ہے اپنے رب کے ✤

قال الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القران نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ و قست قلوبھم ابولھب واولادہ وھکذا ذکرہ ابو الفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب نزول القرآن مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان مین نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل سخت ہوگیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابو الفرج ابن جوزی نے بہی اسکا ذکر کیا ہے ✤

{۴۹} انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (سورۃ مائدہ) ترجمہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑہتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین در آنحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہین ✤

عن ابن عباسؓ کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدیہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وفیھا خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ طرفہ الی السماء فقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا سنشد عضدک ونجعل لکما سلطانا اللھم انی محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسرلی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری قال ابوذر فما استتم دعاءہ حتی اتی جبرئیل من

عند اللہ قال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباسؓ نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہو جائیں اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون بند ہو جائین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جسنے کہ اسکو چھوڑا مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسینے اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے کسینے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ ماجرا حضرتؐ نے دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میرے بھائی موسےٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کھول تا کہ میری باتین لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو کو غالب بنائینگے۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بھی کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تھا کہ جبرئیلؑ خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑھ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہین ✣

(۲) عن ابن عباسؓ قال اقبل عبد اللہ بن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن قد امنوا بالنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدۃ لیس لنا مجلس دون ھذا المجلس و ان قومنا
لما رأونا امنا باللہ و رسولہ وصدقناہ رفضونا ۔ والوا علی انفسھم ان لا یجالسونا ولا یناکحونا
ولا یکلمونا فشق ذلک علینا فقال لھم النبی انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الخ ثم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم و راکع فرای لسائل فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعطاک
قال ذلک القائم واومی بیدہ الی علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک قال اعطانی
وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب
اللہ ھم الغالبون فانشأ حسان بن ثابت ؎ اباحسن تفدیک روحی ومھجتی + وکل بطئ
فی الھدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتک نفوس الخلق یا خیر راکع
بخاتمک المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ
وبینھا فی محکمات الشرائع + وایضا قال ؎ من ذا بخاتمہ تصدق راکعا + واسر فی نفسہ
اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری نحو الغارا + ومن کان فی
القران سمی مؤمنا + فی تسع ایات تلین غرارا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والخوارزمی
فی المناقب ۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایک دفعہ
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان بھائیون کے ساتھ آکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گھر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری
مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹھ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان
لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چھوڑ دی ہے اور عہد کر لیا ہے
کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات
ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق
اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے
باہر تشریف لے گیے اور لوگ ابھی قیام اور رکوع مین تھے پس حضرتؐ نے ایک سائل کو دیکھا اور اس
سے پوچھا تجھے کسینے کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجھے انگوٹھی دی ہے آپؐ نے فرمایا کس نے
دی ہے اسنے جناب علیؑ کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا اس کھڑے ہوئے شخص نے آپ نے
پوچھا کس حالت مین دی بولا کہ نماز کو رکوع کیحالت مین حضرتؐ نے تکبیر پڑھکر پھر اس آیت کو پڑھا جو

شخص کہ اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگون کے ساتھ جو ایمان لائے ہین دوستی رکھتا ہے پس خدا کا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے۔ پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے ؎ ای ابو الحسن تجھ پر میری روح اور جان قربان ہو۔ اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے۔ پس تو وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا۔ عام لوگون کی جان تجھ پر فدا ہوا ے سب رکوع کرنے والون سے بہتر بخشی تو نے اپنی انگوٹھی اے بہتر اور سردار قوم کے ای سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سی بہتر پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا۔ اور ہمکو شریعت کے محکمات سی بیان فرمایا۔ اسکے بعد انہون ان اشعار کو بھی پڑھا ؎ کون اس سے جھگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہے اور خدا نے اسکے نفس مین اپنے اسرار کو ودیعت رکھا ہے۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تھے اس کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑھتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود مین ✦

(۳) عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین راکع وساجد وسائل یسال فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القران۔ والحافظ ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے ابھی لوگ رکوع اور سجود ہی مین تھے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوئے تھے اسی حالت مین اسے آپ نے اپنی انگوٹھی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے ہمکو یہ آیت پڑھکر سنائی بیشک سکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین جو نماز پڑھتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوۃ دیتے ہین ✦

تنبیہ (فی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع۔ قلت فجاء بہ علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزھم امر لا یقبل التاخیر ھم فی الصلوۃ لم یوخروہ ○

انتہی کلام علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف مین لکھتے ہین اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس آیت مین تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ مین کہتا ہون کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل ہوا ہے اگرچہ در اصل سبب اسمین ایک ہی آدمی ہے یعنے جناب امیر۔ تاکہ لوگ انہین کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کرین ... کیونکہ مومنین کی خصلت اسی درجہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقرا کے حال کی غمخواری پر اسیقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس مین تاخیر نہ ہو۔

{۵۰} یاایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم الصدقۃ ذلک خیر لکم (سورۃ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے۔

(۱) عن علی قال لما نزلت یاایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یارسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالی ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الاٰیۃ وکان یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب آیت نجوی نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگون کو جاکر کہو کہ صدقہ دیا کرین مینے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار مینے عرض کیا لوگون مین اس قدر طاقت نہین ہے فرمایا نصف دینار۔ مینے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہین فرمایا پھر کس قدر مینے عرض کیا صرف جو بھر سو حضرتؐ نے مجھے ارشاد کیا تو بہت ڈرنیوالا ہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے کے پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوی ہے۔

(۲) عن علی قال ھذہ الاٰیۃ من کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنھا فقلت یارسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد۔ قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق۔ قال الاسلام والقراٰن والولایۃ اذا انتھت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعو اللہ تعالی قال بالصدق والیقین۔

قلت ماذا اسأل الله ـ قال العافية ـ قلت وما اصنع لنجات نفسی ـ قال كل حلالا قل صدقا قلت وما السرور قال الجنة قلت وما الراحة قال لقاء الله حين فرغت منها (اخرجه الجوزی فی اسباب النزول و تفسیر مدارک) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کے ساتھ نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد میں کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسکو خرچ کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کر دیتا اسی طرح سے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے انکا جواب دیا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہیں ـ آپ نے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ پر گواہی دینے کو ـ میں نے عرض کیا فساد کیا چیز ہے ـ فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا ـ میں نے کہا حق کیا ہے ـ فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہونچے ـ پھر میں نے عرض کیا حیلہ کیا ہے فرمایا حیلہ کا ترک کرنا ـ میں نے کہا مجھ پر کیا چیز فرض ہے ـ فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسول کی اطاعت ـ میں نے کہا میں خدا کو کس طرح پکاروں ـ فرمایا صدق سے اور یقین سے ـ میں نے کہا میں خدا سے کیا مانگوں فرمایا عافیت ـ میں نے کہا میں اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کروں ـ فرمایا حلال کھا اور سچ بول ـ میں نے کہا خوشی کیا ہے ـ فرمایا جنت ـ میں نے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار جبکہ تو حساب و کتاب سے فارغ ہو جاوے ✤

(۳) عن ابن عمر رض قال ثلث كن لعلی لو كان لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم تزويجه فاطمة واعطاه الراية وآية النجوى (اخرجه ابن مردويه) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر میں تین ایسی باتیں تھیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی ـ جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا ـ اور انکو علم کا دیا جانا ـ اور آیت نجوی کے ساتھ انکا عمل کرنا ✤

{۵۱} ان الله وملئكته يصلون على النبی يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے درود پڑھو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ✤

(۱) عن كعب بن عجرة قال لما نزلت هذه الآية قلنا يا رسول الله كيف نصلی وكيف نسلم عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کرین فرمایا کہا کرو۔ای ہمارے پروردگار۔درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (سورۃ الواقعہ)

ترجمہ اگاڑی والے سواگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون الخ فقال قال لی جبرئیل ذاک علی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپنے فرمایا فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ ہین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان عبد اللہ بن ابی واصحابہ خرجوا فاستقبلھم نفر من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال عبد اللہ بن ابی لاصحابہ انظروا کیف ارد ھؤلاء السفھاء عنکم فاخذ بید علی فقال مرحبا یا بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وختنہ وسید بنی ھاشم ماخلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال علی یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تنافق فان المنافق اشر خلق اللہ فقال مھلا یا ابا الحسن ان ایماننا کایمانکم ثم تفرقوا فقال ابن ابی لاصحابہ کیف رایتم ما فعلت فاثنوا علیہ خیرا ونزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واذا لقوا الذین اٰمنوا الخ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن ابی اپنے دوستون کو ساتھہ آرہا تہا رستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر